عشق لاعلاج ٹھہرا

از قلم فرواخالد

سر سے سائبان اور پیروں تلے سے زمین کا چھن جانا کیسا ہوتا تھا اس لمحے کوئی اس سے پوچھتا۔۔۔سفید رنگ کا زنگ آلود چھوٹا سا دروازہ آج پوری طرح سے کھلا ہوا تھا۔۔۔جسے وہ اور اس کی ماں اپنی حفاظت کی خاطر روز صبح وشام اندر سے لاک کر کے رکھتی تھیں۔۔

اور پھر مسرت بیگم اس کا لاک نجانے کتنی بار اٹھ کر چیک کرتی تھیں۔۔۔ایک خوف تھا جو ہر پل ان کے اوپر چھایا رہتا تھا۔۔۔

مگر وقت کی ستک ظریفی یہ تھی کہ اب اس کے پاس اس کی ماں کا سایہ بھی نہیں رہا تھا۔۔۔جو اپنے کمزور ناتواں وجود کے ساتھ اس کی حفاظت میں ہلکان ہوتی رہتی تھی۔۔۔

اپنی ماں کا وہ نقاہت زدہ وجود بھی مہروشہ احمد کے لیے اس کی کل کائنات تھا۔۔۔وہ دونوں ماں بیٹیاں ایک دوسرے کے لیے سب کچھ تھیں۔۔مگر آج صبح اس سے اس کا یہ واحد سہارا بھی چھن گیا تھا۔۔۔ اس کی ماں جو ایک پل کے لیے اسے اپنی نگاہوں سے اوجھل نہیں کرتی تھی۔۔۔

وہ آج ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اسے چھوڑ کر چلی گئی تھی۔۔۔

اس کے دل و جان پر اس وقت قیامت برپا تھی۔۔۔وہ یہ قبول ہی نہیں کر پا رہی تھی کہ وہ اس دنیا میں اکیلی رہ گئی تھی۔۔۔اس کی ماں اب کبھی نہیں لوٹنے والی تھی۔۔۔وہ ان کا مہربان لمس اب دوبارہ کبھی اسے نصیب نہیں ہونے والا تھا۔۔۔

وہ جو دنیا کی تلخیوں اور کڑوے رویے سے گھبرا کر تھک ہار کر اپنی ماں کی ممتا بھری گود میں سر رکھ کر آنسو بہاتے اپنے دل کا بوجھ ہلکا کرتی تھی۔۔۔اپنی ساری پریشانیاں انہیں دے دیتی تھی۔۔اور ان بہت ہی محبت کے ساتھ اس کا ماتھا چوم کر اس کو اپنی آغوش میں چھپا لیتی تھیں۔۔۔

وہ اس سب سے محروم ہو چکی تھی۔۔۔رو رو کر اس کی آنکھیں سوج چکی تھیں۔۔۔اس کا پورا وجود لرز رہا تھا۔۔۔۔

مگر اس کی آنکھوں میں ایک آنسو نہ دیکھنے والی اس کی پیاری ماں آج نہیں اٹھ رہی تھی۔۔۔وہ ان کے سرہانے سر رکھے سسک اٹھی تھی۔۔۔۔

"امی لوٹ آئیں نا۔۔۔میں کیسے رہوں گی آپ کے بغیر۔۔۔آپ کی مہر و مر جائے گی۔۔۔ہمیشہ ہر جگہ مجھے اپنے ساتھ رکھتی تھیں۔۔۔اس بات ساتھ لے کر کیوں نہیں گئیں۔۔۔کس کی بھروسہ تنہا چھوڑ کر جا رہی ہیں۔۔۔

آپ جانتی ہیں آپ کی مہرو نہیں جی سکتی آپ کے بغیر۔۔۔۔کیسے رہوں گی میں امی۔۔۔۔"

ان کا کفن میں لپٹا چہرا تکتی وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔۔اس کی سسکیاں اور آہیں اس کے ارد گرد بیٹھی محلے کی تمام عورتوں کو بھی رلا گئی تھیں۔۔۔سفید رنگ کے لباس میں ملبوس وہ چاندنی سا وجود رکھنے والی اپسر اسادگی اور بہت عام سے حلیے میں بھی قیامت خیز حسن رکھتی تھی۔۔۔۔

مسرت بیگم کا جنازہ اٹھانے آنے والے اس کے محلے کے افراد کے ساتھ ساتھ دو لوگ اور بھی تھے۔۔۔ جن میں اسے ایک نظریں تو اس پری پیکر پر جم کر رہ گئی تھیں۔۔۔

وہ پہلی بار دیکھ رہا تھا اسے۔۔۔ مگر اسے ایسا محسوس ہوا تھا جیسے اب کبھی اس معصومیت کے پیکر کے سحر سے نہیں نکل پائے گا۔۔۔۔

وہ بہت زیادہ رو رہی تھی۔۔۔ اپنی ماں کو لے جاتا دیکھ وہ انہیں روکنے کے لیے آگے بڑھی تھی۔۔۔ مگر آس پاس کھڑی خواتین نے روتے ہوئے اسے روک لیا تھا۔۔۔ وہ بری طرح سے تڑپ رہی

تھی۔۔۔اس کا نازک وجود جھٹکے کھاتا اگلے ہی لمحے پیچھے لڑھک گیا تھا۔۔۔

اس کی حالت دیکھ وہاں موجود سبھی افراد کے دل اذیت سے بھر گئے تھے۔۔۔۔سب لوگ ہی اس کا دکھ سمجھتے تھے۔۔۔

اس بھری پڑی دنیا میں وہ بالکل تنہا ہو گئی تھی۔۔۔اس کا کوئی نہیں بچا تھا۔۔۔

اس ظالم بھیڑیوں اور درندوں بھری زندگی میں وہ تن تنہا تھی۔۔۔۔اس کا اٹھا کر اندر کمرے میں لایا گیا تھا۔۔۔وہ بے ہوش ہو چکی تھی۔۔۔اس کو بہت تیز بخار بھی تھا۔۔۔

پچھلی دو راتوں سے وہ نہیں سوئی تھی۔۔۔پورا وقت اپنی ماں کی خدمتیں کرتے گزار دیئے تھے۔۔۔مگر وہ پھر بھی انہیں جانے سے نہیں روک پائی تھی۔۔۔

"بچاری بچی اب نجانے کہاں جائے گی۔۔۔ماں کے ہوتے ہوئے اسے کسی نے آرام سے جینے نہیں دیا۔۔۔اب پتا نہیں کیا حال ہو گا اس کا۔۔۔"

عورتیں اس کے قریب بیٹھیں افسوس کرتے بولی تھیں۔۔۔وہ نجانے کتنے گھٹنے تک بے ہوش رہی تھی۔۔۔جب ہوش آیا تو ایسی ہی باتیں سننے کو ملی تھیں۔۔۔

اس نے ابھی آنکھ نہیں کھولی تھی۔۔۔وہ ایسے ہی آنکھیں موندے پڑی رہی تھی۔۔۔اس کے کمزور وجود میں ان لوگوں کی ترس بھری نگاہوں کا سامنا کرنے کی ہمت نہیں تھی۔۔۔

اس کی ماں نے آج تک کبھی کسی سے بھیک نہیں مانگی تھی۔۔نہ خود کبھی کسی کے آگے ہاتھ پھیلائے تھے اور نہ ہی اسے ایسا کرنا سیکھایا تھا۔۔۔وہ لوگ بھوکا رہ لیتی تھیں مگر کبھی کسی کے آگے جھک کر اس کا احسان نہیں لیا تھا۔۔۔وہ پچھلے دو دن سے بھوکی تھی۔۔۔۔

اس کے پاس کتنی بھی جمع پونجی تھی وہ اس نے ماں کے علاج پر لگا دی تھی۔۔۔

اب اس کے پاس ایک پھوٹی کوڑی بھی نہیں تھی۔۔۔ مگر اسے پیٹ کی فکر اب بھی نہیں تھی۔۔ وہ مزید بھی بھوکی رہ سکتی تھی۔۔۔ اسے فکر تھی تو اپنے تحفظ کی۔۔۔ جس کی خاطر اس کی ماں نے بہت تکلیفیں برداشت کی تھیں۔۔۔

مہروشہ اپنے ماں باپ کی اکلوتی اولاد تھی۔۔۔ اس کے بابا کا دس سال پہلے ایک روڈ ایکسیڈنٹ میں انتقال ہو گیا تھا۔۔۔ جس کے بعد وہ دونوں ماں بیٹی لاہور سے کراچی آگئی تھیں۔۔۔ جہاں مہروشہ کے ماموں رہتے تھے۔۔۔۔ مسرت بیگم کو لگا تھا کہ ان کا بھائی انہیں اس

گھر میں سر چھپانے کو ضرور دے گا جس میں باپ کی طرف سے ان کا بھی حصہ تھا۔۔۔

وہ بھی اس گھر کی حصہ دار ٹھہرتی تھیں۔۔۔

مگر ان کی بھاوج انہیں ایک ہفتے سے زیادہ برداشت نہیں کر پائی تھیں۔۔۔انہیں اس بات کا ڈر تھا کہ کہیں وہ اس گھر سے حصہ نہ مانگ لیں۔۔۔وہ ہر دوسرے دن بنا کسی ریزن کے مسرت بیگم سے لڑنا شروع کر دیتی تھیں۔۔۔

جو بچاری بے ضرر خاتون زبان سے ایک لفظ تک نہیں نکالتی تھیں۔۔۔انہیں اپنی جوان ہوتی بیٹی کے لیے یہ تحفظ بھر چھت

چاہیے تھا۔۔۔ مگر ان کا شمار بھی انہیں لوگوں میں سے ہوتا تھا جن میں خوف خدا نہ ہونے کے برابر تھا۔۔۔

ان دونوں پر چوری کا الزام لگاتے انہوں نے اپنے شوہر سے کہہ کر انہیں گھر سے ہی نکالوا دیا تھا۔۔۔ مسرت بیگم کو اپنے ماں جائے سے اس بات کی توقع نہیں تھی۔۔۔ وہ لوگ جانتے تھے کہ یہ دونوں اتنی ہمت نہیں رکھتی تھیں کہ کوٹ کچہریوں میں جا کر اپنے حصے کے لیے کیس لڑ سکیں۔۔۔

مسرت بیگم بہت ہی زیادہ سادہ خاتون تھیں۔۔۔ انہیں ان باتوں کا بالکل بھی علم نہیں تھا۔۔۔

اپنے بھائی کی جانب سے دیا ایک اور غم لیے وہ اپنی بیٹی کو لیے در بدری کے دھکے کھانے وہاں سے نکل پڑی تھیں۔۔۔

پوری دنیا بھی تنہا چھوڑ دے مگر وہ غفور ور حیم پروردگار اپنے بندے کو کبھی تنہا نہیں چھوڑتا۔۔۔

اپنے بندے کے لیے کوئی نہ کوئی وسیلہ بنا کر بھیج دیتا ہے۔۔۔

مسرت بیگم کا ٹکراؤ بھی اسی دن اپنے سکول کے زمانے کی دوست سے ہوا تھا۔۔۔ نجمہ ان کی بہت اچھی دوست تھی۔۔۔ مگر پھر ان کی شادی کراچی سے لاہور ہو گی تھی تو رابطہ بالکل ختم ہو گیا تھا۔۔

نجمہ انہیں لے کر اپنے چھوٹے سے محلے میں آگئی تھیں۔۔۔۔ چھوٹی چھوٹی تنگ گلیاں، گلیوں کے نکڑ پر کھڑے آوارہ مزاج اوباش لڑکے۔۔۔جو تنہا عورتوں کو دیکھ سر عام جملے کستے تھے۔۔۔

وہاں ان بدمعاشوں کو روکنے والا کوئی نہیں تھا۔۔ مسرت بیگم کا دل گھبرانے لگا تھا۔۔۔

مگر روڈ پر بے سروسامانی کی حالت میں رات گزارنے سے بہتر تو نجمہ بی بی کی جانب سے دلوایا وہ ایک کمرے کا چھوٹا سا کرائے کا مکان ہی تھا۔۔۔ نجمہ بی بی خود ایک بیوہ عورت تھیں۔۔۔ان کی اپنی دو بیٹیاں تھیں۔۔۔ سلائی کڑھائی کر کے وہ گزر بسر کر رہی تھیں۔۔۔

مسرت بیگم نے ان سے یہ سب سیکھا تھا۔۔اور یہی کام کر کے وہ اپنے گھر کا خرچہ چلانے کے ساتھ ساتھ اپنی بیٹی کو بھی پڑھانے شروع کر چکی تھیں۔۔۔مہروشہ کو ڈاکٹر بننے کا بے حد شوق تھا۔۔۔۔

مسرت بیگم اپنی پوری جی جان لگانا چاہتی تھیں اپنی بیٹی کا یہ شوق پورا کرنے کی خاطر۔۔۔۔وہ دن رات سلائی کڑھائی کرتی تھیں۔۔۔ان کی صحت پہلے بھی ٹھیک نہیں تھی۔۔۔آرام نہ کرنے کی وجہ سے اب مزید خراب رہنے لگی تھی۔۔۔

مہروشہ انہیں روکتی رہتی تھی کہ وہ خود کو اتنا ہلکان مت کریں۔۔۔

اس کے لیے ان سے اوپر کچھ نہیں تھا۔۔۔اسے بس ان کا ساتھ

چاہیے تھا۔۔۔مگر خدا کو کچھ اور ہی منظور تھا۔۔۔

مہروشہ ایک بے پناہ حسین لڑکی تھی۔۔۔کم عمر اور بانکپن حسن کی

دلکشی دیکھنے والوں کو اپنا اسیر بنا دیتی تھی۔۔وہ گھر سے خود کو مکمل

ڈھانپ کر نکلتی تھی۔۔۔مگر پھر بھی کچھ بری قماش کے گھٹیا لوگوں

کی نظروں میں آنے سے خود کو نہیں بچا پائی تھی۔۔۔

ماجد ان کے علاقے کا بہت برا بد معاش تھا۔۔۔ بھتہ خور اور قبضہ مافیا۔۔۔ یہ دو برائیاں سامنے تھیں۔۔۔ مگر بہت سی اس کی ایسی برائیاں تھیں جو پوشیدہ تھیں۔۔۔

اس نے تین شادیاں کر رکھی تھیں۔۔۔ اس کی نظر اب مہروشہ پر تھی۔۔۔ نجانے کس نے اس کے سامنے مہروشہ کے حسن کی تعریفیں کی تھیں کہ وہ دیوانہ ہی ہوا بیٹھا تھا۔۔

اس نے ایک دو بار مہروشہ کو راستہ روک کر شادی کی آفر بھی کی تھی۔۔۔ مسرت بیگم کے پاس بھی وہ اپنی پہلی بیوی کو رشتے کا پیغام لے کر بھیج چکا تھا۔۔۔

مسرت بیگم بہت زیادہ پریشان تھیں۔۔۔ نجمہ اور باقی خواتین کا کہنا تھا کہ وہ مہروشہ کو پڑھائی چھڑوا کر گھر بیٹھالیں۔۔۔بڑی تباہی سے بہتر یہ چھوٹا نقصان تھا۔۔۔ نجمہ کے پاس اس کا معذور باپ رہتا تھا۔۔۔

زندہ لاش ہی سہی مگر مرد ذات کا نام تو تھا ان کے گھر میں۔۔۔۔ جبکہ مسرت اور مہروشہ بالکل ہی تن تنہا تھیں۔۔۔

مسرت بیگم مہروشہ کو چھڑوانا نہیں چاہتی تھیں۔۔۔وہ نہیں چاہتی تھیں کہ ان کی بیٹی کی زندگی ان جیسی گزرے۔۔۔وہ اسے اتنا مضبوط اور خود مختار بنانا چاہتی تھیں۔۔۔۔

اسی خاطر انہوں نے مہروشہ کے ساتھ کالج آنا جانا شروع کر دیا تھا۔۔۔پورے دو سال وہ بارش ہو یا سخت دھوپ، بہار ہو یا خزاں۔۔۔اپنی بیٹی کے ساتھ آتی جاتی تھیں۔۔۔پورا وقت وہ کالج کے باہر بیٹھ کر اس کا انتظار کرتی رہتی تھیں۔۔۔

گھر آکر ان کو پورا وجود سلائی کڑھائی ہے کاموں میں گزر جاتا تھا۔۔۔ان کا آرام کا وقت تو ختم ہی ہو گیا تھا۔۔۔

مہروشہ کی میڈیکل کی فیس اتنی زیادہ تھی کہ اسے پورا کرنے کے لیے انہیں اپنی اتنی جان مارنی پڑتی تھی۔۔مہروشہ اپنی ماں کی یہ

حالت نہیں دیکھ سکتی تھی۔۔۔ مگر وہ اس کی اس معاملے میں کوئی بات نہیں مانتی تھیں۔۔

جب انہیں دنوں اچانک ان کی طبیعت خراب ہو جانے پر انہیں ہاسپٹل لے جایا گیا تھا۔۔۔ انہیں ہارٹ اٹیک آیا تھا۔۔۔

ان کے دل کے کی کچھ وال بند تھے۔۔۔ ڈاکٹر نے اوپن ہارٹ سرجری کا کہا تھا۔۔۔

مہروشہ کے پاس اتنی رقم نہیں تھی کہ وہ اس کا ارینج کر سکے۔۔۔ اس کے محلے والے بھی حالات میں ان کے جیسے ہی تھے۔۔۔ مہروشہ کو کچھ سمجھ نہیں آیا تھا کہ وہ کیا کرے۔۔۔

ڈاکٹرز نے اسے ایک دن کا وقت دیا تھا پیسوں کا انتظام کرنے کو۔۔

مسرت بیگم کی حالت ٹھیک نہیں تھی۔۔۔

نجمہ بیگم اس کے پاس بیٹھی مسلسل روئے جا رہی تھیں اپنی بے بسی پر۔۔۔ان کی دوست موت کے منہ میں تھی اور وہ کچھ نہیں کر پا رہی تھیں۔۔۔

مہروشہ کو ہاسپٹل میں ملنے آئی محلے کی ہی کسی عورت نے سیٹھ ماجد سے مدد لینے کا مشورہ دیا تھا۔۔

مہروشہ کو اپنی ماں کا علاج کسی بھی طرح سے کروانا تھا۔۔۔ جس کے لیے وہ کسی کے بھی پیر پکڑ سکتی تھی۔۔۔ لیکن نجمہ بیگم نے اسے ایسا کچھ بھی کرنے سے منع کر دیا تھا۔۔۔۔

"پاگل ہو گئی ہو مہروشہ۔۔۔۔ جس خبیث انسان کی بری نظروں سے بچانے کی خاطر تمہاری ماں نے اتنی تکلیف برداشت کی۔۔۔ تم خود چل کر اس کے پاس جانا چاہتی ہو۔۔۔ میں تمہیں ایسا نہیں کرنے دوں گی۔۔۔ مسرت مجھے اس کے لیے کبھی معاف نہیں کرے گی۔۔۔"

نجمہ نے اسے ایسا کرنے سے سختی سے منع کر دیا تھا۔۔۔

"میں کیا کروں خالہ۔۔۔میرے پاس میری ماں کے سوا کچھ بھی تو نہیں ہے۔۔میں تصور بھی نہیں کر سکتی ان کے بغیر جینا۔۔۔ڈاکٹرز بول رہے ہیں ان کے بچنے کے چانسز کم ہیں۔۔۔وہ ایسا کیسے کہہ سکتے ہیں۔۔۔انہیں نہیں پتا میری ماں مجھے ایک پل کے لیے بھی خود سے دور نہیں کرتی تھی۔۔۔

وہ بھلا مجھے چھوڑ کر جانے کا سوچ بھی کیسے سکتی ہیں۔۔۔ان کو پتا ہی ان کی مہرو بھی مر جائے گی۔۔۔خالہ میری ماں نے میرے لیے بہت کچھ کیا ہے۔۔۔میں کچھ نہیں کر پا رہی۔۔۔۔میں اتنی لاچار اور

بے بس کیسے ہو سکتی ہوں۔۔۔میں اس کے لیے کبھی معاف نہیں کر پاؤں گی خود کو۔۔۔"

وہ نجمہ بی بی کے گلے لگتی سسک اٹھی تھی۔۔۔

"آپ لوگوں میں مہرو کون ہے۔۔۔۔"

اسی لمحے ایک نرس ان کے پاس آئی تھی۔۔۔مہروشہ ایک جھٹکے سے اٹھتی اس کے قریب آئی تھی۔۔۔نرس نے بہت غور سے اس لڑکی کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ملگجے سے کپڑوں میں رو رو کر اپنا حشر بگاڑے کھڑی وہ لڑکی اس حالت میں بھی بے انتہا پر کشش اور حسین لگ رہی تھی۔۔۔

اس کی دودھیا رنگت مسلسل گریہ وزاری کی وجہ سے سرخ ہو چکی تھی۔۔۔

"پیشنٹ کو ہوش آیا ہے۔۔۔وہ آپ سے ملنا چاہتی ہیں۔۔۔"

نرس کے بتانے پر وہ بے چینی سے اس جانب بڑھی تھی۔۔

"امی۔۔۔۔"

بیڈ پر مشینوں میں جکڑے وجود کو دیکھتے اس کے لبوں سے گھٹی گھٹی سسکیاں بر آمد ہوئی تھیں۔۔۔

ان کے منہ پر آکسیجن ماسک لگا تھا۔۔۔ان کے دونوں ہاتھوں پر نجانے کون کون سے نالیاں لگی ہوئی تھیں۔۔مہروشہ ان کے قریب آتے سسک اٹھی تھی۔۔۔

جب مسرت بیگم نے بھی بہتی آنکھوں کے ساتھ اپنا نقاہت بھرا ہاتھ اس کے سر پر رکھا تھا۔۔۔جسے اپنی گرفت میں لیتی وہ لبوں سے لگا گئی تھی۔۔۔

"میری بیٹی بہت بہادر ہے۔۔۔اس دنیا کی سب سے زیادہ بہادر بیٹی۔۔جس کی ماں کو اس پر بہت زیادہ فخر ہے۔۔۔اور ہمیشہ رہے گا۔۔۔"

انہوں نے ڈاکٹرز کے منع کرنے کے باوجود اپنی بیٹی سے بات کرنے کے لیے منہ سے اکسیجن ماسک ہٹا دیا تھا۔۔

"جی۔۔۔"

مہروشہ بمشکل بول پائی تھی۔۔۔وہ ان کے سامنے اپنے آنسو روکنا چاہتی تھی۔۔۔مگر وہ اتنے ہی تیز رفتاری سے رواں ہوئے تھے۔۔۔۔

مسرت بیگم کے اپنا کانپتا ہاتھ اٹھاتے اس کے چہرے سے آنسو صاف کیے تھے۔۔۔

"نہ میرا بچہ۔۔۔میں اپنی آنکھوں میں تمہارا مسکراتا ہوا چہرا قید کر کے جانا چاہتی ہوں۔۔۔رونا مت۔۔۔تم جانتی ہو تمہاری ماں کو کتنی تکلیف ہوتی ہے جب تم روتی ہو تو۔۔۔۔"

ان کی اپنی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے مگر وہ چاہتی تھی کہ ان کی لاڈلی نہ روئے۔۔۔وہ اسے زرا سی تکلیف میں نہیں دیکھ سکتی تھیں۔۔۔

"امی آپ یہیں رہیں گی۔۔۔مجھے چھوڑ کر نہیں جائیں گی۔۔۔'

ان کے الفاظ پر وہ رکتی ہوئی سانسوں کے ساتھ بولی تھی۔۔۔اس کا بس نہیں چل رہا تھا کچھ بھی کر کے اپنی ماں کو ٹھیک کر دے۔۔۔اور

ان کی گود میں سر رکھ کر دنیا والوں کی ویسے ہی شکایتیں کرے جیسے وہ ہمیشہ سے لوگوں کے رویوں سے گھبرا کر ان سے کرتی تھی۔۔۔

"اپنا خیال رکھیں عبداللہ آفندی تمہارے بابا کے بہت اچھے دوست ہیں۔۔۔ان کے پاس لاہور چلی جانا۔۔۔وہ تمہیں تنہا نہیں چھوڑیں گے۔۔۔میرے بعد اس ظالم دنیا میں وہیں تمہارا ٹھکانہ ہو گا۔۔۔ میری خواہش ضرور پوری کرنا۔۔۔ڈاکٹر بنتے دیکھنا چاہتی ہوں میں تمہیں۔۔۔میری مہروشہ۔۔۔ڈاکٹر مہروشہ بنے گی۔۔۔"

اس کا ہاتھ تھام کر لبوں سے لگاتے انہوں نے بمشکل یہ الفاظ ادا کیے تھے۔۔۔ان کی سانس پھولنے لگی تھی۔۔۔ان کی حالت دیکھتے مہروشہ نے چیختے ہوئے ڈاکٹرز کو بلایا تھا۔۔۔

جب محبت پاش نگاہوں سے اس کی جانب دیکھتے انہوں نے آخری ہچکی لی تھی اور ان کی نظریں وہیں ساکت ہوئی تھیں۔۔۔کچھ دیر پہلے جن آنکھوں میں اس نے اپنے لیے محبت کی دنیا آباد دیکھی تھی وہ اب بالکل بے جان ہو چکی تھیں۔۔۔ان میں زندگی کی رمک تک باقی نہیں رہی تھی۔۔۔

ڈاکٹرز نے اسے سائیڈ پر کرتے مسرت بیگم کی نبض چیک کرتے سامنے سکرین پر ان کی دھڑکنوں کو تکا تھا۔۔۔۔

وہ اسے چھوڑ کر جا چکی تھیں۔۔۔

"نن نہیں۔۔۔۔میری امی بالکل ٹھیک ہیں۔۔۔آپ لوگ ایسا کیوں کر رہے ہیں۔۔۔وہ ٹھیک ہیں۔۔۔ابھی بات کر رہی تھیں مجھ سے۔۔۔"

مہروشہ انہیں اپنی ماں کے چہرے پر سفید چادر ڈالتے دیکھ چیخی تھی۔۔۔۔نجمہ بی بی آگے بڑھتیں اسے اپنے ساتھ لگا گئی تھیں۔۔۔

جو یہ ماننے کو تیار ہی نہیں تھی کہ اس کی ماں اسے چھوڑ کر چلی گئی ہے۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"مہروشہ بیٹا تھوڑا سا کھالو۔۔۔ پچھلے پانچ دنوں سے ایک نوالہ حلق میں نہیں اتارا تم نے۔۔۔"

نجمہ بیگم اس کی منتیں کرتے کرتے تھک گئی تھیں۔۔۔۔ مگر وہ اس وقت خود سے بھی اتنی روٹھی ہوئی تھی کہ اس کا کچھ بھی کھانے کو دل نہیں تھا۔۔۔

آج اس کی ماں کا کل ہو گیا تھا۔۔۔وہ اتنا وقت اپنی ماں کے بغیر کیسے رہ لی تھی اسے پتا ہی نہیں چلا تھا۔۔۔لوگ کہتے تھے کسی کے جانے سے زندگی نہیں رکتی تھی۔۔۔مگر اس کی تو زندگی وہیں اس ہاسپٹل کے کمرے میں رک چکی تھی جہاں اس نے آخری بار اپنی ماں سے بات کی تھی۔۔۔

وہ رونا چاہتی تھی چیخنا چاہتی تھی۔۔۔

لیکن اسے یہ بھی نہیں پتا تھا کہ وہ کس سے شکوہ کرے۔۔۔اپنی ماں کی خاطر پیسے بھی تو جمع نہیں کر پائی تھی۔۔۔اچھی بیٹی نہیں تھی وہ۔۔۔۔

یہ سب سوچ سوچ کر اس کے خود کو ہلکان کر رکھا تھا۔۔۔اس کو اپنا ہوش ہی نہیں رہا تھا۔۔۔

نجمہ بیگم کے بہت مشکل سے اسے تھوڑا سا کھانا کھلایا تھا۔۔۔

"تمہارے بابا کے دوست عبداللہ صاحب آئے ہوئے ہیں۔۔۔ اتنے دنوں سے یہیں پر ہیں۔۔۔سارے انتظامات انہوں نے ہی دیکھے ہیں۔۔۔بہت اچھے اور شریف انسان لگتے ہیں۔۔۔"

ان کے بتانے پر مہروشہ کے سوالیہ نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ان کو کیسے پتا چلا تھا اس بارے میں۔۔۔

"مسرت کے پاس ان کا فون نمبر تھا۔۔۔مجھے مسرت نے کہا تھا کہ اگر وہ نہ رہے تو میں عبد اللہ آفندی کو اطلاع دے دوں۔۔۔اور تمہیں ان کے حوالے کر دوں۔۔۔میری بہت پیاری دوست تھی۔۔۔اس کی امانت ہو تم۔۔۔جسے اس کے وعدے کے مطابق عبد اللہ صاحب کے سپرد کرنا چاہتی ہوں تمہیں۔۔۔دل تو نہیں ہے تمہیں خود سے دور کرنے کو۔۔۔پر اللہ نے بہت اچھا وسیلہ بنایا ہے تمہارے لیے۔۔۔

بہت اچھے انسان ہیں۔۔۔بہت بڑے آدمی لگتے ہیں۔۔یہاں کسی بڑے ہوٹل میں رکے ہوئے ہیں۔۔۔محلے والوں پر تو ان کی بڑی

بڑی گاڑیاں دیکھ غشی طاری ہو چکی ہے۔۔۔ان سے بات ہوئی ہے میری اور تسلی بھی ہو چکی ہے کہ وہ تمہارا بہت خیال رکھیں گے۔۔۔

"

نجمہ بیگم بتا رہی تھیں۔۔۔جبکہ وہ گم صُم سے انداز میں پلنگ کی چادر کو گھور رہی تھی۔۔۔اب نجانے اس کو کس کس کے احسانوں تلے دب کر رہنا تھا۔۔۔

اس کی ماں نے ہمیشہ اسے سر اٹھا کر جینا سیکھایا تھا۔۔

کبھی کسی کا احسان نہیں لیا تھا۔۔۔مگر اب اسے دوسروں کے آسرے چھوڑ کر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اسے تنہا چھوڑ گئی تھیں۔۔۔

"عبداللہ بھائی صاحب تم سے ملنا چاہتے ہیں۔۔۔"

ان کی بات پر اس نے اثبات میں سر ہلا دیا تھا۔۔۔انہوں نے اب تک جس طرح سارے معاملات سنبھالے تھے۔۔۔ہاسپٹل کے سارے بلز کلیئر کر کے مسرت بیگم کی میت گھر لانا اور پھر کفن دفن کی تمام انتظامات انہوں نے ہی کیے تھے۔۔۔

مہروشہ کو تو اپنا ہوش بھی نہیں تھا۔۔۔وہ ان کی بہت زیادہ احسان مند تھی۔۔۔

اس لیے اب جب کچھ حد تک بہتر ہوئی تو ان سے ملنے پر راضی ہو گئی تھی۔

وہ پلنگ پر چہرا جھکائے بیٹھی تھی جب نجمہ بیگم کے ساتھ وہ اندر داخل ہوئے تھے۔۔۔وہ دو افراد تھے۔۔۔

اس نے بہت دھیرے سے ان کے سلام کا جواب دیا تھا۔۔۔عبداللہ صاحب نے آگے بڑھ کر اس کے سر پر اپنا شفقت بھرا ہاتھ رکھا تھا۔۔۔مہروشہ کی آنکھوں سے بے ساختہ آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔

"ہمیں بہت افسوس ہوا مسرت بہن کا سن کر۔۔۔جو اس دنیا پر آیا ہے اسے ایک نہ ایک دن تو جانا ہی ہے۔۔۔بہت بڑا صدمہ ہے یہ آپ کے لیے۔۔۔اللہ آپ کو صبر دے۔۔۔۔"

ان کے گھمبیر آواز کمرے میں گونج رہی تھی۔۔۔ان کے برابر بیٹھا احمر خاموش نگاہوں سے اس معصوم لڑکی کو دیکھ رہا تھا۔۔۔جو اس لمحے اذیت کی انتہا پر تھی۔۔

اس نے پہلی بار اسے جنازے پر دیکھا تھا۔۔۔وہ ایک لمحہ اسے اس پری پیکر کی حصار میں جکڑ گیا تھا۔۔اس وقت بھی وہ بہت زیادہ رو رہی تھی۔۔۔اور اس وقت بھی اس کی وہی حالت تھی۔۔۔

اس کا درد بہت زیادہ تھا۔۔۔احمر کو اپنے دل میں اس کی تکلیف محسوس ہوئی تھی۔۔۔۔

دل چاہا تھا ایک لمحہ لگا کر اس لڑکی کے تمام درد ختم کر دے۔۔۔وہ دیکھنا چاہتا تھا کہ پیاری لڑکی مسکراتے ہوئے کیا غضب ڈھاتی تھی۔۔۔

"آپ کے بابا میرے بہت قریبی دوست تھے۔۔۔میں نے اس سے وعدہ کیا تھا کہ اس کے بعد آپ کا اور مسرت بھابھی کا خیال رکھوں گا۔۔۔اس سے کیا وعدہ تو نہ نبھا سکا۔۔۔جس کے لیے میں اپنے آپ کو کبھی معاف نہیں کر پاؤں گا۔۔۔مگر مسرت بھابھی سے کیا گیا وعدہ میں اپنے آخری دن تک نبھاؤں گا۔۔۔میں آج آپ کو یہاں سے اپنے ساتھ لے جانا چاہتا ہوں۔۔۔

نجمہ بہن آپ مہروشہ بیٹی کی جو بھی پیکنگ کرنی ہے وہ کر لیں۔۔۔

شام کی فلائٹ سے ہم لاہور واپس جا رہے ہیں اپنی بیٹی کو اپنے ساتھ لے کر۔۔۔۔"

ان کی بات پر مہروشہ کی گھبرا کر ان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔وہ ان کو بالکل بھی نہیں جانتی تھی۔۔۔

مسرت بیگم نے ایک دو بار اس کے سامنے ان کا ذکر کیا تھا مگر وہ پھر بھی اس کے لیے اجنبی ہی تھے۔۔۔

"مم میں کیسے۔۔۔۔؟"

اس نے نجمہ بیگم کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جو اثبات میں سر ہلاتے اسے سارے جانے کو کہہ رہی تھیں۔۔۔مہروشہ کی آں کھیں آنسوؤں سے دھندلا گئی تھیں۔۔

عبداللہ صاحب اس کی کیفیت سمجھ رہے تھے۔۔۔وہ خوددار ماں باپ کی خوددار بیٹی تھی۔۔۔

اس کے لیے یہ سب کرنا بہت مشکل تھا۔۔۔مگر وہ اسے اپنی بیٹی بنا کر رکھنا چاہتے تھے۔۔۔

ان کے دل میں اس کے لیے بہت محبت تھی۔۔۔اسے کسی بھی قیمت پر تنہا نہیں چھوڑ سکتے تھے۔۔۔یہاں کے حالات تو وہ دیکھ چکے

تھے۔۔۔یہی وجہ تھی کہ اپنی تمام اہم میٹنگز پس پشت ڈالتے وہ اتنے دنوں سے یہاں موجود تھے۔۔۔

کیونکہ وہ ایسے عجیب و غریب قسم کے لوگوں کے بیچ اسے اکیلا نہیں چھوڑ سکتے تھے۔۔۔

اس کے انکار پر وہ اسے بہت ہی محبت سے سمجھاتے اس کا سر تھپتھپاتے وہاں سے نکل گئے تھے۔۔۔مہروشہ کے پاس انکار کا کوئی خاص جواز ہی نہیں تھا۔۔۔نجمہ خالہ پچھلے اتنے دنوں سے مجبوری میں اس کے پاس رہ رہی تھیں۔۔۔

ان کے گھر بھی جواب بیٹیاں تھیں مزید کتنے دن رہتی یہاں۔۔۔

مہروشہ انہیں بہت پیاری تھی مگر وہ چاہ کر بھی اسے روک نہیں سکتی تھیں۔۔۔

انہوں نے شام تک مہروشہ کی پیکنگ کر دی تھی۔۔۔۔کچھ دیر میں انہیں نکلنا تھا۔۔۔مہروشہ نجمہ بیگم کے گلے سے لگی روئے جا رہی تھی۔۔۔جب اسی لمحے عشرت خالہ اندر داخل ہوئی تھیں۔۔۔

"مہروشہ میں نے سنا ہے تم ان لوگوں کے ساتھ جا رہی ہو۔۔۔پاگل ہو گئی ہو کیا۔۔۔اتنے ہی تمہارے ہمدرد تھے تو پہلے کیوں نہیں پوچھا تمہیں۔۔۔جب تمہاری ماں اکیلے تمہیں سنبھالتے ہڈیوں کا ڈھانچہ

بن گئی۔۔۔تب کیوں نہیں آئے یہ۔۔۔یہ تو چلو پھر بچی ہے صدمے کا شکار ہے۔۔۔نادانی ہو سکتی اس سے پر نجمہ تم تو کچھ خدا کا خوف کرو۔۔۔

کیسے لوگوں کے ساتھ بھیج رہی ہو بچی کو۔۔۔یہ امیر لوگ بہت برے ہوتے ہیں۔۔۔ہماری بچی معصوم سی ہے۔۔۔اس کا حسن دیکھ کر ہی نیت خراب ہوئی ہو گی ان کی۔۔۔

ورنہ آج کل کے دور میں کون اس طرح جوان لڑکی کی زمہ داری اٹھاتا ہے۔۔۔جانتے ہیں مہروشہ کے آگے پیچھے کوئی نہیں ہے۔۔۔ ایسا نہ ہو بچی کو آگے کہیں بیچ دیں۔۔۔بنا کسی غرض کے آج کل

کے دور میں کوئی ایک روپیہ نہیں لگاتا۔۔۔یہ جو اتنا خرچ کر رہے ہیں۔۔دیکھنا اس سے ہزار گنا زیادہ وصولیں گے تم سے۔۔۔"

عشرت خالہ آتے ساتھ ہی شروع ہو چکی تھیں۔۔۔نجمہ نے انتہائی ناگواری بھری نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔مہروشہ تو ان کی باتیں سن کر ہی سہم گئی تھی۔۔۔پہلے ہی بہت مشکل سے وہ وہاں جانے کے لیے راضی ہوئی تھی۔۔۔

"کیا بول رہی ہو۔۔۔جانتی بھی ہو کون ہے وہ۔۔۔؟؟بہت بڑے بزنس مین ہیں۔۔۔ملک میں ایک نام ہے ان کا۔۔۔تمہارے بیٹے کی طرح لوٹ مار کر کے پیسہ اکٹھا نہیں کیا۔۔۔تم کیا چاہتی ہو یہاں

چھوڑ جائیں مہروشہ کو۔۔۔جو تمہارا وہ بھوکا درندہ بیٹا اس سے شادی کر لے۔۔۔"

نجمہ خالہ کو مہروشہ اپنی بیٹیوں کی طرح عزیز تھی۔۔۔وہ عشرت کی ساری بات سمجھ رہی تھیں۔۔۔

"کمی کیا ہے میرے بیٹے میں۔۔۔فیکٹریاں ہیں اس کی۔۔۔پینتیس چھتیس کا ہی تو ہے۔۔۔پیسوں کی ریل پیل ہے۔۔۔چہیتی بیوی بنا کر رکھے گا اسے۔۔عیش کرے گی اس کے ساتھ۔۔۔لوگ الزام لگاتے ہیں میرے بچے پر اور اس کی محنت کی کمائی پر۔۔۔"

عشرت خالہ سب جانتے ہوئے بھی ڈھیٹائی سے بولی تھی۔۔۔ سیٹھ ماجد نے ایک ہفتہ پہلے کسی بڑی شخصیت کے بیٹے کو لڑائی کے دوران گولی مار دی تھی۔۔۔ جس کی وجہ سے وہ جیل میں تھا۔۔۔۔

عشرت خالہ کو پتا تھا کہ اگر انہوں نے اسے ایسے ہی جانے دیا تو ان کے بیٹے نے واپس آکر اسے نہیں چھوڑنا تھا۔۔۔ یہی وجہ تھی کہ وہ اسے روکنے کی سر توڑ کوششوں میں لگی ہوئی تھیں۔۔۔

وہ عبداللہ صاحب کے پاس بھی گئی تھیں۔۔۔ اور جھوٹ بولا تھا کہ مسرت بیگم نے ان کے بیٹے کے ساتھ اپنی بیٹی کا رشتہ طے کر رکھا

ہے۔۔۔ مگر عبداللہ صاحب نے نجمہ بیگم سے تصدیق کرنے کے بعد ان تمام باتوں کی نفی کر دی تھی۔۔۔

نجمہ بیگم نے بہت مشکل سے اسے گھر سے بھیجا تھا۔۔۔

"بھائی صاحب بہت اچھے ہیں مہروشہ۔۔۔ ان کو اپنے باپ کی طرف عزت دینا۔۔۔ جیسے اپنی ماں کے لیے اب تک عزت اور فخر کا باعث رہی ہو ان کے لیے بھی ایسے ہی رہنا۔۔۔ تمہاری ماں نے تمہاری بہت اچھی پرورش کی ہے۔۔۔ میں جانتی ہوں تم اپنی عزت کا خیال رکھنا بہت اچھے سے جانتی ہو۔۔۔ اس لیے مزید کوئی نصیحت نہیں کروں گی۔۔۔ جیسے اب تک صبر و شکر سے زندگی گزارتی آئی ہو

آگے بھی ایسے ہی رہنا میری بچی۔۔۔میرا پروردگار تمہاری آنے والی زندگی کو خوشیوں سے بھر دے اور تمہارے نصیب اچھے کرے۔۔۔

اللہ کی امان میں دیا تمہیں۔۔۔"

اس کی پیشانی چومتے نجمہ بیگم نم آلود لہجے میں بولی تھیں۔۔۔کچھ دیر وہ ان کے ساتھ لگی روتی رہی تھی۔۔۔اور پھر ان کی چھوٹی بیٹی کے آکر عبداللہ صاحب کا پیغام دینے پر وہ اٹھ کر باہر آگئی تھی۔۔۔

اس کی آنکھوں سے مسلسل آنسو بہہ رہے تھے۔۔

عبداللہ صاحب نے نجمہ بیگم سے اجازت لی تھی اور اسے اپنے ساتھ لیے گاڑی میں آن بیٹھے تھے۔۔۔۔

ڈرائیور کے برابر احمر براجمان تھا۔۔۔ جبکہ پچھلی نشست پر عبداللہ صاحب کے ساتھ وہ بیٹھی تھی۔۔۔ نظریں جھکائے اپنے ہاتھوں کو دیکھتی وہ خود پر پڑتی احمر قریشی کی نگاہوں سے بالکل انجان تھی۔۔۔ جو گاہے بگاہے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔ڈارک براؤن ٹی شرٹ اور بلیک پینٹ میں ملبوس وہ محلے کی نجانے کتنی لڑکیوں کا مرکز نگاہ بنا رہا تھا۔۔۔ اسے تو اب ایسا محسوس ہونے لگا تھا جیسے وہ کوئی عجوبہ ہو۔۔۔

جسے ہر کھڑکی اور دروازے سے لگ کر خواتین چھپ چھپ کر دیکھتی رہی تھیں جتنا وقت وہ یہاں رہا تھا۔۔۔

ایک دو خواتین نے تو اس سے روک کر یہ بھی پوچھا تھا کہ کیا وہ شادی شدہ ہے۔۔۔؟؟

اسے یہ سب دیکھ کر ہنسی بھی بہت آ رہی تھی۔۔۔

مگر جسے وہ چاہتا تھا اس کی جانب دیکھے اس نے ایک بار نگاہیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تک نہیں تھا۔۔۔اس کی سوجی ہوئی سرخی مائل آنکھیں اس کی سوگوار حسن کی دلکشی میں کئی گنا اضافہ کر رہی تھیں۔۔۔

چھوٹی سی رونے کے باعث سرخ ہوتی ناک میں موجود نتھ دیکھنے والے کو اپنا اسیر کرنے کی صلاحیت رکھتی تھی۔۔ایسی دلکشی اس نے اپنی اب تک کی زندگی میں کبھی نہیں دیکھی تھی۔۔۔وہ باہر سے پڑھ کر آیا تھا۔۔اس کی بہت ساری فی میل فرینڈز تھیں۔۔۔بے حد سٹائلش اور خود کو اپ ٹو ڈیٹ رکھنے والیں۔۔۔۔

پر ایسی معصومیت اور حسن اس نے اپنی پوری زندگی میں نہیں دیکھا تھا۔۔۔

اس نے ہر وقت ایک شریر لٹ کو اس کی موہنی صورت کے ارد گرد اٹکلیاں کرتے دیکھا تھا۔۔اس کی گھنیری پلکیں تو ہر وقت آنسوؤں

سے بھیگ کر اس کے چہرے کی معصومیت کو مزید بڑھا دیتی تھیں۔۔۔

احمر کوشش کے باوجود خود کو اسے دیکھنے سے نہیں روک پا رہا تھا۔۔۔

ائیر پورٹ پہنچ کر اس نے آگے بڑھ کر ڈرائیور کے ہاتھ سے اس کا بیگ بھی تھام لیا تھا۔۔۔ مہروشہ پورا وقت چہرا جھکائے ہوئے ہی رہی تھی۔۔ عبداللہ صاحب نے ایک دو بار اس سے بات کی تھی۔۔۔

جس کا جواب اس نے اتنے دھیمے لہجے میں دیا تھا کہ بہت کان لگانے کے باوجود احمر کو اس کی آواز نہیں آپائی تھی۔۔۔ وہ اس سے بات کرنا چاہتا تھا مگر موقع ہی نہیں مل پا رہا تھا۔۔۔ ائیر پورٹ پر عبداللہ

صاحب کوئی ضروری کال آنے پر سائیڈ پر ہوئے تھے جب احمر جوس لیے اس کے قریب آیا تھا۔۔۔

"جوس پی لیں تھوڑا سا۔۔۔ نجمہ خالہ نے بتایا تھا کہ آپ نے صبح سے کچھ نہیں کھایا۔۔۔ اس طرح تو آپ کی طبیعت مزید خراب ہو جائے گی۔۔۔"

احمر اس کے قریب آن کھڑا ہو تا نرم لہجے میں اس سب مخاطب ہوا تھا۔۔۔ اس کے بہت پاس آکر کھڑے ہونے پر مہروشہ ایک دم سے گھبرا کر اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔

اس نے اپنی لرزتی پلکیں اٹھا کر احمر کی جانب دیکھا تھا۔۔۔احمر جو اسے کی دیکھ رہا تھا۔۔۔ان جھیل سی بڑی بڑی اور گہری سیاہ آنکھوں کو اپنی جانب اٹھتا دیکھ احمر کا دل اس کے اختیار سے باہر ہوا تھا۔۔۔

اس کا دل اس لمحے پوری طرح سے اس کے ساتھ دغابازی کر گیا تھا۔۔۔وہ خود بھی نہیں جانتا تھا کہ وہ کبھی کسی لڑکی کے آگے اس طرح سے اپنا دل ہار بیٹھے گا۔۔۔جس کے بارے میں وہ چند باتوں کے سوا کچھ نہیں جانتا تھا۔۔۔

وہ کس مزاج کی تھی۔۔۔اس کا رہن سہن بولنے کا انداز کیسا تھا۔۔۔کس شخصیت کی مالک تھی۔۔

وہ کچھ نہیں جانتا تھا۔۔۔پر پھر بھی اسے وہ بہت اچھی لگنے لگی تھی۔۔۔اسے اپنا بنانے کو دل چاہا تھا۔۔

اس کی معصومیت کے آگے کچھ بھی دکھائی دینا بند ہو چکا تھا۔۔۔

"نہیں شکریہ۔۔۔"

وہ مختصر الفاظ میں جواب دیتی کچھ فاصلے پر جا کر بیٹھتی عبداللہ صاحب کے لوٹ آنے کا انتظار کر رہی تھی۔۔جبکہ احمر اپنی جگہ ساکت کھڑا اس لڑکی کا یہ گریز بھرا انداز دیکھتا مسکرا دیا تھا۔۔۔

وہ پہلی بار جہاز میں بیٹھنے کے خیال سے بھی بہت گھبرائی ہوئی تھی۔۔۔

مگر عبداللہ صاحب نے اسے بہت اچھے سے سنبھالا تھا۔۔۔۔

وہ بہت شفیق انسان تھے۔۔۔مہروشہ کا خوف آہستہ آہستہ زائل ہونے لگا تھا۔۔۔

ان کی گاڑی ایک بہت بڑے گیٹ سے اندر داخل ہوتی آفندی ولا کے پورچ میں آن رکی تھی۔۔۔

مہروشہ نے نظریں اٹھا کر دیکھا تھا جس گھر میں اب اسے رہنا تھا۔۔۔ مگر اگلے ہی لمحے اس کی آنکھیں چندھیا کر رہ گئی تھیں۔۔۔وہ گھر تھا یا کوئی عالیشان محل۔۔۔۔

بڑے سے لان کے بالکل درمیان میں ایک بڑا سا فوارہ تھا۔۔۔ جس میں سے گرتا پانی لائٹنگ کی وجہ سے بہت خوبصورت منظر پیش کر رہا تھا۔۔۔مہروشہ کو یقین نہیں آیا تھا کہ اب اسے یہاں رہنا تھا۔۔۔

وقت بھی کتنی تیزی سے بدلتا تھا۔۔۔ایک کمرے کے خستہ حال گھر سے ایک عالیشان محل میں آن کھڑا کیا تھا۔۔۔ مگر وہ یہ نہیں جانتی

تھی کہ جیسی محبت اور سکون اس ایک کمرے کے گھر میں ملا تھا اسے وہ یہاں بھی مل پائے گا یا نہیں۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

ڈاکٹر ارشان آفندی اس وقت اپنی زندگی کا سب سے بڑا اور مشکل ترین آپریشن کر رہا تھا۔۔۔ آئی سی یو میں اس وقت اس کے ساتھ ڈاکٹر مبشرہ اور ڈاکٹر عمار بھی موجود تھے۔۔۔

یہ آپریشن ان کے بہت ہی قریبی دوست اس عادل کے فادر کا تھا۔۔۔ جن کی حالت بہت سیریس تھی۔۔۔

کچھ دیر پہلے ہی ان کو سنیئر سرجن احتشام بھی شامل ہوئے تھے۔۔۔جو ایک تجربہ کار کارڈیئیک سرجن تھے۔۔۔

ان کے بغیر ڈاکٹر ارشان ابھی اتنا بڑا رسک نہیں لینا چاہتا تھا۔۔۔

انہیں یہ سرجری کرتے تین گھنٹے گزر چکے تھے۔۔۔ہر گزرتے پل کے ساتھ باہر کھڑے لوگوں کی سانسیں تھمتی جا رہی تھیں۔۔۔مگر عمار کو اندر موجود اپنے دوست پر پورا بھروسہ تھا وہ اس کے فادر کو بچانے کے لیے آخری حد تک لڑنے والا تھا۔۔۔

جب کچھ دیر بعد آئی سی یو کی لائٹ آف ہوئی تھی۔۔۔سب کی سانسیں رک گئی تھیں۔۔۔

سب سے پہلے سرجن احتشام باہر آئے تھے۔۔۔ان کے پیچھے ڈاکٹر ارشان بھی تھا۔۔۔اسے دیکھ کر عمار آگے بڑھا تھا۔۔۔

"انکل ٹھیک ہے عمار۔۔۔مبارک ہو ان کا آپریشن کامیاب رہا۔۔۔کچھ گھنٹوں میں انہیں ہوش آجائے گا۔۔۔"

ارشان کی بات سنتے عمار آگے بڑھا تھا اور اس کے چوڑے سینے سے آن لگا تھا۔۔۔

وہ اپنے بابا کو جس حالت میں یہاں لایا تھا وہ ہی جانتا تھا۔۔انہیں ایک بار ڈاکٹرز نے جواب دے دیا تھا۔۔۔عمار کو لگا تھا اس نے اپنے

بابا کو کھو دیا ہے۔۔۔ارشان کا آج آف تھا۔۔۔مگر عمار کی کال پر وہ فوری ہاسپٹل پہنچا تھا۔۔۔

اگر بروقت آپریشن شروع نہ کیا جاتا تو کچھ بھی ہو سکتا تھا۔۔۔

یہی وجہ تھی کہ اس نے فوری طور پر سرجن صاحب کے کہنے پر آپریشن شروع کر دیا تھا۔۔۔وہ پہلے بھی ان کے ساتھ کئی سرجری میں رہا تھا۔۔۔اسے اس حوالے سے بہت حد تک تجربہ تھا۔۔۔کچھ دیر بعد ہی ڈاکٹر احتشام بھی پہنچ گئے تھے۔۔۔

اور یہ سرجری بہت ہی کامیاب رہی تھی۔۔۔۔عمار کو اپنے دوست پر پورا بھروسہ تھا۔۔۔۔اس نے رسک لینے دیا تھا۔۔جس کا نتیجہ بہت مثبت نکلا تھا۔۔۔

وہاں سب بہت خوش نظر آرہے تھے۔۔۔ڈاکٹر ارشان عمار کی امی اور بھائیوں سے ملتا اپنے آفس کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔جب کچھ دیر بعد ڈاکٹر مبشرہ لبوں پر جاندار مسکراہٹ سجائے اس کے آفس میں داخل ہوئی تھی۔۔۔

"آئم امپریسڈ ڈاکٹر صاحب۔۔۔۔"

اس کی خوشی سے لبریز آواز کرسی کی پشت سے سر ٹکا کر آنکھیں موندے بیٹھے ارشان کی سماعتوں سے ٹکراتی اس کے لبوں پر بھی مسکراہٹ بکھیر گئی تھی۔۔

اس نے آنکھیں کھولتے مبشرہ کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جو اس کی قریب آتے ٹیبل کے ساتھ ٹیک لگاتے کھڑی اس کے وجیہہ سراپے کو محبت پاش نگاہوں سے تکے جا رہی تھی۔۔۔۔

"آج صبح ماما کچھ کہہ رہی تھیں مجھے۔۔۔۔"

اپنے بالوں سے کیچر نکال کر انہیں کھلا چھوڑتی وہ اپنے بالوں میں ہاتھ چلاتے بولی تھی۔۔۔اس نے اپنے سنہری بالوں میں لائٹ براؤن ہائی لائٹس کروا رکھی تھیں۔۔۔۔

ایم بی بی ایس جیسی مشکل پڑھائی اور پھر ایم سی کا ٹیسٹ پاس کرنے کے ساتھ ساتھ وہ فیشن کے معاملے میں بھی اپ ٹو ڈیٹ رہتی تھی۔۔۔اس کو ارشان آفندی کے سامنے دنیا کی سب سے حسین لڑکی لگنا تھا۔۔۔جو اس کے سوا کبھی کسی کی جانب دیکھے بھی نہ۔۔۔۔

اور آج تک ایسا ہوا بھی نہیں تھا۔۔۔ارشان آفندی اور اس کا بچپن کا ساتھ تھا۔۔۔وہ نہ صرف اچھے دوست تھے۔۔۔بلکہ ان کا بچپن میں ہی رشتہ طے ہو چکا تھا۔۔۔ وہ دونوں ہی ایک دوسرے کو بہت پسند کرتے تھے۔۔۔

ایک ساتھ ایک ہی جگہ سے سٹڈی کی تھی۔۔۔ارشان اب اپنی سپیشلائزیشن کے لیے بیرونے ملک جانے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔جس سے پہلے وہ مبشرہ کو اپنے ساتھ ایک اٹوٹ رشتے میں باندھنا چاہتا تھا۔۔۔

ان لوگوں کو ایک دوسرے سے بہت زیادہ محبت تھی۔۔۔۔ مبشرہ ارشان سے بھی زیادہ اس کی دیوانی تھی۔۔۔۔اس کے بغیر رہنے کا تصور بھی کبھی نہیں کیا تھا۔۔۔

وہ اپنے گھر سے زیادہ اس کے گھر میں پائی جاتی تھی۔۔

نہ صرف ارشان پر بلکہ اس کے پیرنٹس اور اس کے گھر کی ہر شے پر وہ اپنا حق مانتی تھی۔۔۔۔وہ چہیتی تھی سب کی۔۔۔

"اچھا کیا کہہ رہی تھیں۔۔۔۔"

ارشان نے دلچسپی بھری نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"وہی جو تم نے ممانی جان کو کہا۔۔۔۔"

اس کا کالر درست کرتے کہا تھا۔۔۔

ارشان آفندی کو وہ پوری زندگی بیٹھ کر دیکھ سکتی تھی۔۔۔اس کا دل نہیں بھرتا تھا۔۔۔

"کیا کہا میں نے مام کو۔۔۔۔؟؟"

ارشان اس کے لبوں سے سننا چاہتا تھا۔۔۔اس کی بہت قریب کھڑی وہ اس کے وجود کی مسحور کن خوشبو اپنی سانسوں میں اترتے محسوس کر رہی تھی۔۔۔

"یہی کہ تم۔۔۔تم مجھ سے شادی کرنا چاہتے ہو۔۔۔۔"

یہ بات کہتے مبشرہ کے لب دلکشی سے مسکرائے تھے۔۔۔اسے دیکھ ارشان بھی مسکرایا تھا۔۔

"اچھا رئیلی۔۔۔؟؟مجھے تو نہیں یاد میں نے ایسا کچھ کہا ہے۔۔۔۔ تم تو میری دوست ہو۔۔۔شادی تو میں کسی بہت اچھی سی لڑکی۔۔۔۔"

وہ جان بوجھ کر انجان بنا تھا۔۔۔اسے تنگ کرنے میں مزا آتا تھا۔۔۔

"ارشان۔۔۔۔۔"

اس کی بات پر مبشرہ کا دل ساکت ہوا تھا۔۔۔وہ ایسا کچھ مذاق میں بھی نہیں سن سکتی تھی۔۔۔اس کی آنکھوں میں ایک دم سے نمی آن ٹھہری تھی۔۔۔

وہ خفگی سے اسے دیکھتے وہاں سے جانا چاہتی تھی جب ارشان نے ہاتھ بڑھا کر اسے روک دیا تھا۔۔۔۔ اپنی جگہ سے اٹھتا وہ اس کے مقابل آیا تھا۔۔۔۔

"مذاق کر رہا ہوں۔۔۔۔تم جانتی ہو میں ایسا سوچ بھی نہیں سکتا۔۔۔"

اس کا ہاتھ تھام کر اسے اپنے مقابل کھڑا کرتے اس نے ہاتھ بڑھا کر مبشرہ کے گالوں پر لڑھک آئے آنسو صاف کرتے نرمی سے کہا تھا۔۔۔

"پرامس۔۔۔۔"

مبشرہ نے اپنی ہتھیلی اس کے جانب بڑھائی تھی۔۔۔جسے تھامتا وہ اثبات میں سر ہلا گیا تھا۔۔۔۔

"مام ڈیڈ سے یہ بات کہی میں نے کہ اب میں ان کی اس پیاری سی بھتیجی کے بغیر نہیں رہ سکتا۔۔۔اسی مہینے کی کوئی تاریخ دیکھ کر شادی طے کر دیں۔۔۔"

اس کے اعنابی ہونٹوں سے نکلے یہ الفاظ مبشرہ قریشی کے لیے اس کی زندگی کے سب سے خوبصورت ترین الفاظ تھے۔۔وہ جگمگاتی روشن آنکھوں سے اس کی جانب دیکھتی اس کے سینے پر اپنے دونوں ہاتھ رکھ گئی تھی۔۔۔

"آئندہ اگر ایسا جان لیوا مذاق کیا تو معاف نہیں کروں گی۔۔۔۔"

اس کی آنکھوں میں اپنی آنکھیں گاڑھتے وہ شدت پسندی سے بولی تھی۔۔۔جبکہ اس کا یہ دیوانگی بھرا انداز دیکھ وہ کھل کر مسکرا دیا تھا۔۔۔

ڈاکٹر ارشان ایک سنجیدہ مزاج کا سخت گیر قسم کا بندہ تھا۔۔۔ مگر ڈاکٹر مبشرہ کے ساتھ وہ الگ انسان ہوتا تھا۔۔۔۔

یہ سب مبشرہ کی کوششوں کا نتیجہ تھا۔۔وہ ابھی سے نہیں بچپن سے اس کی دیوانی تھی۔۔۔

کبھی کبھی تو ارشان ہو اس کی شدت پسندی سے خوف بھی محسوس ہوتا تھا۔۔ مگر وہ اتنا سمجھدار ضرور تھا کہ اس لڑکی کو ہینڈل کر سکے۔۔۔وہ اپنے پروفیشن میں بہت فوکس تھا۔۔۔

دنیا کا نمبر ون کارڈیک سرجن بننا اس کا خواب تھا۔۔۔۔جس کے لیے وہ بہت محنت کر رہا تھا۔۔۔

اسے اب ایم سی ایچ کورس کی خاطر ہی بیرونے ملک جانا تھا۔۔ جس وجہ سے شادی کر کے جانا چاہتا تھا۔۔۔ تا کہ اس کورس کے درمیان اسے کسی بھی قسم کی ڈسٹربنس کا سامنا نہ کرنا پڑے۔۔۔

اس کی اور مبشرہ کی اس حوالے سے پہلے ہی بات طے ہو چکی تھی کہ اسے ان اگلے تین سالوں میں یہاں پاکستان رہ کر اس کا انتظار کرنا تھا۔۔۔ وہ شادی کی بعد میں کرنا چاہتا تھا۔۔۔ مگر مبشرہ کی خواہش کا احترام کرتے ہوئے وہ ابھی شادی کرنے پر راضی ہوا تھا۔۔۔

مبشرہ نے اس سے وعدہ کیا تھا کہ وہ اسے کسی بھی طرح سے بالکل بھی ڈسٹرب نہیں کرے گی۔۔۔وہ اس انسان کی پوری طرح سے ہونے کے لیے دل و جان سے تیار تھی۔۔۔۔

بناشادی کے تین سال اس کا انتظار کرنا بہت جان لیوا تھا۔۔۔

وہ جس قدر وجاہت اور دلکشی کا مالک تھا۔۔۔مبشرہ کے سامنے اس پر نجانے کتنی لڑکیاں لٹو ہو چکی تھیں۔۔۔یہ تو اس کے سرد تاثرات اور شخصیت کا رعب ایسا تھا کہ اکثر لڑکیاں اس سے بات کرنے سے گھبرا جاتی تھیں۔۔

کہ وہ مغرور شخص آگے سے انسلٹ نہ کر دے۔۔

ڈارک براؤن پر کشش مقناطیسی آنکھیں جب کسی کی جانب اٹھتی تھیں تو مقابل کے دل پر حشر برپا کر دیتی تھیں۔۔۔اس کے چہرے پر سجی بیئرڈ اسے مزید باوقار اور بارعب بناتی تھی۔۔اس کے ماتھے پر سجا سیاہ تل ہر وقت نمایاں رہتا تھا۔۔۔ مبشرہ کی ان سیکورٹی بلاوجہ کی نہیں تھی۔۔۔۔

دراز قد، سیاہ گھنے بال اور چوڑا کسرتی سراپا۔۔۔۔۔

اس کے آئیبروز یادہ تر خفگی سے اٹھے رہتے تھے۔۔جو مبشرہ کو بہت اچھے لگتے تھے۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

ان کی گاڑی ایک بہت بڑے گیٹ سے اندر داخل ہوتی آفندی ولا کے پورچ میں آن رکی تھی۔۔۔

مہروشہ نے نظریں اٹھا کر دیکھا تھا جس گھر میں اب اسے رہنا تھا۔۔۔ مگر اگلے ہی لمحے اس کی آنکھیں چندھیا کر رہ گئی تھیں۔۔۔وہ گھر تھا یا کوئی عالیشان محل۔۔۔۔

بڑے سے لان کے بالکل درمیان میں ایک بڑا سا فوارہ تھا۔۔۔ جس میں سے گرتا پانی لائٹنگ کی وجہ سے بہت خوبصورت منظر پیش کر رہا تھا۔۔۔مہروشہ کو یقین نہیں آیا تھا کہ اب اسے یہاں رہنا تھا۔۔۔

وقت بھی کتنی تیزی سے بدلتا تھا۔۔۔ایک کمرے کے خستہ حال گھر سے ایک عالیشان محل میں آن کھڑا کیا تھا۔۔۔ مگر وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ جیسی محبت اور سکون اس ایک کمرے کے گھر میں ملا تھا اسے وہ یہاں بھی مل پائے گا یا نہیں۔۔۔

وہ بہت زیادہ گھبرائی ہوئی تھی۔۔۔ گاڑی رکتے ہی باوردی ملازمین نے آگے بڑھ کر عبداللہ صاحب کے بعد اس کی سائیڈ کا دروازہ کھولا تھا۔۔۔افندی ولا کی وسیع و عریض گرے رنگ کی بلڈنگ روشنیوں میں جگمگا رہی تھی۔۔

"آؤ بیٹے۔۔۔ آج سے یہ آپ کا بھی گھر ہے۔۔۔ میں نے آپ کو بیٹی مانا ہے اور آپ کو ہمیشہ مجھ سے آگے باپ جیسی شفقت ہی ملے گی۔۔۔ مجھے امید ہے آپ مجھ سے اپنی چھوٹی سے چھوٹی مشکل اور پریشانی ایسے ہی شیئر کرو گی جیسے اپنے بابا سے کرتی تھی۔۔۔۔"

اس کے سر پر ہاتھ رکھتے وہ نرمی بھرے انداز میں بولتے اسے کمفرٹیبل کر گئے تھے۔۔۔

ان کے اس انداز پر مہروشہ کی گھبراہٹ کچھ حد تک کم ہوئی تھی۔۔۔ احمر بھی پیچھے ہی کھڑا تھا۔۔۔ اسے بہت زیادہ خوشی ہو رہی تھی کہ وہ اس لڑکی کو اپنے ساتھ لے آئے تھے۔۔۔

عبداللہ صاحب کی معیت میں اس نے اس گھر کے اندر قدم رکھا تھا۔۔۔

جہاں اندر ہی اسے کچھ لوگوں کے ہنسنے کی آواز آئی تھی۔۔۔وہ ایک لمحے کے لیے رک سی گئی تھی۔۔۔اس کے اچانک رکنے پر پیچھے آتے احمر نے بہت مشکل سے اپنے قدموں کو بریک لگائی تھی۔۔۔ ورنہ وہ اس سے ٹکرا جاتا۔۔

"یہ سب کزنز ہیں میرے۔۔۔آپ ڈرے نہیں۔۔اتنے ڈراؤنے نہیں ہیں یہ۔۔۔"

عبداللہ صاحب آگے بڑھ گئے تھے جب احمر نے اس کو تسلی دی تھی۔۔۔مہروشہ کو اندازہ نہیں تھا کہ وہ پیچھے ہی ہے۔۔۔اس کی بات پر بنا کوئی جواب دیئے اس نے عبداللہ صاحب کی جانب قدم بڑھا دیئے تھے۔۔۔

"السلام و علیکم۔۔۔"

عبداللہ صاحب کی آواز پر سب ہی ان کی جانب متوجہ ہوئے تھے۔۔۔اتنے دنوں بعد وہ واپس آئے تھے اسی وجہ سے سب ہی انہیں دیکھ کر بہت خوش ہوئے تھے۔۔۔مگر وہیں ان کے پیچھے آن

کھڑی ہوتی لڑکی کی جانب سب کی تجسس اور اشتیاق بھری نگاہیں اٹھی تھیں۔۔۔

"بابا یہ کون ہیں۔۔۔؟؟"

ایمن بابا سے ملتی اس کے پاس آن کھڑی ہوئی تھی۔۔۔اس کی نگاہوں میں پسندیدگی بھرا تاثر چھایا ہوا تھا۔۔۔باقی سب کی تاثرات بھی کچھ ایسے ہی تھے۔۔۔

"یہ آپ کی طرح میری بیٹی ہے مہروشہ۔۔۔اب ہم سب کے ساتھ اس گھر میں رہیں گی۔۔۔آپ سب کی طرح اس گھر کا فرد بن کر۔۔۔"

انہوں نے باقی سب کے ساتھ ساتھ سامنے بیٹھی اپنی اماں جان اور بیگم کو دیکھتے بتایا تھا۔۔۔

"کیا سچ میں بابا۔۔۔؟؟"

ایمن خوشی سے چہکتے بولی تھی۔۔۔ان سب کے چہروں پر پھیلتے خوش کن تاثرات دیکھ عبداللہ صاحب کو اطمینان ہوا تھا۔۔۔وہ اپنے گھر والوں سے واقف تھے۔۔۔وہ جانتے تھے سب بہت محبت اور خوش دلی سے مہروشہ کو قبول کریں گے۔۔۔

مگر کچھ خدشات اب بھی باقی تھے۔۔۔جو اپنی شریک حیات کے نرم تاثرات کو دیکھتے اب کم ہونے لگے تھے۔۔۔۔

منیبہ بیگم اپنی جگہ سے اٹھتیں اس کے قریب آئی تھیں اور بہت محبت سے اس گھبرائی سہمی پریشان حال لڑکی کو اپنے حصار میں لیتے پیار کیا تھا۔۔۔

باری باری اس کا تعارف سب گھر والوں سے کروایا گیا تھا۔۔۔

آفندی ولا میں عبداللہ آفندی کا پورا خاندان آباد تھا۔۔۔ان کی والدہ ہاجرہ بی بی ایک بہت ہی نیک اور باریش خاتون تھیں۔۔۔

ان کے دو بیٹے اور ایک بیٹی تھی۔۔۔۔

سب سے بڑے عبداللہ آفندی تھے وہ ایک بزنس مین تھے مگر ان کے بڑے سپوت نے اپنے لیے میڈیکل کی فیلڈ چوز کی تھی۔۔۔

ڈاکٹر ارشان آفندی۔۔۔ جس کی قابلیت، زہانت، وجاہت اور دلکشی کے چرچے پورے خاندان میں تھے۔۔۔ ہاجرہ بی کو اپنے بڑے پوتے پر بے پناہ مان اور فخر محسوس ہوتا تھا۔۔۔

ارشان سے چھوٹی ایمن اور اس سے چھوٹا طلحہ تھا۔۔۔ وہ دونوں ہی ابھی تعلیم حاصل کر رہے تھے۔۔۔۔

عبداللہ صاحب سے چھوٹی صائمہ بیگم تھیں۔۔ جن کی شادی ان کے ماموں زاد کزن نعمان قریشی سے ہوئی تھی۔۔۔

ان کے دو ہی جڑواں بچے تھے۔۔۔ مبشرہ اور احمر۔۔۔ دونوں ارشان کے ہم عمر تھے۔۔۔

ارشان کو ڈاکٹر بننے کا شوق تھا۔۔اور مبشرہ جو ہر پل اس کے ساتھ رہنا پسند تھا۔۔۔یہ اس کی شدت پسندی ہی تھی کہ اس نے اپنے ساتھ ساتھ اپنے بھائی کو بھی یہی فیلڈ سلیکٹ کرنے پر مجبور کر دیا تھا۔۔۔

ہاں مگر ان دونوں بہن بھائی کا ارشان کی طرح سرجن بننے کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔۔۔یہ ڈگری بھی بہت مشکل سے حاصل کی تھی۔۔ ارشان کی مدد ساتھ نہ ہوتی تو ممکن نہیں ہو مانا تھا۔۔۔

عدیم آفندی تھے جن کی شریک حیات امبرین آفندی تھیں۔۔۔ ان کی تین اولادیں تھیں۔۔

ثمن، اسامہ اور منزہ۔۔۔

صائمہ بیگم کا گھر قریب ہی تھا۔۔۔وہ اور ان کے بچے اپنے گھر سے زیادہ یہاں پر ہی پائے جاتے تھے۔۔۔ مبشرہ اور ارشان ہاسپٹل میں تھے۔۔۔جبکہ صائمہ بیگم نعمان صاحب کے ساتھ شہر سے باہر گئی ہوئی تھیں۔۔

گھر کے سبھی لوگ مہروشہ سے بہت پیار سے ملے تھے۔۔۔ان سب کو ہی وہ معصوم سی بے ضرر لڑکی بہت پسند آئی تھی۔۔ایمن اور ثمن مہروشہ کی ہم عمر ہی تھیں۔۔۔وہ دونوں سب سے زیادہ خوش نظر آرہی تھیں۔۔۔

"مہروشہ کو تو بہت سخت بخار ہے۔۔۔"

منیبہ بیگم کو اسے چھوتے ہی محسوس ہوا تھا۔۔۔ مگر سب سے ملوانے کی وجہ سے ان کے دماغ سے یہ بات نکل گئی تھی۔۔۔ مگر اب پھر اس کے پاس آن بیٹھنے پر انہیں بہت زیادہ حرارت محسوس ہوئی تھی۔۔۔

"نہیں آنٹی میں ٹھیک ہوں۔۔۔"

ان سب کو تشویش کا شکار ہوتے دیکھ مہروشہ کے گھبرا کر کہا تھا۔۔۔

"ارے آپ کو پریشان ہونے کی بالکل بھی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ ہمارے تو گھر میں ڈاکٹرز کی فوج موجود ہے۔۔۔ احمر بھائی سے تو آپ

ملی ہی ہو نگی۔۔۔ڈاکٹر ہیں یہ۔۔۔یہ الگ بات ہے کہ لگتے نہیں ہیں۔۔۔"

طلحہ نے سامنے بیٹھے احمر کی جانب دیکھتے کہا تھا۔۔۔وہ سب کزنز اس کی نگاہوں کا تسلسل بہت اچھے سے نوٹ کر چکے تھے۔۔۔اسی وجہ سے اسے چھیڑا گیا تھا۔۔۔

احمر جو ابھی بھی ایک جانب بیٹھا سب سے نگاہیں بچاتا اسے ہی تکے جا رہا تھا۔۔۔اسامہ کے اس اچانک حملے پر گڑبڑا گیا تھا۔۔۔

"احمر مہروشہ کا بخار چیک کر کے اسے زرا دوا دے دو۔۔۔بہت تیز بخار ہے"

منیبہ بیگم کی بات پر مہروشہ کے گھبرا کر احمر کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

اسے اس شخص کی نظریں عجیب سی لگی تھیں۔۔۔جو مسلسل اسے گھورے جارہا تھا۔۔

"نن نہیں میں ٹھیک ہوں۔۔۔ مجھے بس آرام کرنا ہے۔۔۔"

اس نے روہانسے لہجے میں منیبہ بیگم سے کہا تھا۔۔ جس اس کی گہری پر سوز آنکھوں سے گرتے موٹے موٹے آنسو دیکھ منیبہ بیگم اس کی گھبراہٹ سمجھتیں اسے لیے اوپر آگئی تھیں۔۔۔

انہوں نے اس کا سامان ایمن کے روم میں رکھوایا تھا۔۔۔

احمر کی نظروں نے دور تک اس کا پیچھا کیا تھا۔۔۔

عبداللہ صاحب فریش ہونے اپنے روم میں جا چکے تھے۔۔۔اماں بی بھی کچھ دیر پہلے آرام کرنے کی غرض سے اٹھ گئی تھیں۔۔۔ان کا روم نیچے ہی تھا۔۔۔

"آہم۔۔۔آہم کیا معاملہ چل رہا ہے ادھر۔۔۔ہمیں بھی تو کچھ پتا چلے۔۔۔"

ینگ پارٹی اب احمر کے سر ہوئی تھی۔۔۔جو کب سے اس کی نظریں نوٹ کیے ہوئے تھے۔۔۔۔

"اچھی لڑکی ہے۔۔۔بچاری بالکل تنہا رہ گئی اپنی ماں کی وفات کے بعد۔۔۔۔"

احمر کو دل سے اس کی تکلیف محسوس ہوئی تھی۔۔۔جب باقی سب اس کے ارد گرد جمع اسے گھور رہے تھے۔۔۔۔

"یہ تو ہمیں بھی پتا ہے۔۔۔آگے بتائیں۔۔۔۔"

ایمن نے کمر پر ہاتھ باندھتے اس کے سامنے ٹیبل پر بیٹھتے اسے گھورتے ہوئے سیدھی بات بتانے کو کہا تھا۔۔۔

"بہت شرارتی ہو تم سب۔۔۔کچھ نہیں سوچتے ہو۔۔اس سے زیادہ کچھ نہیں ہے۔۔۔"

احمر ایک دم سے ان سب کے سامنے یہ بات کہنے سے گھبرا رہا تھا کہ وہ اس اپسرا سے پہلی نظر کی محبت میں گرفتار ہو چکا تھا۔۔۔اب بس

دل میں ایک ہی خواہش تھی۔۔۔اسے اپنے نام لگانے اور اس کی زندگی کی تمام دکھوں اور تکلیفوں کو دور کر کے اس کے حسین چہرے پر مسکراہٹ بکھیرنے کی۔۔۔

"اچھا شکر ہے۔۔۔آپ کی طرف سے ایسا کچھ نہیں ہے۔۔لڑکی تو واقعی بہت پیاری اور معصوم سی ہے۔۔۔آج کل کے وقت میں ایسی لڑکی ملنا ناممکن سی بات ہے۔۔۔سوچا جا سکتا ہے اس کے بارے میں۔۔۔"

اسامہ نے جان بوجھ کر اس کاری ایکشن دیکھنے کے لیے کہا تھا۔۔۔ ورنہ وہ تو پہلے سے ہی اپنے ماموں کی بیٹی میں انٹرسٹڈ تھا۔۔۔

"بکواس مت کرو۔۔۔اور سنبھل کر رہنا اس کے سامنے۔۔۔ہونے والی بھابی ہے تمہاری۔۔۔۔"

احمر اسامہ کے منہ سے یہ الفاظ سنتے ہی تپ کر بولا تھا۔۔۔جو سنتے ہی ان سب کی زور دار ہوٹنگ سے پورا لاؤنج گونج اٹھا تھا۔۔۔۔

"یہی تو پوچھ رہے تھے۔۔۔آپ تو لڑکیوں کی طرح گھبرا رہے ہیں احمر بھائی۔۔۔"

وہ سب اب اس کا ریکارڈ لگاتے اسے واقعی سرخ ہونے پر مجبور کر چکے تھے۔۔۔وہ سب اسے گھر والوں کو منانے کی مختلف ترکیبیں بتا رہے تھے۔۔۔جبکہ احمر ان کے مشوروں پر واقعی ہی بلش ہوا تھا۔۔۔

ان شیطان کی آنتوں کے سامنے اپنے دل کا راز کھول کر اسے محسوس ہو رہا تھا کہ وہ بہت بڑی غلطی کر چکا ہے۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

اسے وہاں آئے دو ہفتے گزر چکا تھا۔۔وہ جن باتوں کو سوچ کر گھبرائی اور ڈری ہوئی تھی۔۔۔یہاں ویسا کچھ نہیں ہوا تھا۔۔۔

سب گھر والے بہت زیادہ اچھے اور محبت کرنے والے تھے۔۔۔وہ ایسے ان کے ساتھ گھل مل گئی تھی جیسے ہمیشہ سے ان کا حصہ ہو۔۔۔ وہ سارے رشتے جن کے لیے وہ ترستی تھی۔۔۔اکثر وہ مسرت بیگم سے اسی بات کا شکوہ کرتی تھی کہ اس کا خاندان کیوں نہیں تھا۔۔۔

اس کی کلاس فیلوز اسے جب اپنے کزنز اور چاچو ماموں وغیرہ کے بارے میں بتاتی تھیں تو وہ بہت حسرت سے ان کی یہ باتیں سنتی تھی۔۔

اس گھر میں آکر اسے وہ سب مل رہا تھا۔۔۔عدیم چاچو بہت اچھے تھے۔۔۔وہ اسے بھی بالکل ویسی ہی محبت سے پکارتے تھے جیسے وہ اپنی بیٹیوں اور ایمن سے بات کرتے تھے۔۔۔ہاجرہ بی اسے اداس دیکھ کر اپنے پاس بلا لیتی تھیں۔۔اس کے سر میں مالش کرتی تھیں۔۔۔

انہیں اس کے بابا اور عبداللہ صاحب کی محبت کے قصے سناتی تھیں۔۔۔اسے اس گھر میں اداس ہونے کا بھی موقع نہیں دیا جارہا تھا۔۔۔ہر وقت اس کو کمپنی دینے اور اس کی دلجوئی کرنے کے لیے کوئی نہ ہوئی موجود ہوتا تھا۔۔۔

مسرت بیگم کی یاد تو اس کے دل سے نکلی ہی نہیں تھی۔۔پر یہاں اسے ویسی ہی ایک ماں مل گئی تھی۔۔۔جو اس کے لیے سگی ماں تو نہیں بن سکتی تھی۔۔۔مگر اپنی طرف سے اس کا پورا خیال رکھ رہی تھیں۔۔۔وہ سب سے زیادہ کلوز منیبہ بیگم اور ہاجرہ بی سے ہی ہوئی تھی۔۔۔

ایمن اور ثمن سے بھی اس کی بہت اچھی دوستی تھی۔۔۔

اسامہ اور طلحہ نے اسکے بھائی نہ ہونے کی کمی پوری کر دی تھی۔۔۔

اس کا ایم بی بی ایس کا سیکنڈ ائیر سٹارٹ تھا جب اسے سب چھوڑ کر

یہاں آنا پڑا تھا۔۔۔۔

لیکن عبداللہ صاحب نے اسے یہاں لاتے ہوئے وعدہ کیا تھا کہ وہ

اس کی پڑھائی وہیں سے شروع کروائیں گے یہاں سے چھوٹی

تھی۔۔۔انہوں نے اپنے اور ارشان کے سورسز لگا کر دو ہفتے کے

اندر اندر اس کی مائیگریشن یہاں کے میڈیکل کالج میں کروادی

تھی۔۔۔ جنہوں نے اس کے پچھلے گریڈس دیکھ کر اور کچھ ٹیسٹ

لینے کے بعد اس کی ذہانت اور قابلیت سے متاثر ہو کر اسے ایڈمیشن دے دیا تھا۔۔۔

جس کی وجہ سے مہروشہ کی بہت بڑھ پریشانی دور ہو گئی تھی۔۔۔اسے لگا تھا شاید یہاں آجانے سے اس کی پڑھائی ادھوری رہ جائے گی اور وہ اپنی ماں کی آخری خواہش پوری نہیں کر پائے گی۔۔۔

مگر عبداللہ صاحب اپنے وعدے کے پابند نکلے تھے۔۔۔اس نے کل سے کالج جوائن کرنا تھا۔۔۔وہ طلحہ، ثمن اور ایمن کے ساتھ جا کر اپنی ساری بکس لے آئی تھی۔۔اس گھر میں اس نے ایک بہت بڑی لائبریری بھی دیکھی تھی۔۔۔اسے ہمیشہ سے بکس پڑھنے اور انہیں

جمع کرنے کا بہت شوق تھا۔۔۔ میڈیکل کی سٹوڈنٹ ہونے کی وجہ سے اسے فارغ وقت کم ہی ملتا تھا۔۔

لیکن جب بھی ملتا تھا اس میں بکس پڑھنا اس کا پسندیدہ مشغلہ ہوتا تھا۔

یہاں گھر کے اندر اتنی بڑی لائبریری دیکھ وہ بہت زیادہ خوش ہوئی تھی۔۔

مگر پھر ایمن نے بتایا تھا کہ یہ لائبریری اس کے بڑے بھائی نے صرف اپنے لیے بنوائی تھی۔۔۔ یہاں انہیں اور ان کی فیانسی کے سوا

کسی کو بھی جانے کی اجازت نہیں تھی۔۔۔ایمن کے بولا تھا کہ وہ بابا سے کہلوا کر اسے پریشن دلوادے گی اگر اسے شوق ہے تو۔۔۔

کیونکہ ان باقی سب کو تو کورس کی بکس پڑھنے پر بھی دل نہیں کرتا تھا یہ اتنی ساری بکس دیکھ کر تو ویسے ہی کی متلانے لگتا تھا۔۔

مہروشہ نے اسے منع کر دیا تھا کہ وہ عبداللہ صاحب سے نہ کہے۔۔ اس گھر کے لوگوں کا بڑا پن تھا کہ وہ اسے اس گھر کا حصہ مان رہے تھے۔۔۔ تھی تو وہ پرائی اور غیر ہی۔۔۔

وہ ہر روز رات کو مسرت بیگم کو یاد کرتے بھیگتی آنکھوں کے ساتھ نیند کی آغوش میں جاتی تھی۔۔۔

وہ اتنی جلدی اور اس طرح اچانک سے چھوڑ کر چلی جائیں گی اس نے کبھی سوچا ہی نہیں تھا۔۔

عبداللہ صاحب کے گھرانے اور ان کے رکھ رکھاؤ کو دیکھتے وہ اکثر یہی سوچتی تھی کہ اس کی ماں نے پہلے ان سے مدد کیوں نہیں لی تھی۔۔۔وہ کتنے اچھے تھے۔۔۔ان کی مدد کرنے سے کبھی انکار نہ کرتے۔۔

اس کی امی نے اتنی مشکل اور اذیت بھری زندگی کو کیوں چنا تھا۔۔۔ ایسا کیا تھا کہ وہ لاہور سے کراچی چلی گئی تھیں۔۔۔اس بات کا اندازہ

ہوتے ہوئے بھی کہ ان کی بھابھی انہیں اپنے پاس نہیں رکھیں گی۔۔۔

یہ سوال اس کے دماغ میں اٹک کر رہ گیا تھا۔۔۔ مگر اس کا جواب دینے کے لیے اس کی امی اب اس کے پاس نہیں تھیں۔۔۔

یہاں سب بہت اچھے تھے۔۔۔ایمن کے اسے بتایا تھا کہ احمر اس کی پھوپو کا بیٹا تھا۔۔۔اور بہت ہی اچھا لڑکا تھا۔۔۔ایمن کا اس کی یوں تعریف کرنا اور اس شخص کی نگاہیں مہروشہ کو بہت کچھ سمجھا گیا تھا۔۔

وہ بہت بار اس سے بات کرنے کی کوشش بھی کر چکا تھا۔۔۔وہ سب کزنز آپس میں بہت زیادہ فری تھے۔۔۔مہروشہ اسامہ اور طلحہٰ سے بہت اچھے سے بات کر لیتی تھی۔۔۔کیونکہ وہ اسے بالکل بہنوں کی طرح ٹریٹ کرتے تھے۔۔۔مگر احمر سے اسے ایسی کوئی فیلنگ نہیں آتی تھی۔۔

وہ اس کو فل اگنور کرتی تھی۔۔۔وہ جب بھی بات کرنے کی کوشش کرتا وہ کوئی نہ کوئی بہانہ بنا کر وہاں سے ہٹ جاتی تھی۔۔اس کی ماں نے اسے عزت بھری زندگی اور تحفظ دینے کی خاطر اپنی زندگی تک قربان کر دی تھی۔۔۔

وہ یہاں آکر ایسا کچھ بھی نہیں کرنا چاہتی تھی جس سے اس کی ماں کی پرورش اور ان کا نام خراب ہو۔۔۔

آج اسے مسرت بیگم کی یاد کچھ زیادہ ہی آرہی تھی۔۔۔

نیند آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔۔۔وہ پہلے بکس کھول کر بیٹھی رہی تھی۔۔جب ان میں بھی دل نہ لگا تو بے چینی کے عالم میں بیڈ سے اٹھ آئی تھی۔۔۔اس کی نظر بیڈ کے دوسری جانب سوئی ایمن کی جانب گئی تھی۔۔۔

کتنی بے فکری بھری نیند تھی اس کی۔۔۔مہروشہ کو اس کے رشک آیا تھا۔۔۔

اس کی تو پوری زندگی ہی دربدری کی ٹھوکریں کھاتے گزری تھی۔۔۔وہ دونوں ماں بیٹی رات تنہا تقریباً جاگ کر ہی گزار دیتی تھیں۔۔کیونکہ انہیں رات کے پچھلے پہر اثر اپنے گھر میں کسی کے پھلانگنے کی آواز سنائی دیتی تھی۔۔۔

کئی بار ان کے کمرے کا دروازہ بھی کھٹکھٹایا جاتا تھا۔۔۔یہ سب سیٹھ ماجد کرواتا تھا۔۔

انہیں ڈرانے دھمکانے کی کوشش کرتا تھا۔۔کہ مسرت بیگم اپنی بیٹی کی شادی اس سے کروادیں۔۔۔ورنہ وہ اسے گھر سے اٹھوالے گا۔۔

اس کی امی ایک ہفتے سے بہت زیادہ پریشان تھیں۔۔پہلے وہ لوگ جو دروازہ بجا کر چلے جاتے تھے۔۔۔وہ ان دنوں ان کے صحن میں کافی دیر بیٹھ کر سیگریٹ اور شراب پیتے تھے۔۔۔ان کے بے ہنگم قہقہوں کی آوازیں اور انتہائی نازیبا باتیں ان کو کمرے کے اندر بھی سنائی دیتی تھیں۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

اس کی امی ایک ہفتے سے بہت زیادہ پریشان تھیں۔۔پہلے وہ لوگ جو دروازہ بجا کر چلے جاتے تھے۔۔۔وہ ان دنوں ان کے صحن میں کافی دیر بیٹھ کر سیگریٹ اور شراب پیتے تھے۔۔۔ان کے بے ہنگم

قہقہوں کی آوازیں اور انتہائی نازیبا باتیں ان کو کمرے کے اندر بھی سنائی دیتی تھیں۔۔۔

وہ دونوں ماں بیٹی پوری رات ڈرتے سہمتے قرآن پاک پڑھتے گزار دیتی تھیں۔۔۔ نجمہ بیگم کے مشورے پر اس کی امی نے تنگ آکر سیٹھ ماجد کے گھر جا کر اسے اس سب سے باز رہنے کی تلقین کی تھی۔۔۔

جس کے جواب میں اس گھٹیا انسان نے مسرت بیگم سے بہت بدتمیزی کی تھی۔۔۔ایک ہفتے کی مہلت دی تھی کہ اپنی بیٹی کا نکاح چار لوگوں میں بیٹھ کر مجھ سے کروادو۔۔۔

ورنہ میں اسے اٹھوا کر ایسا غائب کرواؤں گا کہ زندگی بھر اس کو منہ نہیں دیکھ پاؤ گی۔۔۔

اور ساتھ ہی یہ بھی کہا تھا کہ یہ علاقہ چھوڑ کر جانے کے بارے میں سوچنا بھی مت۔۔۔تم دونوں کا وہ حشر کروں گا کہ پناہ مانگو گی میرے شر سے۔۔۔"

اس شخص کی دھمکیاں اتنی سنگین تھیں کہ وہاں سے واپس آنے کے بعد مسرت بیگم کو بالکل چپ سی لگ گئی تھی۔۔۔وہ اپنی بیٹی کو ایک تحفظ بھری زندگی بھی نہیں دے پائی تھیں۔۔۔

یہ بات انہیں اندر ہی اندر کھائے جا رہی تھی۔۔

اس دن انہوں نے عبد اللہ صاحب سے رابطہ کرنے کا سوچا تھا۔۔۔

نجمہ بیگم کو تو وہ پہلے ہی احتیاطاً عبد اللہ صاحب کے بارے میں بتا چکی تھیں۔۔۔

مگر ان کی زندگی نے انہیں رابطہ کرنے کی مہلت ہی نہیں دی تھی۔۔۔ مگر نجمہ بیگم نے ان کے وعدے کے مطابق جس دن انہیں ہارٹ اٹیک ہوا تھا اس سے اگلے دن ہی عبد اللہ صاحب سے رابطہ کر لیا تھا۔۔۔

مہروشہ کے دل سے سیٹھ ماجد کے لیے ہر لمحہ ہر پل بد دعائیں نکلتی تھیں۔۔۔ جس نے اس سے اس کی ماں کو چھین لیا تھا۔۔۔

اس کو کمرے میں گھٹن سی ہونے لگی تھی۔۔۔وہ دبے پاؤں کمرے سے نکل آئی تھی۔۔۔

اس کا رخ کچن کی جانب تھا تاکہ اپنے لیے چائے بنا سکے۔۔۔اس کے سر میں اب درد بڑھنے لگا تھا۔۔۔رات کے اس پہر پر طرف خاموشی چھائی ہوئی تھی۔۔۔ملازمین گیارہ بجے کے بعد اپنا کام ختم کر کے آفندی ولا کے احاطے میں ہی پچھلی جانب بنے سرونٹ کوارٹرز میں چلے جاتے تھے۔۔۔

وہ اپنے دھیان میں کچن میں آئی تھی۔۔۔لائٹ آن کرتے وہ فرج سے دودھ نکال رہی تھی۔۔۔جب اسے کچن کے دروازے پر آہٹ

سی محسوس ہوئی تھی۔۔۔وہ دیوار گیر فریج کی اوٹ میں چھپی کھڑی تھی۔۔۔

اس نے جیسے ہی پلٹ کر دروازے کی جانب دیکھا۔۔۔وہاں کھڑے بالکل اجنبی شخص کو دیکھ جو کچن کی لائٹ آف کر رہا تھا۔۔۔مہروشہ کی آنکھیں خوف سے پھٹنے کے قریب ہوئی تھیں۔۔۔

وہ پچھلے اتنے سالوں سے جس طرح کی زندگی گزار رہی تھی۔۔۔ جس طرح اس کی اور اس کی ماں کی راتیں ڈرتے ڈرتے خوف کے عالم میں گزرتی تھیں۔۔۔اسے یہی لگا تھا شاید دروازے میں کوئی چور آن کھڑا ہوا ہے یا پھر سیٹھ ماجد کا کوئی آدمی۔۔۔

جو اسے یہاں سے اغوا کرنے آیا ہے۔۔

اس کے ہاتھ سے خوف کے مارے دودھ کا ڈبہ چھوٹ کر گرا تھا۔۔۔

اگلے ہی لمحے اس کی دل دہلا دینے والی چیخوں سے پورا آؤں مدی والا گونج اٹھا تھا۔۔۔

چیخنے کے ساتھ ساتھ وہ بیچ بیچ میں اونچی آواز میں چور چور کی گردان بھی کر رہی تھی۔۔۔

کچن کی کھلی کھڑکی سے چھن کر آتی چاند کی روشنی میں سامنے کھڑے ارشان آفندی کو یہ منظر واضح طور پر نظر آرہا تھا۔۔وہ خود کچھ لمحے اپنی جگہ حیران رہ گیا تھا کہ کون لڑکی تھی۔۔۔

اور اسے دیکھ کر اس پری سے چیخ کیوں رہی تھی۔۔۔

کیا کوئی نئی ملازمہ تھی۔۔۔۔؟؟ مگر ملازمین تو اس وقت اپنی کوارٹر میں ہی ہوتے تھے۔۔۔۔

وہ اور مبشرہ پچھلے دو ہفتوں سے اپنی ٹیم کے ساتھ آزاد کشمیر میڈیکل کیمپ کے سلسلے میں گئے ہوئے تھے۔۔۔

اس کے سامنے عبداللہ صاحب کے مہروشہ کی بات کی تو تھی ایڈمیشن کے حوالے سے۔۔۔

مگر اس وقت اس کے دماغ سے بالکل فراموش پوچھا تھا۔۔۔وہ ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی واپس لوٹا تھا۔۔۔سب کو ڈسٹرب کرنے کے بجائے وہ خود ہی اپنے لیے کافی بنا کر ابھی جا ہی رہا تھا۔۔۔

اسے لگ شاید کچن کی لائٹ اسی کے آن چھوڑ دی ہے۔۔۔۔اسی خاطر وہ اسے بند کرنے آیا تھا۔۔۔

اسے اندازہ نہیں تھا کہ آگے سے ایسا ڈرامہ ہو گا۔۔۔

"کون ہو تم۔۔۔؟؟؟اس طرح سے چیخ کیوں رہی ہو۔۔۔؟؟ کہاں ہے چور۔۔۔؟؟"

ارشان لائٹ آن کرتے آگے بڑھا تھا اور اس کے سر پر پہنچتے اونچی آواز ہن دھاڑا تھا۔۔۔۔

مہروشہ سہم کر دیوار سے جا لگی تھی۔۔۔اسے اتنے قریب آن کھڑا ہوتے دیکھ وہ خوف کے مارے تھر تھر کانپ رہی تھی۔۔۔

"مم مجھے کچھ مت کرنا۔۔۔۔انکل آنٹی پلیز بچا لیں مجھے۔۔۔۔"

وہ اب بھی آنکھیں موندے چلائے جا رہی تھی۔۔۔

"واٹ نام سینس۔۔۔پاگل ہو گئی ہو کیا۔۔۔؟؟ آنکھیں کھولو۔۔۔۔"

ارشان نے اب کی بار زچ ہوتے انتہائی خفگی بھرے انداز میں کہتے اس کے ہاتھ کانوں اور آنکھوں سے ہٹاتے اسے آں کھیں کھولنے پر مجبور کر دیا تھا۔۔۔

اس لڑکی کی سہمی ہرنی سی خوف زدہ نگاہیں ارشان کی جانب اٹھی تھیں۔۔۔جو رونے کی وجہ سے سرخی مائل ہوتیں مزید حسین لگ رہی تھیں۔۔۔اس کے بالوں کی کچھ لٹیں آنسوؤں سے بھیگ کر اس کی نتھ اور چہرے سے چپکی ہوئی تھیں۔۔۔وہ ڈری سہمی چھوٹی سی لڑکی اس لمحے ارشان آفندی کو اچھا خاصہ تپا کر رکھ گئی تھی۔۔

اپنے خوف اور بے وقوفی کی وجہ سے۔۔۔۔

مہروشہ نے س پورے عرصے میں پہلی بار نگاہیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

سیاہ ٹراؤزر اور ٹی شرٹ میں ملبوس اس کا وجیہہ دراز سراپا بہت زیادہ خوبصورت لگ رہا تھا۔۔۔چور تو وہ کہیں سے نہیں لگتا تھا۔۔۔وہ

دونوں اس وقت ایک دوسرے کے بہت قریب کھڑے تھے۔۔۔

ایک غصے اور خفگی بھری نگاہوں سے اس کی جانب دیکھ رہا تھا تو

دوسرے کا دل خوف سے لرز رہا تھا۔۔۔۔

جس میں اب شاید تھوڑی سی شرمندگی بھی شامل ہو چکی تھی۔۔۔

اس کی چیخوں کی آواز پر باہر اب ہلچل مچ چکی تھی۔۔۔اس کی آوز کا تعین کرتے اور کچن کی لائٹ آن دیکھ سب اسی جانب آئے تھے۔۔۔سیڑھیوں سے بھی آوازیں آنے لگی تھیں۔۔۔۔

سب سے پہلے اندر داخل ہونے والی منیبہ بیگم ہی تھیں۔۔۔۔

"کیا ہوا ہے بیٹا؟؟ آپ ٹھیک ہو۔۔۔؟"

ان دونوں کو اس طرح ایک دوسرے کے سامنے کھڑے دیکھ منیبہ بیگم تیزی سے قریب آئی تھیں۔۔۔۔پیچھے پیچھے اماں بی کے علاوہ عبداللہ صاحب اور باقی تمام لوگ بھی وہاں آچکے تھے۔۔۔

ارشان کے سنگین تیور اور مہروشہ کا لرزتا کانپتا سراپا دیکھ کسی کو کچھ سمجھ نہیں آئی تھی کہ ہوا کیا ہے۔۔۔۔

باقی سب ارشان کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے تھے۔۔۔باری باری سب ہی اس سے ملے تھے۔۔۔جبکہ اس کا تعارف جان کر مہروشہ کا دل چاہا تھا کہ زمین پھٹے اور وہ اس میں سما جائے۔۔۔

اسے بہت زیادہ شرمندگی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔۔کیونکہ وہ شخص اسے کافی سخت نگاہوں سے گھور رہا تھا۔۔۔

جس کو اس کے اپنے ہی گھر چور بنا کر رکھ دیا تھا اس نے۔۔۔۔

"مم میں ڈر گئی تھی انہیں دیکھ کر۔۔۔مجھے لگا کوئی چور وغیرہ آگیا۔۔۔آئم سوری۔۔۔میں گھبرا گئی تھی۔۔۔"

شرمندگی اور خوف کے مارے بہتے آنسوؤں کے باعث وہ بمشکل بول پائی تھی۔۔۔اس کی گزشتہ زندگی جس طرح ڈر اور خوف کے سائے تلے گزری تھی۔۔۔یہ سب ہونا فطری تھا۔۔۔

جو سمجھتے منیبہ بیگم نے اسے اپنے ساتھ لگا لیا تھا۔۔۔عبداللہ صاحب نے بھی آگے بڑھ کر اس کے سر پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔جبکہ ارشان کی خفگی اب بھی کم نہیں ہوئی تھی۔۔۔وہ انہیں سرد تاثرات کے ساتھ کچن سے نکل گیا تھا۔۔۔۔

اس کے کھڑے ہونے کی وجہ سے اس کی سنجیدگی اور سرد پن کے باعث کوئی کچھ نہیں بولا تھا۔۔۔ مگر جیسے ہی وہ وہاں سے گیا وہ سب کزنز ہنستے ہوئے مہروشہ کے قریب آئے تھے۔۔۔

"کمال ہو تم یار۔۔۔ ہمارے اتنے ہینڈسم بھائی تمہیں چھوڑ کہاں سے لگے۔۔۔ چلو ان دونوں کو دیکھ کر ایسی غلط فہمی ہو بھی سکتی ہے۔۔۔ مگر ڈاکٹر ارشان آفندی مستقبل کے کارڈیک سرجن آپ کو کس اینگل سے چور لگے ویسے۔۔۔۔"

ثمن نے ارشان کی تعریف کرنے کے ساتھ ساتھ اسامہ اور طلحہ کو بھی لپیٹ لیا تھا۔۔۔

جبکہ مہروشہ کی شرمندگی مزید بڑھنے لگی تھی۔۔۔سب بڑے جا چکے تھے۔۔۔اس وقت وہی سب کچن میں مہروشہ کے پاس کھڑے تھے۔۔۔ایمن اس کے لیے چائے بنا رہی تھی۔۔۔

"ان کو شاید بہت زیادہ غصہ آگیا ہے۔۔۔۔غلطی میری ہے۔۔۔مم مگر مجھے سمجھ ہی نہیں آیا۔۔۔"

اس کی شرمندگی کم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔۔جبکہ وہ سب اسے ریلیکس کرنے اور صبح جا کر ارشان سے معافی مانگنے کی ترکیبیں بتا رہے تھے۔۔۔

"ارے کچھ نہیں ہوتا۔۔۔ تھوڑء سخت مزاج کے ضرور ہیں مگر آپ نیو ہیں نا اس گھر میں تو تھوڑا سا مار جن دے دیں گے۔۔۔"

اسامہ نے اس کی پریشانی کم کرنے کی خاطر کہا تھا۔۔۔

مہروشہ تو ثمن اور ایمن سے اس کا تعلیمی ریکارڈ اور قابلیت کا سن کر بہت زیادہ متاثر ہو چکی تھی۔۔۔وہ بھی تو ایسے ہی ایک کامیاب ڈاکٹر بننا چاہتی تھی۔۔۔اور پھر ہارٹ اسپیشلسٹ بھی۔۔۔

اس کی آنکھوں میں چمک نمایاں ہوئی تھی۔۔

اس نے بہت غلط شخص کے ساتھ یہ بے وقوفی کی تھی۔۔۔اسے اب معافی مانگ کر معاملہ ٹھیک کرنا تھا۔۔۔

کیونکہ آگے چل کر اسے اس شخص کی بہت ساری مدد درکار ہونے والی تھی۔۔۔

مگر اس وقت اس کے لبوں پر بہت ہی خوبصورت مسکراہٹ بکھری ہوئی تھی۔۔۔کیونکہ وہ سب کزنز اس وقت اسے کمپنی دینے کی خاطر اپنی نیند ادھوری چھوڑ کر اس کے ساتھ کچن میں دائیں جانب بنے ڈائننگ ایریا میں بیٹھے اس کا موڈ بھی بحال کر رہے تھے۔۔۔

اپنی بہت کوششوں کے بعد وہ اس اداس اور خوفزدہ لڑکی کے چہرے پر مسکراہٹ لانے میں کامیاب ہو گئے تھے۔۔۔۔

وہ سب اس کے ٹراما سے واقف تھے۔۔۔ مگر شاید ارشان کو اس حوالے سے خبر نہیں تھی ورنہ وہ خفگی نہ دکھاتا۔۔۔

وہ سب مہروشہ کو کمرے میں چھوڑ کر گڈ نائٹ وش کرتے اپنے اپنے کمروں کی جانب بڑھ گئے تھے۔۔۔

بستر پر کروٹ بدل کر لیٹتی مہروشہ نے جیسے ہی آنکھیں بند کی ایک دم سے وہ سارا منظر اس کی آنکھوں کے سامنے آن ٹھہرا تھا۔۔۔

وہ عبداللہ صاحب کے بڑے بیٹے جس کی تعریف اس گھر کا ہر فرد کرتا تھا۔۔۔ اسے اسی کے گھر میں چور قرار دیتی اس کی سنے بغیر بس چیختی گئی تھی۔۔۔

یہ سوچ کر ہی اس کی رنگت تپنے لگی تھی۔۔۔اسے سمجھ نہیں آیا تھا کہ وہ سوری کیسے کہے گی۔۔۔

مگر کرنی تو تھی۔۔۔جو کارنامہ وہ سرانجام دے چکی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"مام آئی مس یو سو مچ۔۔۔۔"

مبشرہ ماں کے گال سے گال مس کرتے انہیں بوسہ دیتی ان کی برابر میں چیئر گھسیٹ کر آن بیٹھی تھی۔۔۔

بہت عرصے بعد آج وہ لوگ اس طرح سے ناشتے کی ٹیبل پر ایک ساتھ بیٹھے تھے۔۔

نعمان صاحب سربراہی کرسی پر براجمان ناشتہ کرنے کے ساتھ ساتھ اخبار بھی پڑھ رہے تھے۔۔۔ان کے ایک جانب احمر جبکہ دوسری جانب صائمہ بیگم براجمان تھیں۔۔۔صائمہ بیگم کے ساتھ مبشرہ آن بیٹھی تھی۔۔۔

مبشرہ پچھلے دو ہفتوں سے آزاد کشمیر گئی ہوئی تھی ارشان کے ساتھ۔۔۔اس کا کھلا کھلا انداز دیکھ کر صاف نظر آرہا تھا کہ اس نے وہاں کتنا انجوائے کیا تھا۔۔۔

لیکن اگر اسے ارشان آفندی کے ساتھ ریگستان میں بھی بھیج دو اس کے چہرے کی کھکھلاہٹیں تب بھی ایسی ہی رہنی تھیں۔۔۔

اس کی دیوانگی سے پورا خاندان ہی واقف تھا۔۔۔ان کی شادی کی باتیں بڑوں کے درمیان میں چل رہی تھیں۔۔۔۔نعمان صاحب اور صائمہ بیگم کو ان کی بہن کی بیماری کی وجہ سے سرگودھا جانا پڑا تھا۔۔۔

وہ کافی سیریس تھیں۔۔۔اور نعمان صاحب کی چہیتی بہن تھیں۔۔۔ اسی وجہ سے انہیں زیادہ وقت وہاں اگیا تھا۔۔۔

مگر اب سب کچھ نارمل تھا۔۔۔اس لیے وہ بھی ٹینشن فری ہو کر واپس آ گئے تھے۔۔۔اب ان کا سارا فوکس ان کی بیٹی کی شادی پر ہونا تھا۔۔۔مگر ان کو یہ نہیں پتا تھا کہ ان کو بیٹا جو کبھی لڑکیوں اور

شادی کو لے کر سیریس نہیں ہوا تھا۔۔۔وہ بھی ایک بہت پیاری بیوی پسند کر چکا تھا ان کے لیے۔۔۔۔

مبشرہ کی نظریں تو بھائی ہے چمکتے چہرے پر ہی تھیں۔

"مام یہ احمر آج کچھ زیادہ نہیں مسکرا رہا۔۔۔خیریت تو ہے نا۔۔۔"

مبشرہ نے جوس کا گلاس لبوں سے لگاتے اسے گھورا تھا۔۔۔۔

نعمان صاحب اور صائمہ بیگم نے بھی مسکرا کر اپنے بیٹے کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"مام ڈیڈ آپ چاہتے تھے نا کہ میری بھی شادی مبشرہ کے ساتھ ہو۔۔۔ہمیشہ کی طرح میں آپ لوگوں کی یہ خواہش بھی پوری کرنے کے لیے دل و جان سے راضی ہوں۔۔۔"

احمر کی بات پر ان سب کے چہروں کی خوشی دوبالا ہوئی تھی۔۔احمر کو اس کی مام نجانے کتنی لڑکیاں دکھا چکی تھیں۔۔مگر اسے کوئی لڑکی پسند ہی نہیں آتی تھی۔۔۔اب اس طرح سے اس کا لڑکی کو پسند کر لینا اور شادی کے لیے بھی راضی ہو جانا انہیں خوشگوار حیرت مبتلا کر گیا تھا۔۔۔

"کون ہے یہ لڑکی۔۔۔ جس نے ہمارے بیٹے پر اپنا جادو چلا دیا ہے۔۔۔ تصویر دکھاؤ۔۔۔ میں آج ہی ملوں گی اس سے۔۔۔"

صائمہ بیگم سب سے زیادہ متجسس تھیں۔۔۔ جبکہ نعمان صاحب خاموشی سے مسکراتے کھانا کھانے میں مصروف تھے۔۔۔۔

مبشرہ اور احمر اپنے پیرنٹس کے ساتھ اتنے ہی کلوز تھے کہ انہیں کھل کر اپنے دل کی ہر بات بتا سکتے تھے۔۔۔

"تصویر نہیں ہے میرے پاس۔۔۔ ماموں جان کے گھر میں رہ رہی ہے وہ۔۔۔ ان کے دوست کی بیٹی ہے۔۔۔۔ مہروشہ نام ہے اس کا۔۔۔ ہمارے سوشل سرکل کے لحاظ سے زیادہ ماڈرن نہیں

ہے۔۔۔ مگر ڈونٹ وری آپ دونوں کے ساتھ رہے گی تو سب سیکھ جائے گی۔۔ آپ لوگ پلیز آج ہی جا کر ماموں جان سے رشتے کی بات کریں۔۔۔

میں چاہتا ہوں مبشرہ اور ارشان کی شادی کے ساتھ ساتھ میری شادی بھی ہو۔۔۔"

احمر کی پوری بات سنتے ان تینوں افراد کے لبوں پر دلفریب مسکراہٹ آن ٹھہری تھی۔۔۔ اس کا یہ انداز ان سب کے لیے بہت خوش کن تھا۔۔۔

جو پہلے شادی کرنے کے لیے تیار نہیں تھا۔۔اسے وہ لڑکی اتنی پسند آگئی تھی کہ وہ ہتھیلی پر سرسوں اگانے لگا تھا۔۔۔۔

نعمان صاحب کا پچھلے دو ہفتوں سے آفس کا کافی حرج ہو چکا تھا۔۔ انہوں نے تو آفندی ولا جانے سے معذرت کر لی تھی۔۔۔ان تینوں کی پسند ویسے بھی ان کی پسند ٹھہرتی تھی۔۔۔وہ تھوڑے سادہ لوح قسم کے انسان تھے۔۔۔گھر کے تمام معاملات اور فیصلے انہوں نے اپنی سمجھدار بیگم پر ہی چھوڑ رکھے تھے۔۔۔

"بہت چھپے رستم نکلے تم تو۔۔۔ہمارے جاتے ہی لڑکی بھی پسند کر لی اور شادی کے لیے بھی مائنڈ بنا لیا۔۔۔۔یقیناً وہ کوئی بہت پیاری لڑکی

ہو گی جس کو ہزار سو لڑکیوں کو رد کرنے کے بعد جا کر پسند کیا ہے میرے بھائی نے۔۔۔میں اور مام آج ہی جائیں گی۔۔۔ڈونٹ وری شام کو اپنے ہاتھوں سے تمہیں رشتہ پکا ہونے کی خوشخبری دوں گی۔۔۔"

مبشرہ نے محبت پاش نگاہوں سے بھائی کی جانب دیکھتے کہا تھا۔۔۔وہ دونوں جڑواں ہونے کی وجہ سے ہمیشہ ہر کلاس میں سکول اور کالج میں ساتھ ساتھ ہی رہے تھے۔۔۔ارشان سے بھی احمر کی بہت اچھی دوستی تھی۔۔۔

ان سب کزنز کا آپس میں بہت اچھا ریلیشن تھا۔۔۔ مبشرہ آفندی ولا کے تمام افراد کی چہیتی تھی۔۔ سب کزنز سے اس کی بہت بنتی تھی۔۔۔

آج دو ہفتوں بعد ان سب سے ملنے کی بھی ایکسائٹمنٹ بہت زیادہ تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"واپس آگئی میری بیٹی۔۔۔ کیسا رہا کالج کا پہلا دن۔۔۔۔؟؟"

عبداللہ صاحب نے اس کے لیے اپنا بہت ہی قابلے اعتبار ڈرائیور رکھا تھا۔۔ایک گاڑی اور ڈرائیور خاص طور پر اس کے لیے مختص کیا تھا کہ اس جہاں بھی جانا ہو وہ اس ڈرائیور کو لے جا سکتی تھی۔۔۔

کسی کو کہنے یا منتیں کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔۔عبداللہ صاحب اور منیبہ بیگم اس کی چھوٹی چھوٹی باتوں کا ایسے کی خیال رکھتے تھے۔۔۔وہ چاہ کر بھی ان پیارے لوگوں کا احسان زندگی بھر نہیں اتار سکتی تھی۔۔۔

"دادی ماں اچھا رہا۔۔۔سر میں درد ہو رہا ہے تھکاوٹ سے۔۔۔۔"

وہ ہاجرہ بی کے کندھے پر سر رکھتی تھکے تھکے لہجے میں بولی تھی۔۔

"اوہ ہو میرا بچہ۔۔۔۔پڑھائی بھی تو اتنی مشکل ہے نا۔۔۔ارشان بھی ایسے ہی تھک جاتا تھا پھر میں اس کے سر میں تیل سے مالش کرتی تھی تو اسے بہت سکون ملتا تھا۔۔۔۔ آؤ تمہارے سر کی بھی مالش کر دوں۔۔۔"

اماں بی کی بات پر وہ خوشی خوشی ان کے پیروں کے قریب کارپٹ پر آن بیٹھی تھی۔۔۔وہ اس وقت لاؤنج میں بیٹھی تھیں۔۔۔باقی سب ابھی ابھی اپنی یونیورسٹیز سے لوٹ کر آرام کر رہے تھے اپنے اپنے کمروں میں۔۔۔

منیبہ بیگم اور امبرین بیگم وہیں ایک جانب بیٹھیں اپنی باتوں میں مصروف ہونے کے ساتھ ساتھ انہیں بھی مخاطب کر لیتی تھیں۔۔۔

عبداللہ صاحب اور عدیم صاحب آفس میں تھے۔۔۔ جبکہ ڈاکٹر ارشان صاحب ہاسپٹل سے نہیں لوٹے تھے ابھی۔۔۔

اس کو آج چھٹی تھی مگر اچانک کسی ایمرجنسی کی وجہ سے وہ صبح ہی نکل گیا تھا۔۔۔ اس لیے وہ تسلی کے ساتھ بیٹھ کر اپنے لانبے سیاہ بالوں کی آبشار کو چٹیا سے آزاد کرتی ان کے سامنے کھول گئی تھی۔۔۔

"ماشاءاللہ تُمہارے بال کتنے خوبصورت ہیں مہروشہ۔۔۔"

امبرین چچی کے لبوں سے بے ساختہ یہ تعریف نکلی تھی۔۔۔

جس پر وہ دھیرے سے مسکرادی تھی۔۔۔

" تھینکیو دادی ماں بہت سکون مل رہا ہے۔۔۔۔ آپ کے ہاتھ میں تو جادو ہے۔۔۔۔"

اس کے اعصاب کو بہت سکون مل رہا تھا۔۔۔۔ آنکھیں موندے وہ سکون محسوس کرتے بولی تھی۔۔۔ منیبہ بیگم اور امبرین بیگم نے مسکراتی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

جواب بہت حد تک سنبھل چکی تھی۔۔۔ تحفظ بھری چھت ملنے اور ان سب کی محبتوں پر وہ اب خوش رہنے لگی تھی۔۔۔ وہ دوبارا اپنی

امی کو خواب میں دیکھ چکی تھی۔۔۔۔جو اسے مطمئین اور مسکراتی ہوئی ہی نظر آئی تھیں۔۔۔

جس کے بعد سے وہ مزید پُر سکون ہو گئی تھی۔۔۔

"اسلام و علیکم۔۔۔۔"

وہ ایسے ہی بیٹھی مالش کروا رہی تھی۔۔۔جب اس آواز پر اس نے گڑبڑا کر آنکھیں کھولی تھیں۔۔۔

ارشان جو اپنے دھیان میں چلتا ہوا اماں بی کے قریب صوفے پر آن بیٹھا تھا۔۔۔اسی لمحے اچانک اس کی جانب نظر اٹھی تھی۔۔۔۔جو اس طرح کھلے بالوں کے ساتھ بیٹھے اپنا آپ بہت آکورڈ لگا تھا۔۔۔

لیکن یہ صرف اسے ہی محسوس ہوا تھا۔۔۔دوسری جانب ایسا کوئی تاثر نہیں تھا۔۔۔ایک بار کے بعد اس شخص نے اس کی جانب نہیں دیکھا تھا۔۔۔مہروشہ کو عجیب سا محسوس ہوا تھا۔۔۔۔

وہ اٹھنا چاہتی تھی مگر اماں بی نے اسے روک دیا تھا۔۔۔

"تھوڑا سا حصہ رہ گیا ہے۔۔۔بیٹھی رہو۔۔۔"

ان کے کہنے پر وہ دوبارہ کچھ نہیں بولی تھی۔۔۔

"ارشان دیکھ لو تمہارے دادی ماں نے تمہاری جگہ مہروشہ کو دے دی ہے۔۔۔۔"

امبرین بیگم نے ملازمہ کو بلا کر ارشان کے لیے کافی لانے کا کہتے اسے مخاطب کیا تھا۔۔۔ان کا انداز پر مزاح تھا۔۔۔

جبکہ مہروشہ ان کی اس بات پر گھبرا گئی تھی۔۔۔

"جی چچی جان دیکھ رہا ہوں میں۔۔۔کوئی لفٹ ہی نہیں کروائی جا رہی مجھے۔۔۔دادی ماں بے وفائی کر گئی ہیں۔۔۔"

اس نے اپنی دادی کی جانب دیکھتے مصنوعی شکوہ کرتے کہا تھا۔۔۔

کیونکہ وہ صرف اس کے سر کی ہی مالش کرتی تھیں۔۔انہوں نے کبھی کسی اور کی مالش نہیں کی تھی۔۔۔

انہیں بن ماں باپ کی بچی مہروشہ اتنی پیاری ہو گئی تھی کہ وہ اس کی زرا سی تکلیف پر پریشان ہو جاتی تھیں۔۔اس وقت بھی اس نے جس طرح سے آکر ان کے کندھے میں چہرا چھپایا تھا وہ دیکھ نہیں پائی تھیں۔۔۔

"نہیں۔۔۔میرے ارشان کی جگہ تو میرے دل میں کبھی کوئی نہیں لے سکتا۔۔۔"

اماں بی نے فوراً نفی کی تھی۔۔۔یہ سچ بھی تھا جتنی محبت انہیں ارشان سے تھی اتنی تو اپنی اولاد سے بھی نہیں تھی۔۔۔

مہروشہ کی رنگت زرد ہوئی تھی۔۔ان لوگوں کے مزاج جو سمجھے بغیر۔۔اسے لگا تھا شاید اس نے واقعی کوئی قصور کر دیا ہے۔۔وہ پوری زندگی اپنی ماں کے ساتھ تنہا رہی تھی۔۔۔

پڑھائی کے علاوہ نہ کبھی گھر سے نکلی تھی اور نہ کبھی کسی کے گھر آنا جانا تھا۔۔۔وہ ان تمام رشتوں کی خوبصورتی سے ناواقف تھی۔۔۔

"ارے مہروشہ تم کیوں پریشان ہو گئی بیٹا۔۔۔ہم مذاق کر رہے ہیں۔۔۔"

اس کی زرد رنگت دیکھ منیبہ بیگم نے نرمی سے کہا تھا۔۔۔ارشان کی نظریں بھی اس کی جانب اٹھی تھیں۔۔۔اس نے دونوں جانب

اپنے تیل لگے بالوں کو ڈال رکھا تھا۔۔۔سیاہ لانبے بالوں کے بیچ جگمگاتی دودھیا گلابی موہنی صورت بے پناہ حسین تھی۔۔۔

اس کی گھبراہٹ اس کے چہرے سے بآسانی محسوس کی جاسکتی تھی۔۔یہ لڑکی کھلی کتاب کی طرح تھی۔۔جسے دیکھ کر اس کے اندر کیا چل رہا تھا بآسانی پتا لگایا جاسکتا تھا۔۔۔

وہ ہاسپٹل میں ہی تھا جب مبشرہ نے اسے کال کر کے احمر کی پسند کے بارے میں بتایا تھا۔۔۔اس وقت مصروف ہونے کی وجہ سے وہ ٹھیک سے بات سمجھ نہیں پایا تھا۔۔۔مگر اب اسے سمجھ آرہا تھا کہ وہ بات اسی لڑکی کی ہو رہی تھی۔۔۔

جس پر اسے کل رات بے پناہ غصہ آیا تھا۔۔۔مہروشہ اپنی جگہ سے اٹھنے کی لگی تھی جب اسی لمحے ہیل کی آواز کے ساتھ ہی دو بہت ہی خوش شکل اور سٹائلش سی لیڈیز اندر داخل ہوئی تھیں۔۔۔

ان میں سے ایک درمیانی عمر کی خاتون تھی جن کے میک اپ اور جدید تراش خراش کے لباس نے ان کی عمر چھپا رکھی تھی۔۔۔ان کے ساتھ موجود لڑکی کے چہرے پر بہت ہی خوبصورت مسکراہٹ بکھری ہوئی تھی۔۔

اپنے گولڈن براؤن بالوں کو کھلا چھوڑے ہلکے پھلکے میک اپ اور مہرون لباس میں ملبوس وہ بھی بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔۔اس کی

شرٹ انتہائی شارٹ تھی۔۔۔اور ٹراؤزر گھٹنوں سے تھوڑا نیچے تھا۔۔۔سفید پنڈلیاں صاف دکھائی دے رہی تھیں۔۔۔

ان کو دیکھ سب کے چہروں پر مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔۔وہ اماں بی کے ساتھ ایک سائیڈ پر کھڑی تھی۔۔۔وہاں سے جانا چاہتی تھی۔۔۔مگر اس طرح وہاں آئی مہمانوں کو اگنور کر کے جانا بھی اسے اچھا نہیں لگا تھا۔۔

مبشرہ کی نظریں بھی اس پر پڑ چکی تھیں۔۔۔اور اگلے ہی پل وہ اپنی نظریں ہٹانا بھول گئی تھی۔۔

اتنا مکمل اور معصوم حسن۔۔۔نازک پر کشش اور حسین سراپا۔۔۔

اس کے بالوں کی لمبائی اور ان کی چمک دیکھ کر ہی مبشرہ کی تیوری

چڑھ گئی تھی۔۔۔اس نے رخ موڑ کر ارشان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

جو اس وقت صائمہ بیگم کے ساتھ باتوں میں مصروف تھا۔۔۔مگر کچھ

دیر پہلے کا منظر اسے بہت اچھے سے یاد تھا۔۔۔جب یہ لڑکی اسی حلیے

میں تقریباً ارشان کے سامنے ہی کھڑی تھی۔۔۔مبشرہ کچھ بھی

برداشت کر سکتی تھی مگر اپنے سے زیادہ آفندی ولا میں کسی کو ملتی

اہمیت اور ارشان کی نظروں کے سامنے ایسی کوئی حسینہ اسے

برداشت نہیں تھی۔۔۔

یہ لڑکی ارشان کے ساتھ اسی گھر میں رہ رہی تھی۔۔۔یہ سوچ کر وہ اندر تک جل اٹھی تھی۔۔۔

مہروشہ نے اس کو سلام کیا تھا۔۔۔جسے نظر انداز کرتی وہ ارشان کے ساتھ پڑے صوفے پر پورے استحقاق کے ساتھ جا بیٹھی تھی۔۔۔جیسے اسے جتانا چاہتی کو کہ یہ شخص صرف میرا ہے۔۔۔

مگر مہروشہ اس کا یہ انداز سمجھ نہیں پائی تھی۔۔۔کیونکہ اس کے دماغ میں ایسی کوئی بات تھی ہی نہیں۔۔۔۔

صائمہ بیگم نے اسکے سلام دینے پر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔ان کی نظروں میں بھی اس لڑکی کا بے پناہ حسن اور معصومیت کھٹک کر رہ

گئی تھی۔۔انہوں نے سر کے اشارے سے اس کے سلام کا جواب دیا تھا۔۔۔

وہ سب باتوں میں مصروف تھے کسی نے مہروشہ کے لیے ان دونوں کی سرد مہری نوٹ نہیں کی تھی۔۔

مہروشہ خاموشی سے وہاں سے ہٹ گئی تھی۔۔کمرے میں آتے اس کا چہرا اترا ہوا تھا۔۔۔اسے ان خواتین کا انداز بہت عجیب سا لگا تھا۔۔۔

"مہروشہ۔۔۔۔مہروشہ۔۔۔"

ایمن اسے پکار رہی تھی جبکہ وہ مرر کے سامنے کھڑی اپنے بالوں کو سلجھا رہی تھی۔۔۔جو تھوڑے بہت الجھ گئے تھے۔۔۔۔کچھ دیر تیل بالوں میں رہنے دینے کے بعد اس کا ارادہ شاور لینے کا تھا۔۔۔

وہ اپنی سوچوں میں اس قدر کھوئی ہوئی تھی کہ اسے ایمن کی آواز سنائی ہی نہیں دی تھی۔۔۔۔

"مہروشہ۔۔۔کیا ہوا ہے۔۔۔؟؟"

اب کہ بار ایمن کافی اونچی آواز میں چلائی تھی۔۔۔جس پر مہروشہ گڑبڑاتی اپنی سوچوں سے باہر آئی تھی۔۔۔

"کچھ نہیں۔۔۔وہ نیچے کوئی مہمان آئی ہیں۔۔۔تمہاری پھوپھو اور ان کی بیٹی ہیں۔۔"

مبشرہ کا نام وہ بہت زیادہ سن چکی تھی اس گھر میں۔۔۔اسے یہ بھی پتا تھا کہ عنقریب ارشان اور مبشرہ کی شادی ہونے والی تھی۔۔۔

"اوہ واؤ مبشرہ آپی اور پھوپو آئی ہیں۔۔۔"

ایمن پرجوش سی اپنی جگہ سے اٹھی تھی۔۔۔اس کی خوشی دیکھ مہروشہ مسکرائی تھی۔۔۔مبشرہ کو دیکھ کر تو اس نے اس اکڑو انسان کے چہرے پر بھی مسکراہٹ آتے دیکھی تھی۔۔

یقیناً وہ بہت اچھی تھی جو سب اس سے اتنا پیار کرتے تھے۔۔۔

شاید وہ اجنبیوں سے زیادہ بات نہ کرتی ہو۔۔۔میں کچھ زیادہ ہی سوچ رہی ہوں۔۔۔

کچھ دیر بعد جب وہ چائے بنانے کچن میں گئی تو اسے لاؤنج سے قہقہوں کی آوازیں آرہی تھیں۔۔۔سب لوگ ہی وہاں جمع تھے شاید۔۔۔

ارشان آفندی کو بھی اس نے دروازے کی اوٹ سے مسکراتے دیکھا تھا۔۔۔مبشرہ اس کے ساتھ ہی جڑ کر بیٹھی تھی۔۔۔دونوں کے لبوں پر ہی زندگی سے بھرپور مسکراہٹ تھی۔۔

مہروشہ وہاں سے پلٹ آئی تھی۔۔۔ان سب کو ایسی ہی خوشیوں کی دائمی دعا دیتے ہوئے۔۔۔

وہ کچن میں اپنی چائے بنا کر پلٹ ہی رہی تھی جب اسے اپنے پیچھے آہٹ محسوس ہوئی تھی۔۔اسے لگا ملازمہ ہے جو ابھی کچھ دیر پہلے ہی لوازمات لے کر نکلی تھیں۔۔۔

"السلام و علیکم۔۔۔"

احمر کی آواز پر اس کے تاثرات سرد ہوئے تھے۔۔۔نجانے کیوں اسے اس شخص کی نظریں بالکل بھی پسند نہیں تھیں۔۔۔وہ بلاوجہ

اس سے فری ہونے کی کوشش کرتا تھا۔۔جو اسے اچھا نہیں لگتا تھا۔۔

وہ اپنے کردار پر کسی بھی قسم کی انگلی اٹھتی برداشت نہیں کر سکتی تھی۔۔

"جواب میں سلامتی ہی بھیج دیں۔۔۔اتنا برا ابھی نہیں ہوں۔۔۔"

احمر کا پر تبسم لہجہ اس کے کانوں سے ٹکرایا تھا۔۔

"وعلیکم السلام۔۔۔"

اس نے جواب دیتے واپس پلٹنا چاہا تھا۔۔جب احمر اس کے رستے میں آگیا تھا۔۔۔

"پلیز پانچ منٹ مل سکتے ہیں آپ کے۔۔ بہت اہم بات کرنی ہے آپ سے۔۔۔پلیز۔۔۔۔"

اس کے سرد سپاٹ تاثرات دیکھ احمر نے ملتجی لہجے میں کہا تھا۔۔۔وہ اس کا گریز بہت اچھے سے سمجھتا تھا۔۔وہ دیکھ چکا تھا جس جگہ سے وہ آئی تھی وہاں کیسے لوگ اور حالات تھے۔۔۔

احمر کو اس لڑکی کی ہر ادا بہت بھاتی تھی۔۔۔وہ بس اب جلد از جلد اسے اپنے نام کر کے اس کے یہ تمام خوف ختم کر دینا چاہتا تھا۔۔۔

"دیکھیں پلیز آپ ایسے مجھے مت روکا کریں۔۔۔مجھے اچھا نہیں لگتا۔۔۔"

مہروشہ نے آج اس شخص سے دوٹوک بات کرنے کی ٹھانی تھی۔۔۔

جبکہ اسے آج پہلی بار اپنے ساتھ بات کرتے دیکھ احمر کو حوصلہ ملا تھا۔۔۔

"میں جانتا ہوں۔۔۔اسی لیے آج جو بات کرنے آیا ہوں شاید اس کے بعد آپ کو میری فیلنگ سمجھ آسکیں۔۔"

احمر کی نظریں اس کے صبیحہ چہرے پر جمی ہوئی تھیں۔۔۔اس کی بات پر مہروشہ نے اپنی گھنیری پلکیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

اس حسین منظر کو دیکھتے احمر کے لبوں پر مسکراہٹ آن ٹھہری تھی۔۔۔

"میں آپ سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔۔۔میری مدر آج اسی سلسلے میں میرا رشتہ لے کر ماموں جان کے پاس آئی ہیں۔۔۔"

احمر کی بات پر مہروشہ کے پھٹی پھٹی حیران آنکھوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔یہ شخص کیا بول رہا تھا۔۔۔

اسے ابھی پڑھنا تھا۔۔۔اپنے خواب پورے کرنے تھے۔۔۔

وہ ایسا کچھ نہیں چاہتی تھی ابھی۔۔۔۔اس کی رنگت ایک دم سے زرد ہوئی تھی۔۔۔۔

"مم مجھے شادی نہیں کرنی آپ سے۔۔۔پلیز آپ اپنی امی کو منع کر دیں۔۔۔۔"

وہ بہت سادہ سی لڑکی تھی۔۔۔اس میں آج کل کی لڑکیوں جیسی بناوٹی پن نہیں تھا۔۔۔اسی وجہ سے بنا کسی لگی لپٹی کے اس نے صاف انکار کر دیا تھا۔۔۔

احمر کو اس کی یہی بات تو بہت پسند تھی۔۔۔اس وقت بھی اس کے انکار پر برا مانے بغیر وہ مسکرایا تھا۔۔۔۔

"وجہ جان سکتا ہوں اس انکار کی۔۔۔۔"

وہ کہیں نہ کہیں اس لڑکی کے انکار کی وجہ جانتا تھا۔۔مگر پھر بھی دل میں انجانے خدشات آن ٹھہرے تھے۔۔۔وہ اسے اتنا زیادہ نہیں جانتا تھا۔۔۔وہ اس لڑکی کی محبت میں بہت آگے نکل آیا تھا۔۔۔

جہاں سے اب پلٹ پانا بہت مشکل تھا۔۔۔

"مجھے پڑھنا ہے ابھی۔۔۔اپنے خواب پورے کرنا چاہتی ہوں۔۔۔ پلیز آپ ایسا مت کریں۔۔۔"

اسے ڈر تھا کہ اگر عبداللہ صاحب نے اس سے پوچھا تو وہ انکار نہیں کر پائے گی۔۔۔اسی وجہ سے وہ منت بھرے انداز میں اس سے مخاطب ہوئی تھی۔۔۔

اس کا جواب سن کر احمر کے دل و دماغ کی بے چینی کم ہوئی تھی۔۔۔

"میں وعدہ کرتا ہوں آپ کے خوابوں کی راہ میں بالکل بھی رکاوٹ نہیں بنوں گا۔۔۔بلکہ ہر موڑ پر ہر جگہ آپ کا ساتھ دوں گا۔۔۔

آپ کو کوئی پریشانی نہیں ہو گی۔۔۔پلیز انکار کر کیجیے گا۔۔۔ آپ میرے بارے میں کیا سوچتی ہیں میں نہیں جانتا۔۔ مگر میرے جذبات آپ کے لیے بہت ہی پر خلوص اور خاص ہیں۔۔۔ جس دن سے آپ کو دیکھا ہے۔۔۔۔

اس دل کو آپ کے سوا کچھ اچھا ہی نہیں لگ رہا۔۔۔ ہر وقت بس آپ کا ہی طلبگار رہتا ہے۔۔۔ میں چاہتا ہوں آپ میری فیلنگز کے بارے میں ایک بار سوچیں ضرور۔۔۔۔"

وہ اس کے جھکے ہوئے سر اور حیران چہرے کو گہری محبت پاش نگاہوں سے دیکھتا واپس پلٹا تھا۔۔۔جب اسے دروازے کے بیچوں بیچ مبشرہ اور ارشان کھڑے نظر آئے تھے۔۔۔

ارشان کے تاثرات بہت سنجیدہ تھے۔۔۔جبکہ مبشرہ بھائی کی جانب شوخ مسکراہٹ اچھالتی ایک سرد نگاہ اس لڑکی پر ڈال گئی تھی۔۔۔ جس کا یہ بے پرواہ معصوم حسن اسے ایک آنکھ نہیں بھایا تھا۔۔۔

مہروشہ جو پہلے ہی احمر کے ادا کیے جملوں پر سکتے کی کیفیت میں کھڑی تھی۔۔۔ارشان آفندی کی سرد نگاہوں پر وہ کچن کے دوسرے

دروازے سے باہر نکل گئی تھی۔۔۔اس کی بنائی چائے وہیں پڑی رہ گئی تھی۔۔۔

"تمہاری محبت کچھ زیادہ فاسٹ نہیں نکلی۔۔۔اتنی جلدی میں کسی کو محبت ہو سکتی ہے کانٹ بیلیو۔۔۔۔"

ان دونوں کو ہی شاید احمر کا اس لڑکی پر اتنی جلدی لٹو ہو جانا پسند نہیں آیا تھا۔۔۔۔

"محبت ہونے کے لیے ایک لمحہ کافی ہوتا ہے۔۔۔سوچ کر محبت نہیں کی جاتی۔۔۔۔"

احمر نے خفگی بھرے انداز میں جواب دیا تھا۔۔۔اسے ان لوگوں کی مداخلت بالکل بھی پسند نہیں آئی تھی۔۔۔

مہروشہ نجانے کیا جواب دے۔۔۔اس کا دل پھر سے بے چین ہوا تھا۔۔۔عبداللہ صاحب اس کی مرضی کے بغیر کبھی فیصلہ نہیں کرنے والے تھے۔۔احمر خود بھی یہی چاہتا تھا وہ اپنی مرضی اور رضا سے اس کی زندگی میں شامل ہو۔۔۔۔

"شاید تمہارا دل اس کے حسن پر فدا ہوا ہے۔۔۔دیکھنے میں بہت پیاری ہے۔۔مگر تمہارے ساتھ سوسائٹی میں موو نہیں کر پائے

گی۔۔۔کانفیڈنس بالکل بھی نہیں ہے اس میں۔۔۔بات تک کرنے کا طریقہ نہیں پتا۔۔۔"

مبشرہ نے دبے دبے لفظوں میں بھائی کو بتا دیا تھا کہ وہ اسے بالکل بھی پسند نہیں آئی تھی۔۔۔ارشان کے تاثرات بھی کچھ ایسے ہی تھے۔۔

احمران دونوں کو دیکھ کر رہ گیا تھا۔۔۔جو ایک جیسی سوچ اور مزاج رکھنے والے مغرور قسم کے انسان تھے۔۔۔

جو خود کو کچھ زیادہ ہی برتر سمجھتے تھے۔۔

"یہ تو وقت بتائے گا کہ میری محبت اس لڑکی کے لیے کتنی شدت بھری ہے۔۔مجھے لگا تھا تم دونوں محبت کے معنی سے واقف ہوگے۔۔۔مگر اب سمجھ آرہا ہے کہ تم دونوں کا شمار بھی انہیں لوگوں میں ہوتا ہے۔۔جو سوچ سمجھ کر اپنی کنوینس اور انٹرسٹ دیکھ کر محبت کرتے ہیں۔۔۔اسے محبت نہیں کہتے۔۔۔یہ انڈرسٹینڈنگ اور کمپیٹیبلٹی ہو سکتی ہے مگر محبت نہیں۔۔۔۔تھنک اب آؤٹ اٹ۔۔۔۔"

احمر کو ان کا مہروشہ کے بارے میں یہ سب بولنا اچھا نہیں لگا تھا۔۔۔

اسی خاطر اس وقت عجیب احساسات اور سوچ کا شکار وہ ان دونوں کو بھی آئینہ دیکھتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔

اس کی باتوں پر مبشرہ رنگت بدلی تھی۔۔۔۔

"اسے کیا ہو گیا ہے اچانک۔۔۔ہم پر کیوں حملہ آور ہوا ہے۔۔۔۔"

ارشان نے اس کی بات کو سیریس نہیں لیا تھا۔۔۔جبکہ مبشرہ کے کانوں میں یہ ساری باتیں گھوم رہی تھیں۔۔۔

شاید وہ ٹھیک ہی کہہ گیا تھا۔۔۔اس کی شدت پسندی ارشان کے لیے انتہا کی تھی۔۔۔مگر ارشان کو اس کے کبھی ایسے پاگل ہوتے نہیں دیکھا تھا۔۔۔وہ بڑا کیلکولیٹیو قسم کا بندہ تھا۔۔۔

جس نے اپنی لائف کو ہمیشہ اپنی ترتیب سے چلایا تھا۔۔۔اسے کس فیلڈ میں جانا تھا۔۔۔کس ادارے سے اپنی تعلیم حاصل کرنی تھی۔۔۔کس لڑکی کو اپنی زندگی میں شامل کرنا تھا۔۔۔

کب شادی کرنی تھی اور کب اپنا سب سے بڑا گول کارڈیک سرجن بننا اچیو کرنا تھا۔۔۔یقیناً اس شخص نے بچوں کی بھی پلاننگ کر رکھی ہو گی۔۔۔۔

مبشرہ کو کبھی کبھی وہ کوئی روبورٹ ہی لگتا تھا۔۔۔جو ایک مناسب لمٹ تک مسکراتا تھا۔۔۔بات کرتا تھا۔۔۔۔

وہ اپنے فرینڈ سرکل اور سوسائٹی میں ایک پرفیکٹ کپل کے طور پر جانے جاتے تھے۔۔۔۔

وہ اب تک اسی بات پر خوش اور مسرور ہوتی آئی تھی۔۔۔اس شخص پر حق جماتی آئی تھی۔۔۔۔جس نے اسے یہ رائٹ بھی ایک لمٹ تک ہی دیا ہوا تھا۔۔۔

اس لمحے اسے شدت سے اپنی زندگی میں رومانس کی کمی محسوس ہوئی تھی۔۔۔

جو اس نے اپنے جیسے بہت سارے کپلز میں دیکھا تھا۔۔۔

"کہاں کھو گئی تم۔۔۔۔؟؟"

ارشان نے اس کو ایک ہی جگہ جما کھڑا دیکھ اس کی آنکھوں کے سامنے چٹکی بجائی تھی۔۔۔

مبشرہ نے نگاہیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"تم محبت کرتے ہو نا مجھ سے۔۔۔۔احمر جو کہہ کر گیا ویسا تو کچھ نہیں ہمارے بیچ۔۔۔۔"

مبشرہ اس کے قریب تر ہوتی اس کی شرٹ کو اپنی مٹھی میں جکڑتے عجیب بے کل سے انداز میں بولی تھی۔۔۔

وہ کیسے بتاتی اس شخص کو کہ وہ اس کے لیے کتنا اہم تھا۔۔۔

"اوہ پلیز مبشرہ۔۔۔ تم اس دیوانے کی باتوں میں آگئی ہو۔۔۔ وہ پچھلے دو دنوں سے ہر ایک سے ایسی ہی بہکی بہکی باتیں کر رہا ہے۔۔۔ جس پر کان دھرنا بے وقوفی کے سوا کچھ نہیں ہے۔۔۔"

ارشان نے بہت نرمی سے اس کے ہاتھ پیچھے ہٹائے تھے۔۔۔ وہ بے شک ہائی سوسائٹی کا حصہ تھے جہاں اتنی قربت بہت عام بات سمجھی جاتی تھی۔۔۔ مگر اس کے بابا اور دادو نے ان کو جو تربیت دی تھی۔۔۔ انہیں اپنی حد بندیاں بہت اچھے سے پتا تھیں۔۔۔

مبشرہ بھی اس معاملے میں محتاط رہتی تھی۔۔۔۔ مگر جب کبھی اسی طرح سے جذباتی ہو کر اس کے قریب آجاتی تھی تو ارشان اسے نامحسوس طریقے سے خود سے دور کر دیتا تھا۔۔۔

وہ اس لڑکی کی محبت اور شدت پسندی سے واقف تھا۔۔۔ مگر وہ ہر شے حلال طریقے سے ہی کرنے کا عادی تھا۔۔۔

"تم محبت کرتے ہو نا مجھ سے۔۔۔"

مبشرہ آنکھوں میں نمی بھرے اس کے سامنے کھڑے پوچھ رہی تھی۔۔۔۔ ارشان اس کی دیوانگی پر مسکرایا تھا۔۔

"محبت کیا ہوتی ہے۔۔۔کیسے کی جاتی ہے۔۔۔اس کا کیسا احساس ہوتا ہے میں ان باتوں کے بارے میں تو کچھ نہیں کہہ سکتا۔۔۔ہاں مگر اتنا ضرور جانتا ہوں کہ ارشان آفندی کے دل و دماغ پر بچپن سے لے کر اب تک ایک ہی پیاری سی چڑیل قابض ہے۔۔۔۔جو اسے کسی اور جانب دیکھنے کا موقع ہی نہیں دیتی۔۔اور اسے دیکھ لینے کے بعد ایسی کوئی خواہش باقی بچتی بھی نہیں ہے۔۔۔۔

کیونکہ وہ ارشان آفندی کو دنیا کی سب سے حسین لڑکی لگتی ہے۔۔۔۔"

ارشان نے اس کی آنکھوں میں نمی دیکھ آج پہلی بار اس طرح کھل کر اظہار کیا تھا۔۔

شاید اس کی وجہ احمر کی فضول کی گئی باتیں تھیں۔۔

جو سنتے وہ کھل کر مسکرا دی تھی۔۔۔

ایک ہی پل میں احمر کی باتوں کی وجہ سے دل پر چھایا غبار ختم ہو گیا تھا۔۔

کچھ دیر بعد وہ دونوں مسکراتے ہوئے لاؤنج میں داخل ہوئے تھے۔۔۔۔جہاں پر ان کی شادی کی ڈیٹ فکس ہو چکی تھی۔۔۔

اسی ڈیٹ پر جو ارشان نے دی تھی۔۔۔۔جبکہ مبشرہ نے نوٹ کیا تھا کہ صائمہ بیگم کے تاثرات بہت عجیب سے تھے۔۔۔۔

انہیں اس کی شادی کی ڈیٹ فائنل ہونے پر جس طرح کی خوشی ہونی چاہیے تھی ویسی نہیں تھی۔۔۔۔

احمر بھی گھر جا چکا تھا۔۔۔۔عبداللہ صاحب بھی وہاں نہیں تھے۔۔۔۔

یہ بات تو ارشان نے بھی نوٹ کی تھی۔۔۔وہاں سب بڑے موجود تھے۔۔۔۔

جن کے چہروں کے رنگ عجیب سے تھے۔۔۔۔ جیسے کچھ ہوا تھا

یہاں۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"مام کیا ہوا ہے سب خیریت ہے نا۔۔۔۔؟؟"

مبشرہ نے واپسی پر صائمہ بیگم کو مخاطب کرتے پوچھا تھا۔۔۔۔

"بھائی صاحب جانتے تھے مجھے اس لڑکی کا یہاں آنا کس قدر تکلیف کا

شکار کرے گا۔۔۔۔ مگر پھر بھی وہ اسے یہاں لے آئے۔۔۔۔ماں

مر گئی تھی تو یتیم خانے بھیج دیتے۔۔۔ایسے یتیموں کی جگہ وہیں ہوتی

ہے۔۔۔اس کا ٹھیکا تو نہیں اٹھا رکھا نا جو اس کی ساری زمہ داری اٹھا کر اسے یہاں لے آئے۔۔۔

میں اس کے لیے بھائی صاحب کو کبھی معاف نہیں کروں گی۔۔۔۔"

صائمہ بیگم جو آفندی ولا میں ارشان کی وجہ سے صبر کیے بیٹھی تھیں۔۔۔ گاڑی میں آن بیٹھتے ہی پھٹ پڑی تھیں۔۔

جبکہ مبشرہ الجھن بھری نگاہوں سے ان کو دیکھ رہی تھی۔۔۔اسے سمجھ نہیں آیا تھا کہ ہوا کیا ہے۔۔۔

"مام ہم تو آج پہلی بار ملے ہیں نا اس لڑکی سے۔۔۔۔ آپ ایسا کیوں کہہ رہی ہیں۔۔۔ اور وہ تو ماموں کے کسی عزیز دوست کی بیٹی ہے نا۔۔۔ جس کا اب اس دنیا میں کوئی نہیں ہے۔۔۔۔"

مبشرہ کو بھی وہ لڑکی بالکل بھی پسند نہیں آئی تھی۔۔۔ مگر ماں کے لہجے میں اس کے لیے اتنی نفرت محسوس کرتے وہ حیران رہ گئی تھی۔۔۔۔

"قیوم کی بیٹی ہے یہ۔۔۔ کیسے بھول سکتی ہوں اپنا ماضی۔۔۔۔ ابھی تک میرے دل پر سانپ لوٹ جاتے ہیں۔۔۔ جب اس کی ماں کے دھوکے کے بارے میں سوچتی ہوں۔۔۔۔ محبت تھا وہ میری۔۔۔۔

منگیتر تھا میرا۔۔۔ جسے اس کی گھٹیا ماں نے مجھ سے چھین لیا تھا۔۔۔

خود تو مر گئی مگر صرف مجھے تکلیف دینے کی خاطر اپنے دھوکے کی

اس نشانی کو یہاں بھیج دیا۔۔۔۔

وہ تو تھی ہی خبیث عورت۔۔۔ مگر بھائی صاحب کو دیکھو۔۔۔۔

انہوں نے بھی میرا نہیں سوچا۔۔۔ اٹھا کر لے آئے اس منحوس ہو

یہاں۔۔۔ جو پوری طرح سے ماں اور باپ کا امتزاج ہے۔۔۔۔

جب بھی اسے دیکھوں گی میرا دل اذیت کا شکار ہو گا۔۔۔۔

اوپر سے دیکھو میرا اپنا بیٹا اس پر مر مٹا ہے۔۔۔ جیسے مان جادو گرنی

تھی ویسی ہی بیٹی بھی نکلی۔۔۔۔ دِیکھنے میں وہ بھی اس کے جیسی ہی

معصوم تھی۔۔۔ مگر یہ معصوم دھوکے سے زیادہ کچھ نہیں ہے۔۔۔ مردوں کو لبھانے کا ہتھیار ہے۔۔۔۔ کیسے آتے ساتھ ہی میرے بیٹے پر چلا دیا۔۔۔"

صائمہ بیگم کی بات پر مبشرہ نے شاکی نگاہوں سے ماں کو دیکھا تھا۔۔۔

وہ اپنی ماں کی ادھوری محبت کی کہانی سے واقف تھی۔۔۔۔ان کی اپنی دوست نے انہیں دھوکا دیا تھا۔۔۔

ان کے منگیتر کو ہتھیا لیا تھا۔۔۔ جس کے بعد ان کی شادی نعمان قریشی سے ہوئی تھی۔۔۔

مگر ان کی پہلی محبت آج بھی ان کے دل سے نہیں نکل پائی تھی۔۔۔

جواب ایک بار پھر سے ان کے سامنے لا کر کھڑی کر دی گئی تھی۔۔۔

ایسا کرنے والا کوئی اور نہیں ان کا اپنا بھائی تھا۔۔۔۔

صائمہ بیگم نے عبداللہ صاحب سے بات کرنی چاہی تھی مگر انہوں نے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ وہ اس بارے میں کوئی بات نہیں کرنا چاہتے تھے۔۔مہروشہ ان کی بیٹی تھی۔۔

جس کے متعلق وہ نہ تو کچھ غلط سن سکتے تھے۔۔۔اور نہ اس سے برا رویہ برداشت کر سکتے تھے۔۔اس کی حیثیت اس گھر میں اتنی ہی تھی جتنی ایمن کی تھی۔۔۔

ان کے دوٹوک الفاظ پر صائمہ بیگم کچھ بولنے کے قابل ہی نہیں رہی تھیں۔۔۔۔

اماں بی نے بھی اس حوالے سے ہری جھنڈی دکھادی تھی۔۔۔۔

جس کی وجہ سے وہ وہاں ضبط کیے بیٹھی رہی تھیں۔۔۔اگر بات ان کی بیٹی کے رشتے کی نہ ہوتی تو وہ سارے رشتے ناطے طور کر واپس آجاتیں۔۔۔۔مگر اصل مسئلہ ہی یہی تھا کہ ان کی بیٹی دل و جان سے بڑھ کر ارشان کو چاہتی تھی۔۔۔

ارشان جیسا بہترین شخص انہیں کوئی اور اپنی بیٹی کے لیے مل بھی نہیں سکتا تھا۔۔۔۔

ہر لحاظ سے پرفیکٹ انسان تھا وہ۔۔۔۔

ابھی ایک سال پہلے اس نے اپنے باپ کے ساتھ مل کر شہر کا سب سے بڑا ہاسپٹل اوپن کیا تھا۔۔۔۔ جس میں تمام جدید مشینریز اور دوسری تمام بیماریوں کے ساتھ ساتھ۔۔۔۔ ہارٹ کے بہترین علاج کے لیے الگ سے حصہ بنایا گیا تھا۔۔۔

اس شخص کی خواہاں نجانے کتنی لڑکیاں تھیں۔۔۔ آفندی ولا میں اب تک اس کے لیے نجانے کتنے رشتے آ چکے تھے۔۔۔

اسے لڑکیوں کی کمی بالکل بھی نہیں تھی۔۔۔۔وہ اپنے گھر والوں سے بے پناہ محبت کرنے والا انسان تھا۔۔۔اس کی سب سے پہلی ترجیح اس کے پیرنٹس تھے۔۔۔

سب سے بڑھ کر عبداللہ آفندی میں تو اس کی جان بستی تھی۔۔۔۔

اس نے کبھی ان کی کوئی بات نہیں ٹالی تھی۔۔۔صرف ان کو فخر محسوس کروانے کی خاطر اس نے ہاسپٹل کو مکمل سیٹ کرنے میں دن رات ایک کر دیے تھے۔۔۔ان دنوں اس کے پاس مبشرہ کو دینے کا وقت بھی نہیں تھا۔۔۔۔

وہ اپنے باپ کے خلاف کچھ بھی نہیں سن سکتا تھا۔۔۔

صائمہ بیگم کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ ایسا کیا کریں کہ یہ لڑکی بس کسی طرح سے یہاں سے نکل جائے۔۔۔وہ ان سے کسی بھی قیمت پر برداشت نہیں ہو رہی تھی۔۔۔

"ماما ریلیکس۔۔۔آپ اس طرح ٹینشن مت لیں۔۔۔آپ کی طبیعت خراب ہو جائے گی۔۔۔ہم سوچتے ہیں اس بارے میں کچھ۔۔۔احمر کو اس بارے میں کچھ نہیں پتا نہ ہی آپ بتائیے گا۔۔"

مبشرہ کی بات پر وہ خاموشی سے آنکھیں موندتے سر سیٹ کی پشت سے ٹکا گئی تھیں۔۔۔

ان کی آنکھوں میں گزرے مناظر گھوم رہے تھے۔۔اس عورت نے ان سے ان کی محبت چھین لی تھی۔۔۔ مگر زیادہ وقت وہ اس کے مقدر میں بھی نہیں رہی تھی۔۔۔۔ایک روڈ ایکسیڈنٹ میں قیوم کی ڈیتھ ہو گئی تھی اس بارے میں انہوں نے بھی سنا تھا۔۔

ایک ہفتے تک ان کی طبیعت خراب رہی تھی۔۔۔ان کی حالت سنبھلنے میں ہی نہیں آئی تھی۔۔۔۔ نعمان صاحب بہت اچھے اور محبت کرنے والے انسان تھے۔۔اس کے باوجود اپنے دل سے پہلی محبت اور اپنی دوست کا دیا دھوکا نہیں نکال پائی تھیں۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"مہروشہ کیا ہوا ہے۔۔۔ آپ ایسے کیوں کھڑی ہو۔۔۔؟ کالج نہیں جانا۔۔۔"

منیبہ بیگم جو ملازمین سے ناشتے کے برتن اٹھوا رہی تھیں۔۔۔ اسے انٹرنس کے پاس پریشان کھڑے دیکھ قریب آئی تھیں۔۔۔

اس کا کالج باقی سب کی یونیورسٹی سے مخالف سمت پر تھا۔۔۔ اس لیے وہ الگ ہی جاتی تھی۔۔

اور اس کا ٹائم بھی تھوڑا لیٹ تھا۔۔۔ وہ ابھی تیار ہو کر نیچے آئی تھی جب اسے پتا چلا تھا کہ آج اس کا ڈرائیور گھر پر نہیں تھا۔۔۔ گھر میں استعمال ہونے والی دو گاڑیاں سروس کے لیے گئی ہوئی تھیں۔۔۔

اس وقت گھر پر صرف ارشان کی گاڑی کھڑی تھی۔۔۔ جس نے ابھی تھوڑی دیر میں نکلنا تھا۔۔۔اس شخص کو تو وہ چھوڑ کر جانے کا کہہ سکتی تھی۔۔۔

اس کا آج بہت اہم ٹیسٹ تھا۔۔۔وہ چھٹی نہیں کر سکتی تھی۔۔۔ مگر جاتی بھی تو کیسے۔۔۔

وہ مایوس ہوتی واپس پلٹنے لگی تھی جب منیبہ بیگم اس کے پاس آئی تھیں۔۔۔

"آنٹی ڈرائیور نہیں آیا۔۔۔میرا آج ٹیسٹ تھا۔۔۔جسے مس نہیں کر سکتی۔۔۔"

مہروشہ روہانسے لہجے میں بولی تھی۔۔اس کی آنکھوں میں نمی آن ٹھہری تھی۔۔

جو دیکھ منیبہ بیگم کو اس لمحے اس پر ٹوٹ کر پیار آیا تھا۔۔۔ایمن یا ثمن میں سے کوئی ایسی سچویشن میں ہوتا تو انہوں نے شور مچا مچا کر گھر سر پر اٹھا لینا تھا۔۔۔

"ارے بیٹا اس میں رونے اور پریشان ہونے والی کیا بات ہے۔۔۔۔آپ مجھے پہلے بتا دیتیں۔۔۔ابھی ارشان بس اپنے ہاسپٹل کے لیے نکلنے ہی والا ہے۔۔۔۔میں اسے کہتی ہوں وہ آپ کو ڈراپ کر دیتا ہے۔۔۔"

منیبہ بیگم کی بات پر مہروشہ کی گھبراہٹ میں اضافہ ہوا تھا۔۔۔اسی لمحے وہ اسے نک سک سے تیار سیڑھیاں پھلانگ کر نیچے آتا نظر آیا تھا۔۔۔

اس کے بازو پر سفید رنگ کا کوٹ تھا۔۔۔سیاہ رنگ کی پینٹ شرٹ میں ملبوس وہ ہمیشہ کی طرح بہت ڈیشنگ لگ رہا تھا۔۔۔مہروشہ کے فوراً سے نگاہوں کا زاویہ بدلہ تھا۔۔۔۔

اس گھر میں سب بہت اچھے تھے۔۔۔سوائے اس شخص کے۔۔۔۔۔

جس نے ایک دو بار کے سلام دعا کے علاوہ کبھی اس سے کوئی بات نہیں کی تھی۔۔۔۔

"نہیں آنٹی رہنے دیں انہیں زحمت ہو گی۔۔۔۔"

مہروشہ کو اس کے ساتھ تنہا جانے کے خیال سے ہی خوف محسوس ہوا تھا۔۔۔

نجانے کیوں مگر اس شخص سے اس کی جان جاتی تھی۔۔۔اس کی گہری ڈارک براؤن آنکھیں جب اٹھتی تھیں تو سانسیں رکتی محسوس ہوتی تھیں۔۔۔۔

"ارشان مہروشہ کا ڈرائیور نہیں آیا آج۔۔۔تم اسے کالج ڈراپ کر دو۔۔۔"

منیبہ بیگم کی بات پر اس کی کشادہ پیشانی پر شکنیں نمودار ہوئی تھیں۔۔۔

مگر اپنی ماں کے کہے کا وہ انکار نہیں کر سکتا تھا۔۔۔اسی خاطر بنا اس کی جانب دیکھے وہ منیبہ بیگم کو ہی اسے بھیجنے کا کہتا باہر نکل گیا تھا۔۔۔

"جاؤ بیٹا۔۔۔واپسی کا جو بھی ٹائم ہو ابتا دینا مجھے۔۔۔میں کسی نہ کسی کو بھیج دوں گی۔۔۔۔"

ان کی بات پر مہروشہ اثبات میں سر ہلاتے باہر آگئی تھی۔۔۔۔جہاں اس کی گاڑی گیٹ کے پاس کھڑی تھی۔۔۔۔وہ اسی کا منتظر تھا۔۔۔ مہروشہ کو سمجھ نہیں آیا تھا کہ وہ آگے بیٹھے یا پیچھے۔۔۔۔وہ چلتی ہوئی پچھلے دروازے کے پاس آن کھڑی ہوئی تھی۔۔۔جب فرنٹ ڈور اوپن ہوا تھا۔۔۔

مہروشہ پچھلا دروازہ بند کرتی سانس روکے اس کے برابر فرنٹ سیٹ پر آن بیٹھی تھی۔۔۔

گاڑی میں بیٹھتے ہی اس کے وجود سے اٹھتی مسحور کن خوشبو مہروشہ کو اپنے اعصاب پر سوار ہوتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔۔اس نے کھڑکی کھولتے تازہ ہوا میں سانس لیتے اپنے رکتی سانسوں کو بحال کیا تھا۔۔۔

"سٹڈی کیسی جا رہی ہے تمہاری۔۔۔۔؟؟"

اس کی گھمبیر آواز گاڑی میں گونجی تھی۔۔۔۔مہروشہ کو ایک لمحے کے لیے تو یقین نہیں آیا تھا کہ یہ شخص اسی سے مخاطب تھا۔۔۔ان کی پہلی ملاقات جتنی اکورڈ رہی تھی۔۔۔اس کے بعد سے مہروشہ اس کے سامنے آنے سے گھبراتی تھی۔۔۔۔

اس نے بہت چاہنے کے باوجود ابھی تک ارشان سے اس دن کی معافی نہیں مانگی تھی۔۔۔

"آپ نے مجھ سے پوچھا ہے۔۔۔۔"

مہروشہ کو لگا تھا شاید وہ کسی سے فون پر بات کر رہا ہے۔۔۔اس کے کان میں اکثر ایئر پوڈ لگے نظر آتے تھے۔۔۔۔

"آف کورس۔۔۔ہواؤں سے باتیں کرنے کی عادت نہیں ہے مجھے مس۔۔۔"

ارشان کی طنزیہ آواز پر وہ خجل ہوئی تھی۔۔۔

"اچھی جا رہی ہے سٹڈی۔۔۔۔"

مہروشہ نے چہرا جھکائے جواب دیا تھا۔۔۔ارشان نے نگاہیں موڑ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔

"کیا تم واقعی میڈیکل کی سٹوڈنٹ ہو۔۔۔۔؟؟"

ارشان کی اس بات پر مہروشہ کے حیرت زدہ سا ہو کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔خود ہی تو اس کا ایڈمیشن کروایا تھا۔۔۔۔

"جج جی۔۔۔۔"

مہروشہ کے لبوں سے نکلا تھا۔۔۔جبکہ اپنے طنز کے بدلے ملنے والے اس تصدیقی جواب پر ارشان کے لبوں پر مسکراہٹ بکھری تھی۔۔۔مہروشہ نے اسی لمحے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

اس ساحر کی مسکراہٹ بھی اس کی طرح ساحرانہ تھی۔۔۔

"یقیناً مینڈک کا آپریشن کرنے پر ڈر کر بے ہوش ہونے والی لڑکیوں میں پہلا نمبر تمہارا ہی رہا ہو گا۔۔۔"

اس کے اگلے طنز پر اب کی بار مہروشہ نے تھوڑا سا خفگی کا شکار ہوتے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔یہ شخص مسلسل اس کی انسلٹ کر رہا تھا۔۔۔۔

کیا وہ اسے اتنی نالائق اور ڈرپوک لگتی تھی۔۔۔ہاں اس کے سامنے وہ تھوڑی گھبراہٹ کا شکار ہو جاتی تھی۔۔۔

مگر وہ اسے بتانا چاہتی تھی کہ وہ اتنی بھی کم ہمت اور کمزور نہیں تھی۔۔۔

"ایسا نہیں ہے۔۔"

کیا سے کیا سوچ کے بولنے پر وہ صرف اتنا ہی کہہ پائی تھی۔۔

"ہمم گڈ۔۔۔۔"

ارشان نے گاڑی اس کے کالج کے گیٹ کے سامنے روک دی تھی۔۔۔

"سنو۔۔۔۔"

وہ گاڑی سے اتری ہی تھی جب ارشان نے اسے پکارا تھ

"جی۔۔۔۔"

مہروشہ نے پلٹ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جواب گاڑی سے نکل کر اس کے مقابل آن کھڑا ہوا تھا۔۔۔۔دراز قد چوڑا کسرتی وجود۔۔۔۔اسے شخص کو دیکھ عجیب سے تحفظ کا احساس ہوا تھا اس لمحے اسے۔۔۔۔

جیسے عبداللہ صاحب کو دیکھ کر ہوتا تھا۔۔۔۔جبکہ احمر سے اسے ایسی کوئی فیلنگ نہیں آتی تھی۔۔۔

"احمر بہت اچھا لڑکا ہے۔۔۔پسند کرتا ہے تمہیں۔۔۔بہت خوش رکھے گا۔۔۔آج سے پہلے اس کا کبھی کسی لڑکی سے واسطہ نہیں

رہا۔۔۔ہر لحاظ سے بہترین چوائس ہے۔۔۔ایسا انسان تمہیں

دوبارہ مل پائے مشکل بات ہے۔۔۔

اس سے شادی کے لیے مان جاؤ۔۔۔خوش رہو گی اس کے

ساتھ۔۔۔"

ارشان آفندی نے آج پہلی بار اس سے اچھے سے بات کی تھی۔۔۔

جس کی وجہ یہ تھی وہ نہیں جانتی تھی۔۔۔

اس کی جانب سے بنا کسی جواب کا انتظار کیے وہ پلٹتا گاڑی میں بیٹھ کر

وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔

مہروشہ کتنے ہی لمحے وہاں سے حل بھی نہیں پائی تھی۔۔۔۔

"تم نے جو کہا تھا وہ کر دیا میں نے۔۔۔اب دھیان رکھنا اگر اس لڑکی نے بابا کے سامنے رضامندی سے دی تو تمہیں اس کی معاملے میں مزید محتاط ہونا پڑے گا۔۔۔کیونکہ اب بیچ میں میں بھی شامل ہو چکا ہوں۔۔۔"

ارشان کی بات پر دوسری جانب موجود احمر کے لبوں پر مسکراہٹ بکھری تھی۔۔۔

مبشرہ اور صائمہ بیگم نے اسے کہہ دیا تھا کہ انہیں وہ لڑکی پسند نہیں تھی۔۔۔مگر اس کی بہت زیادہ ضد اور نعمان صاحب کے بھی بیچ میں

پڑنے پر صائمہ بیگم رشتہ لے جانے پر راضی تو ہو چکی تھیں۔۔۔ مگر انہوں نے صاف کہہ دیا تھا کہ وہ ان کی منتیں نہیں کریں گے۔۔۔ ایک بار ہی رشتہ ان کے سامنے رکھیں گی۔۔۔ اگر وہ مان گئے تو ٹھیک۔۔۔۔ ورنہ وہ واپس آ جائیں گی۔۔۔

مبشرہ جس کا اس نے ہر معاملے میں ساتھ دیا تھا۔۔۔

وہ اس کی ایموشنل بلیک میل کرنے پر اس کا ساتھ دینے کو راضی ہوئی تھی۔۔۔ صائمہ بیگم کو بھی کچھ حد تک منانے والی وہی تھی۔۔۔

"تھینک یو سو مچ یار میں تمہاری یہ فیور وقت آنے پر واپس ضرور لوٹاؤں گا۔۔۔بس کسی طرح سے اب ماموں جان بھی راضی ہو جائیں۔۔۔۔"

اس کی بے قراری پر ارشان کو عجیب سا محسوس ہوا تھا۔۔۔

"تم جیسا ایک سمجھدار اور قابل ڈاکٹر ایسا دیوانہ بن جائے گا وہ بھی ایک عام سی لڑکی کے لیے۔۔۔مجھے ابھی بھی یقین نہیں آرہا۔۔۔ ایسا کیا ہے اس لڑکی میں۔۔۔۔عام سی تو ہے۔۔۔باقی لڑکیوں جیسی۔۔۔اس سے کہیں زیادہ ویل ایجوکیٹڈ اور کانفیڈنٹ لڑکیوں

کے پروپوزل ہیں تمہارے پاس۔۔تم سے اس سب کی توقع ہر گز نہیں تھی۔۔۔"

ارشان کے دل میں جو ہوتا تھا وہ اسے بنا جھجھک ایسے ہی بیان بھی کر دیتا تھا۔۔

چاہے اگلے کے دل پر وہ بات کسی بھی طرح سے اثر کرے۔۔۔اسے پرواہ نہیں تھی۔۔۔

"مجھے بھی حیرت ہو رہی ہے تمہاری باتوں پر۔۔۔دل کا ڈاکٹر ہونے کے باوجود تم دل کے سب سے بڑے مرض سے ناواقف ہو۔۔۔ میں دیکھنا چاہتا ہوں کبھی تمہیں بھی دھواں دھار محبت ہو۔۔۔تم

بھی میری طرح دیوانے ہو۔۔۔پھر میں پوچھوں گا کیا حال ہوتا ہے۔۔۔۔یہ تڑپ اور اذیت برداشت کرنا کتنا مشکل ہوتا ہے۔۔"

احمر بے چارگی سے بولتا اس وقت ارشان کو دنیا کا سب سے مسکین انسان لگا تھا۔۔۔۔

"ہاہاہاہاہا۔۔۔میری کال آٹو ریکارڈ پر ہے۔۔۔یہ ریکارڈنگ تمہاری بہن کو بھیجنے لگا ہوں۔۔۔اسے بھی تو پتا چلے اس کا بھائی اس کے ہونے والے شوہر کو کیسے نادر مشوروں سے نواز رہا ہے۔۔۔وہ جو اس سب میں تمہاری مدد کر رہی ہے اس نے پوری طرح سے ظالم سماج بن جانا ہے۔۔۔۔"

ارشان کی بات پر احمر کا قہقہ گونجا تھا۔۔۔۔

"صرف ظالم سماج نہیں بننا اپنے ہاتھوں سے میرا قتل کر دینا ہے۔۔۔

"

احمر مبشرہ کی ارشان کے لیے محبت اور دیوانگی سے واقف تھا۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"آج کا پورا دن یہی کھڑے رہنا کا ارادہ ہے کیا۔۔۔۔؟؟"

ارشان کب کا وہاں سے جا چکا تھا۔۔۔ مگر وہ ابھی تک اس کی کہی باتوں میں کھوئی وہیں کھڑی تھی۔۔۔جب اس کی کلاس فیلو ماریہ اس کے قریب آتے اسکا کندھا تھپتھپاتے بولی تھی۔۔۔

مہروشہ نے مڑ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔اور پھر اس کے ساتھ اندر کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔ماریہ سے کچھ دن پہلے ہی اس کی بات چیت شروع ہوئی تھی۔۔۔وہ اچھی لڑکی تھی۔۔۔اس کی پڑھائی میں بہت مدد بھی کر رہی تھی۔۔۔

لیکن مہروشہ نے اسے ابھی اپنی لائف کے بارے میں کچھ نہیں بتایا تھا۔۔۔

"یہ ہیرو کون تھا۔۔۔؟؟تم نے کبھی بتایا نہیں اس کے بارے میں۔۔۔"

فضا بھی تیزی سے ان کی قریب آئی تھی۔۔۔جو اپنی گاڑی میں بیٹھ کر مہروشہ کو ارشان کی گاڑی سے نکلتا اور پھر اس کے مقابل کھڑے ہو کر کوئی بات کرتا دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

اس شخص نے کیا بولا تھا یہ خبر نہیں تھی اسے۔۔۔مگر اس کی بات پر مہروشہ کی لال پڑتی رنگت ضرور دیکھی تھی۔۔۔

جس سے وہ کوئی اور ہی مطلب اخذ کر چکی تھی۔۔۔

"ہاں واقعی بندہ تو بڑا ڈیشنگ تھا۔۔۔کیا تمہارا فیانسی ہے۔۔بتایا ہی نہیں تم نے۔۔۔"

مہروشہ نے انہیں بتا رکھا تھا کہ وہ ایک ہی بہن تھی۔۔۔اسی خاطر وہ خود سے اندازے لگاتے بول رہی تھیں۔۔ مگر ان کی عجیب و غریب باتوں پر مہروشہ کی رنگت بے انتہا سرخ ہوئی تھی۔۔۔

"نن نہیں ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔اللہ نہ کرے ایسا کچھ ہو۔۔۔۔ہر عجیب سے ہیں یہ تو۔۔۔۔پتا ہی نہیں چلتا کب بتا کر رہے ہیں اور کب طنز کر رہے ہیں۔۔۔۔"

مہروشہ نے اس سوچ پر بھی بے اختیار جھرجھری سی لی تھی۔۔۔

"اوہ ہو۔۔۔۔ایسا مت بولو۔۔۔خاندان کے لڑکوں میں جس سے زیادہ نہیں بنتی وہی قسمت میں لکھے ہوتے ہیں۔۔۔"

ماریہ نے اس کی سرخ پڑتی رنگت دیکھ مزے لیتے کہا تھا۔۔۔انہیں یہ معصوم سی لڑکی بہت پسند تھی۔۔۔نرم خو سی سیدھی سادھی۔۔۔۔

"ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔ان کی شادی کی ڈیٹ فکس ہو چکی ہے۔۔۔ایک مہینے بعد شادی ہے ان کی۔۔۔وہ اپنی فیانسی سے بہت زیادہ محبت کرتے ہیں۔۔۔۔"

مہروشہ نے انہیں مزید کچھ بولنے سے روکتے ان کی سوچوں کو وہیں بریک لگایا تھا۔۔۔

"اوہ ہو۔۔۔۔"

اس کی بات سنتے ان دونوں نے ہی افسوس بھرے انداز میں سر ہلایا تھا۔۔۔

جس پر مہروشہ ان کو گھورتی کلاس کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔۔اس کا خفگی سے سرخ پڑتا چہرا دیکھ وہ دونوں بھی اس کے ساتھ چل دی تھیں۔۔۔

تین بجے کے قریب وہ کلاسز سے فارغ ہوئی تھی۔۔بہت زیادہ تھک چکی تھی۔۔۔پہلے لیکچرز لیے تھے اور پھر مسلسل تین گھنٹے لیب کی کلاسز میں کھڑے رہنے کی وجہ سے ٹانگیں اکڑ گئی تھیں۔۔۔

وہ منیبہ کو کال کرنے کا ارادہ رکھتی تھی جب اسی لمحے اس کا موبائل بجا تھا۔۔۔یہ موبائل اسے یہاں آنے کے ایک ہفتے بعد ہی عبداللہ صاحب نے لے کر دیا تھا۔۔۔اس میں سب گھر والوں کے نمبر اسے ایمن نے سیو کر کے دیئے تھے۔۔۔

اور کسی کے پاس یہ نمبر نہیں تھا۔۔اب انجان نمبر دیکھ اس نے پہلی بار پر کال پک نہیں کی تھی۔۔۔

دوسری بار پھر سے کال آنے لگی تھی۔۔۔

اسے عجیب سی گھبراہٹ ہونے لگی تھی۔۔۔جیسے ہی کال بند ہوئی اس نے منیبہ بیگم کا نمبر ملا دیا تھا۔۔۔

انہوں نے اسے دس منٹ ویٹ کرنے کو کہا تھا۔۔۔وہ فوری طور پر کسی نہ کسی کو اسے لینے بھیجنے والی تھیں۔۔

کال بند ہوتے ہی اس کا موبائل پھر سے بجنے لگا تھا۔۔۔۔کافی دیر کی سوچ بچار کے بعد اس نے کال اٹینڈ کی تھی۔۔۔مگر دوسری جانب سے اسے جو آواز سنائی دی تھی۔۔۔اس کو اپنی سانسیں اٹکتی محسوس ہوئی تھیں۔۔۔

وہ جو گیٹ کی جانب بڑھ رہی تھی اس کے قدم آگے اٹھنا محال ہوئے تھے۔۔۔

"کیسی ہو میری حسین بلبل۔۔۔؟؟ تمہیں کیا لگا تھا میری غیر موجودگی میں تم کراچی سے اڑ کر لاہور پہنچ جاؤ گی اور میں تمہیں بھول جاؤں گا۔۔۔"

سیٹھ ماجد کی وہی مکروں آواز اس کی سماعتوں سے ٹکراتی اسے پتھر کا کر گئی تھی۔۔۔۔

"لاہور تو کیا تم پاتال میں بھی چلی جاؤ میں پھر بھی تمہارا پیچھا نہیں چھوڑوں گا۔۔ تمہاری ماں کیا سوچ کر تمہیں ان لوگوں کے حوالے کر کے گئی۔۔۔ اسے کیا لگا کہ یہ لوگ تمہیں مجھ سب بچا پائیں

گے۔۔۔ سیٹھ ماجد کی نظروں میں جب کوئی شے آجائے تو وہ اسے حاصل کر کے ہی چھوڑتا ہے۔۔۔"

سیٹھ ماجد کی بات پر مہروشہ کی صورت ایسے ہو گئی تھی جیسے اس کے جس سے سارا خون نچوڑ گیا تھا۔۔۔

"تت تم۔۔۔ معاف کر دو مجھے۔۔۔ خدا کے لیے میرا پیچھا چھوڑ دو۔۔۔ کیا بگاڑا ہے میں نے تمہارا۔۔۔"

مہروشہ سسک پڑی تھی۔۔۔ اسے خوف سے اپنی جان نکلتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔ اسے اس بات کا احساس بھی نہیں ہوا تھا کہ اس کے موبائل پر بار بار کال آرہی تھی۔۔۔

شاید منیبہ بیگم نے کسی کو لینے کے لیے بھیج دیا تھا۔۔۔

"تمہاری یونیورسٹی کے باہر میری گاڑی کھڑی ہے۔۔۔جلدی سے آکر میری اس میں بیٹھ جاؤ۔۔۔ورنہ آفندی ولا سے جو انسان تمہیں لینے آیا ہے اس کی ڈیڈ باڈی ہی واپس لوٹ کر جائے گی۔۔۔کیوں اپنی ماں کی طرح آج بچاروں کی جان کی دشمن بن رہی ہو۔۔۔تمہارا ٹھکانہ آخر میں میری قید ہی ہونی ہے۔۔۔

اسی لیے اپنے ساتھ ساتھ باقیوں کی بھی بہتری دیکھو۔۔۔اور چپ چاپ اس گاڑی میں بیٹھ جاؤ۔۔۔۔"

وہ شخص اپنے خباثت ٹپکاتے لہجے میں بولتا اسے سنگین دھمکی دے گیا تھا۔۔۔مہروشہ کی آنکھوں میں خوف آن ٹھہرا تھا۔۔۔

"نن نہیں میں آجاتی ہوں تمہارے ساتھ۔۔۔تم پلیز کسی ہو نقصان مت پہنچانا۔۔۔۔"

مہروشہ کا چہرا آنسوؤں سے بھیگ چکا تھا۔۔۔وہ جانتی تھی یہ شخص اس کو بیوی بنا کر اپنے گھر میں عزت سے نہیں رکھنا چاہتا تھا۔۔۔بلکہ اسے اپنی محبت میں پھنسا کر لائی باقی لڑکیوں کی طرح دھندہ کروانا چاہتا تھا۔۔۔

اس نے اپنے فارم ہاؤس پر نجانے کتنی لڑکیوں کو ہر روز عیاش لوگوں بھاری رقم لے کر پیش کرتا تھا۔۔۔

وہ اس کی خوبصورتی دیکھ اسی وجہ سے بے ایمان ہوا تھا۔۔۔اچھے سب جانتا تھا اس کے آگے پیچھے کوئی نہیں ہے۔۔اس کی ماں کو ڈرا دھمکا کر اس سے زبردستی نکاح کروالے گا۔۔۔

مہروشہ کے پاس اور کوئی چارہ نہیں بچا تھا اس وقت۔۔۔

وہ اپنی وجہ سے عبداللہ صاحب کے گھر کے کسی بھی فرد کو نقصان پہنچتے نہیں دیکھ سکتا تھا۔۔

اسی خاطر رکھتی ہوئی سانسوں اور مردہ ہوتے دل کے ساتھ وہ باہر کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔وہ جیسے ہی گیٹ پر آئی ارشان جسے منیبہ بیگم نے اسے ہی لینے بھیجا تھا اور وہ پچھلے پندرہ منٹ سے باہر کھڑا اسے مسلسل کالز کر رہا تھا۔۔۔

اس کا نمبر بزی دیکھ وہ اب بری طرح سے تپ چکا تھا۔۔۔اسامہ اور طلحہٰ اپنے دوستوں کے ساتھ کسی دوسرے شہر چلے گئے تھے۔۔۔ عبداللہ صاحب اور عدیم صاحب اپنے فارن ڈیلی گیشن کی وجہ سے بہت زیادہ بزی تھے۔۔۔

ان کی اس وقت ارشان سے ہی بات ہو رہی تھی۔۔۔ان کو پریشانی کی وجہ سمجھتے ارشان نے انہیں کہہ دیا تھا کہ وہ مہروشہ کو لینے چلا جائے گا۔۔۔۔

عبداللہ صاحب اپنے خاص ڈرائیور نصیر کے علاوہ مہروشہ کے معاملے میں کسی بھی ڈرائیور پر بھروسہ نہیں کرتے تھے۔۔یہی وجہ تھی کہ منیبہ بیگم نے کسی ڈرائیور کو بھیجنے کے بجائے اپنی یہ پریشانی اسے بتائی تھی۔۔

وہ جانتی تھیں ان کا بیٹا اس معاملے میں کتنا زمہ دار تھا۔۔۔

اس کے بابا اس لڑکی کو گھر کی عزت بول چکے تھے۔۔۔اسی وجہ سے اب اس لڑکی کو تحفظ دینا اس پر فرض ہو گیا تھا۔۔۔

اسی لیے وہ اپنے بسی شیڈول میں سے وقت نکالتا اسے لینے نکل گیا تھا۔۔۔

"میں کب سے تمہارا ویٹ کر رہا ہوں باہر۔۔۔۔ڈرائیور نہیں ہوں تمہارا جو پورا دن یہاں کھڑا رہوں۔۔۔کہاں تھی تم۔۔۔اور کس سے اتنی لمبی کال ملائی ہوئی تھی کہ میری کال پک کرنا بھی ضروری نہیں سمجھا تم نے۔۔۔"

ارشان کو عادت نہیں تھی کسی کا انتظار کرنے کی۔۔۔۔وہ اتنی چھوٹ مبشرہ کو بھی نہیں دیتا تھا۔۔۔

مہروشہ جو پہلے ہی پوری طرح سے حواسوں میں نہیں تھی۔۔اسے اچانک وہاں آتے دیکھ اسے اپنی سانسیں رکتی محسوس ہوئی تھیں۔۔۔

"مم میں خود چلی جاؤں گی۔۔۔آپ جائیں یہاں سے۔۔۔۔"

مہروشہ اسے اپنے سامنے دیکھ بری طرح سے خوفزدہ ہوئی تھی۔۔۔ یہ شخص آفندی ولا اور قریشی ہاؤس کے مکینوں کے لیے کیا اہمیت رکھتا تھا وہ بہت اچھے سے جانتی تھی۔۔

اسے اگر زرا سی بھی تکلیف پہنچتی تو اس کی ویسے ہی دنیا میں کوئی جگہ نہیں بچنی تھی۔۔۔

"واٹ؟؟میں تمہیں مام کے کہنے پر لینے آیا ہوں۔۔۔مجھے کوئی شوق نہیں ہے پک اینڈ ڈراپ کی سروس دینے کا۔۔۔۔"

اس کی بات سنتے ارشان کا دماغ گھوم چکا تھا۔۔۔۔اس کی اپائنٹمنٹ لینے کے لیے مریض مہینوں انتظار کرتے تھے۔۔۔وہ صرف اپنے ماں باپ کی پریشانی کی خاطر اس لڑکی کو اپنی لنچ بریک میں پک کرنے کے لیے یہاں آیا تھا اور یہ موصوفہ الٹا نخرے دکھا رہی تھیں۔۔۔

اس لیے اس کا بھڑکنا لازم تھا۔۔۔۔

مہروشہ جو پہلے ہی بری طرح سے سمجھ ہوئی تھی۔۔۔اس کو خفگی کرتا دیکھ مہروشہ کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔

"میں کہہ رہی ہوں نا مجھے آپ کے ساتھ نہیں جانا۔۔۔آپ پلیز جائیں یہاں سے۔۔۔۔"

مہروشہ کی نظر کچھ فاصلے پر کھڑے گاڑی میں سوار افراد پر پڑ چکی تھی۔۔۔وہ انہیں بہت اچھے سے پہچانتی تھی۔۔۔وہ سیٹھ ماجد کے پالتو کتے ہی تھے۔۔۔جو ہر وقت ان کے محلے میں دندناتے پھرتے تھے۔۔

وہ گاڑی میں بیٹھے تھے۔۔ مہروشہ ان کے ہاتھ میں پکڑے ہتھیار دیکھ چکی تھی۔۔۔ وہ اگر اس وقت ارشان کے ساتھ چل پڑتی تو یقیناً ان لوگوں نے ارشان پر گولی چلا دینی تھی۔۔۔

یہی وجہ تھی کہ وہ اسے انتہائی برے لہجے میں وہاں سے جانے کا کہہ گئی تھی اسے۔۔

"تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا۔۔۔ بابا نے منع کیا ہے کہ تم اکیلے کہیں نہیں جا سکتی۔ اسی خاطر اپنا بہت ضروری کام چھوڑ کر لینے آیا ہوں تمہیں۔۔۔ یہ ڈرامے باقی گھر والوں کو دکھانا ابھی چلو میرے ساتھ۔۔۔۔"

ارشان کا میٹر پوری طرح سے گھوم چکا تھا۔۔۔اس نے آگے بڑھ کر اس کی کلائی اپنی گرفت میں جکڑی تھی اور اسے لیے تیز قدموں سے اپنی گاڑی کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

مہروشہ خوفزدہ نگاہوں سے مڑ مڑ کر گاڑی کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔۔اس کی یہ حرکت ارشان کی زیرک نگاہوں سے چھپی نہیں رہ سکی تھی۔۔

کچھ تو تھا جو یہ لڑکی چھپا رہی تھی۔۔۔

ارشان نے اس کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا تھا۔۔ مگر وہ لوگ وہاں سے ہٹ چکے تھے۔۔۔اس لیے ارشان کی نظروں میں نہیں آئے تھے۔۔۔

مہروشہ جانتی نہیں تھی کہ سیٹھ ماجد سے جن لوگوں کو مارنے کی دھمکی دے رہا تھا۔۔ان کو مارنا اتنا آسان نہیں تھا۔۔۔ارشان اسے گاڑی میں بیٹھاتا پوری قوت سے دروازہ بند کرتا ڈرائیونگ سیٹ پر آن بیٹھا تھا۔۔۔

مہروشہ ابھی بھی خوف کے مارے تھر تھر کانپ رہی تھی۔۔۔اس کا دل بہت بری طرح سے دھڑک رہا تھا۔۔۔

چہرے کی رنگت اڑی ہوئی تھی۔۔۔ارشان سختی سے اپنے لب بھینچے اپنے غصے پر قابو پانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔

یہ لڑکی کہاں جانا چاہتی تھی۔۔۔کیا ارادے تھے اس کے۔۔۔۔

اس کا بھائیوں جیسا کزن اس کی محبت میں اپنے گھر والوں تک سے لڑ گیا تھا۔۔۔جبکہ ارشان کو یہ لڑکی کچھ اور ہی لگی تھی۔۔۔

"تم اتنی معصوم ہو نہیں جتنی معصومیت کا ڈرامہ تم کرتی پھر رہی ہو۔۔یہ بات تو میں پہلے دن ہی سمجھ گیا تھا۔۔۔مگر میری ایک بات اچھے سے سن اور سمجھ لو کہ میں ان لوگوں کو بالکل بھی معاف نہیں کرتا جن کے باعث میرے گھر والوں کو زرا سی تکلیف بھی پہنچے۔۔۔

تم نے ابھی کچھ دیر پہلے جو کیا ہے میں نہیں جانتا اس کا مقصد کیا تھا۔۔۔

لیکن اگر تم ہمارے گھر سے جانا چاہتی ہو تو بابا کو اس بارے میں بتا کر جانا۔۔۔اگر تم نے انہیں کسی قسم کی تکلیف پہنچانے کی کوشش کی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔۔۔"

ارشان کا لہجہ انتہائی سرد و دوٹوک تھا۔۔۔مہروشہ کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔وہ کیسے بتاتی اس شخص کو کہ ابھی کچھ دیر پہلے وہ کس عذاب کے زیر اثر تھی۔۔۔

جہاں سے وہ اسے نکال کر لایا تھا۔۔۔مرد کی جانب سے ملا تحفظ کیسا ہوتا ہے آج پہلی بار اس بات کا احساس ہوا تھا۔۔۔اس کن اکھیوں سے ارشان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔اس نے لب سختی سے بھینچ رکھے تھے۔۔۔مضبوط ہاتھ اسٹیرنگ پر جمے ہوئے تھے۔مہروشہ کے بہت سارے خوف ایک دم سے زائل ہوئے تھے۔۔۔

یہ شخص جانے انجانے میں اس پر بہت بڑا احسان کر گیا تھا۔۔۔

اگر وہ اسے زبردستی اپنے ساتھ لے کر نہ آتا۔۔۔اور وہ اسی خوف اور دھمکیوں کے زیر اثر سیٹھ ماجد کے آدمیوں کے پاس چلی جاتی تو

اس کی آگے کی زندگی کا جہنم میں گزرنے والی تھی یہ سوچ کر ہی اس کے رونگھٹے کھڑے ہو گئے تھے۔۔۔۔

اسے تحفظ دینے کی خاطر اس کی ماں نے اپنی زندگی تک گنوا دی تھی۔۔۔وہ اتنی آسانی سے اپنی ماں کی قربانی کیسے رائیگاں جانے دے سکتی تھی۔۔۔

اس نے سوچ لیا تھا اب اسے کیا کرنا تھا۔۔۔

اسے ایمن اور ثمن سے پتا چلا تھا کہ گھر میں اس کے رشتے کی بات چل رہی تھی۔۔۔احمر نے اس کے لیے اپنا رشتہ بھجوایا تھا۔۔۔گھر بھر میں اس نے احمر کی تعریفیں سنی تھیں۔۔۔

سب لوگ ہی تقریباً اس کی تعریف کر چکے تھے۔۔۔اس شخص سمیت۔۔۔

اس نے کن اکھیوں سے برابر بیٹھے ارشان آفندی کو دیکھا تھا۔۔۔جو یقیناً اس وقت اسے بہت بری لڑکی سمجھ رہا تھا۔۔۔

مگر مہروشہ کے دل میں تو اس کی ایک عنایت جم کر رہ گئی تھی۔۔۔وہ نہین جانتی تھی کہ احمر کیسا انسان تھا۔۔۔

مگر اتنا ضرور جان گئی تھی کہ عبداللہ صاحب کے بعد اگر کوئی انسان اسے مکمل تحفظ اور اس کی ہر طرح سے حفاظت کر سکتا تھا تو وہ یہی

تھا۔۔ یہ بات اسے عبداللہ صاحب نے بھی کہی تھی کہ اسے ڈرنے کی ضرورت نہیں تھی اس کے لیے یہاں محافظ موجود تھے۔۔۔

آج ان کے بیٹے نے یہ ثابت کر بھی دیا تھا۔

وہ کئی بار کن اکھیوں سے اس کی جانب دیکھ چکی تھی۔۔۔ جس کا سنجیدہ چیرا بتا رہا تھا کہ وہ کتنے غصے میں ہے۔۔۔

گھر آ آچکا تھا۔۔۔ گاڑی رکتے ہی اس نے مہروشہ کی سائیڈ کا لاک کھول دیا تھا۔۔۔

"مجھے۔۔۔۔"

مہروشہ نے اس کے سامنے اپنی صفائی میں کچھ بولنا چاہا تھا۔۔۔

"آؤٹ۔۔۔۔"

وہ اتنی زور سے دھاڑا تھا کہ مہروشہ خوف سے کانپ گئی تھی۔۔۔

"پلیز آپ اس بارے میں انکل کو۔۔۔۔"

وہ خود نہیں جانتی تھی کہ وہ کیا کہہ رہی تھی۔۔۔اس طرح سے اس کا امیج مزید غلط پوٹرے ہو رہا تھا اس شخص کے سامنے۔۔۔۔

"آئی سیڈ آؤٹ۔۔۔۔"

وہ اس کی کوئی بات سننا ہی نہیں چاہتا تھا۔۔۔

مہروشہ اس کا یہ جلالی انداز دیکھ خاموشی سے باہر نکل گئی تھی۔۔

خوف سے اس کی رنگت زرد پڑ چکی تھی۔۔۔

آنکھوں میں نمی آن ٹھہری تھی۔۔۔یہ شخص اس پر اتنا غصہ کیوں تھا۔۔۔اس نے اتنا غلط بھی تو کچھ نہیں کیا تھا۔۔۔

صفائی تک دینے کا موقع نہیں دیا تھا۔۔۔

مہروشہ کا خوف اس شخص کے لیے مزید بڑھ گیا تھا۔۔۔آنکھوں سے نمی صاف کرتی وہ اندر کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

وہ اس وقت اپنی انگلیاں مسلتی عجیب و غریب کیفیت کا شکار تھی۔۔۔اسے احمر میں کوئی انٹرسٹ نہیں تھا۔۔۔مگر جس طرح سے سیٹھ ماجد اسے دھمکیاں دے رہا تھا۔۔۔

ایسے مضبوط بندھن میں بندھ جانا اس کے لیے بہت ناگزیر پوچکا تھا۔۔وہ کسی بھی قیمت پر اپنے تحفظ پر کمپرومائز نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

یہی وجہ تھی کہ اس نے سوچ لیا تھا وہ احمر سے شادی پر رضامندی دے دے گی۔۔۔وہ بہت اچھا انسان تھا۔۔۔عزت دینے والا۔۔ اب تک جتنی بار بھی اس سے بات ہوئی تھی اس نے بہت اچھے سے مخاطب کیا تھا۔۔

مگر اسکی امی اور بہن کا رویہ اتنا اچھا نہیں تھا۔۔۔ مبشرہ نے تو اب تک اس سے سیدھے منہ بات تک نہیں کی تھی۔۔۔ جبکہ صائمہ بیگم اس کی سلام کے جواب میں اس کا حال پوچھ لیتی تھی۔۔۔

وہ اس وقت لان میں جھولے پر بیٹھی تھی۔۔۔ شاور لے کر آنے کی وجہ سے اس نے اپنے گیلے بال کمر پر کھلے چھوڑ رکھے تھے۔۔۔۔ لائٹ ییلو کلر کے انتہائی خوبصورت لباس میں ملبوس وہ اپنی گود میں رکھی بکس پر نگاہیں گاڑھے ہوئے تھے۔۔۔ اس کا تیسرا سال چل رہا تھا۔۔

وہ بہت زیادہ محنت کر رہی تھی۔۔۔ مگر جو کچھ اسکے ساتھ ہو رہا تھا۔۔۔ وہ چاہ کر بھی مکمل فوکس پڑھائی پر نہیں رکھ پا رہی تھی۔ سیٹھ ماجد کے نجانے کتنے نمبر بلاک کر چکی تھی وہ۔۔۔

پھر نئے نمبر سے کال کرتا تھا وہ۔۔۔ جب وہ کال پک نہیں کرتی تھی تو میسجز پر انتہائی سنگین دھمکیاں دیتا تھا۔۔

وہ اپنے دھیان میں بیٹھی اس وقت پڑھنے کی کوشش کر رہی تھی۔ اس نے گیٹ سے اندر آتی گاڑی کی جانب نہیں دیکھا تھا۔۔۔ مگر گاڑی کے اندر بیٹھے نفوس کی ناگواری بھری نگاہیں اس کھلے پھول کی طرح مہکتی دوشیزہ پر ضرور گئی تھیں۔۔۔

مبشرہ نے اس لڑکی کا حسن دیکھ بے چینی سے پہلو بدلہ تھا۔۔۔

یہ حسن کی مورتی صبح شام ارشان کی آنکھوں کے سامنے تھی۔۔۔

اس کے اندر جلن کا احساس بڑھنے لگا تھا۔اپنے بھائی کو تو چند دنوں میں اس لڑکی کے لیے تڑپتا دیکھ چکی تھی۔۔۔کوئی بھی مرد اس حسن پر پگھل سکتا تھا۔۔

اس نے نظریں موڑ کر ڈرائیونگ سیٹ پر براجمان ارشان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔اس کی نگاہوں کا فوکس اسی لڑکی پر دیکھ مبشرہ کا دل بے کل ہوا تھا۔۔

"مجھے یہ لڑکی بہت چالباز لگتی ہے۔۔۔دِیکھنے میں جتنی معصوم لگتی ہے اندر سے اتنی ہی چالاک بھی ہے۔۔۔میرا تو بالکل بھی دل نہیں ہے کہ اس کی احمر سے شادی ہو۔۔۔مگر وہ کسی کی سن ہی نہیں رہا۔۔۔بس ایک ہی رٹ لگا رکھی ہے۔۔۔شادی کروں گا تو اسی لڑکی سے ورنہ کبھی نہیں کروں گا۔۔۔

نجانے کیا جادو کر دیا ہے میرے بھائی پر اس لڑکی نے۔۔۔تم بھی تو جانتے ہو وہ ایسا کبھی نہیں تھا۔۔۔"

مبشرہ کے لہجے میں نفرت اور جلن کی چنگاریاں جل اٹھی تھیں۔۔۔ اسے پہلے دن سے ہی اس لڑکی کا حسن پسند نہیں آیا تھا۔۔مگر جب

سے صائمہ بیگم نے اسے بتایا تھا کہ یہ کس عورت کی بیٹی تھی اس کی نفرت اور غصہ کہیں زیادہ بڑھ گیا تھا۔۔۔

اس لڑکی کی ماں اس کی مام کو زندگی بھر کی اذیت اور درد دینے کا باعث بنی تھی۔۔۔وہ اس دھوکے کی اذیت اور اپنی پہلی محبت کی ناکامی کو ابھی تک نہیں بھول پائی تھیں۔۔

"نہیں ایسا نہیں ہے۔۔۔اچھی لڑکی ہے وہ۔۔۔تم کچھ زیادہ سوچ رہی ہو۔۔۔"

ارشان صرف احمر کی خاطر ایسا بولا تھا۔۔۔جبکہ مبشرہ کے دل میں اس کی یہ تعریف تیر کی طرح چبھی تھی۔۔۔

اس نے بمشکل مٹھیاں بھینچ لی تھیں۔۔۔اسے اپنی ماں کی کہی بات یاد آئی تھی کہ یہ لڑکی سب کچھ چھین لے گی۔۔۔جیسے سالوں پہلے اس کی ماں نے چھینا تھا۔۔۔

وہ دونوں گاڑی سے نکلتے اندر کی جانب بھر گئے تھے۔۔۔مبشرہ کی نظریں ارشان پر ہی ٹکی ہوئی تھیں۔۔۔جس نے دوبارہ اس لڑکی کی جانب نہیں دیکھا تھا۔۔۔مگر مبشرہ کے اندر تو زہر اتر ہی چکا تھا۔۔۔

"یہ سب بچے ادھر ہیں مہروشہ کہاں ہے۔۔"

آج چھٹی کا دن تھا اس وجہ سے گھر میں سب لوگ ہی جمع تھے۔۔۔مبشرہ بھی وہیں آجاتی تھی۔۔۔

شادی کی تیاریاں زور و شور سے چل رہی تھیں۔۔۔لڑکیاں تو کیا لڑکوں کی شاپنگ بھی پوری نہیں ہو رہی تھی۔۔۔

ایک مہروشہ ہی تھی جسے شاپنگ وغیرہ سے کوئی لینا دینا نہیں تھا۔۔۔ وہ بس اپنی پڑھائی میں مگن تھی۔۔۔

"مہروشہ باہر ہے میں بلا کر لاتی ہوں اسے۔۔۔"

ایمن تیزی سے اٹھی تھی۔۔

اس کی مہروشہ سے بہت اچھی دوستی ہو چکی تھی۔۔وہ بہت محبت کرنے والے سادہ لوح سی لڑکی تھی۔۔۔کچھ ہی وقت میں اس گھر کا حصہ بن چکی تھی۔۔۔

"نانو جان ہم بھی یہیں موجود ہیں۔۔۔ آپ کو اس لڑکی کے سوا کچھ اور دکھائی ہی نہیں دیتا آج کل۔۔۔۔"

مبشرہ کو اس لڑکی کا یہاں بلایا جانا پسند نہیں آیا تھا۔۔۔ اس نے بہت مشکل سے اپنے لہجے کو تلخ ہونے سے روکا تھا۔۔۔

ارشان فریش ہونے روم میں گیا ہوا تھا۔۔

"ارے نہیں بچے ایسی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔ سب بچوں کی اپنی جگہ ہوتی ہے۔۔ وہ بن ماں باپ کی بے ضرر بچی بس دل کے کچھ زیادہ قریب لگنے لگی ہے۔۔۔ بہت خیال رکھتی ہے میرا۔۔۔ پچھلی رات میری طبیعت اچانک سے خراب ہو گئی تھی۔۔۔۔ اس نے

پوری رات جاگ کر میرا خیال رکھا ہے۔۔۔ورنہ اس عمر کی بچیاں تو لاپرواہ سی ہوتی ہیں۔۔"

اماں بی اس کی تعریفیں کرنا شروع ہو چکی تھیں۔۔۔ سیڑھیاں اترتے ارشان نے بھی ان کی بات سنی تھی۔۔۔

"آپ نے بتایا کیوں نہیں دادی ماں۔۔۔ آپ جانتی ہیں آپ ہم سب کے لیے کتنی اہم ہیں۔۔۔"

ارشان کی نظریں اندر آتی مہروشہ پر اٹھی تھیں۔۔۔اماں بی کی طبیعت اتنی خراب تھی اور اس لڑکی نے بتایا تک نہیں تھا۔۔۔

"بیٹا بتایا تو میں نے مہروشہ کو بھی نہیں تھا۔۔۔یہ خود ہی رات کو مجھے دیکھنے کمرے میں چکر لگاتی رہتی ہے۔۔تو اس نے دیکھا۔۔۔میں نے ہی سختی سے منع کیا تھا کہ تم سب کو نہ بتائے۔۔۔سب تھکے ہوئے تھے ایسے ہی پریشان ہوتے۔۔۔"

اماں بی کی بات پر مہروشہ نے اس کی سلگتی نگاہیں خود پر اٹھتی محسوس کی تھیں۔۔۔عجیب انسان تھا یہ۔۔۔کبھی کسی بات پر خوش ہی نہیں ہوتا تھا۔۔۔

مہروشہ سوچ کر رہ گئی تھی۔۔

مبشرہ اتنی دیر سے اسی لڑکی کو مرکز نگاہ دیکھ اب کے اپنا ضبط کھونے لگی تھی۔۔۔ نجانے کیوں اس کی چھٹی حس کچھ غلط ہونے کا الارم دینے لگی تھی۔۔۔۔ ارشان اماں بی کے دائیں جانب بیٹھا تھا۔۔۔

انہوں نے مہروشہ کا ہاتھ تھام کر اسے اپنی بائیں جانب بیٹھا دیا تھا۔۔۔

مبشرہ کی آنکھوں میں مرچیں سی گھل گئی تھیں۔۔ وہ کچھ دیر وہاں بیٹھنے کے بعد کوئی بہانہ بناتی وہاں سے نکل آئی تھی۔۔۔۔

"مام اس لڑکی کا کچھ کریں۔۔۔ برداشت نہیں ہو رہی مجھے وہاں۔۔۔ آفندی ولا جہاں ہر وقت صرف میری تعریفیں ہوتیں تھیں۔۔

وہاں اب اس لڑکی کے گن گائے جا رہے ہیں۔۔۔مام آپ نے برداشت کر لیا مگر میں ارشان کا خود سے دور جانا برداشت نہیں کر پاؤں گی۔۔میں مر جاؤں گی۔۔۔۔ آپ کچھ کریں ورنہ جو میں کروں گی وہ اس لڑکی کو برباد کر کے رکھ دے گا۔۔۔"

اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ کیا کر دے۔۔۔

"ریلیکس مبشرہ۔۔۔ایسا کچھ نہیں ہو گا۔۔۔ارشان محبت کرتا ہے تم سے۔۔۔ کبھی نہیں چھوڑے گا تمہیں۔۔۔۔مجھے کچھ سوچنے دو میں کی کر سکتی ہوں۔۔۔

برداشت تو یہ مجھے بھی نہیں ہے۔۔نہ اس گھر میں اور نہ ہی بہو کے روپ میں۔۔۔ مگر کیا کروں۔۔۔احمر میری کوئی بات سن ہی نہیں رہا۔۔ تمہارے بابا بھی اس کی ہاں میں ہاں ملا رہے ہیں۔۔۔انہیں بھی وہ منحوس لڑکی بہت پسند آئی ہے۔۔۔بھائی صاحب سے دوبار بات بھی کر چکے ہیں۔۔"

صائمہ بیگم اسے کول ڈاؤن کرنے کی کوشش کر رہی تھیں۔۔۔ مگر اس کی بے چینی اور اضطراب بڑھتا کی جا رہا تھا۔۔۔

"آپ اپنی محبت کو بچانے کے لیے کچھ نہیں کر سکیں۔۔میرے لیے بھلا کیا کر سکتی ہیں۔۔۔جو کرنا ہو گا مجھے خود ہی کرنا ہو گا۔۔۔اس لڑکی کو اب مزید برداشت نہیں کر سکتی میں۔۔۔"

مبشرہ انتہائی بد تمیزی سے ماں کو مخاطب کرتی اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

وہ آج تک کبھی کسی لڑکی سے اتنی ان سیکور نہیں ہوتی تھی۔۔جتنی مہروشہ سے ہو رہی تھی۔۔۔

شاید اس کا آفندی ولا کے مکینوں کے قریب ہونا دیکھ نہیں پا رہی تھی وہ۔۔۔اور اس سے بھی بڑھ کر اس کا بے تحاشا حسن۔۔۔اسے ارشان کے حوالے سے کوئی ان سیکوریٹی نہیں تھی۔۔

اسے سو فیصد یقین تھا کہ ارشان کو اس سے کوئی نہیں چھین سکتا تھا۔۔۔۔

اسے نفرت تھی اس لڑکی سے۔۔۔وہ اسے اپنے بھائی کی زندگی میں بھی شامل ہوتے نہیں دیکھ سکتی تھی۔۔اسے اب کچھ ایسا کرنا تھا کہ آفندی ولا کے لوگ خود اسے دھکے مار کر اس گھر سے نکال دیں۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"بیٹے میں خود بھی یہی چاہتا تھا کہ آپ اپنی پڑھائی مکمل کر لیتیں اس کے بعد ہی آپ کی شادی کے حوالے سے سوچا جاتا۔۔۔ آپ مجھے غلط مت سمجھئیے گا۔۔۔ آپ مجھ پر کسی بھی طرح سے بوجھ نہیں ہیں۔۔۔ احمر میرا سگا بھانجا ہے۔۔۔ بہت فرمابردار اور اچھا لڑکا ہے۔۔۔ میری آنکھوں کے سامنے پلا بڑا ہے۔۔۔

میں آپ کے حوالے سے اس پر بھروسہ کر سکتا ہوں۔۔ وہ بہت خوش رکھے گا آپ کو۔۔ اس نے بولا ہے وہ آپ کی پڑھائی اور فیوچر کے حوالے سے کوئی بھی قسم کی روکاوٹ نہیں بنے گا۔۔ میں چاہتا ہوں آپ اس حوالے سے ایک بار سوچیں۔۔۔

یہ بات آپ کی منیبہ آنٹی بھی کر سکتی تھیں آپ سے۔۔۔مگر آپ کو دل سے بیٹی مانا ہے۔۔۔میں نہیں چاہتا آپ کسی بھی طرح کے پریشر میں آئیں۔۔اسی خاطر خود یہ بات کر رہا ہوں آپ سے۔۔

اگر آپ کا دل ایک فیصد بھی اس حوالے سے ڈاوٹ کا شکار ہو اتو آپ انکار کر سکتی ہیں۔۔۔مجھے آپ کا اپنی خوشی اور رضا سے کیا فیصلہ منظور ہو گا۔۔"

پچھلے اتنے دنوں سے عبداللہ صاحب کو صائمہ بیگم اور نعمان صاحب کی اتنی کالز آچکی تھیں۔۔احمر خود بھی اس حوالے سے ان

سے مل چکا تھا۔۔۔اسی لیے منیبہ بیگم اور اماں بی کے کہنے پر وہ اس سے بات کرنے پر راضی ہوئے تھے۔۔۔

اگر احمر کی جگہ کوئی اور رشتہ ہوتا تو وہ اتنی جلد بازی کبھی نہ کرتے۔۔۔مگر احمر بہت اچھا اور سلجھا ہوا لڑکا تھا۔۔۔مہروشہ کے لیے ایک پرفیکٹ میچ ثابت ہو سکتا تھا۔۔

"انکل میرے لیے بھی آپ میرے بابا کی طرح ہیں۔۔۔آپ میرے حوالے سے جو بھی فیصلہ کریں گے وہ بہترین ہی ہو گا۔۔۔آپ کو اس حوالے سے جو بھی مناسب لگے آپ فیصلہ کر سکتے ہیں۔۔۔مجھے کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔۔۔"

اپنی مٹھیوں کو مڑورتے اس نے بہت ساری باتوں کو دھیان میں رکھتے رضامندی دے دی تھی۔۔

شاید اس طرح اس کا سیٹھ ماجد جیسی افریت سے پیچھا چھوٹ جاتا۔۔۔

عبداللہ صاحب نے مزید کچھ دیر اس سے اس حوالے سے بات کی تھی۔۔۔وہ اپنے دل کو پوری طرح سے مطمئین کرنا چاہتے تھے کہ وہ کسی پریشر میں آکر تو ایسا نہیں کر رہی۔۔۔

شاید اتنی محبت سے اس کا سگا باپ بھی اس سے نہ پوچھتا۔۔۔جتنی فکر اور محبت عبداللہ صاحب کے لہجے میں تھا۔۔۔

اس کے سر پر ہاتھ رکھتے ہمیشہ خوش رہنے کی دوا دیتے وہ وہاں سے اٹھ گئے تھے۔۔۔ جبکہ مہروشہ کتنی ہی دیر وہی گم صم سی بیٹھی رہی تھی۔۔۔

نجانے اس کی زندگی کا یہ خوف کب ختم ہونا تھا۔۔۔ کیا اس کی زندگی میں سکون کی گھڑیاں تھیں بھی یا نہیں۔۔۔

اپنے آنسو صاف کرتی وہ کمرے سے نکلی تھی۔۔۔ اسے ایمن، ثمن اور منزہ کے قہقہوں کی آوازیں یہاں تک آ رہی تھیں۔۔۔ اس کے لبوں پر بھی بے اختیار مسکراہٹ آن ٹھہری تھی۔۔۔

کتنی خوبصورت زندگی تھی ان کی۔۔۔اس کی ایسی کیوں نہیں تھی۔۔۔

اپنوں کی محبت اور بے فکری بھری۔۔۔

"مہروشہ پلیز یہ چائے بھائی کو دے آؤ پلیز۔۔۔"

ایمن ایک دم سے اس کے سامنے آتی چائے کا مگ اسے تھماتی تیزی سے نیچے بھاگ گئی تھی۔۔۔وہ سب شاید کرکٹ کھیل رہے تھے۔۔۔

"ہائے اللہ میں کیسے جاؤں ان کے کمرے میں۔۔۔یہ ایمن کی بچی بھی نا۔۔۔۔"

اسے اس گھر میں صرف اس ایک انسان سے بہت خوف محسوس ہوتا تھا۔۔۔

اب اسی کے کمرے میں جانا کسی عذاب سے کم نہیں تھا۔۔۔

مگر سب مرتے کیا نہ کرتے کے مصداق اس نے قدم ارشان کے کمرے کی جانب بڑھا دیئے تھے۔۔۔۔

دروازے پر دستک دیتے وہ چائے پکڑا کر وہیں سے جانے کا ارادہ رکھتی تھی۔۔۔

"کم ان۔۔۔۔"

اندر سے گونجتی گھمبیر آواز پر مہروشہ کی گھبراہٹ میں اضافہ ہوا تھا۔۔۔

"اب کیا کروں۔۔۔؟؟"

وہ بچارگی سے بولی تھی۔۔۔اندر جانے کے سوا کوئی آپشن نہیں تھا۔۔۔اس نے دھیرے سے دروازہ دھکیلا تھا۔۔۔۔۔

سامنے ہی وہ مرر کے سامنے کھڑا شرٹ پہننے کے ساتھ ساتھ فون پر بات کرنے میں مصروف تھا۔۔۔

"تم آج کل کچھ زیادہ نیگیٹو نہیں سوچنے لگ گئی۔۔۔"

وہ شاید فون پر کسی سے بات کر رہا تھا۔۔۔جب اسی لمحے مرر سے اس کی نظر چائے اٹھائے اندر آتی مہروشہ پر پڑی تھی۔۔

"آپ کی چائے۔۔۔"

مہروشہ نے ٹیبل پر چائے رکھتے اسے پکارا تھا۔۔۔۔۔ ٹی پنک کلر کے پرنٹڈ لباس میں بالوں کو چٹیا میں مقید کیے وہ دوپٹے کو کندھوں پر پھیلائے ہوئے تھے۔۔۔سادگی میں بھی قیامت خیز حسن رکھتی تھی وہ۔۔۔

اس کی جھیل سی گہری آنکھیں بہت پر سوز سی تھیں۔۔۔ہر لمحہ ان میں ایک سوگواریت چھائی رہتی تھی۔۔۔جو اس کے حسن کو مزید پر کشش بناتا تھا۔۔۔

"یہ روم میں وہی لڑکی آئی ہے کیا۔۔۔"

اس کی آواز سنتے دوسری جانب مبشرہ کے کام کھڑے ہوئے تھے۔۔۔

"ہاں۔۔۔میں بعد میں بات کرتا ہوں تم سے۔۔۔"

ارشان نے کال کاٹ دی تھی۔۔۔جبکہ مبشرہ کو تو جیسے پتنگے ہی لگ گئے تھے۔۔۔

"بیٹھو۔۔۔۔"

ارشان کو اس سے بات کرنی تھی۔۔۔وہ اتنے وقت سے مصروف تھا۔۔۔ آج موقع مل رہا تھا تو اس نے یہی سوچ کر مبشرہ کی کال کاٹی تھی۔۔۔یہ جانے بغیر کہ اس کے لیے پاگل وہ لڑکی کیا کچھ نہیں سوچ بیٹھے گی۔۔۔

مہروشہ کو حیرت ہوئی تھی کہ وہ اسے اس طرح سے بیٹھنے کو کیوں کہہ رہا تھا۔۔۔ کبھی سیدھے منہ سلام تو کیا نہیں تھا۔۔۔مگر وہ بنا کچھ بولے خاموشی سے صوفے کے کنارے پر ٹک گئی تھی۔۔۔

"میں جاننا چاہتا ہوں کہ اس دن ایسا کیا تھا جس کے باعث تم میرے ساتھ آنے سے بھی انکاری ہو گئی تھی۔۔۔اتنی ڈری گھبرائی ہوئی کیوں تھی۔۔۔اگر کوئی پرابلم ہے تو مجھ سے شیئر کر سکتی ہو۔۔۔میں تمہاری مدد ضرور کروں گا۔۔۔"

یہ لڑکی اس کے بابا کے لیے بہت اہم تھی۔۔۔وہ اب جب بھی اس کے ساتھ بیٹھتے تھے۔۔۔۔اس بارے میں بات ضرور کرتے تھے کہ وہ مہروشہ کو اس کی لائف میں خوش اور سیٹ دیکھنا چاہتے تھے۔۔۔۔

مہروشہ نے پہلی بار اس کے نرم انداز میں بات کرنے پر حیرت سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"نن نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔مجھے کوئی پرابلم نہیں ہے۔۔۔آئم سوری مجھے خود بھی نہیں پتا مجھے اس وقت کیا ہو گیا تھا۔۔مجھے آپ کے ساتھ اس طرح سے بے ہیو نہیں کرنا چاہیے تھا۔۔۔آئم سوری۔۔۔۔"

مہروشہ نے اپنے چہرے پر آن ٹھہری لٹوں کو کپکپاتی انگلیوں سے پیچھے ہٹاتے بہت مشکل بات مکمل کی تھی۔۔۔اس کی نگاہوں کا فوکس خود پر دیکھ وہ بری طرح سے گھبرا گئی تھی۔۔۔

جس کے جواب میں ارشان کے صرف سر اثبات میں ہلایا تھا اور اسے وہاں سے جانے کا بول دیا تھا۔۔۔

مہروشہ اتنی تیزی سے وہاں سے نکلی تھی جیسے نجانے کس خوفناک قلعے سے آزادی ملی ہو۔۔۔

"اف۔۔۔۔مزید اگر کچھ دیر وہاں بیٹھتی تو ضرور میرے دل کو کچھ ہو جانا تھا۔۔۔"

مہروشہ نے روم میں آتے گہرے گہرے سانس لیتے کہا تھا۔۔۔

اس کا دل بہت تیزی سے دھڑک رہا تھا۔۔۔اس شخص کی ڈارک براؤن آنکھوں کی تپش ہمیشہ اس کی سانسیں ایسے ہی روک دیتی تھیں۔۔۔

وہ اپنی کیفیت خود بھی نہیں سمجھ پاتی تھی۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"لگتا ہے توں اتنے آرام سے نہیں سنے گی۔۔اب مجھے اپنا طریقہ اپنانا ہی پڑے گا۔۔۔اس دن تو اپنے اس عاشق کو بلا لیا تھا۔۔۔آج دیکھتا ہوں کون بچاتا ہے تجھے۔۔۔۔"

وہ ابھی کلاسز لے کر نکلی ہی تھی جب سیٹھ ماجد نے اسے پھر سے کال کی تھی۔۔۔اس کا کہنا تھا وہ کالج کے باہر کھڑا تھا۔۔وہ چپ چاپ آکر اس کی گاڑی میں بیٹھ جائے۔۔۔ورنہ وہ اسے خود گھسیٹ کر اپنے ساتھ لے جائے گا۔۔۔"

مہروشہ فون سننے کے بعد تھر تھر کانپ رہی تھی۔۔۔اسے سمجھ نہیں آیا تھا وہ کیا کرے۔۔

باہر کھڑا اس کا ڈرائیور ان غنڈوں کا مقابلہ نہیں کر سکتا تھا۔۔۔اس کا دماغ ماؤف ہو رہا تھا۔۔۔جب اچانک اس کی انگلیاں آپ ہی آپ ارشان آفندی کا نمبر ملا گئی تھی۔۔

اس انسان سے ایک بار تحفظ مل چکا تھا۔۔۔اسے لگا تھا شاید اس بار بھی وہی اس کو بچا سکتا تھا۔۔۔

"آپ۔۔۔آپ مجھے کالج سے پک کرنے آسکتے ہیں کیا۔۔۔؟ پلیز۔۔"

اس کی کانپتی آواز ارشان کی سماعتوں سے ٹکراتا اس کی پیشانی شکن آلود کر گیا تھا۔۔۔

"کیا ہوا تم ٹھیک ہو۔۔؟؟ روکیوں رہی ہو اس طرح سے۔۔۔"

ارشان جو مبشرہ کو شاپنگ کروانے کے بعد اب اس کے ساتھ لنچ کر رہا تھا مہروشہ کی آواز سن کر تشویش کا شکار ہوا تھا۔۔۔جبکہ

مبشرہ نے خفگی کے مارے اپنی مٹھیاں بھینچ لی تھیں۔۔۔۔یہ لڑکی ہر بار ان کے درمیان مداخلت کرتی تھی۔۔۔

"تم پریشان مت ہو میں آرہا ہوں۔۔۔۔"

مہروشہ نے اسے کچھ نہیں بتایا تھا بس روئے جارہی تھی۔۔۔جس پر ارشان فوراً اپنی جگہ سے اٹھا تھا۔۔

مبشرہ سے لنچ ادھورا چھوڑ کر جانے پر معذرت کرتا وہ باہر نکل گیا تھا۔۔۔

"اب نہیں چھوڑوں گی میں تمہیں۔۔۔ہمارے بیچ گھسنے کی کوشش کر رہی ہو نا تم۔۔۔۔اب تمہیں کہیں رہنے کے قابل نہیں چھوڑوں گی۔۔۔"

مبشرہ بھی تیزی سے باہر نکلی تھی۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"تھینک گاڈ آپ آ گئے۔۔۔میں بہت زیادہ ڈر گئی تھی۔۔۔"

مہروشہ اسے کالج کے داخلی دروازے سے اندر آتے دیکھ بھاگ کر اس کے قریب آئی تھی۔۔۔

"ہوا کیا ہے تم اتنی گھبرائی ہوئی کیوں ہو۔۔۔"

ارشان نے اس کا پسینے سے تر چہرا دیکھ پوچھا تھا۔۔۔وہ بہت ریش ڈرائیونگ کر کے آیا تھا۔۔۔عبداللہ صاحب ملک سے باہر تھے۔۔۔ اس لڑکی کی خاص زمہ داری اسے ہی سونپ کر گئے تھے۔۔

"وہ۔۔۔وہ آپ گاڑی میں بیٹھیں۔۔میں آپ کو سب بتاتی ہوں۔۔۔"

مہروشہ پوری طرح سے کانپ رہی تھی۔۔۔ارشان اسے لیے اپنی گاڑی کی جانب بڑھا تھا۔۔۔

گاڑی میں بیٹھتے مہروشہ کی نظریں بیک ویو مرر پر تھیں۔۔۔۔دو سیاہ گاڑیاں کالج سے نکلتے ہی ان کے پیچھے پیچھے آنے لگی تھیں۔۔۔

"اب بتاؤ کیا پرابلم ہے۔۔۔؟؟"

ارشان کی گھمبیر آواز گاڑی میں گونجی تھی۔۔۔

مہروشہ کی نظریں تو پیچھے آتی گاڑیوں پر تھی۔۔۔وہ اس کی بات سن ہی نہیں رہی تھی۔۔۔۔

"آپ پلیز گاڑی تھوڑا جلدی چلائیں۔۔۔"

مہروشہ نے اس کی بات کا جواب دیئے بغیر بار بار پیچھے چھوڑ مڑ کر دیکھتے کہا تھا۔۔۔

"تم مجھے کچھ بتاؤ گی کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔۔۔اور یہ کس کی گاڑیاں آ رہی ہیں ہمارے پیچھے۔۔۔"

ارشان نے گاڑی تیز کرنے کے بجائے سپیڈ سلو کرتے گاڑی ایک سائیڈ پر روک دی تھی۔۔

"ی یہ کیا کر رہے ہیں آپ۔۔۔؟؟ پلیز گاڑی چلائیں۔۔ووو۔۔۔وہ لوگ مار دیں گے ہمیں۔۔۔"

مہروشہ کی رنگت خطرناک حد تک سرخ پڑ چکی تھی۔۔۔

اس نے گھبراہٹ کے عالم میں ارشان کا بازو اپنی گرفت میں دبوچتے اسے گاڑی چلانے کو کہا تھا۔۔۔ مگر ارشان سرد تاثرات سے اسے گھورتا سب بتانے کو کہہ رہا تھا۔۔۔وہ گاڑیاں اب ان کے آگے آن رکی تھیں۔۔۔

مہروشہ کے چہرے پر موت سا سناٹا پھیل گیا تھا۔۔

اس نے درزیدہ نگاہوں سے اس گاڑی میں سے نکلتے افراد کو دیکھا تھا۔۔۔ان میں ماجد نہیں تھا مگر اس کے قریبی لوگ موجود تھے۔۔۔

"نن نہیں آپ باہر مت جایئے گا۔۔۔یہ یہ بہت برے لوگ ہیں۔۔۔یہ آپ کو مار دیں گے اور مجھے یہاں سے لے جائیں گے۔۔۔۔"

مہروشہ نے اس کا بازو تھام کر اسے باہر جانے سے روکنا چاہا تھا۔۔۔وہ خوف سے کپکپاتی غیر محسوس طریقے سے اس کے بہت قریب سرک آئی تھی۔۔۔

ارشان نے نگاہیں موڑ کر اس کی جھیل سی گہری آنکھوں کو خوف میں ڈوبے دیکھا تھا۔۔۔

"ڈونٹ وری۔۔۔میرے ہوتے ہوئے تمہیں کوئی کچھ نہیں کہہ سکتا۔۔۔گاڑی سے باہر مت نکلنا۔۔۔چاہے کچھ بھی ہو جائے۔۔۔۔"

اپنے بازو سے اس کی گرفت ہٹاتا وہ باہر کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

جبکہ مہروشہ کو اپنی سانسیں رکتی محسوس ہوئی تھیں۔۔۔وہ سہمی نگاہوں سے اسے ان لوگوں سے بات کرتے دیکھ رہی تھی۔۔۔جن میں سے ایک نے آگے آکر اس سے کوئی بکواس کی تھی۔۔جس کا جواب ارشان نے ایک زوردار پنچ اس کے چہرے پر رسید کر کے دیا تھا۔۔۔

مہروشہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے اس سر پھرے انسان کو دیکھ رہی تھی۔۔۔جو ان اسلحے سے لیس افراد کے سامنے ڈٹ کر کھڑا تھا۔۔۔

اس کے ہاتھ اٹھانے پر ان سب نے ایک ساتھ گنز ان لاک کرتے اس پر تان دی تھیں۔۔۔مہروشہ کے لبوں سے بے ساختہ چیخ بر آمد ہوئی تھی۔۔۔

ان سب نے مڑ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"اٹھا کر لاؤ اس لڑکی کو۔۔۔۔"

ماجد کے خاص آدمی نے جس سے ارشان بات کر رہا تھا اس نے اپنے آدمی کو اشارہ کیا تھا۔۔۔

"خبر دار۔۔۔کوئی اس کی جانب نہیں بڑھے گا ورنہ میں کسی کو نہیں چھوڑوں گا۔۔۔"

ارشان آگے بڑھتے شخص کو گردن سے دبوچتا روک گیا تھا۔۔۔

"کیوں اپنی جان کے دشمن ہو رہے ہو ڈاکٹر صاحب۔۔۔ہماری تم سے کوئی دشمنی نہیں ہے۔۔۔اس لڑکی کو ہمارے ساتھ آنے دو۔۔ تم جانتے نہیں ہو اصل بات۔۔۔اس لیے بیچ میں پڑ کر اپنا نقصان مت کرو۔۔اس لڑکی کو خود ہی ہمارے حوالے کر دو۔۔۔"

وہ لوگ ارشان کو تعاون کرنے کو کہہ رہے تھے۔۔۔انہیں حیرت ہو رہی تھی کہ یہ شخص کیسے ایک انجان لڑکی کے لیے اپنی زندگی داؤ پر لگا رہا تھا۔۔۔مگر وہ یہ نہیں جانتے تھے کہ یہ زمہ داری اسے اس

کے باپ نے سونپی تھی۔۔۔جسے پورا کرنے کی خاطر وہ کسی بھی حد تک جا سکتا تھا۔۔۔

وہ لوگ پولیس چوکی سے تھوڑے سے فاصلے پر ہی تھے۔۔۔اگر گولی چلا دیتے تو پکڑا جانا تھا۔۔یہی وجہ تھی کہ وہ ابھی ڈرا دھمکا کر یہ کرنا چاہتے تھے۔۔۔مگر وہ یہ نہیں جانتے تھے کہ سامنے کھڑا شخص گاڑی میں بیٹھی لڑکی کو اپنی عزت مان چکا تھا۔۔۔

وہ جان دے سکتا تھا مگر کسی کو اپنی عزت پر ہاتھ ڈالتے نہیں دیکھ سکتا تھا۔۔۔۔

ان کی بات ابھی مکمل بھی نہیں ہوئی تھی جب ارشان آگے بڑھتا ان پر ٹوٹ پڑا تھا۔۔۔وہ ایک بلیک بیلٹ تھا۔۔ جس ک مقابلہ کرنا ان کرائے کے غنڈوں کے بس کی بات نہیں تھی۔۔

مہروشہ گاڑی میں بیٹھی پھٹی پھٹی آنکھوں سے یہ منظر دیکھ رہی تھی۔۔

وہ انہیں بری طرح سے پیٹ رہا تھا۔۔۔۔

وہ پانچ کے قریب لوگ اس اکیلے کو نہیں سنبھال پا رہے تھے۔۔۔ جب اسی لمحے ان میں سے ایک غنڈے نے ارشان پر گولی چلا دی تھی۔۔۔مہروشہ گاڑی میں بیٹھ پر چیخ پڑی تھی۔۔

لاک کھولتی وہ تیزی سے گاڑی سے نکلی تھی۔۔۔گولی ارشان کے بازو پر لگی تھی۔۔

"یہ کیا کیا تم نے۔۔۔؟؟بھاگو یہاں سے۔۔۔۔"

وہ گولی چلانے والے شخص پر چلاتے اپنے زخمی ساتھیوں کو گاڑی میں ڈالتے لنگڑاتے ہوئے خود بھی گاڑی میں جا بیٹھے تھے۔۔۔اس اکیلے شخص نے بنا کسی ہتھیار کے ان کو بری طرح سے پیٹ ڈالا تھا۔۔۔۔

گولی لگنے کے بعد بھی ارشان آفندی رکا نہیں تھا۔۔۔اس کا بس چلتا تو ان کی چمڑی ادھیڑ دیتا۔۔

مہروشہ تو اس کے بازو سے نکلتا خون دیکھ کر ہی بے ہوش ہونے کے قریب ہوئی تھی۔۔۔

"آپ کا بہت خون نکل رہا ہے۔۔۔پلیز جلدی سے ڈاکٹر کے پاس چلیں۔۔۔۔"

مہروشہ روتے کانپتے اس کے قریب آتی اس کا بازو تھام گئی تھی۔۔۔

ارشان نے خونخوار نگاہوں سے اسے گھورا تھا۔۔۔

"گاڑی میں آکر بیٹھو۔۔۔تمہاری خبر تو بعد میں لیتا ہوں میں۔۔۔۔ کب سے یہ تمہیں بلیک میل کر رہے تھے۔۔۔۔بتایا کیوں نہیں تم نے۔۔۔۔؟"

ارشان کی خفگی پر مہروشہ کا خوف مزید بڑھ گیا تھا۔۔۔ گولی بازو کو چھو کر گزر گئی تھی۔۔۔اس نے پولیس والوں کو کال کرتے ان غنڈوں کے حوالے سے بتایا تھا۔۔۔اور خود اسے ساتھ آنے کا کہتا گاڑی میں آن بیٹھا تھا۔۔۔

"آپ کا بہت زیادہ خون بہہ رہا ہے۔۔۔پلیز پہلے ہاسپٹل چلیں۔۔۔"

مہروشہ کے آنسوؤں رکنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے۔۔۔وہ اس کے ساتھ فرنٹ سیٹ پر آن بیٹھتی روتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

ارشان نے اس پورے وقت میں پہلی بار اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

وہ سرخ و سفید شفاف رنگت اور دلکش نقوش سے سجے چہرے سے بے دردی سے آنسو رگڑتی، لرزتے کانپتے نازک سراپے کے ساتھ جس کا دوپٹہ اس کے کندھے پر جھول رہا تھا۔۔اس حسین دوشیزہ کا یہ قیامت خیز خود سے لاپرواہ سراپا کسی کے لیے بھی ایمان شکن ثابت ہو سکتا تھا۔۔

ارشان نے لمحے کے ہزارویں حصے میں اپنی نگاہیں چرائی تھیں۔۔۔ اپنے باپ سے اس لڑکی کی حفاظت کرنے کا وعدہ کیا تھا۔۔۔اور اپنے باپ سے کیا وعدہ تو وہ جان پر کھیل کر بھی پورا کر سکتا تھا۔۔

یہ معمولی گولی اس کا کچھ نہیں بگاڑ پائی تھی۔۔۔

ایک ڈاکٹر ہونے کی وجہ سے اس کی گاڑی میں ہمیشہ میڈیکل باکس رہتا تھا۔۔۔ مگر اس کی اپنی گاڑی سروس کے لیے گئی ہوئی تھی۔۔۔

وہ اس وقت عبداللہ صاحب کی گاڑی میں تھا۔۔۔

"کوئی کپڑا وغیرہ ہے تمہارے پاس۔۔۔۔"

اسے خون روکنے کے لیے اپنے زخم پر پٹی باندھنی تھی۔۔۔

"جی ہے۔۔۔۔"

مہروشہ کے جلدی سے پرس سے اپنا دوپٹہ نکال کر اس کی جانب بڑھایا تھا۔۔۔ جسے لیتے ارشان نے اپنی زخم پر کس پر وہ باندھ دیا

تھا۔۔۔اس کی گاڑی فون سے بھر چکی تھی۔۔۔مہروشہ ساکت سی بیٹھی اسے تکے جارہی تھی۔۔۔

اسے لگا تھا وہ آج نہیں بچ پائے گی۔۔۔مگر اس شخص نے اسے بچالیا تھا۔

آج تک اسے کبھی کسی مرد کی جانب سے ایسا تحفظ نہیں ملا تھا جو یہ انسان اسے دے گیا تھا۔۔۔وہ یک ٹک بیٹھی نے خود سی اس وجیہہ شخص کو تکے جارہی تھی۔۔

اسی لمحے ارشان نے بھی نگاہیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جس پر گڑ گڑاتے اس نے نظروں کا زاویہ بدل دیا تھا۔۔۔

اس کا دل عجیب سے احساسات سے بھرنے لگا تھا۔۔۔ آنسو بار بار آنکھوں کی حدوں کو توڑتے گالوں پر لڑھک رہے تھے۔۔۔۔

نجانے یہ کس بات کا احساس تھا جو اسے اتنا رلا رہا تھا۔۔۔۔

خوف تھا، بچ جانے کی خوشی یا کوئی اور احساس۔۔۔۔

کچھ دیر بعد ارشان کے گاڑی گھر کی دروازے پر روک دی تھی۔۔۔۔ مہروشہ کو لگا تھا وہ ہاسپٹل جائے گا۔۔۔ مگر اس نے پہلے اسے ڈراپ کیا تھا۔۔۔

"آپ۔۔۔۔"

مہروشہ بے چینی کے عالم میں اسے تکتی ابھی گاڑی سے نکلی ہی نہیں تھی۔۔

ارشان کے بازو پر بندھا اس کا دوپٹہ پوری طرح سے سرخ ہو چکا تھا۔۔۔

"تم اندر جاؤ۔۔۔اس بارے میں کسی کو کچھ بھی مت بتانا۔۔۔آئی سیڈ اٹ آ گین۔۔۔۔اس بارے میں تم کسی کو کچھ نہیں بتاؤ گی۔۔۔"

ارشان کی بات پر مہروشہ اثبات میں سر ہلاتے اسے تکتی گاڑی سے نکل گئی تھی۔۔۔اس کا پورا وجود لرز رہا تھا۔۔اسے محسوس ہو رہا تھا جیسے اسے کچھ ہو جائے گا۔۔۔۔

اس شخص کی تکلیف اس سے دیکھی نہیں جا رہی تھی۔۔۔جس کی وجہ ہی وہی تھی۔۔۔

اس کے نکلتے ہی ارشان گاڑی نکال لے گیا تھا۔۔۔جبکہ مہروشہ نے اپنے حلیے کی جانب دیکھا تھا۔۔۔اس کی کریم کلر کی شال پر ارشان کے خون کے قطرے واضح تھے۔۔۔اس نے شال کو اس جگہ سے فولڈ کر دیا تھا۔۔۔

وہ تیز قدموں سے اندر کی جانب بڑھتی کسی کی نظروں میں آئے بغیر اپنے کمرے میں آگئی تھی۔۔۔

ایمن ابھی یونیورسٹی سے لوٹی ہی نہیں تھی۔۔وہ کافی دیر سکتے کے عالم میں ایسے ہی بیٹھی رہی تھی۔۔۔۔اس کے لباس پر بھی خون کے نشان تھے۔۔۔۔

اسے ایک دم سے احساس ہوا تھا کہ اگر کسی نے اسے ایسے دیکھ لیا تو وہ سچ کسی سے چھپا نہیں پائے گی۔۔۔اور وہ شخص جو اسے انتہائی سنگین لہجے میں وارننگ کر کے گیا تھا وہ اسے چھوڑے گا نہیں۔۔۔

اس نے پہلے اٹھ کر شاور لیا تھا اور اس لباس کو فولڈ کرتی اپنی کبڈ میں رکھ گئی تھی۔۔۔

مسلسل اتنے وقت کی زہنی دباؤ کی وجہ سے اس کا سر درد سے پھٹ رہا تھا۔۔۔اسے لگا تھا کہ سیٹھ ماجد پھر سے اسے ڈرائے دھمکائے گا۔۔۔اس بار اس کی دھمکیاں پہلے سے بھی زیادہ سنگین ہو نگی۔۔۔

مگر ایسا نہیں ہوا تھا۔۔۔

اسے دوبارہ سے ایسی کوئی کال نہیں آئی تھی۔۔۔وہ شاور لے کر کمرے سے نکل آئی تھی۔۔۔کیا پتا ارشان کی کوئی خیر خبر ہو۔۔۔

مگر وہاں اس نے منیبہ بیگم کو کال کر کے کہہ دیا تھا کہ اسے کسی سمینار کے سلسلے میں کچھ دنوں کے لیے ایبٹ آباد جانا تھا۔۔۔

شاید وہ اپنے زخم کی وجہ سے کچھ وقت سائیڈ پر رہنا چاہتا تھا۔۔۔۔

کتنے اچھے سے وہ شخص اس کا راز رکھ گیا تھا۔۔۔ کسی کو اس بارے میں کچھ نہیں بتایا تھا۔۔۔

یقیناً اگر اس کے گھر کے کسی بھی فرد کو پتا چل جائے کہ اس کی وجہ سے ان کا لاڈلا سپوت کس مصیبت میں پھنسا ہے۔۔۔۔

یہ لوگ اس سے نفرت ہی کریں گے۔۔۔۔۔

اس نے اس بات کا اتنا ڈیپریشن لیا تھا۔۔۔ کہ نہ وہ پڑی سکی تھی اور نہ ہی اسے نیند آئی تھی۔۔۔یہی وجہ تھی کہ صبح تک وہ بہت تیز بخار میں تپ رہی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"میری بچی کو پتا نہیں اچانک سے کیا ہو گیا۔۔۔۔ہے بھی تو اتنی معصوم اور پیاری سی لگ گئی ہو گی کسی کی نظر۔۔۔"

اماں بی اس کے سرہانے بیٹھیں اس کے ماتھے پر ٹھنڈے پانی کی پٹیاں رکھتی پریشانی زدہ لہجے میں بولی تھیں۔۔۔مہروشہ کو بہت تیز بخار تھا۔۔۔اترنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔

گھر کی خواتین اسی کے پاس ہی بیٹھی تھیں۔۔

عدیم چچا کا بڑا بیٹا جواد جو ارشان کے ہم عمر تھا۔۔۔اس نے اپنی پسند سے ایک سال پہلے شادی کی تھی مبشرہ کے چچا کی بیٹی فارینہ سے۔۔۔۔جس مزاج میں بہت حد تک مبشرہ جیسی ہی تھی۔۔۔

گھر والوں کے ساتھ تو بالکل ٹھیک رہتی تھی۔ مگر یہ بیڈ پر بے سدھ پڑی لڑکی اسے کچھ خاص پسند نہیں آئی تھی۔۔۔ مبشرہ اس کے یہاں آنے سے پہلے ہی اسے اس لڑکی کے بارے میں بہت کچھ بتا چکی تھی۔۔یہی وجہ تھی کہ اسے اس لڑکی کا یہاں ہونا ایک آنکھ نہیں بھایا تھا۔۔۔

وہ دونوں میاں بیوی ایک سال سے لندن میں ہی مقیم تھے۔۔۔

جہاں جواد اپنے تایا اور بابا کی کھولی گئی کمپنی کی نیو برانچ کو سیٹ کر رہا تھا۔۔۔

اب اس پر کام بھی مکمل ہو چکا تھا۔۔۔اور ساتھ ہی اسے اپنے دو بہترین کزنز دوست کی شادی کی خبریں بھی سنائی دے رہی تھیں۔۔۔یہی وجہ تھی کہ وہ دونوں لوٹ آئے تھے۔۔۔اپنے بھرے پڑے خاندان کو چھوڑ کر پردیس میں رہنا بہت مشکل تھا۔۔۔یہی وجہ تھی کہ وہ لوٹ آئے تھے۔۔۔

"میری جان آنکھیں کھولو تھوڑا سا کچھ کھالو۔۔۔"

امبرین بیگم نے آگے بڑھتے اسے اٹھایا تھا اور منیبہ بیگم دھیرے دھیرے اسے سوپ پلانے لگی تھیں۔۔۔اس نے کچھ کھایا پیا ہی نہیں تھا۔۔اس کے بخار کا زور اب ٹوٹ رہا تھا۔۔

فارینہ یہ منظر تکتی چہرے پر ناپسندیدگی بھرے تاثرات سناتی وہاں سے نکل آئی تھی۔۔۔

"تم ٹھیک کہہ رہی ہو۔۔۔یہ لڑکی تو بڑی عجیب سی لگ رہی ہے۔۔کیسے کچھ ہی دنوں میں سب کو اپنے آگے پیچھے لگا لیا ہے۔۔۔تایا ابو بھی کتنی بار کال کر کے اس کی خیریت کا پوچھ چکے ہیں۔۔۔'

فارینہ کو بھی یہ سب ایک آنکھ نہیں بھایا تھا۔۔۔۔

"یہ لڑکی مظلوم بن کر سب کے دلوں میں اپنی جگہ بنا چکی ہے۔۔۔

ان سب کو کیا کہوں میرا تو اپنا بھائی اس کا دیوانہ ہوا پڑا ہے۔۔۔اب

کسی بھی طرح کر کے ہمیں اس لڑکی کو یہاں سے نکالنا ہو گا۔۔کل

جس طرح اس نے ارشان کو میرے پاس سے بلوایا ہے میں وہ

انسلٹ کبھی نہیں بھول سکتی۔۔۔"

مبشرہ اندر سے جل رہی تھی۔۔۔اسے ابھی تک یہی سمجھ نہیں آ رہا

تھا کہ آخر ایسا کیا ہوا تھا کہ یہ اس قدر شدید بخار میں تپ رہی تھی

اور ارشان اچانک سے ایبٹ آباد چلا گیا تھا۔۔۔

جبکہ اس کے شیڈول میں ایسا کچھ نہیں تھا۔۔۔ارشان کام کے دوران کسی سے بات نہیں کرتا تھا۔۔۔

اسی خاطر اس کے صرف اسے کل ایبٹ آباد جانے کا بتایا تھا۔۔۔

اس کے بعد ان دونوں کی کوئی بات نہیں ہوئی تھی۔۔۔۔

مبشرہ کا دماغ اس وقت سے گھوما ہوا تھا۔۔۔

"ہم اس لڑکی کے بارے میں کچھ نہیں جانتے مبشرہ۔۔۔۔پہلے اس کے قریب آکر اس کے بارے میں سب جاننا ہو گا اور پھر اسے اپنے جال میں پھنسانا ہو گا۔۔۔"

اس کی کہی بات پر مبشرہ بھی ایگری کرتی تھی۔۔۔۔

"ٹھیک کہہ رہی ہیں آپ۔۔۔ چلیں پھر آتی ہوں میں بھی اپنی ہونے والی بھابھی کی عیادت کو۔۔۔ماما بھی اس لڑکی کو اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ دیکھ کر بہت زیادہ ٹینشن لے رہی ہیں۔۔۔جب بھی آفندی ولا سے واپس آتی ہیں ان کا بی پی ہی شوٹ کر جاتا ہے۔۔۔ میں نے تو آج آنے سے ہی منع کر دیا ہے۔۔۔پہلے اس لڑکی کو راستے سے ہٹانا ہو گا۔۔۔"

مبشرہ کے لہجے میں مہروشہ کے لیے بے پناہ نفرت تھی۔۔۔اس کے ہمیشہ آفندی ولا میں اپنی تعریفیں سنی تھیں۔۔۔وہ خاندان ہی پہلی

لیڈی ڈاکٹر تھی۔۔۔اور ایک انتہائی ذہین اور قابل لڑکی تھی۔۔۔

اس کا حسن بھی کسی سے کم نہیں تھا۔۔۔

مگر مہروشہ جیسی معصومیت اور بے پناہ پرکشش حسن اس کے پاس نہیں تھا۔۔۔اور جس طرح سے اس لڑکی کو پزیرائی ملتی تھی۔۔۔وہ دیکھ مبشرہ اندر تک جل بھن اٹھتی تھی۔۔۔

اس کے پچھلے گریڈز دیکھ کر ارشان نے بھی اس کی سرسری سی تعریف کی تھی۔۔۔جو مبشرہ کے سینے میں تیر کی طرح چبھی تھی۔۔۔

ارشان کو بات بات پر ان سیکور رہونے والی لڑکیاں بالکل بھی پسند نہیں تھیں۔۔۔

یہی وجہ تھی کہ مبشرہ اس کے سامنے ایسی کوئی بات نہیں کرتی تھی۔۔۔وہ اس کے لیے ایک پرفیکٹ لڑکی بن کر رہنا چاہتی تھی۔۔۔

مگر اندر ہی اندر وہ جل کر کوئلہ ہو چکی تھی۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"مہروشہ تم تو پہلی بار آئی ہو گی نا ایسے مالز میں شاپنگ کرنے۔۔۔"

وہ سب لیڈیز اس وقت شہر کے سب سے بڑے شاپنگ مال میں موجود تھیں۔۔۔جہاں آج انہوں نے برائیڈل ڈریسز سلیکٹ کرنے تھے۔۔۔مہروشہ کو اس سب کا کوئی آئیڈیا نہیں تھا۔۔۔وہ تو آنا بھی نہیں چاہتی تھی مگر منیبہ بیگم کے کہنے پر اسے آنا پڑا تھا۔۔۔

ارشان نے ابھی تھوڑی دیر تک ان کو جوائن کرنا تھا۔۔۔مہروشہ اور مبشرہ کے ساتھ احمر، صائمہ بیگم، فارینہ اور منیبہ بیگم آئی ہوئی تھیں۔۔۔

مبشرہ اور فارینہ پورا وقت مہروشہ کے ساتھ ساتھ ہی تھیں۔۔۔وہ احمر کو اس کے پاس آنے کا موقع ہی نہیں دے رہی تھیں۔۔۔کبھی

وہ اس سے بہت اچھے سے بات کرتی تھیں تو کبھی اس پر ایسے ہی طنز کرتے اس کا کانفیڈنس توڑ کر رکھ دیتی تھیں۔۔۔۔اس کی زرد پڑتی رنگت دیکھ مبشرہ کو دلی سکون مل رہا تھا۔۔۔

اس لڑکی کو اس کی اصل اوقات دکھانے کی خاطر تو وہ اسے اپنی ساتھ لائی تھیں۔۔۔ورنہ مبشرہ کا ارادہ تو ارشان کے ساتھ الگ سے شاپنگ پر جانے کا تھا۔۔۔

مگر وہ احمر کو اس لڑکی کے ساتھ تنہائی سونپ کر اسے مزید اس کی معصومیت کا گرویدہ نہیں ہونے دینا چاہتی تھی۔۔

مہروشہ نے اسے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔۔۔وہ بہت ہی صبر و تحمل کے ساتھ ان کی ہر بات سن رہی تھی۔۔۔اسے مبشرہ اور فارینہ دونوں ہی ایک مزاج کی لگی تھیں۔۔۔ اپنے آپ کو بہت اعلیٰ اور برتر سمجھنے والیں۔۔۔

مگر احمر اس لحاظ سے بہت اچھا تھا۔۔۔اسے جس انسان کے ساتھ رہنا تھا وہ اچھا تھا اسے کسی اور کی پرواہ ہی نہیں تھی۔۔احمر کی بولتی گہری نگاہیں اسے پورا وقت خود پر محسوس ہوتی رہی تھیں۔۔۔

"مہروشہ یہ ڈریس اچھا ہے تم پر بہت سوٹ کرے گا۔۔۔۔"

فارینہ نے ایک مہرون رنگ کا لہنگا دیکھا تھا اس کے لیے۔۔۔

مہروشہ تو وہاں ٹیچو بنی کھڑی تھی۔۔۔اسے جو بھی دلوا دیتے اس نے لے لینا تھا۔۔۔

"نہیں یہ نہیں۔۔۔میں نے مہروشہ کے لیے پنک کلر کر ڈریس سلیکٹ کر لیا ہے۔۔۔یہ وہی پہنیں گی۔۔۔"

اسے اپنے عقب سے احمر کی آواز سنائی دی تھی۔۔۔

جبکہ فارینہ اور مبشرہ کے چہرے پر ناگواری بھرے تاثرات پھیل گئے تھے۔۔۔

"کہاں ہے ڈریس دیکھاؤ مجھے بھی۔۔۔۔"

ان دونوں کی شادی ایک ہی دن ایک ہی وینو پر ہونے والی تھی۔۔۔ مبشرہ تصور بھی نہیں کر سکتی تھی کہ یہ لڑکی اس سے زیادہ پیاری لگے۔۔۔

"سرپرائز ہے۔۔۔ ویڈنگ ڈے پر ہی دیکھ سکو گی تم لوگ بھی۔۔۔"

احمر نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔ جب اسی لمحے ارشان کو اندر داخل ہوتے دیکھ مبشرہ کے چہرے پر بہار آن ٹھہری تھی۔۔۔

مہروشہ نے بھی پلٹ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ایک ہفتے بعد وہ لوٹا تھا۔۔۔کل رات ہی اس کی واپسی ہوئی تھی۔۔۔مگر مہروشہ اسے ابھی دیکھ رہی تھی۔۔۔

اس نے ایک سرسری سی نگاہ مہروشہ پر ڈالی تھی اور پھر اپنی نگاہیں مبشرہ پر فوکس کی تھیں۔۔۔جو دل وجان سے اس کی منتظر تھی۔۔۔

مبشرہ کو اس کے سامنے اور کچھ دکھائی ہی نہیں دیتا تھا۔۔۔وہ سب کو فراموش کرتی اس کا ہاتھ تھام کر آگے بڑھ گئی تھی۔۔۔

مہروشہ کے نگاہیں اٹھا کر ان دونوں کی جانب دیکھا تھا۔۔اس شخص نے نجانے ایسا کیا کیا تھا کہ اس کی جان ان غنڈوں سے پوری طرح

سے چھوٹ گئی تھی۔۔۔اس نے عبداللہ صاحب کو بھی اس حوالے سے کچھ نہیں بتایا تھا۔۔۔

ہر جانب سے اس کا پردہ رکھ لیا تھا۔۔۔

وہ اس کا شکریہ ادا کرنا چاہتی تھی۔۔۔وہ دل سے اس کی مشکور تھی۔۔۔مگر اس وقت تو ایسا کوئی موقع نہیں تھا اس کے پاس۔۔۔

"کافی پینے چلیں گی میرے ساتھ۔۔۔۔"

احمر نے بہت نرمی سے اسے پکارا تھا۔۔۔مہروشہ تھوڑی گھبراہٹ کا شکار ہوئی تھی۔۔۔۔

"ارے مہروشہ تمہارا ہونے والا شوہر ہے۔۔۔اتنی گھبرانے کی کیا بات ہے۔۔۔جاؤ احمر کے ساتھ۔۔۔۔شادی سے پہلے تھوڑی بہت انڈرسٹینڈنگ تو ہونی چاہیے نا۔۔۔"

فارینہ کے فورس کرنے پر مہروشہ اس کے ساتھ چل دی تھی۔۔۔ اس نے جیولری دیکھتے کاؤنٹر پر اپنا موبائل رکھا تھا۔۔۔جو نا محسوس طریقے سے فارینہ اپنے پرس کے نیچے چھاتی اپنی جانب کھسکا گئی تھی۔۔۔

مہروشہ کو اس طرح سے فون کی عادت نہیں تھی۔۔۔وہ بھی نے دھیانی میں بنا موبائل کا خیال کیے احمر کے ساتھ وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔

"کچھ تو ملے گا ہی سہی اس میں۔۔۔۔تمہارا اتنا سٹینڈرڈ نہیں ہے میڈم کہ تم ہماری برابری پر آسکو۔۔۔۔تمہاری اوقات تو ہمارے ملازمین سے شادی کرنے کی بھی نہیں ہے۔۔۔اس حسن کے بل بوتے پر تم احمر کو پھانس چکی ہو۔۔۔مگر یہ شادی ہم ہونے نہیں دیں گے۔۔۔۔"

فارینہ پچھلے ایک ہفتے سے وہ سب کچھ برداشت کر رہی تھی جو مبشرہ اسے بتا چکی تھی۔۔

وہ گھر بھر کی فیورٹ بن چکی تھی۔۔۔اماں بی، منیبہ تائی اور امبرین چچی کو اس کے سوا کچھ بھی نظر نہیں آ رہا تھا۔۔امبرین بیگم اسے کئی بار کہہ چکی تھیں کہ مہروشہ سے تھوڑی بہت کوکنگ ہی سیکھ لو۔۔۔ کیونکہ جواد کھانے کا بہت شوقین تھا۔۔۔گھر پر تو منیبہ بیگم اور امبرین بیگم ملازمین کے ساتھ مل کر خود ہی کھانا بناتی تھیں۔۔۔مگر اسے ہمیشہ باہر جانے پر یہی شکایت رہتی تھی کہ فارینہ کو کھانا بنانا نہیں آتا تھا۔۔۔

اسے ہو ٹلنگ کرنی پڑتی تھی۔۔۔ جس سے اکثر اس کی طبیعت خراب رہتی تھی۔۔۔۔

مہروشہ کو مسرت بیگم نے پڑھائی کے ساتھ ساتھ گھر داری بھی سکھائی تھی۔۔۔

اس کی خوش اخلاقی اور معصومیت نے تو سب کو اپنا گرویدہ کیا ہی تھا۔۔ مگر ہر ویک اینڈ پر وہ جو لذیذ ڈش بنا کر سب کو کھلاتی تھی سب اپنی انگلیاں چاٹتے رہ جاتے تھے۔۔۔

فارینہ کو اس وقت سے مہروشہ پر بہت زیادہ غصہ تھا۔۔۔

رہی سہی کسر مبشرہ کی باتوں نے پوری کر دی تھی۔۔۔

فارینہ اس کے موبائل کی ایک ایک ایپ چیک کر رہی تھی۔۔۔

جب اس کی نظر میسجز والے فولڈر پر گئی تھی۔۔۔۔ جسے اوپن کرتے ہی اسے جو کچھ پڑھنے کو ملا تھا اس کے چہرے پر پراسرار مسکراہٹ آن ٹھہری تھی۔۔۔۔

"اوہ تو تمہاری زندگی کا ایک پہلو ایسا بھی ہے۔۔۔ تم کتنی عقلمند ہو فارینہ۔۔۔۔ آئم امپریسڈ۔۔۔"

وہ اپنا ہی کندھا تھپتھپاتی خود کو شاباشی دے گئی تھی۔۔۔اس نے وہ سارے نمبر نوٹ کر لیے تھے۔۔۔۔ جن سے مہروشہ کو مختلف وقت میں دھمکی آمیز میسیجز کیے گئے تھے۔۔۔

بلاک لسٹ میں بھی ایسے بہت سارے نمبرز اور میسیج تھے۔۔۔۔

فارینہ نے ان سب کو اپنے نمبر پر ٹرانسفر کیا تھا۔۔۔اور مہروشہ کا موبائل وہیں سائیڈ پر رکھ دیا تھا۔۔۔وہ سوچ چکی تھی اب اسے کیا کرنا تھا۔۔اس کے چہرے پر مکروہ مسکراہٹ بکھری ہوئی تھی۔۔۔

کچھ دیر بعد اسے ارشان اور مبشرہ آتے دکھائی دیئے تھے۔۔۔۔ان کے پیچھے آتے ملازم نے ان کے شاپنگ بیگز اٹھا رکھے تھے۔۔۔

"ہو گئی تم دونوں کی شاپنگ۔۔۔۔"

لبوں پر جاندار مسکراہٹ سجائے اس نے پوچھا تھا۔۔۔۔

"یس بہت زبردست ڈریس سلیکٹ کیا ہے ہم نے۔۔۔احمر اور مہروشہ کہاں ہیں۔۔۔ نظر نہیں آرہے۔۔۔۔"

صائمہ بیگم اور منیبہ بیگم ان کے سامنے ہی نیچے والے پورشن پر گئی تھیں۔۔اب ان دونوں کو نہ دیکھ اس نے حیرت سے پوچھا تھا۔۔

"کافی پینے گئے ہیں۔۔مہروشہ کا دل چاہ رہا تھا۔۔۔۔"

فارینہ کی بات پر وہ اثبات میں سر ہلا گئی تھی۔۔۔جبکہ موبائل پر مصروف ارشان نے کوئی ری ایکشن نہیں دیا تھا۔۔۔اسے کوئی کال آنے لگی تھی تو وہ سائیڈ پر ہو گیا تھا۔۔

"کیا ہوا ہے۔۔۔ مسکرا تو ایسے رہی ہیں جیسے کوئی کارون کا خزانہ ہاتھ لگ گیا ہو۔۔۔ میں نے آپ سے بولا تھا اسے احمر کے ساتھ مت جانے دیجیئے گا۔۔۔ میں زرا دیکھ کر آتی ہوں انہیں۔۔۔ پھر میرے بھائی کو اپنی معصومیت سے بت و قوف بنا رہی ہو گی۔۔۔"

مبشرہ نے جانا چاہا تھا مگر فارینہ اس کا بازو پکڑ کر روک گئی تھی۔۔۔۔ اور مہروشہ کے موبائل میں ملی چیٹ اور انجان نمبرز سے آئی دھمکیوں کے بارے میں سب بتانے لگی تھی۔۔

مبشرہ خوشی اور حیرت کے ملے جلے تاثرات کے ساتھ کھڑی اسے دیکھ رہی تھی۔۔

"آپ سچ کہہ رہی ہیں۔۔۔؟؟"

مبشرہ کا بس نہیں چل رہا تھا یہیں پر خوشی سے جھومنے لگ جائے۔۔۔

"اس لڑکی نے اس بارے میں کسی کو کچھ نہیں بتایا۔۔۔ہم اسے اس سب کے بارے میں بلیک میل کر کے اسے اس شادی سے انکار کرنے پر مجبور کر سکتی ہیں۔۔۔"

فارینہ کی بات پر مبشرہ نے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔

"نہیں ہم ایسا کچھ نہیں کریں گے۔۔۔اگر صرف شادی سے ہی انکار کروانا ہوتا تو میرے پاس بہت طریقے تھے۔۔۔مجھے یہ لڑکی اپنی

لائف میں کسی بھی قیمت پر برداشت نہیں ہے۔۔ ہمیں اب کچھ ایسا کرنا ہو گا کہ آفندی ولا کے لوگ اس سے بے پناہ نفرت کریں۔۔ اور خود دھکے مار کر اسے باہر نکالیں۔۔۔"

مبشرہ کی نفرت اس کے لیے فارینہ کی نفرت سے کہیں زیادہ تھی۔۔۔ اسے ڈر تھا کہ کہیں جو کچھ اس کی ماں کے ساتھ ہوا وہ اس کے ساتھ نہ ہو۔۔ وہ پہلے دن سے اس لڑکی کے حسن سے خائف تھی۔۔۔

یہ جانتے ہوئے بھی کہ ارشان بچپن سے اس کا تھا۔۔ اسے چھوڑ کر کبھی کسی اور طرف نہیں دیکھا تھا۔۔

اب جب ان کی شادی ہو رہی تھی تو وہ ایسا کیسے کر سکتا تھا۔۔۔۔ مگر اس کی ان سیکیورٹی ہمیشہ سے ایسی ہی تھی ارشان کے معاملے میں۔۔ اور اب مہروشہ کے آنے کے بعد وہ کافی بڑھ چکی تھی۔۔

شاپنگ مال سے نکلتے وجود مبشرہ نے نہ محسوس طریقے سے ایک ایکسٹرا بیگ مہروشہ کے سامان کے ساتھ رکھ دیا تھا۔۔۔۔ جس کے اندر کیا تھا یہ ان دونوں کے سوا کوئی نہیں جانتا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

مہروشہ مغرب کے بعد پڑھنے کے لئے بیٹھی تھی اور اب رات کے بارہ بج رہے تھے۔ اسکی کمر بالکل اکڑ چکی تھی۔۔

کچھ دنوں بعد اس کی شادی کے فنکشن کے شروع ہو جانے تھے۔۔۔

جس میں اس کی پڑھائی کا بہت حرج ہو جانا تھا۔۔۔اسی لیے وہ ابھی بہت زیادہ وقت دے رہی تھی پڑھائی ہو۔۔۔فارینہ اور مبشرہ تو روز ہی شاپنگ کے لیے یا کبھی پارلر نکل جاتی تھیں۔۔۔ مبشرہ نے ہاسپٹل سے چھٹیاں لے لی تھیں۔۔۔جبکہ ارشان کی ایسی کوئی تیاریاں نہیں تھیں اسی خاطر وہ شادی کے دنوں میں ہی چھٹیاں لینے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔۔

وہ دونوں اپنی شادی کو لے کر بہت زیادہ خوش نظر آرہے تھے۔۔۔

مبشرہ جب بھی آفندی ولا آتی تھی اس کی کھکھلاہٹیں پورے آفندی

ولا میں گونج اٹھتی تھیں۔۔احمر بھی بہت خوش تھا۔۔۔ایک وہی تھی جو ابھی تک یہ ہی فیصلہ نہیں کر پائی تھی کہ اس شادی کے لیے رضامندی دے کر اس نے ٹھیک کیا تھا یا نہیں۔۔۔

کہیں وہ اس شخص ہے ساتھ کوئی زیادتی تو نہیں کر رہی تھی۔۔۔

یہی سوچ کر وہ اب آہستہ آہستہ خود کو نارمل کرنے کی اور اس رشتے کو قبول کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔احمر بہت اچھا انسان تھا۔۔۔ان دونوں کی زندگی بہت اچھی گزر سکتی تھی۔۔۔

وہ جب بھی احمر کے بارے میں کچھ ایسا سوچنے لگتی تھی تو اس کے سامنے صائمہ بیگم کی ناپسندیدہ نگاہیں آن ٹھہرتی تھیں۔۔۔۔ان کے

انداز میں اسے اپنے لیے زرا سی گرمجوشی اور محبت نظر نہیں آئی تھی۔

جیسے منیبہ بیگم کے انداز میں مبشرہ کے لیے ہوتی تھی۔ویسا کچھ نہیں تھا۔۔

اسے یہی لگتا تھا کہ شاید وہ اس شادی پر خوش نہیں تھیں۔۔ مگر عبداللہ صاحب کے سامنے تو بار بار انہوں نے ہی رشتہ مانگا تھا۔۔۔

ایسی بہت سی سوچیں اس کے دماغ کو الجھا دیتی تھیں۔۔۔

وہ انہیں سوچوں میں گم نیچے آگئی تھی۔۔۔اس کا آج رات گئے تک پڑھنے کا ارادہ تھا۔۔۔

چائے پی کر وہ اپنا دماغ فریش کرنا چاہتی تھی۔۔کچن میں کھڑے ہو کر اس نے ابھی دودھ نکالا ہی تھا جب اسے کچن کے دروازے پر آہٹ محسوس ہوئی تھی۔۔

اس نے فوراً پلٹ کر اس جانب دیکھا تھا۔۔جب سامنے کھڑے ارشان کو دیکھ اس کے لبوں پر چند سیکنڈز کے لیے مسکراہٹ ابھر کر معدوم ہوئی تھی۔۔

اسے اپنی بے وقوفی یاد آئی تھی۔۔۔

"السلام وعلیکم۔۔۔۔"

مہروشہ نے اسے مخاطب کرنے میں پہل کی تھی۔۔۔وہ شاید فون پر مصروف تھا۔۔۔

اس کے لبوں پر چھائی مسکراہٹ بتا رہی تھی کہ دوسری جانب موجود انسان مبشرہ ہی ہو سکتی تھی۔۔۔۔

"وعلیکم السلام۔۔۔۔"

ارشان نے اندر داخل ہوتے اس کے سلام کا جواب دیا تھا۔۔۔جبکہ مبشرہ جو اسے اپنی شاپنگ کے بارے میں بتا رہی تھی۔۔مہروشہ کی آواز اس کی سماعتوں تک بھی با آسانی پہنچ گئی تھی۔۔

"یہ اس وقت کیا کر رہی ہے کمرے سے باہر۔۔۔۔"

وہ غصے سے تپ اٹھی تھی۔۔ مگر ارشان کے سامنے بولی کچھ نہیں تھی۔۔

"میں چائے بنانے لگی تھی آپ کے لیے بھی بنادوں۔۔۔۔"

مہروشہ نے جھجھکتے پوچھا تھا۔۔

"ہاں بنادو۔۔۔۔ود آؤٹ شوگر۔۔۔۔"

اس نے وہیں کرسی گھسیٹ کر بیٹھتے جواب دیا تھا۔۔

اس کی نظریں ایک بار ہی مہروشہ کی جانب اٹھی تھیں۔۔۔ مہرون رنگ کے گرم سوٹ میں وہ اپنے کندھوں کے گرد گرم شال لپٹے ہوئے ہمیشہ کی طرح بہت ہی سادہ سے حلیے میں کھڑی تھی۔۔۔۔

اس کے سیاہ بالوں کی چٹیا شال کے نیچے سے اس کی کمر پر جھول رہی تھی۔۔۔اس کی خود اس لڑکی سے اب تک اتنی بات نہیں ہوئی تھی جتنی مبشرہ اسے اس کے بارے میں بتا چکی تھی۔۔۔۔

مبشرہ کے مطابق یہ بہت تیز لڑکی تھی۔۔۔معصومیت کا صرف ناٹک کرتی تھی۔۔۔۔

جبکہ ارشان کو ایسا کچھ نہیں لگا تھا۔۔۔مبشرہ کے مطابق یہ لڑکی جان بوجھ کر لڑکوں کو اپنی جانب متوجہ کرتی تھی۔۔۔

جبکہ ارشان کو ایسا بھی کچھ نہیں لگا تھا۔۔۔وہ ایک ہی گھر میں رہتے تھے۔۔۔اس لڑکی کے کبھی اس سے بے فضول بات کرنے کی کوشش تک نہیں کی تھی۔۔۔

بلکہ وہ اس سے بات کرتی ہی نہیں تھی۔۔۔اسامہ اور طلحٰہ سے وہ بالکل ایمن اور ثمن کی طرف کسی مذاق کرتی نظر آتی تھی۔۔۔وہ بھی اسے بہن مانتے تھے۔۔۔۔

"یہ لڑکی رات گئے گھر میں اکیلے کیوں دندناتی پھرتی ہے۔۔۔گھر کے لوگ اسے اپنا مانتے ہیں۔۔۔مگر ہے تو وہ غیر ہی نا۔۔۔وہاں سب نامحرم ہیں اس کے۔۔۔اسے احتیاط کرنی چاہیے۔۔۔۔"

مبشرہ چاہ کر بھی خود کو بولنے سے روک نہیں پائی تھی۔۔۔

"تمہارا کہنے کا مطلب ہے اس گھر کے مرد اچھے نہیں ہیں۔۔۔اسے بچ کر رہنا چاہیے۔۔۔۔۔"

ارشان کو مبشرہ کی یہ بات بالکل بھی پسند نہیں آئی تھی۔۔۔

"نن نہیں میرا یہ مطلب نہیں ہے۔۔۔گھر کے سب لوگوں کی گواہی تو میں آنکھیں بند کر کے دے سکتی ہوں۔۔۔مجھے بس یہ لڑکی ٹھیک نہیں لگتی۔۔۔یہ چھوٹے گھروں کی لڑکیاں بہت چالاک ہوتی ہیں۔۔۔۔"

مبشرہ اسے سمجھانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔ مگر ارشان آفندی ہمیشہ اپنی نظروں سے دیکھنے کا عادی تھا۔۔۔ وہ کسی کی سنی سنائی پر یقین نہیں کرتا تھا۔۔۔

"اوہ رئیلی۔۔۔ تمہیں اتنی نالج کس نے دی ہے۔۔۔۔"

ارشان کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ جو پورا دن اس سے وقت نہ دینے کی شکایت کرتی تھی۔۔۔ اس وقت جب وہ اسے وقت دیتا تھا تو وہ مہروشہ کو ڈسکس کرنے کیوں بیٹھ جاتی تھی۔۔۔ یہ اس کا آج کا نہیں روز کا معمول تھا۔۔۔۔

"میری بات پر یقین مت کرو تم اور احمر۔۔۔۔ مگر ایسی لڑکیوں کے کارنامے زیادہ وقت کے لیے چھپتے نہیں ہیں۔۔۔ جلد ہی اس کے بھی اصل رنگ سامنے آجائیں گے۔۔۔۔"

یہ الفاظ ادا کرتے اس کا لہجہ بہت عام سا تھا۔۔۔ مگر اس کی آنکھوں پر اسراریت بہت کچھ کہہ رہی تھی۔۔۔

جو اس وقت ارشان دیکھ نہیں سکتا تھا۔۔۔

"میرے خیال میں تمہیں بہت نیند آرہی ہے۔۔۔ تمہیں ابھی سونا چاہیے صبح بات کریں گے۔۔۔۔"

ارشان اب مزید یہ مہروشہ نامہ مزید نہیں سنتا تھا۔۔۔اسی خاطر اس کے مبشرہ کو مزید کچھ بولنے کا موقع دیئے بغیر خدا حافظ کہتے کال کاٹ دی تھی۔۔۔۔

وہ اسی مزاج کا تھا۔۔۔اسے جو باتیں پسند نہیں تھیں۔۔۔اس نے اپنے قریبی لوگوں کو بتا رکھی تھیں۔۔۔پھر بھی جب ان باتوں کا خیال نہیں رکھا جاتا تھا تو وہ ایسے ہی اگنور کرنے کا ہنر بہت اچھے سے جانتا تھا۔۔۔

جو ابھی کافی دیر سے مبشرہ کو اسی ٹاپک پر بحث کرتے دیکھ اس نے کیا تھا۔۔

"آپ کی چائے۔۔۔۔"

مہروشہ نے اس کے سامنے ٹیبل پر چائے رکھی تھی۔۔۔۔ مبشرہ کی باتوں کا ہی اثر تھا کہ ارشان کی نظریں بار بار اس لڑکی کا جائزہ لے رہی تھیں۔۔۔

وہ اسے ان تمام باتوں سے بالکل مختلف لگی تھی۔۔۔جو اس کے سامنے چائے کا مگ رکھے خود اپنا مگ اٹھائے وہاں سے جانے لگی تھی۔۔۔جب ارشان نے اسے آواز دے کر روک دیا تھا۔۔۔

"بیٹھو یہاں۔۔۔ بات کرنی ہے تم سے۔۔۔۔"

ارشان کے بلانے پر مہروشہ تھوڑا گھبرائی تھی۔۔۔رات کا وقت تھا۔۔۔انہیں اس طرح اگر بیٹھے کوئی دیکھ لیتا تو دماغ میں کوئی بھی منفی سوچ جا سکتی تھی۔۔۔

مگر اس شخص کے سرد و سپاٹ تاثرات کے آگے وہ کچھ نہیں کہہ پاتی تھی۔۔۔اب بھی بنا کچھ بولے اس کے سامنے ٹک گئی تھی۔۔

"کیا تم واقعی نہیں جانتی کہ وہ کون لوگ تھے۔۔۔؟؟ دیکھو اگر تم ان کے بارے میں کچھ بھی جانتی ہو تو مجھے بتا دو۔۔۔ایسے نہ ہو یہ لوگ پھر تمہارے لیے کوئی مسئلہ بنائیں۔۔۔وہ انتہائی خطرناک

لوگ تھے۔۔۔لڑکیوں کی سمگلنگ اور اسی طرح کے گھناؤنے کانوں میں ملبوس پائے گئے ہیں۔۔۔"

ارشان نے ان پانچوں افراد کو اریسٹ تو کروالیا تھا مگر اگلے دن ہی اسے خبر ملی تھی کہ ان سب کو پولیس کسٹڈی میں ہی زہر دے کر مروادیا گیا تھا۔۔۔جس بات پر اس کی تشویش مزید بڑھ گئی تھی۔۔۔

اس نے مہروشہ کو خوفزدہ ہونے کے خیال سے اس بارے میں مزید کچھ نہیں بتایا تھا۔۔۔۔

"میں نہیں جانتی۔۔۔مجھے ایک دو دن سے وہ لوگ خوفزدہ کر رہے تھے۔۔۔میں نے سیریس نہیں لیا۔۔۔انہیں اگنور کر دیا۔۔۔۔مجھے نہیں پتا تھا وہ ایسا کریں گے۔۔۔۔"

مہروشہ کی انگلیاں چٹخارتے نگاہیں جھکائے جھوٹ بول گئی تھی۔۔۔۔اگر اس وقت سامنے مسرت بیگم بیٹھی ہوتیں تو وہ ایک پل میں سمجھ جاتیں کے ان کی بیٹی جھوٹ بول رہی ہے۔۔۔کیوں کہ وہ کب بھی جھوٹ بولتی تھی اس کی نظریں جھکی ہوئیں اور انگلیوں ایسے ہی مڑی ہوتی تھیں۔۔۔

مگر ارشان آفندی ابھی اس کے بارے میں اتنا سب نہیں جانتا تھا۔۔۔کچھ دیر اس کی جھکی گھنیری پلکوں کو گھورتے رہنے کے بعد اس نے اسے جانے کا کہہ دیا تھا۔۔۔۔

اس کی جانب سے اجازت ملتے ہی وہ اپنی جگہ سے اٹھی تھی۔۔۔

جب جلد بازی کی وجہ سے اس کا پیر بہت بری طرح سے ٹیبل سے ٹکرا گیا تھا۔۔۔

"آرام سے کیا ہو گیا ہے۔۔۔کھا نہیں جاؤں گا تمہیں۔۔۔"

ارشان نے یہ بات پہلے دن سے ہی نوٹ کر رکھی تھی کہ وہ اس سے بہت زیادہ ڈرتی تھی۔۔۔

"جی۔۔۔۔"

مہروشہ اپنی ایک اور بے وقوفی اور اس کے طنز پر سرخ ہوتے چہرے کے ساتھ چائے کا مگ وہیں چھوڑتی مڑتے مڑتے پلٹی تھی۔۔۔۔

"اب کیا ہوا۔۔۔؟؟"

اسے پلٹتے دیکھ ارشان کرسی سے ٹیک لگائے بیٹھے چائے کا مگ اپنے لبوں سے لگاتے پوچھا تھا۔۔۔

"وہ مجھے شکریہ ادا کرنا تھا آپ کا۔۔۔ آپ نے میری مدد۔۔۔۔"

مہروشہ نگاہیں جھکائے ایسے بول رہی تھی جیسے وہ شکریہ ادا نہیں کر رہی بلکہ اپنے کسی جرم کا اقرار کر رہی ہو۔۔۔۔

"بابا کے تمہاری زمہ داری سونپی تھی مجھے۔۔وہاں میرے گھر کی کوئی بھی عورت ہوتی میں اسی حد تک جاتا۔۔۔"

ارشان نے اس کی بات بیچ میں ہی کاٹ دی تھی۔۔مہروشہ کی نظریں اس لمحے اس کی جانب اٹھی تھیں۔۔

اس کی ڈارک براؤن گہری مقناطیسی نگاہوں سے ایک پل کو ٹکرائی تھیں۔۔۔اس لمحے اس کے پورے وجود میں ایک عجیب سا احساس سرایت کر گیا تھا۔۔۔کیونکہ وہ بھی اسی کی جانب ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

مہروشہ کی نگاہیں زمین میں گڑھ گئی تھیں۔۔۔

"آپ کا زخم کیسا ہے اب۔۔۔۔؟؟"

مہروشہ نے نوٹ کیا تھا وہ اپنے بازو کے حوالے سے بالکل بھی احتیاط نہیں کر رہا تھا۔۔۔ایک ڈاکٹر ہونے کے باوجود۔۔۔

جب سے وہ واپس آیا تھا مسلسل بازو ہلائے جا رہا تھا۔۔۔بینڈ تج تو دکھائی ہی نہیں دے رہی تھی۔۔

مہروشہ کی کٹی ہوئی سیاہ لٹ بار بار اس کے چہرے کو چھو رہی تھی۔۔۔۔اس کے ناک میں پہنی نتھ کم روشنی میں جگمگا رہی تھی۔۔۔اس کے چہرے پر یہ نتھ بہت زیادہ سوٹ کرتی تھی۔۔۔

اس کے چہرے کی معصومیت کو کئی گنا بڑھا دیتی تھی۔۔۔

"بہت بہتر ہے۔۔۔۔"

ارشان نے اس کے چہرے سے نظریں ہٹاتے جواب دیا تھا۔۔۔

کیونکہ اس نے نوٹ کیا تھا اس کے دیکھنے پر یہ لڑکی بے انتہا سرخ ہو جاتی تھی۔۔۔پہلے اسے یہ بات اپنا وہم ہی لگتی تھی۔۔۔

مگر ہر بار ایسا ہی ہوتا تھا۔۔

"چائے بہت اچھی بنائی ہے تم نے۔۔۔۔"

وہ جانے لگی تھی جب ارشان کی گھمبیر بھاری آواز اس کی سماعتوں سے ٹکرائی تھی۔۔۔اب تک گھر کے سبھی لوگ اس کے کھانے کی تعریف کر چکے تھے۔۔۔ارشان نے اب تک اس کا کھانا تو نہیں کھایا

تھا مگر اس کی جانب سے کی گئی یہ تعریف بھی مہروشہ کو بہت اچھی لگی تھی۔۔۔

"شکریہ۔۔۔۔"

اس نے سر اٹھایا ضرور تھا مگر اس بار اس کی جانب دیکھنے کی کوشش نہیں کی تھی۔۔۔

"بیٹھو اور چائے پی کر جاؤ۔۔۔"

ارشان اپنی جگہ سے اٹھتا اسے اس کی ادھوری چھوڑی چائے کی جانب دھیان دلواتا خود کچھ سے نکل گیا تھا۔۔۔

جبکہ مہروشہ کو اپنی گھبراہٹ اور بوکھلاہٹ پر شدید تاؤ آیا تھا۔۔۔

اس شخص کے سامنے وہ اتنی جھلی کیوں بن جاتی تھی۔۔۔وہ چائے کا مگ لبوں سے لگائے اس شخص کے سامنے سرزد کی جانے والی اپنی بے وقوفیوں پر ہنس رہی تھی جب اسے ایک بار پھر سے کچن میں آہٹ محسوس ہوئی تھی۔۔۔

اس نے پلٹ کر دیکھا تھا۔۔۔اسے یہی لگا تھا شاید ارشان پھر سے کوئی شے لینے آیا ہے۔۔۔

مگر سامنے نائٹ ڈریس میں کھڑی فارینہ کو دیکھ وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔۔فارینہ کے قہر آلود نگاہوں سے ٹیبل پر پڑے دو مگ دیکھے تھے۔۔۔۔

"ارشان ابھی یہاں سے نکل کر گیا ہے۔۔۔کیا ہو رہا تھا یہاں۔۔۔۔؟؟"

فارینہ تفتیشی انداز میں اس کی جانب بڑھی تھی۔۔۔

"جی۔۔۔۔؟؟"

مہروشہ اس کی شکی نگاہوں پر گڑبڑا سی گئی تھی۔۔۔

"میرے سامنے یہ معصوم بننے کی ایکٹنگ تو بالکل بھی مت کرنا بی بی۔۔۔تم جیسی لڑکیوں کی ساری چالبازیاں جانتی ہوں میں۔۔۔احمر کو پھانس کر سکون نہیں ملا جو اب ارشان پر ڈورے ڈالنے لگی ہو۔۔۔

وہ احمر کی طرح سیدھا سادہ اور بے وقوف ہر گز نہیں ہے جو تم جیسی لڑکی کی ان ڈرامہ بازیوں میں آ سکے۔۔۔۔"

فارینہ کے منہ میں جو بھی آ رہا تھا وہ بولے جا رہی تھی۔۔۔اسے مبشرہ نے ہی فون کیا تھا اور یہاں آنے کو کہا تھا۔۔۔

مبشرہ کب سے فون کر رہی تھی۔۔اس کی آنکھ لیٹ کھلی تھی۔۔۔ اور یہاں آتے اس کا دماغ غصے سے ماؤف ہونے لگا تھا کہ پچھلے پندرہ منٹس سے یہ دونوں ایک ساتھ کچن میں تھے۔۔۔

ایک تو اس کی نیند بھی خراب ہوئی تھی دوسرا وہ وقت پر پہنچ بھی نہیں سکی تھی۔۔۔

اسے خود غصہ آرہا تھا کہ ارشان نے مبشرہ کی کال کاٹ دی تھی اور وہ اس لڑکی کے پاس اتنی دیر رہا تھا۔۔۔

"آپ یہ کیسی باتیں کر رہی ہیں۔۔۔پلیز ایسا مت بولیں۔۔۔میں نے ایسا کچھ نہیں کیا۔۔۔"

مہروشہ کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے اس کے اتنے گھناؤنے الزامات پر۔۔

"میرے سامنے یہ اداکاری کرنے کی کوشش ہرگز مت کرو۔۔تم ایک ساتھ دو دو شکار کرنے کی کوشش کر رہی ہو مگر یاد رکھنا تمہیں

ایک بھی نہیں ملے گا۔۔۔بہت جلد تمہیں اس گھر سے باہر نہ پھینکوا دیا تو میرا نام بھی فارینہ جواد نہیں۔۔۔۔"

فارینہ اس پر بھڑکتی وہاں سے نکل گئی تھی۔۔

جبکہ مہروشہ کتنے ہی پل وہاں سے ہل بھی نہیں پائی تھی۔۔۔اسے اتنا تو پتا تھا کہ یہ لوگ اسے پسند نہیں کرتی تھیں۔۔۔مگر اتنی نفرت اور بری سوچ ہو گی اس کے بارے میں اسے بالکل بھی اندازہ نہیں تھا۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"کتنی پیاری لگ رہی ہو تم۔۔۔۔"

وہ بیوٹیشن سے تیار ہو کر مرر کے سامنے آن کھڑی ہوتی خود کو بھی نہیں پہچان پائی تھی۔۔

آج ان کی ہلدی اور مہندی کا فنکشن تھا۔۔۔وہ اس وقت زرد اور پنک امتزاج کے نہایت ہی خوبصورت کامدار لہنگے میں ملبوس پوری طرح سے سفید اور زرد پھولوں کی جیولری سے سجی نظر لگ جانے کی حد تک پیاری لگ رہی تھی۔۔

مبشرہ نے سیلون سے ہی تیار ہو کر ہال پہنچنا تھا۔۔جبکہ مہروشہ کے منیبہ سے کہہ کر گھر میں ہی تیار ہونے کو ترجیح دی تھی۔۔۔

باقی سب لوگ ہال میں جا چکے تھے۔۔۔۔ابھی گھر پر اس کے پاس ملازمین کے علاوہ ایمن، طلحہ ہی موجود تھے۔۔۔ جن کے ساتھ تھوڑی دیر تک اس کے ہال پہنچنا تھا۔۔۔

ایمن نے اسے بتایا تھا کہ ارشان ابھی کچھ دیر پہلے ہی گھر آیا تھا۔۔۔۔وہ بھی تیار ہو رہا تھا۔۔۔

مہروشہ بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔۔جس کے ساتھ ہی اس کے چہرے پر چھائی سوگواریت اسے مزید دلکش بنا رہی تھی۔۔۔

اس کے کانوں میں صائمہ بیگم کی صبح کی کہی زہر آلود باتیں گونج رہی تھیں۔۔۔

وہ شگن دینے آئی تھیں اسے اپنے خاندان کی عورتوں کے

ساتھ۔۔۔جب اس کے پاس بیٹھتے جب ہونے والی ساس پیار اور

محبت سے پیش آتی تھیں۔۔۔اس کی ساس نے انتہائی نفرت سے

اس کو مخاطب کیا تھا۔۔۔

"اگر مجھ پر ہوتا تو میں تمہیں کبھی اپنے گھر کی بہو بنانا پسند نہ

کرتی۔۔۔بہو تو کیا میں تمہیں اپنے گھر کی نوکرانی تک نہ

بناؤں۔۔۔۔تم اس قابل نہیں ہو۔۔۔احمر پر نجانے کیا جادو کر دیا

ہے تم نے کہ وہ اس وقت صرف تمہارے ہی گن گا رہا ہے۔۔۔مگر

فکر مت کرو۔۔۔۔بہت جلد اس کا یہ بھوت بھی اتر جائے گا۔۔۔

اور اس دن میں تمہیں ہاتھ سے پکڑ کر گھر سے نکالوں گی۔۔۔

شدید نفرت کرتی ہوں میں تم سے۔۔۔۔تم مجھے اپنی بہو کے روپ

میں بالکل بھی قبول نہیں ہو۔۔۔۔"

وہ سب کے سامنے چہرے پر بہت نرم مسکراہٹ سجائے زہر خند لہجے

میں اسے یہ سب بولتیں وہاں سے اٹھ گئی تھیں۔۔۔جبکہ مہروشہ

پھٹی پھٹی آنکھوں سے ان کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔۔اگر وہ ایسا

نہیں چاہتی تھیں تو انہوں نے رشتہ مانگا ہی کیوں تھا۔۔۔

مہروشہ کا دماغ ماؤف ہونے لگا تھا۔۔۔اسے اپنی ماں کی اس لمحے شدت سے یاد آئی تھی۔۔۔دل چاہا تھا پوری دنیا سے چھپ کر ان کے آنچل میں پناہ گزیں ہو جائے۔۔۔جیسے ہمیشہ ہوتی آئی تھی۔۔۔۔

ان سب کے جانے کے بعد وہ خود پر کنٹرول نہیں رکھ پائی تھی اور منیبہ بیگم کے سینے سے لگتی پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔۔۔اسے اس طرح روتا دیکھ سب ہی پریشان ہوئی تھیں۔۔۔

ان سب کے اتنے محبت سے پوچھنے پر مہروشہ کا دل چاہا تھا انہیں سب بتادے۔۔۔کہ اتنے دنوں سے احمر کی ماں اور بہن کیسے اسے ٹارچر کر رہی تھیں۔۔۔۔

مگر وہ اس وقت ایسا کچھ نہیں کر سکتی تھی۔۔۔کیونکہ اس کے ایسا کرنے سے دوسری شادی بھی افیکٹ ہو سکتی تھی۔۔

اسی خاطر اس نے خود پر ضبط رکھا تھا۔۔۔وہ جانتی تھی عبداللہ صاحب اسے اپنی بیٹی مانتے تھے۔۔۔وہ یہ سب برداشت نہ کر پاتے۔۔۔۔

گھر والوں سے اسے ارشان اور مبشرہ کی بچپن سے دوستی اور پسندیدگی کے بارے میں نجانے کتنے قصے سنا چکے تھے۔۔۔۔ارشان آفندی اس کا محسن تھا۔۔۔وہ کسی بھی قیمت پر اس کی خوشیاں خراب نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

اس لیے اس نے ساری باتیں اپنے اندر ہی دبالی تھیں۔۔کسی سے کچھ کہہ نہیں کہا تھا۔۔۔ایمن اس کی بہت اچھی دوست بن چکی تھی۔۔۔جس سے وہ ہر بات شیئر کرتی تھی۔۔۔مگر اس نے ایمن کو بھی اس حوالے سے کچھ نہیں بتایا تھا۔۔۔

مسلسل ٹینشن لینے کی وجہ سے اس کو بہت سخت بخار چڑھ چکا تھا۔۔

"تھوڑا سا مسکرا دو یار۔۔۔ مسکرانے پر بل نہیں آتا۔۔۔۔"

اسے بالکل خاموشی سرد و سپاٹ تاثرات کے ساتھ دیکھ ایمن کے اسے ٹوکا تھا۔۔۔

جس پر اس نے زبردستی کی مسکراہٹ اپنے ہونٹوں پر بکھیر دی تھی۔۔ جو دیکھ ایمن نے اسے خشمگیں نگاہوں سے گھورا تھا۔۔۔

"رہنے دو اسے کو۔۔۔۔"

ایمن نوٹ کر رہی تھی اس کا اداس پن۔۔۔۔ مگر باقی سب کی طرح اسے بھی یہی لگا تھا کہ وہ اپنی ماں کو مس کر رہی ہے۔۔۔

وہ دونوں نیچے آگئی تھیں۔۔۔۔انہیں ابھی طلحہ کے ساتھ نکلنا تھا۔۔۔جب اسی لمحے انہیں سیڑھیوں سے طلحہٰ کے ساتھ ساتھ ارشان بھی آتا دکھائی دیا تھا۔۔۔

سیاہ رنگ کے کرتا شلوار میں وہ نظر لگ جانے کی حد تک پیارا لگا رہا تھا۔۔۔۔سلیوز کو کہنیوں تک فولڈ کیے مضبوط مردانہ کلائی پر قیمتی گھڑی پہنے وہ ہاتھ سے بالوں کو سیٹ کرتا مسکراتا ہوا نیچے آرہا تھا۔۔۔۔

اس کی خوشی اس کے انداز سے واضح جھلک رہی تھی۔۔۔مہروشہ بے خودی کے عالم میں اسے ہی دیکھ رہی تھی جب اسی لمحے ارشان نے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

مہروشہ نے گڑبڑا کر اپنی نگاہوں کا زاویہ بدل دیا تھا۔۔۔اس شخص کی ڈراپ براؤن آنکھوں میں کچھ ایسا ضرور ہوتا تھا جو ہمیشہ اس کی گھبراہٹ میں اضافہ کر دیتا تھا۔۔۔

"بھائی وہ ایک پرابلم ہو گئی ہے۔۔۔ مبشرہ آپی نے کوئی جیولری منگوانی تھی وہ ان کی آئی نہیں ابھی تک۔۔۔مام نے کہا ہے کہ ہم دونوں ان کے ڈیزائنر سے وہ جیولری لا دیں۔۔۔

تو کیا آپ مہروشہ کو اپنے ساتھ ہال لے جائیں گے۔۔۔ آپ بھی تو وہیں جا رہے ہیں۔۔۔"

طلحہ کی بات پر مہروشہ نے گھبرا کر ایمن کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"مجھے خود دیکھ کر جیولری لانی پڑے گی۔۔۔ طلحہ کوئی الٹی سیدھی لے آیا تو جانتی تو ہو تم مبشرہ آپی کو۔۔۔ ارشان بھائی سے پتا نہیں کیوں تم اتنا ڈرتی ہو۔۔۔ اتنے اچھے تو ہیں۔۔۔۔"

ایمن نے اس کی روہانسی صورت دیکھ اسے تسلی دیتے کہا تھا۔۔۔

مہروشہ پہلی بار اتنی تیار ہوئی تھی۔۔۔

اس وجہ سے وہ بہت زیادہ گھبرائی ہوئی تھی۔۔۔اس کی طبیعت بھی ٹھیک نہیں تھی۔۔۔

ان دونوں نے ہال کے بالکل مخالف سمت جانا تھا۔۔۔اسی خاطر وہ جلدی سے نکل گئے تھے۔۔

"چلو۔۔۔"

ارشان نے اپنی گاڑیاں کی چابیاں اور موبائل لیتے اسے اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا تھا۔۔۔

مہروشہ کا لہنگا بہت ہیوی تھا۔۔۔اور وہ اتنی ہی کمزوری فیل کر رہی تھی۔۔۔اس سے سیدھا چلا بھی نہیں جا رہا تھا۔۔۔

اسے پہلے بھی ایمن ہی پکڑ کر لائی تھی۔۔۔وہ ابھی ایک قدم آگے چلی ہی تھی جب اس کا سر بہت زور سے چکرایا تھا۔۔۔

وہ اپنے لہنگے کو سنبھال نہیں پائی تھی۔۔۔اگلے ہی پل وہ بہت بری طرح سے زمین بوس ہونے کو تھی جب ارشان نے آگے بڑھ کر اسے اپنی مضبوط بانہوں میں سنبھال لیا تھا۔۔۔۔

اسے پیچھے نہ آتے دیکھ اس نے پلٹ کر دیکھا تھا۔۔۔جب اسے اپنا سر تھامے دیکھ وہ آگے بڑھا تھا اور اسے اپنے حصار میں تھام لیا تھا۔۔۔مہروشہ بری طرح سے گھبرا گئی تھی۔۔۔اس کے سینے پر

سر رکھتے گہرے گہرے سانس لیتے اس نے اپنی دھڑکنوں کو نارمل کرنے کی کوشش کی تھی۔۔۔

"تمہیں تو بہت تیز بخار ہے۔۔۔۔"

ارشان کو اسے تھامتے ہی تپش کا احساس ہوا تھا۔۔۔وہ سجی سنوری دوشیزہ اس وقت اپنے رعنائیاں بکھیرتے خوشبوؤں میں مہکتے وجود کے ساتھ ارشان آفندی کو بھی پل بھر کے لیے ساکت سا کر گئی تھی۔۔

وہ جو سادگی میں غضب ڈھاتی تھی۔۔۔آج تو اس کا کوئی مقابلہ نہیں تھا۔۔۔۔

"نہیں میں ٹھیک ہوں۔۔۔۔"

مہروشہ نے لرزتی آواز میں جواب دیا تھا۔۔۔ارشان کے وجود کی اٹھتی مسحور کن مہک اس کے حواسوں کو جکڑ گئی تھی۔۔۔مہروشہ کی سانسیں اٹکنے لگی تھیں۔۔۔

وہ ایک دم سے اس کے حصار سے نکلی تھی۔۔۔اس کا یہ عجیب سا گھبرایا ہوا انداز ارشان نے بہت غور سے نوٹ کیا تھا۔۔۔

"تم اتنا وقت فنکشن میں بیٹھ پاؤ گی۔۔۔۔"

وہ پھر سے پوچھ رہا تھا۔۔۔مہروشہ کیسے بتاتی اس شخص کو کہ وہ اس پر ایسے عنایت مت کیا کرے۔۔۔اس کا دل اس کے اختیار سے باہر ہونے لگتا تھا۔۔۔

"جی۔۔۔۔"

اس نے چہرا جھکائے بمشکل جواب دیا تھا۔۔۔

اس کے وجود کی لرزاہٹ ارشان واضح محسوس کر سکتا تھا۔۔۔

ارشان نے اپنے کندھے پر ڈالی سیاہ شال اتاری تھی اور اس کے نازک وجود کے گرد لپٹ دی تھی۔۔۔

جس سے اس کے وجود کی رعنائیاں بھی بہت حد تک چھپ گئی تھیں۔۔۔اس کی شال سے اٹھتی مہک پر مہروشہ کو ایسا لگا تھا جیسے وہ ایک بار پھر سے اسی شخص کے مضبوط حصار میں آگئی ہو۔۔۔۔

اس نے شال کو اپنے گرد مزید مضبوطی سے لپیٹ لیا تھا۔۔۔

"آجاؤ۔۔۔"

ارشان نے اس کی جانب ہاتھ بڑھایا تھا۔۔۔اسے ڈر تھا کہ وہ پھر سے نہ گر جائے۔۔۔۔

مہروشہ کی رنگت بے انتہا سرخ ہو چکی تھی۔۔۔۔اس نے اپنا لرزتا ہاتھ اس کی مضبوط ہتھیلی پر رکھ دیا تھا۔۔۔

جبکہ دل اتنی شدت سے دھڑک رہا تھا جیسے ابھی پسلیاں توڑ کر باہر آن ٹھہرے گا۔۔۔۔

ارشان نے اسے بہت احتیاط سے گاڑی میں بیٹھایا تھا۔۔۔۔

مہروشہ کو اپنی کیفیت پر خوف محسوس ہونے لگا تھا۔۔۔وہ کیوں اس شخص کی جانب اس طرح سے مائل ہو رہی تھی۔۔۔

یہ جانتے ہوئے بھی کہ وہ کل کسی اور کی ہونے والی تھی اور یہ شخص کسی اور کا تھا۔۔۔

اس کی آنکھوں میں نمی آن ٹھہری تھی۔۔۔

مہندی ہال میں پہنچ کر ارشان کے منیبہ بیگم کو اس کی طبیعت کا بتاتے پہلے ہی باہر بلوا لیا تھا۔۔۔منیبہ بیگم اور ثمن دونوں ہی اسے تھامے اندر لائی تھیں۔۔۔۔

احمر اور مبشرہ سٹیج پر پہلے ہی پہنچ چکے تھے۔۔۔مبشرہ گرین اور یلو کلر کے بہت ہی خوبصورت لہنگے میں ملبوس تھی۔۔۔بیوٹیشن نے اس کے حسن کو مزید نکھار دیا تھا۔۔

وہ کانفیڈنس سی مسکراتی ہوئی بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔۔ارشان پر نظر پڑتے اس کی مسکراہٹ جو مزید کھل گئی تھی۔۔۔

اس کے بالکل پیچھے آتی مہروشہ کو دیکھ وہ بالکل سمٹ چکی تھی۔۔۔۔

"یہ ارشان کے ساتھ ہی آئی ہے۔۔۔۔"

فارینہ کے بتانے پر مبشرہ کا دل چاہا تھا۔۔۔وہ آگے بڑھ کر اس لڑکی کے اس حسین وجود کو آگ لگا دے۔۔۔

جو اس کے حسن کو پوری طرح سے مات دیتی۔۔۔۔اس وقت ارشان کی شال میں قید ہونے کے باوجود وہاں موجود سبھی لوگوں کی نگاہوں کا مرکز بن چکی تھی۔۔۔

"یہ شال ارشان کی ہے۔۔۔۔۔"

فارینہ نے شال دیکھ پوچھا تھا۔۔۔۔کیونکہ یہ شال اس کے ساتھ شاپنگ کرتے مبشرہ نے ارشان کے لیے پسند کی تھی۔۔۔۔۔مگر

اس کی بات ابھی پوری بھی نہیں ہوئی تھی کہ مبشرہ کی سیاہ پڑتی رنگت دیکھ وہ چپ ہوئی تھی۔۔۔

"میں اسے نہیں چھوڑوں گی اب۔۔۔شادی میرے بھائی سے کر رہی ہے اور ڈورے میرے ہونے والے شوہر پر ڈال رہی ہے۔۔۔۔"

اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ ابھی جا کر اس لڑکی کا منہ توڑ دے۔۔۔۔

"بہت پیاری لگ رہی ہو۔۔۔۔"

ارشان مسکراتا ہوا اس کے قریب آیا تھا۔۔۔جبکہ مبشرہ چاہ کر بھی اس کی بات کا جواب مسکرا کر نہیں دیکھ پائی تھی۔۔۔اس کی تعریف پر کھل اٹھنے والی اس وقت اس کی بات کا جواب تک نہیں دے پائی تھی۔۔۔۔

"کیا ہوا۔۔۔۔؟؟"

ارشان نے اس کے قریب بیٹھتے پوچھا تھا۔۔۔جبکہ مبشرہ کہ نظریں تو اسی سٹیج پر تھوڑے فاصلے پر پڑے صوفے پر آن بیٹھتی مہروشہ پر تھیں۔۔۔

"تم نے اسے اپنی شال کیوں دی ارشان۔۔۔۔وہ میں نے گفٹ کی تھی نا تمہیں۔۔۔۔ تم اسے اپنے ساتھ کیوں لے کر آئے۔۔۔میں کب سے یہاں تمہارا ویٹ کر رہی تھی۔۔۔"

مبشرہ نے اپنی مٹھیوں کو سختی سے بھینچتے خود پر ضبط جمار کھا تھا۔۔۔۔

"اوہ پلیز مبشرہ۔۔۔ فار گاڈ سیک ابھی پھر سے وہی سب شروع مت ہو جانا۔۔۔اسے بہت تیز بخار تھا۔۔۔ٹھنڈ لگ رہی تھی تو اسے شال اوڑھائی میں نے۔۔۔۔اٹس ناٹ آبگ ڈیل۔۔۔۔اتنی کلوز نیس تو میری اپنی باقی فی میل فرینڈز کے ساتھ بھی ہے۔۔۔اب کیا مجھے پر

وقت اپنی ہر چھوٹی بات پر جسٹیفیکشن دینی پڑے گی شادی کے بعد۔۔۔۔"

ارشان کو اس کا سرد و بد لحاظ لہجہ غصہ دلا گیا تھا۔۔۔اسے یہ سب پسند نہیں تھا مبشرہ یہ بات اچھے سے جانتی تھی۔۔۔

اسے نے خود کو بہت چینج کیا تھا۔۔۔مگر اس لڑکی کی زندگی میں آتے ہی وہ ان سیکوریٹی پھر سے جاگ گئی تھی۔۔۔۔

وہ چاہ کر بھی خود پر کنٹرول نہیں کر پائی تھی۔۔۔

"ارشان ہماری مہندی ہے آج۔۔۔میں تمہارا سارا فوکس خود پر دیکھنا چاہتی ہوں۔۔۔۔"

مبشرہ اس کے غصہ کرنے پر گڑبڑا گئی تھی۔۔۔وہ ایک کول مائینڈڈ شخص تھا۔۔۔مگر جب کبھی اس کو غصہ آتا تھا تو اس کا دماغ بہت بری طرح سے گھوم جاتا تھا۔۔۔اس کو غصہ کم ہی آتا تھا۔۔۔۔

ہاں مگر مزاج کا وہ بہت سخت تھا۔۔۔وہ کسی کو بھی خود سے کوئی بھی بات کرنے کی اجازت نہیں دیتا تھا۔۔۔

مبشرہ ایک دم سے بوکھلا گئی تھی۔۔۔وہ آج کے دن تو اس کا موڈ بالکل بھی خراب نہیں کر سکتی تھی۔۔۔اسی خاطر فارینہ کے اشارہ کرنے پر وہ خود ہی اپنا انداز بدل گئی تھی۔۔۔

"آئم سوری میرا وہ مطلب نہیں تھا۔۔۔"

اس نے ارشان کا بازو پکڑے معافی مانگی تھی۔۔۔ایک پل میں ہی اس کی آنکھوں میں آنسو آن ٹھہرے تھے۔۔۔۔ نہیں برداشت کر سکتی تھی وہ اس شخص کی زرا سی بھی بے رخی۔۔۔۔۔

پھر کیسے کسی اور لڑکی کو اسے چھیننے کا زرا سا بھی مارجن دیتی۔۔۔

ارشان نے بھی آج خوشی کی موقع پر اسے مزید کچھ نہیں کہا تھا۔۔۔ جبکہ مبشرہ کے دماغ میں اندر ہی اندر کیا پک رہا تھا۔۔۔اس سے کوئی بھی نہیں واقف تھا۔۔۔

سٹیج پر دونوں طرف رسمیں چل رہی تھیں۔۔۔۔مہروشہ کو احمر کے نام کی مہندی اور ابٹن لگایا جارہا تھا۔۔۔جبکہ مبشرہ کو ارشان کے نام کا۔۔۔

مگر یہ بات کوئی نہیں جانتا تھا کہ آنے والا وقت ان سب کی زندگیوں کو کیسے پلٹنے والا تھا۔۔۔۔

مبشرہ کا کھیلا جانے والا کھیل اسے اس کی مرضی کے مطابق نتائج دینے والا تھا یا پھر اس سے سب کچھ چھیننے والا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"مہروشہ تم اس طرح سے کوئی رو رہی ہو میری جان۔۔۔ تمہاری طبیعت پہلے ہی ٹھیک نہیں ہے۔۔۔ اس طرح تو مزید خراب ہو جائے گی۔۔۔"

ایمن نے اسے اپنے ساتھ لگاتے کہا تھا۔۔

آج مہروشہ کی رخصتی تھی۔۔۔ آج وہ بھی مبشرہ کے ساتھ سیلون پر آئی ہوئی تھی۔۔۔۔

مگر وہ صبح سے مسلسل روئے جا رہی تھی۔۔۔

جس کی وجہ آج اپنی زندگی کے سب سے بڑے دن پر ماں کی یاد ہی نہیں بلکہ کچھ اور بھی تھی۔۔۔ کل رات سے اسے مسلسل دھمکیاں

مل رہی تھیں۔۔۔۔ سیٹھ ماجد نے اسے کہا تھا کہ وہ کل اپنی شادی چھوڑ کر اس کے پاس آجائے نہیں تو وہ وہاں آکر اسے اپنے ساتھ لے جائے گا۔۔۔

وہ بہت سنگین دھمکیاں بھی دے رہا تھا۔۔۔ مہروشہ کو سمجھ نہیں آیا تھا کہ وہ کیا کرے۔۔۔

اس کا ایک بار دل چاہا تھا کہ وہ ارشان کا سب بتا دے۔۔۔۔

مگر نہ تو اسے ایسا کرنے کا موقع ملا تھا نہ ہی وہ ہمت کر پائی تھی۔۔۔

اس شخص نے اسے جتنا خوفزدہ کر رہا تھا اور وہ جتنا برا آدمی تھا۔۔۔

مہروشہ کو یہی لگتا تھا کہ کہیں یہ لوگ بھی اس کی دھمکیوں سے گھبرا کر اسے اس کے حوالے نہ کر دیں۔۔۔

عبداللہ صاحب بہت اچھے تھے۔۔۔اسے اپنی سگی اولاد کی طرح مانتے تھے۔۔۔مگر تھی تو وہ ان کے دوست کی بیٹی۔۔۔

اس کی خاطر وہ اپنے خاندان کو نقصان پہنچتا نہیں دیکھ سکتے تھے۔۔

احمر کو تو اس نے اس حوالے سے کچھ بتایا ہی نہیں تھا۔۔۔اس بات کا خوف الگ تھا۔۔۔

اس کی ماں بہن تو ویسے ہی اسے پسند نہیں کرتی تھیں۔۔۔اس سب کے بعد اگر وہ بھی ہٹ گیا تو کیا کرے گی وہ۔۔۔۔

اس کا دل بیٹھا جا رہا تھا۔۔۔اس کا بخار بھی بڑھ چکا تھا۔۔۔اتنا ہیوی لباس پہننے پر وہ اپنے سہارے کھڑے ہو پانے کی سکت بھی نہیں رکھتی تھی۔۔۔

"پلیز اللہ جی میری مدد کریں۔۔۔مجھے اس برے انسان کی شر سے بچالیں۔۔۔۔"

وہ دل ہی دل میں مسلسل دعاؤں کا ورد کر رہی تھی۔۔۔۔

ایک بات جس پر نہ تو وہ دھیان دے پانے کی کنڈیشن میں تھی اور نہ اس وقت اس کا کوئی جواب تھا اس کے پاس کہ ماجد کو اس کے گھر کے اندر کی خبریں کہاں سے مل رہی تھیں۔۔۔

اس کی شادی کس سے ہو رہی تھی۔۔۔احمر کے گھر والے اسے پسند نہیں کرتے تھے۔۔

باقی گھر والوں کے ساتھ اس کے کیسے تعلقات تھے۔اس کی شادی کے اب تک ہوئے تمام فنکشنز کی تصویریں۔۔

حتیٰ کہ اسے آج ہونے والے فنکشن کے بارے میں وہ سب بھی پتا تھا جس سے مہروشہ خود بھی لاعلم تھی۔۔۔

یہی بات تھی جو اس کے خوف کو مزید بڑھا رہی تھی۔۔۔مہروشہ کے بار بار بہتے آنسوؤں کے باعث بہت مشکل سے بیوٹیشن کافی وقت لگا کر مگر اسے تیار کر پانے میں کامیاب رہی تھی۔۔۔

مبشرہ دوسرے روم میں تھی۔۔وہ پہلے بھی اس سیلون میں بہت بار آتی تھی۔۔

اس نے مہروشہ کے ساتھ ایک کمرے میں بیٹھ کر تیار ہونے سے انکار کر دیا تھا۔۔۔ایمن اسے ہی دیکھنے گئی ہوئی تھی۔۔۔۔مہروشہ اپنے دو آتشہ حسن کو تکتی ایک بار پھر سے اپنے آنسو نہیں روک پائی تھی۔۔۔۔

اس کی امی کے کتنے ارمان تھے اپنی اکلوتی بیٹی کی شادی کو لے کر۔۔۔

وہ اسے کتنی بار رات کو اسی حوالے سے دیکھے اپنے خواب بتا چکی تھیں۔۔۔

مگر اس وقت نہ تو وہ اس کے پاس تھیں نہ ہی ویسی کوئی خوشی۔۔۔

اس کا خوف ہر گزرتے لمحے کے ساتھ بڑھتا ہی جا رہا تھا۔۔۔وہ شخص کبھی بھی آ سکتا تھا۔۔۔

وہ ایسے ہی بیٹھی تھی جب دروازہ کھلا تھا۔۔۔وہاں کے سٹاف کی ہی کوئی لڑکی تھی۔۔۔

"یہ آپ کے لیے۔۔۔"

اسے ایک خاکی رنگ کا انویلپ پکڑاتی وہ اسے کچھ بھی پوچھنے کا موقع دیئے بغیر وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔

مہروشہ نے لرزتے ہاتھوں سے وہ انویلپ کھولا تھا۔۔۔اس میں سے نکلتی تصویروں کو دیکھ اگلے ہی پل مہروشہ کے چہرے پر موت کا سا سناٹا پھیل گیا تھا۔۔

وہ اس کی انتہائی نازیبا تصویریں تھیں۔۔۔جو وہ اور اس کا خدا جانتا تھا کہ یہ بالکل جھوٹ تھیں۔۔۔انہیں ایڈٹ کیا گیا تھا۔۔۔

ان تصویروں میں اس کا مہندی والا لباس تھا۔۔۔اور یہ اسی کے روم کا ٹیرس تھا جہاں یہ تصویریں بنائی گئی تھیں۔۔۔

مہروشہ کو لگا تھا اس کا دل حرکت کرنا بند کر دے گا۔۔۔یہ سب کس لیے کیا گیا تھا وہ بہت اچھے سے سمجھتی تھی۔۔

اس کا پورا وجود لرز رہا تھا۔۔۔ماتھے پر پسینہ آن ٹھہرا تھا۔۔۔

جب اسی لمحے سائیڈ پر پڑا اس کا موبائل بجا تھا۔۔۔اس نے لرزتے ہاتھوں کے ساتھ موبائل تھام کر آنکھیں سختی سے میچتے اسے کان سے لگایا تھا۔۔۔

"میری جانب سے تمہیں اپنی شادی کا تحفہ تو مل گیا ہو گا۔۔۔اور تمہاری سسکیاں بتا رہی ہیں تمہیں یہ تحفہ سیدھا دل کو لگا ہے۔۔۔ اب تو مان جاؤ۔۔۔دیکھو کتنی محنت کرنی پڑی ہے مجھے۔۔۔ اتنی محبت تو نہیں کرتا ہو گا تمہارا وہ ہونے والا شوہر۔۔۔جتنی شدت سے میں تمہارا طلبگار ہوں۔۔۔"

وہ اپنی بات مکمل کرتے مکروہ ہنسی ہنس دیا تھا۔۔۔

جبکہ مہروشہ پتھر ہو چکی تھی۔۔۔۔اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا کرے۔۔۔

"میری گاڑی باہر کھڑی ہے۔۔۔۔آرام سے باہر آجاؤ۔۔۔ورنہ آنے والے وقت میں جو میں تمہارے ساتھ کروں گا۔۔۔وہ دنیا دیکھے گی۔۔۔کہیں منہ چھپانے کے لائق نہیں بچو گی۔۔۔۔"

وہ سنگین دھمکی دیتا کال کاٹ چکا تھا۔۔۔مہروشہ کو دروازے کے باہر آہٹ محسوس ہوئی تھی۔۔۔

اس نے جلدی سے ان تصویروں ہو پھاڑ کر ان کی ٹکڑے ٹکڑے کرتے اسے ڈسٹ بن میں پھینک دیا تھا۔۔۔ٹشو سے اپنے آنسو صاف کرتے وہ اپنا حلیہ ٹھیک کر گئی تھی۔۔۔۔

اس کا میک اپ واٹر پروف تھا۔۔۔۔اس لیے بچت ہو گئی تھی۔۔۔۔

ارشان نے اس واقع کے بعد سے اس کے گرد اپنی سیکوریٹی اتنی سخت کر دی تھی کہ ماجد اس تک نہیں پہنچ پا رہا تھا۔۔

وہ اسے اغوا کرنے کا ارادہ رکھتا تھا مگر کامیاب نہیں ہو پا رہا تھا۔۔۔وہ چاہتا تھا یہ لڑکی خود اس کی دھمکیوں سے ڈر کر اس تک آجائے۔۔۔۔

پر مہروشہ نہیں آئی تھی۔۔۔۔اس بات سے انجان آنے والے وقت میں اس کے ساتھ کیا ہونے والا تھا۔۔۔

ایمن کے اندر آتے ہی اس نے ایمن کا ہاتھ بہت مضبوطی سے تھام لیا تھا۔۔۔وہ بہت زیادہ ڈری ہوئی تھی۔۔۔اس نے اسامہ اور طلحہ کو بھی پورا وقت اپنے ساتھ رکھا تھا۔۔۔۔ہال میں پہنچنے تک اس کی سانسیں اٹکی رہی تھیں۔۔

آج کل سے بھی کہیں زیادہ روپ آیا تھا اس پر۔۔۔۔وہ بخار کی وجہ سے نڈھال ہو چکی تھی۔۔۔

خوف نے الگ ہوش اڑائے ہوئے تھے۔۔۔اسے برائیڈل روم میں مبشرہ کے ساتھ ہی بٹھایا گیا تھا۔۔۔۔جو مسکرا مسکرا کر باتیں کرتی ہواؤں میں اڑ رہی تھی۔۔۔آج اس کو اس کی بچپن کی محبت ملنے والی تھی۔۔۔

اس شخص پر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اس کا حق ہونے والا تھا۔۔۔

اس کی خوشی کی وجوہات آج بہت ساری تھیں۔۔۔۔وہ خود کو آج ہونے والے ہنگامے کے لیے پوری طرح سے تیار کر چکی تھی۔۔۔

اس نے ایسا پکا انتظام کیا تھا کہ اس لڑکی کو آج دھکے مار کر سب کے سامنے نکالا جانا تھا۔۔۔۔

"کیا ہوا تم خوش نہیں لگ رہی۔۔۔۔؟؟؟ تمہیں تو خوش ہونا چاہیئے تھا۔۔۔ یہاں آتے ساتھ کی جو لمبا ہاتھ مارا ہے اس میں کامیابی ملنے والی ہے تمہیں آج۔۔۔۔ پھر یہ بیماری کا ڈرامہ کیوں۔۔۔۔۔"

مبشرہ کی حسد بھی نظریں اس کے معصوم حسن کی جانب اٹھتی اس کے پورے وجود میں ناگواری بھر گئی تھیں۔۔۔۔

آج جس طرح اس سے سب کچھ چھیننے والی تھی۔۔۔۔کاش اس لڑکی سے یہ حسن چھیننے کا موقع بھی مل جاتا اسے۔۔۔۔

مہروشہ نے اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا تھا۔۔۔باہر دونوں بارا تیں آچکی تھیں۔۔۔سب وہیں دیکھنے گئے تھے۔۔۔

اسی لیے ابھی ان کے پاس کوئی نہیں تھا۔۔۔۔

مبشرہ اپنی جلی کٹی باتیں اسے سنا رہی تھی۔۔۔مگر مہروشہ کی حالت ابھی اسے جواب دینے کی بالکل بھی نہیں تھی۔۔۔۔ جب اسی لمحے فارینہ اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔۔

"میری جان تمہاری بارات آچکی ہے۔۔۔ارشان کیا ہیرو لگ رہا ہے۔۔۔اس پر سے نگاہیں ہٹانا مشکل ہو رہا ہے۔۔۔۔"

فارینہ محبت سے اس کے بال ٹھیک کرتے بولی تھی۔۔۔جبکہ ایک نخوت بھری جلتی نگاہ سامنے صوفے پر بیٹھی مہروشہ پر بھی پڑی تھی۔۔۔جو ٹھنڈ سے بھی کانپ رہی تھی۔۔۔

اس نے ان کی باتوں پر غور کیے بغیر پاس ہی بیگ میں رکھی شال نکال کر اپنے گرد اوڑھنی چاہی تھی۔۔۔یہ وہی شال تھی جو کہ اسے ارشان نے دی تھی۔۔۔سامنے پڑے ہونے کی وجہ سے وہ بے دھیانی میں اسے ہی اٹھالائی تھی۔۔۔۔

"دیکھ لو اسے کتنی معصوم ہے یہ۔۔۔یہی معصومیت ہے اس کی جان بوجھ کر مجھے جلانے کی خاطر یہ ارشان کی شال کر رہی ہے۔۔۔۔"

مبشرہ اپنا لہنگا سنبھالتی اپنی جگہ سے اٹھی تھی۔۔۔اور آگے بڑھ کر مہروشہ سے وہ شال چھین لی تھی۔۔۔

مہروشہ کی بوجھل سانس ہوا میں خارج کی تھی۔۔۔وہ بنا کچھ بولے اپنا رخ ہی اس کی جانب سے موڑ گئی تھی۔۔۔

"ارشان کے پیچھے کیوں پڑی ہو۔۔۔۔احمر کافی نہیں تھا۔۔۔۔"

مبشرہ کو اس وقت اس کا خود سے زیادہ حسین لگنا انگاروں پر لٹا گیا تھا۔۔۔۔

"ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔میں نے نہ کبھی احمر کی جانب خود سے قدم بڑھایا ہے اور نہ ہی ارشان سے میرا کوئی تعلق ہے۔۔۔۔آپ پلیز ایسے الزام لگانا بند کریں۔۔۔۔"

مہروشہ کا ضبط ٹوٹا تھا۔۔۔وہ اب تھک چکی تھی یہ سب برداشت کرتے کرتے۔۔۔۔

وہ اندر ہی اندر گھٹ گھٹ کر مر رہی تھی۔۔۔

وہ کیسے بتاتی ان لڑکیوں کو کہ اسے صرف تحفظ بھری چھت چاہیے تھے۔۔۔ایک محرم کا سہارا چاہیے تھا۔۔۔جو اسے معاشرے کی بری نگاہوں سے بچا کر رکھتا۔۔۔جو اس کے آگے دیوار بن کر کھڑا ہو۔۔

ان کے سروں پر ان کے باپ بھائی تھے۔۔۔انہیں کبھی اس بات کی محرومی نہیں ہوئی تھی۔۔۔

وہ اس کی تکلیف کبھی نہیں سمجھ سکتی تھیں۔۔۔

ارشان آفندی نے جس طرح سے اس کی حفاظت کی تھی۔۔۔۔

اس شخص کے لیے اس کے دل میں ایک نرم گوشہ پیدا ہو چکا تھا۔۔۔

اس سے زیادہ کچھ نہیں تھا۔۔۔وہ جانتی تھی وہ اس شخص کی تمنا بھی نہیں کر سکتی تھی۔۔۔۔نہ اس نے کبھی ایسا کچھ سوچا تھا۔۔۔وہ اسے اپنا محسن مانتی تھی اور اس شخص کا یہ احسان ہمیشہ رہنا تھا۔۔۔

کیونکہ اس کی عزت کی خاطر ارشان آفندی کا خون بہا تھا۔۔۔یہ چھوٹی بات نہیں تھی۔۔۔اس کے لیے تو بالکل بھی نہیں تھی۔۔۔

مبشرہ اسے اپنے زہریلے انداز میں جواب دینا چاہتی تھی۔۔مگر اندر داخل ہوتی منیبہ بیگم اور صائمہ بیگم کو دیکھ وہ چپ رہی تھی۔۔۔

"ماشاءاللہ میری شہزادیاں کتنی پیاری لگ رہی ہیں۔۔۔۔"

منیبہ بیگم نے آگے بڑھتے پہلے مہروشہ کا ماتھا چوما تھا۔۔۔اور پھر مبشرہ کا۔۔۔

یہ بات بھی مبشرہ کو جلا کر خاک کر گئی تھی۔۔اس لڑکی کو اس پر اہمیت کیوں دی جاتی تھی۔۔۔یہ بات ناگوار تو صائمہ بیگم کو بھی لگی تھی مگر وہ ضبط کے گھونٹ بھر کر رہ گئی تھیں۔۔۔۔

اس لڑکی کی ملنے والی یہ ساری محبتیں نفرتوں میں بدلنے والی تھیں۔۔ جس بعد اس کی مری ہوئی ماں کے دھوکے کا بدلہ بھی پورا ہو جانا تھا۔۔۔جو لینے کی خاطر وہ اب تک تڑپی تھیں۔۔۔۔

یقیناً اپنی بیٹی کی حالت دیکھ اس کی ماں کی روح آج بہت تڑپنے والی تھی۔۔۔

صائمہ بیگم اس مری ہوئی عورت کی نفرت اس کی یتیم اور مسکین بیٹی سے نبھا رہی تھیں۔۔۔۔

کچھ ہی دیر بعد ان دونوں کو ہال میں لے جایا گیا تھا۔۔ جہاں سٹیج پر ہی نکاح کی رسم کی جانی تھی۔۔۔ احمر اور ارشان سٹیج پر اپنی اپنی جگہوں پر موجود اپنی دلہنوں کے منتظر تھے۔۔۔۔ پھولوں کی چھاؤں میں ان دونوں کو لایا جا رہا تھا۔۔۔

مہروشہ کے ساتھ ایمن اور ثمن تھیں۔۔۔ جبکہ مبشرہ کے ساتھ فارینہ اور اس کی باقی کزنز تھیں۔۔۔

مبشرہ چہرا اٹھائے مسکراتی نگاہوں سے سامنے کھڑے ارشان کو دیکھتی آگے بڑھ رہی تھی۔۔۔ مگر مہروشہ کا چہرا جھکا ہوا تھا۔۔۔۔وہ بمشکل چل پا رہی تھی۔۔۔

لیکن دیکھنے والوں کی نظریں جو مبشرہ کو تو پہلے بھی اکثر شادیوں پر اس طرح سے ہیوی لک میں دیکھ چکے تھے۔۔۔۔ان سب کی نظریں اس معصوم دوشیزہ سے ہٹنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھیں۔۔۔ جس کا لرزتا نازک سراپا اس کے حسن کی دلکشی میں مزید اضافہ کر رہا تھا۔۔۔

مگر حیرت کی بات یہ تھی کہ احمر جو اس لڑکی کو اس روپ میں دیکھنے کے لیے پاگل ہوا جا رہا تھا۔۔وہ اس وقت سرد و سپاٹ تاثرات کے ساتھ اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔احمر کے چہرے پر کسی بھی قسم کی خوشی کی رمک تک نہیں تھی۔۔

جو دیکھ مبشرہ کے لبوں کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی تھی۔۔۔

"سوری بھائی مگر تم ایسی لڑکی ڈیزرو نہیں کرتے تھے۔۔۔۔تمہیں بہت پیاری اور اچھی لڑکی میں خود ڈھونڈ کر دوں گی۔۔۔جس کے بعد تم اس منحوس کو بھول جاؤ گے۔۔۔"

سیٹھ ماجد نے جو تصویریں مہروشہ کو بھیجی تھیں وہیں اس نے احمر کو بھی بھیجی تھیں۔۔۔ جس کے بعد احمر کا ایساری ایکشن تو بنتا تھا۔۔۔۔ مگر وہ ابھی بھی یہاں کیوں آ گیا تھا شاید اپنی بہن کی خوشی خراب نہ کرنے کی خاطر۔۔۔

اس بات سے انجان کے اس کی اپنی بہن نے یہ سب کیا تھا۔۔۔ فارینہ سے نمبر لے کر اس کے ماجد سے کانٹیکٹ کیا تھا۔۔ اسی کی مدد سے وہ ساری تصویریں اس ٹائم آفندی ولا میں کسی فیک کپل نے بنائی تھیں۔۔۔ جب سب لوگ مہندی کے فنکشن میں گئے ہوئے تھے۔۔۔

ان تصویروں سے دونوں پر ہی کوئی خاص اثر ہوتا نظر نہیں آرہا تھا۔۔یہی وجہ تھی کہ اب انہوں نے اپنا نیا داؤ کھیلنا تھا۔۔۔جس کے بعد مہروشہ کی ہستی فنا ہو جانی تھی۔۔۔

اپنے بھائی کے ستے ہوئے چہرے کو تکتے ایک پل کے لیے اسے افسوس ہوا تھا۔۔۔مگر اگلے ہی پل وہ خود غرضی اور بے حسی کی انتہا کرتی اس کی جانب سے نگاہوں کا زاویہ تبدیل کرتی دیوانگی بھرے انداز میں ارشان کو تکنے لگی تھی۔۔۔

بلیک تھری پیس سوٹ میں کس قدر ہینڈسم لگ رہا تھا وہ۔۔۔۔اس شخص کی وجاہت اور سحر انگیزی کا مقابلہ وہاں موجود کوئی شخص نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

مبشرہ کا دل نازاں ہوا تھا۔۔۔اس کے ہر ہر انداز سے اس کی خوشی چھلک رہی تھی۔۔۔۔

"مہروشہ اوپر دیکھ لو پلیز۔۔۔مووی بن رہی ہے۔۔۔تمہارا چہرا نظر ہی نہیں آئے گا۔۔۔۔"

ایمن اور ثمن مسلسل اس کا سر کھائے جا رہی تھی۔۔۔۔اس نے نگاہیں اٹھا کر اوپر دیکھا تھا۔۔۔۔جب اس کی نظریں بالکل سامنے

کھڑے ارشان آفندی کی ڈارک گرے آنکھوں سے جا ملی تھیں۔۔۔اس کے قدم ایک پل کے لیے ساکت ہوئے تھے۔۔۔ مگر اگلے ہی پل اس شخص کے نگاہیں پھیر لینے پر وہ دوبارہ نگاہیں جھکا گئی تھی۔۔۔

مبشرہ کا ہاتھ تھامنے کے لیے ارشان آگے بڑھا تھا۔۔۔۔۔ مبشرہ نے خوشی خوشی اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ پر رکھ دیا تھا۔۔۔

مگر احمر اپنی جگہ پتھر بنا کھڑا تھا۔۔۔جو دیکھ صائمہ بیگم اور فارینہ کے لب شاطرانہ انداز میں مسکرائے تھے۔۔۔

انہوں نے مبشرہ اور ارشان کے نکاح خیر وعافیت سے ہو جانے کے بعد اپنا پتا پھینکنا تھا۔۔

"مولوی صاحب پہلے میری بیٹی کا نکاح پڑھوائیں پھر بیٹے کا۔۔۔۔"

عبداللہ صاحب کی بات پر مبشرہ نے گھبرا کر ماں کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جن کی اپنی رنگت بدلی تھی۔۔

"میں بھی ایسا ہی چاہتی ہوں بھائی صاحب۔۔۔پہلے میری بیٹی کا نکاح ہو اور پھر بیٹے کا۔۔۔۔"

صائمہ بیگم آگے ہوئی تھیں۔۔۔

"صائمہ ہر بات میں بحث کرنا ضروری نہیں ہوتا۔۔۔بھائی صاحب جو کہہ رہے ہیں ویسے کرنے دو۔۔۔۔"

اس سے پہلے کہ عبداللہ صاحب کچھ بولتے ان کے اپنے شوہر نے انہیں ٹوک دیا تھا۔۔۔جبکہ مبشرہ کو اپنے باپ کی بات انتہائی ناگوار گزری تھی۔۔۔۔ارشان کی نگاہیں باپ پر تھیں۔۔۔

اسے ان سب باتوں سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔۔۔۔مگر ہونا وہی چاہیے تھا جو اس کے بابا چاہتے تھے۔۔۔

مولوی صاحب ان دونوں کے قریب صوفے پر آن بیٹھے تھے۔۔۔

ان کے بیچ سفید پردہ لگا دیا گیا تھا۔۔۔احمر مٹھیاں بھینچے سرخ آنکھوں کے ساتھ ضبط کیے بیٹھا تھا۔۔۔۔ مبشرہ کی نظریں بھائی پر تھیں۔۔۔کیا وہ اس لڑکی کی تصویریں دیکھنے کے بعد بھی اس سے شادی کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔

مگر اگلے ہی لمحے اس کے لبوں پر مسکراہٹ آن ٹھہری تھی جب احمر مولوی صاحب کے ادا کیے نکاح کے بولوں پر رضامندی دینے کے بجائے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔۔

"میں یہ شادی نہیں کر سکتا۔۔۔۔"

احمر کے الفاظ تھے یا کوئی پگھلا ہوا سیسہ جو مہروشہ سمیت آفندی ولا کے تمام افراد کے کانوں میں اتارا گیا تھا۔۔۔

"احمر ہوش میں تو ہو تم۔۔۔۔ جانتے بھی ہو کیا کہہ رہے ہو۔۔۔ یہ رشتہ تمہاری مرضی اور خواہش پر طے کیا گیا ہے۔۔۔'

سب سے پہلے نعمان صاحب آگے بڑھے تھے۔۔۔۔ عبداللہ صاحب کے چہرے پر بھی کافی غضبناکی چھا گئی تھی۔۔۔ جیسے ان کی سگی بیٹی کے لیے انکار کیا گیا ہو۔۔۔

ارشان بھی اپنی جگہ سے اٹھا تھا۔۔۔

مبشرہ یہ تماشا اپنے نکاح کے بعد چاہتی تھی۔۔ارشان کے تاثرات دیکھ اسے ٹھنڈے پسینے آنے لگے تھے۔۔

ان سے درزیدہ نگاہوں سے ماں اور فارینہ کو دیکھا تھا۔۔۔جو دونوں اسے ریلیکس رہنے کو کہہ رہی تھیں۔۔۔یہ بات تو وہ لوگ بھی بہت اچھے سے جانتی تھیں کہ ارشان کبھی بھی احمر کی وجہ سے اسے نہیں چھوڑنے والا تھا۔۔۔۔

اور ابھی اس لڑکی کی جو اصلیت سامنے آنی تھی۔۔۔اس کے بعد احمر کو کسی نے کچھ نہیں کہنا تھا۔۔۔۔

"غلطی ہو گئی مجھ سے کہ اس لڑکی کے بارے میں سب کچھ جانب بغیر شادی کے فیصلے تک پہنچ گیا۔۔۔۔مجھے لگا یہ واقعی اتنی معصوم ہے۔۔۔جتنی نظر آتی ہے۔۔۔۔مگر آج صبح میرے سامنے اس کا جو چہرا آیا ہے۔۔۔اگر میری جگہ کوئی اور ہوتا تو آج کسی قیمت پر یہاں موجود نہ ہوتا۔۔۔۔مگر اپنی بہن کی خوشی کی خاطر مجھے آنا پڑا۔۔۔۔"

احمر کی بات پر سب نے ہی سوالیہ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

جبکہ مہروشہ کا سر پوری طرح سے جھک گیا تھا۔۔۔اس کے اعصاب اس کا ساتھ چھوڑنے لگے تھے۔۔۔

"کیا بکواس کر رہے تم۔۔۔؟؟؟ بیٹی ہے وہ میری۔۔۔۔تمہاری ہمت کیسے ہوئی میری بیٹی پر ایسے گھناؤنے الزامات لگانے کی۔۔۔"

عبداللہ صاحب اس کے لفظوں پر بھڑک اٹھے تھے۔۔انہوں نے آگے بڑھ پر احمر کا گریبان پکڑنا چاہا تھا جب ارشان ان کا بازو تھام گیا تھا۔۔۔۔

"احمر تمہیں ضرور کوئی مس انڈر سٹینڈنگ ہوئی ہے۔۔۔ جس کی بنیاد پر تم یہ سب بول کر بہت غلط کر رہے ہو۔۔۔۔ اتنے سنگین الفاظ ادا مت کرو کہ بعد میں تمہیں پچھتانا پڑے۔۔۔"

ارشان سب کو ہائپر ہوتے دیکھ معاملے کو تحمل سے ڈیل کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔

"کوئی مس انڈر سٹینڈنگ نہیں ہوئی مجھے۔۔ کل رات سے مجھے دھمکیوں بھری فون کالز مل رہی ہیں اس لڑکی کے عاشق کی۔۔۔۔ کہا جا رہا ہے اگر میں نے اس سے شادی کر لی تو وہ مجھے مار دیں گے۔۔۔ وہ سب بہت صبر سے برداشت کیا میں نے۔۔۔ مگر یہ۔۔۔

کیا اس پر بھی آنکھیں بند کر لوں۔۔۔بہت صاف ستھری زندگی گزاری ہے میں نے اب تک۔۔۔۔

بیوی بھی اسی ہی پاکباز چاہتا تھا۔۔۔سب کچھ جانتے بوجھتے ایسی آنکھوں دیکھی مکھی نگلنے کا حوصلہ نہیں ہے مجھ میں۔۔۔

میں ایسی بدکردار لڑکی سے شادی نہیں کر سکتا جس کے غیر مردوں سے مراسم ہوں۔۔۔"

احمر نے اپنے کورٹ کی پاکٹ سے وہی تصویروں کا انویلپ نکال کر ارشان کی جانب بڑھا دیا تھا۔۔

جبکہ اس کا مہروشہ کو بدکردار کہنا عبداللہ صاحب برداشت نہیں کر پائے تھے۔۔۔وہ آگے بڑھے تھے اور ایک زوردار تھپڑ اس کے منہ پر رسید کیا تھا۔۔۔

"بس بہت ہو گئی تمہاری بکواس۔۔۔اب ایک لفظ مزید مت بولنا میری بیٹی کے بارے میں۔۔۔زبان کھینچ لوں گا تمہاری۔۔۔۔"

عبداللہ صاحب کا اتنا غصہ آج تک کسی نے نہیں دیکھا تھا۔۔۔

"بھائی صاحب۔۔۔۔آپ میرے بیٹے کو مار رہے ہیں۔۔۔اپنی اس لاڈلی سے پوچھا ہے ایک بار۔۔۔دیکھیں یہ تصویریں۔۔۔آپ

چاہتے ہیں یہ بے حیائی دیکھنے کے بعد بھی میرا بیٹا اس سے شادی کرلے۔۔۔"

صائمہ بیگم آگے بڑھتی ارشان کے ہاتھ سے تصویریں چھین کر مہروشہ کے سامنے پڑے ٹیبل پر اچھال گئی تھیں۔۔۔

جو ٹیبل پر بکھر تیں سب کو ساکت کر گئی تھیں۔۔۔مہروشہ انتہائی نازیبا حالت میں کسی انجان شخص کی بانہوں میں تھی۔۔۔ ارشان نے اس لمحے سلگتی نگاہوں سے صائمہ بیگم کی یہ حرکت دیکھی تھی اور آگے بڑھ کر وہ تصویریں اٹھالی تھیں۔۔۔اس کی اپنی رنگت بھی غصے سے سرخ ہو چکی تھی۔۔۔۔

مگر اس وقت بات اس کے باپ کی عزت اور اس کے گھر کی تھی۔۔۔۔

"صائمہ تم چپ رہو اس وقت۔۔۔۔"

عبداللہ صاحب جانتے تھے ان کی بہن کس بات کی بھڑاس نکال رہی تھی۔۔۔جب وہ بہت محبت سے اس کا رشتہ مانگنے آئی تھیں اور ان سے اپنے مہروشہ کے حوالے سے کی گئی بدتمیزی کی معافی مانگی تھی تو انہیں لگا تھا شاید ان کی بہن واقعی اپنا دل صاف کر چکی ہے۔۔۔۔

مگر اس وقت انہیں اپنی اس غلطی پر شدید افسوس ہو رہا تھا۔۔۔

"میں کیوں چپ رہوں بھائی صاحب۔۔۔میرے بیٹے کی ساری زندگی کا معاملہ ہے۔۔۔اور آپ چاہتے ہیں میں اپنے بیٹے کو ساری زندگی جلنے کے لیے ایسی لڑکی کے حوالے کر دوں۔۔۔اور پلیز آپ یہ کہنا چھوڑ دیں کہ یہ آپ کی بیٹی ہے۔۔۔آپ کی ایک ہی بیٹی ہے ایمن آفندی۔۔۔۔اس لڑکی کے تاریک ماضی کے بارے میں کچھ نہیں جانتے آپ۔۔۔اس کی ماں کے کردار سے تو واقف ہیں ہی سہی آپ۔۔۔دونوں ماں بیٹیاں اتنے عرصے اکیلی رہی ہیں۔۔۔بنا کسی مرد کے سہارے کے۔۔۔

ایسی لڑکی کس طرح کی ہو سکتی ہے۔۔۔اس کے کردار کی قسم کھا سکتے ہیں آپ۔۔۔۔ بد کردار ماں کی بیٹی بد کردار ہی ہو گی نا۔۔۔۔"

صائمہ بیگم کو اتنا بھی لحاظ نہیں رہا تھا کہ وہ ایک مری ہوئی عورت کی بات کر رہی تھیں۔۔۔۔

مہروشہ جو اپنے بارے میں اتنا غلط سن کر بھی خاموش بیٹھی تھی۔۔۔ اب کی بار چیخ پڑی تھی۔۔۔

"خدا کے لیے میری مری ہوئی ماں کے بارے میں ایسا مت بولیں۔۔ہم نے غریبی میں بھی بہت پاکیزہ زندگی گزاری

ہے۔۔۔۔یہ سب جھوٹ ہے بابا۔۔۔میں غلط ہیں۔۔۔یہ تصویریں میری نہیں ہیں۔۔۔۔"

اس نے کل ہی تو عبداللہ صاحب کو بابا کہنا شروع کیا تھا۔۔۔۔اور آج وہ واقعی باپ بن کر اس کے لیے لڑ رہے تھے۔۔۔

مگر اتنے سارے لوگوں سے اکیلے کب تک لڑتے۔۔۔۔

اسے خود بھی تو اپنے لیے آواز اٹھانی تھی۔۔۔۔عبداللہ صاحب کے ساتھ کھڑے ارشان نے خاموش نگاہوں سے اس روتی سسکتی لڑکی کو دیکھا تھا۔۔۔۔جو اپنی ذات کا تماشا بنائے جانے پر تڑپ رہی تھی۔۔۔

"بس کرو بی بی خود کو بدکار تو کوٹھے پر بیٹھی طوائفیں بھی نہیں کہتیں۔۔۔ تمہیں کیا لگتا ہے تم اپنے آنسوؤں سے ہمیں پگھلا پاؤ گی۔۔۔"

صائمہ بیگم کی نفرت آج پوری طرح سے بول رہی تھی۔۔۔۔وہ اپنی سالوں کی بھڑاس نکال رہی تھیں۔۔۔ جبکہ مبشرہ ماں کو اس طرح سے دیکھ خوش ہو رہی تھی۔۔۔۔ عنقریب فیصلہ ان کے مفاد کے مطابق آنے والا تھا۔۔۔

فارینہ نے کال کر کے ماجد کو بھی آنے کو کہہ دیا تھا۔۔۔

"صائمہ چپ ہو جاؤ۔۔۔اب مزید ایک لفظ مت بولنا ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔۔"

عبداللہ صاحب چیخے تھے۔۔۔منیبہ بیگم اماں بی کو سنبھالتیں اس وقت ماؤف ہوتے دماغ کے ساتھ یہ سب دیکھ رہی تھیں۔۔۔ان کے اپنے ہی آپس میں لڑ پڑے تھے۔۔۔آج تک اس خاندان میں ایسا کبھی نہیں ہوا تھا۔۔۔

شادی میں آدھے سے زیادہ خاندان جمع تھا۔۔۔سب لوگ یہ تماشا دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

ارشان نے اسامہ اور طلحہ کو کہہ کر مہمانوں سے معذرت کرتے انہیں دوسرے حال میں کھانا کھانے بھیج دیا تھا۔۔۔جواد اپنی نگرانی میں انہیں وہاں سے لے گیا تھا۔۔۔۔

وہ سب بھی خاندانی لوگ تھے۔۔۔خاموشی سے وہاں سے چل پڑے تھے۔۔۔

جواد کو اس نے ان لوگوں کو وہیں سے رخصت کرنے کو کہا تھا۔۔۔۔

جو سنتے مبشرہ پیچ و تاب کھا کر رہ گئی تھی۔۔۔اس لڑکی کی وجہ سے اس کی شادی بھی خراب ہو رہی تھی۔۔۔اسی لیے وہ چاہتی تھی اس کا نکاح پہلے ہو جائے۔۔۔اسے اپنے گھر والوں پر بے پناہ غصہ آرہا تھا

جو عبداللہ صاحب کے رعب کے آگے اتنے دب جاتے تھے کہ ایک نکاح تک نہیں پہلے کرواپائے تھے۔۔۔

اور ارشان وہ تو تھا ہی صرف باپ کا۔۔۔۔جسے اپنے باپ کی خوشی اور حکم سر آنکھوں پر رکھنے کی عادت تھی ہمیشہ سے۔۔۔

"سر باہر کوئی سیٹھ ماجد آیا ہے۔۔۔اس کا کہنا ہے وہ مہروشہ بی بی کو جانتا ہے۔۔۔اور بہت ضروری بات کرنی آیا ہے۔۔۔اسے اندر آنے دیا جائے۔۔۔"

یہ الفاظ سنتے مہروشہ کے چہرے پر خوف کے سائے آن ٹھہرے تھے۔۔۔

"بلاؤ اسے۔۔۔۔"

یہ آواز عبداللہ صاحب کی تھی۔۔۔۔اس لڑکی کو بیٹی مانا تھا۔۔۔

اس کی معصومیت اور پاکیزگی سے واقف تھے۔۔۔

انہیں کسی کے آنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔۔۔مہروشہ انہیں

منع کرنا چاہتی تھی مگر اس کی آواز ہی نہیں نکل پائی تھی۔۔۔۔

جب اسی لمحے وہ اندر داخل ہوا تھا۔۔۔اس کی آنکھوں سے نکلتی

خباثت اپنے وجود پر پڑتے دیکھ مہروشہ ارشان کے چوڑے وجود کی

اوٹ میں ہوئی تھی۔۔۔

ماجد کو دیکھ سبھی لوگ اس وقت ساکت ہوئے تھے۔۔۔یہ ہی شخص تھا جو تصویروں میں اس کے ساتھ تھا۔۔

"اس لڑکی سے میری منگنی ہو چکی ہے۔۔۔۔اس کی ماں نے مرنے سے پہلے اسے میرے نام کیا تھا۔۔۔بہت پیسہ کھایا ہے ان ماں بیٹی نے میرا۔۔۔ابھی تک یہ لڑکی میرے ساتھ رابطے میں ہے۔۔۔مگر اب اچانک اسے شادی کرنے کا شوق چڑھ گیا۔۔۔

مجھے دھوکا دے کر اسے لگ رہا تھا کہ کسی اور کی ہو جائے گی اور میں چپ چاپ بیٹھا رہوں گا۔۔۔بہت بڑی بھول ہے اس کی۔۔۔آپ لوگ بہت شریف اور معزز گھرانے سے ہیں۔۔۔میں آپ کے

ساتھ لڑائی نہیں کرنا چاہتا۔۔۔ مگر یہ لڑکی آپ کی شریف گھرانے کی رہناڈیزرو نہیں کرتی۔۔۔۔

اتنے سالوں سے یہ میرے ساتھ تھی۔۔۔اب اچانک سے مجھ سے زیادہ پیسہ دیکھ کر اس کی محبت ہی بدل گئی۔۔۔۔"

ماجد ایک انتہائی سلجھے ہوئے انسان کے حلیے میں کھڑا اپنے الفاظ سے مہروشہ کو پتھر کا کر گیا تھا۔۔اس نے سوچا بھی نہیں تھا کہ یہ شخص ایسا کوئی کھیل رچائے گا۔۔۔۔

"کیا بکواس کر رہے ہو تم۔۔۔؟؟تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئے میرے گھر کی لڑکی پر فضول بکواس کرنے کی۔۔۔۔"

ارشان اس کی اس ساری بکواس پر غصے سے بپھرا آگے بڑھا تھا۔۔۔

جبکہ مبشرہ کے تن بدن میں زہر گھل گیا تھا ارشان کا یہ دفاعی انداز دیکھ کر۔۔

"میں سچ کہہ رہا ہوں۔۔۔اپنی ایک ایک بات کو ثابت کرنے کے لیے سارے ثبوت ساتھ لایا ہوں۔۔۔اس لڑکی کے اصل چہرے سے واقف نہیں ہیں آپ لوگ۔۔۔اسے ابھی ایک سال بھی نہیں ہوا یہاں آئے۔۔اتنے وقت سے میں جانتا ہوں اسے۔۔

صرف دولت ہی لالچی تھیں یہ ماں بیٹیاں۔۔۔میں نے اب تک ان پر جتنی بھی رقم بہائی ہے۔۔۔میں چاہتا ہوں اس کے بدلے آپ

لوگ اس سے نکاح کر دیں میرا۔۔۔میں اسی صورت ہی یہاں سے جاؤں گا۔۔۔اس کے اتنا غلط کرنے کے باوجود میں تو محبت کرنے لگا ہوں اس سے۔۔نہیں ہو پا رہا میرا گزارہ اس کے بغیر۔۔

پلیز اس کی شادی مجھ سے کر دیں۔۔اس کے اتنے بڑے دھوکے کے بعد بھی عزت بھرے انداز میں لے جانا چاہتا ہوں اسے۔۔۔"

سیٹھ ماجد اس لمحے مہروشہ کو وہ غنڈہ بدمعاش تو کہیں سے لگا ہی نہیں تھا۔۔جس نے ان ماں بیٹی کا جینا حرام کر رکھا تھا۔۔یہ شخص جان بوجھ کر ایسا کر کے آیا تھا تاکہ اسے اچھا سمجھ کر اس سے نکاح کروا دیں یہ لوگ۔۔۔

"نن نہیں بابا یہ جھوٹ بول رہا ہے۔۔۔ ارشان یہ۔۔۔ یہ بہت بڑا غنڈہ ہے۔۔۔ اسی کی وجہ سے میری امی نے اپنی جاں گنوا دی۔۔۔ میری ماں کا قاتل ہے یہ۔۔۔ ارشان مم مجھے اغوا کرنے کے لیے غنڈے بھیجنے والا بھی یہی تھا۔۔۔ میرا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔۔۔ میں نے اور میری ماں نے فاقوں پر زندگی گزار دی مگر کبھی اس سے تو کیا محلے والوں سے بھی ایک روپے تک کا قرض نہیں لیا۔۔

یہ بکواس کر رہا ہے۔۔۔ سراسر جھوٹ بول رہا ہے۔۔۔ خدا کیلئے آپ لوگ مجھ پر یقین کریں۔۔"

اس نے آگے بڑھتے ایک ساتھ کھڑے عبداللہ صاحب اور ارشان کے سامنے ہاتھ جوڑتے اپنی بے گناہی اور پاکیزگی کا یقین دلاتے بولی تھی۔۔۔اس نے پلٹ کر احمر کی جانب دیکھا تک نہیں تھا۔۔

جو انسان صرف اس کی ظاہری خوبصورتی دیکھ کر اس پر مر مٹا تھا۔۔ اور اس پر زرا سا الزام لگتے ہی بنا کوئی تصدیق کیے اس سے اپنا دامن بچا گیا تھا۔۔۔ایسے انسان کے ساتھ وہ اب کوئی رشتہ نہیں رکھنا چاہتی تھی۔۔

اس کی امید بھری نظریں سامنے کھڑے دو مضبوط ترین افراد پر تھیں۔۔۔جو اب تک اس کے محافظ بنے تھے۔۔۔اسے امید تھی کہ وہ آج بھی اس کی حفاظت کریں گے۔۔

اسے کچھ نہیں ہونے دیں گے۔۔۔

ہوا بھی یہی تھا۔۔۔عبداللہ صاحب نے ہاتھ بڑھا کر اس کے سر پر رکھتے اس کے آنسو پونچھ دیئے تھے۔۔۔

"بیٹی مانا ہے آپ کو۔۔۔۔بھروسہ رکھو مجھ پر۔۔آپ کے ساتھ کچھ غلط نہیں ہونے دوں گا۔۔الزام لگا ہے میری بچی پر۔۔۔اسے ایسے تو نہیں جانے دوں گا۔۔۔"

اس کے سر پر شفقت بھرا ہاتھ رکھے تھوڑے سے عجیب سے انداز میں یہ بات کہی تھی۔۔۔ان کی ایک خفگی بھری نگاہ ارشان کی جانب بھی اٹھی تھی۔۔۔وجہ صرف غنڈوں والی بات نہ بتانا تھی۔۔۔

انہیں کہیں سے پتا چلا تھا کہ ان کے بیٹے کو گولی لگی ہے۔۔۔مگر ارشان سے بات کرنے پر اس کے انہیں پریشان نہ کرنے کی خاطر یہ خبر جھٹلا دی تھی۔۔

مگر اب مل مہروشہ کی بات پر آہستہ آہستہ انہیں ساری بات واضح ہو رہی تھی۔۔۔وہ غصہ تھے ان دونوں پر۔۔۔

اتنی بڑی بات ان سے چھپا کر انہوں نے ٹھیک نہیں کیا تھا۔۔۔

ارشان آفندی ان کا بڑا بیٹا تھا۔۔۔ان کا سب کچھ۔۔۔اور مہروشہ کی زمہ داری اٹھانے کا وعدہ کیا تھا انہوں نے۔۔۔

وہ پیاری سی بچی کچھ ہی وقت میں انہیں بہت عزیز ہو گئی تھی۔۔۔

انہیں اس وقت جو بھی فیصلہ کرنا تھا بہت تحمل اور سوچ سمجھ کر کرنا تھا۔۔۔

احمر کا رشتہ انہوں نے خود مہروشہ سے جوڑا تھا۔۔۔

مگر وہ جس طرح سے بیچ راستے میں صرف ایک الزام لگنے پر اسے چھوڑ چکا تھا۔۔۔عبداللہ صاحب کو اپنے فیصلے پر اس وقت شدید پچھتاوا ہو رہا تھا۔۔۔

"تم جو بھی بکواس کر رہے ہو کیا ثبوت ہیں تمہارے پاس اسکے۔۔۔"

ارشان نے ماجد کی بکواس کے جواب میں اسے فیکٹس پر بات کرنے کو کہا تھا۔۔۔اتنے سب لوگوں کے سامنے مہروشہ پر جو داغ لگ رہا تھا اسے سب کے سامنے ہی دھونا بھی تھا۔۔۔۔

"یہ وہ تمام رسیدیں ہیں جو رقم اس کی اور اس کی ماں کی ڈیمانڈ پر میں ان کے اکاؤنٹ میں بھیجتا رہا ہوں۔۔۔یہ رقم وہ ہے جو پچھلے ایک

ہفتے سے اس کو شادی سے انکار کرنے کی ڈیمانڈز پر بھیجتا رہا

ہوں۔۔۔یہ رسیدیں ان زیورات کی ہیں۔۔۔جو اس نے اپنی

ہاتھوں میں کنگن پہن رکھے ہیں۔۔۔

یہ کل رات میں نے ہی اسے گفٹ کیے ہیں۔۔۔ڈھٹائی اور بے

غیرتی دیکھو اس لڑکی کی۔۔۔ابھی بھی وہی پہن کر کھڑی ہے۔۔۔

کل رات میں نے اسے پچاس لاکھ کہ بھوری رقم بھی دی تھی۔۔۔

اس کی ڈیمانڈ پر۔۔۔اس نے کہا تھا یہ شادی سے انکار کر دے

گی۔۔۔آپ لوگ اس کے کمرے کی تلاشی لے سکتے ہیں۔۔۔وہ رقم

ابھی بھی اس کے کمرے میں موجود ہو گی۔۔۔اگر اس نے کہیں

آگے پیچھے کر بھی دی ہوئی تو یہ زیورات۔۔یہ تو ابھی بھی اس کے ہاتھوں میں ہیں۔۔۔"

ماجد ایک ایک کر کے سارے پڑھائے سبق اور کچھ اپنے آمیزش کے ساتھ ان سب کے سامنے رکھتا۔۔۔مہروشہ کے کردار کو پوری طرح سے مشکوک کر گیا تھا۔۔۔

مہروشہ کو لگا تھا وہ ابھی بے دم ہو کر گر پڑے گی۔۔۔اس نے بے یقینی کے عالم میں ان کنگھنوں کو دیکھا تھا۔۔۔یہ شخص کیا بکواس کر رہا تھا۔۔۔

یہ تو شاپنگ کے وقت سے اس کے پاس تھے۔۔۔اور تمام باکسز کے ساتھ ایمن انہیں لے کر پارلر آئی تھی۔۔۔اس نے تو ٹھیک سے زیورات دیکھے ہی نہیں تھے۔۔

اسی خاطر اسے پتا ہی نہیں چلا تھا کہ یہ زیورات اس کی ساس اور منیبہ بیگم کی جانب سے دیئے گئے نہیں تھے۔۔۔

جبکہ اس وقت کوئی بھی فارینہ اور مبشرہ کے چہروں پر بکھرتی شاطرانہ مسکراہٹ نہیں دیکھ سکا تھا۔۔۔یہ شاپنگ بیگ رکھنے کا کام مبشرہ کا ہی تھا۔۔۔جس کی رسید انہوں نے ماجد کے نام پر بنوا کر اسے بھیج دی تھی۔۔۔

مہروشہ کے فرشتوں کو بھی پتا نہیں چل تھا کہ اس کے ساتھ کیا گیم کھیلی گئی تھی۔۔۔اسے بدنام کرنے میں صرف ماجد اکیلا نہیں تھا۔۔۔

"یہ یہ سب جھوٹ ہے۔۔۔ایسا کچھ نہیں ہوا۔۔۔"

مہروشہ کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ اپنی صفائی میں کیا بولے۔۔۔

"اگر اتنی ہی سچی ہو تو سچ ثابت کرو۔۔۔تمہیں کیا لگتا ہے یہاں بھی سب کو اپنے ان جھوٹے آنسوؤں سے گھمالو گی۔۔۔تمہارا کھیل ختم ہوا اب بی بی۔۔۔سارا کھیل سامنے آچکا ہے۔۔۔اللہ کا لاکھ لاکھ

شکر ہے اس نے میرے بیٹے کو ایسی بدذات سے بچالیا۔۔۔میری نسل تباہ ہونے سے بچ گئی۔۔۔۔"

صائمہ بیگم بھڑکتی ہوئی آگ پر مزید پیٹرول چھڑکنے کی کوشش کر گئی تھیں۔۔۔

"آفندی صاحب آپ کو مجھ پر یقین نہیں آرہا۔۔۔آپ نجمہ خالہ سے فون کریں پوچھ سکتے ہیں۔۔۔ان کے کہے پر تو اعتبار کریں گے نا آپ۔۔۔وہ تو ہمسائی ہیں ان کی۔۔آپ مل چکے ہیں۔۔۔وہ کبھی اس حوالے سے جھوٹ نہیں بولیں گی۔۔۔"

ماجد کی بات پر مہروشہ نے بے یقینی سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

وہ نجمہ خالہ کا نام کیوں لے رہا تھا۔۔۔یہ جانتے ہوئے بھی کہ وہ اس کے بارے میں کچھ غلط نہیں بولیں گی۔۔۔۔

ماجد نجمہ خالہ کا نمبر ڈائل کر چکا تھا۔۔۔

کچھ دیر بعد ان کی کال پک کر لی گئی تھی۔۔۔

ماجد ٹھیک کہہ رہا ہے۔۔۔ان دونوں ماں بیٹی کے چال چلن ٹھیک نہیں تھے۔۔۔ان کو محلے سے نکالنے کی بہت بار باتیں کی گئیں۔۔۔میری دوست تھی مجبوراً مدد کرنے پڑی۔۔۔پورے محلے کا ماحول

خراب تھا ان کی وجہ سے۔۔۔اب شکر کیا ہے سب نے ان سب

جان چھوٹ گئی۔۔۔"

نجمہ خالہ کی باتیں سنتے وہاں سناٹا چھا گیا تھا۔۔۔

جسے مہروشہ کی سسکیوں نے توڑا تھا۔۔۔

"نجمہ خالہ خدا کے لیے ایسا مت کہیں۔۔آپ ایسا کیوں بول رہی

ہیں۔۔۔میری مری ہوئی ماں کو بہن بولتی تھیں نا آپ۔۔۔ان پر

اتنا گھٹیا الزام کیسے لگا سکتی ہیں آپ۔۔۔۔"

مہروشہ خود سے زیادہ اپنی مرحومہ ماں پر لگے الزامات پر تڑپ رہی

تھی۔۔۔جنہوں نے اپنی ساری زندگی سفید پوشی اور عزت سے

گزاری تھی۔۔۔ کھانے کو کچھ نہیں ہوتا تھا ان کے پاس۔۔۔ مگر انہوں نے کبھی کسی کے آگے ہاتھ تک نہیں پھیلایا تھا۔۔۔ اور یہ لوگ کیسے کیسے الزامات لگا رہے تھے ان پر۔۔۔۔

دوسری جانب سے کال بند ہو چکی تھی۔۔۔ نجمہ خالہ نے اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا تھا۔۔۔

فارینہ کے آفندی ولا کال کرنے پر وہاں سے ملازمہ کے مہروشہ کے کمرے سے پچاس لاکھ کی برآمدی کی تصدیق کر دی تھی۔۔۔

مہروشہ کا کردار پوری طرح سے مشکوک ہو چکا تھا۔۔۔ اس کے پاس کہنے کو کچھ نہیں تھا۔۔۔

عبداللہ صاحب بھی تو اسے اتنا نہیں جانتے تھے۔۔۔وہ کب تک اس پر اپنا بھروسہ دکھاتے۔۔ ساری ثبوت، گواہ سب کچھ تو اس کے خلاف تھا۔۔۔۔

وہ آگے بڑھتے مہروشہ کے مقابل جا کھڑے ہوئے تھے۔۔۔۔

مہروشہ کا اپنا دل چاہ رہا تھا کہ وہ اس وقت زمین میں گڑھ جائے۔۔۔ وہ اپنی ماں کے ساتھ مر کیوں نہیں گئی تھی۔۔۔وہ یہ سارے الزامات خاموشی سے سہی جاتی اگر اس کے سامنے آگے کوئی عزت بھری زندگی ہوتی تو۔۔۔

مگر اب اسے یہی لگ رہا تھا کہ یہ لوگ اس کا نکاح ماجد سے کروادیں گے۔۔۔جس کے بعد کی زندگی کا سوچ اس کی روح کانپ جاتی تھی۔۔اس کی ماں کی ساری مشقتیں اور صعوبتیں رائیگاں جانی تھیں۔۔

وہ ایسا نہیں ہونے دے سکتی تھی۔۔۔اسے اپنی آخری سانس تک لڑنا تھا۔۔۔۔

"بیٹے بغیر کسی بات سے ڈرے۔۔۔۔اور کسی بھی پریشر کے مجھے صرف اتنا بتاؤ کہ آپ کیا چاہتی ہو۔۔۔۔آپ سے احمر کے حوالے

سے رضامندی مانگی تھی میں نے۔۔۔اگر آپ اس رشتے سے خوش نہیں تھے تو آپ نے بتایا کیوں نہیں مجھے۔۔۔

کیا آپ واقعی اس شخص کے ساتھ جانا چاہتی ہو۔۔۔سچ سچ بتانا مجھے۔۔۔میرا فیصلہ آپ کے حق میں ہو گا۔۔۔"

عبداللہ صاحب کے پوچھے جانے والے سوالات پر مہروشہ اندر سے ڈھے گئی تھی۔۔۔ان کا کوئی قصور نہیں تھا۔۔

ابھی جو تماشا ہوا تھا۔۔۔اگر یہاں اس کا سگا باپ بھی ہوتا تو اس نے بھی ان سب باتوں کو سچ ہی مان لینا تھا۔۔۔

"بابا۔۔۔۔۔"

ارشان نے حیرت بھرے انداز میں باپ کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

سب لوگوں ہی مہروشہ کے معاملے میں مشکوک ہو چکے تھے۔۔۔جو ہونا بنتا بھی تھا۔۔

ارشان کے دماغ میں بھی بہت سارے ڈاوٹس آ چکے تھے۔۔۔۔۔

مگر عبداللہ صاحب کا مہروشہ سے اس انجان شخص سے شادی کا پوچھنا اسے ٹھیک نہیں لگا تھا۔۔۔

"ڈاکٹر ارشان آفندی نام ہے نا آپ کا۔۔۔آپ تو اپنی آنکھوں سے ایسا ایک واقع دیکھ بھی چکے ہیں۔۔۔جس میں یہ میرے ساتھ باہر جانا چاہتی تھی۔۔۔۔مگر آپ اچانک وہاں اسے لینے آ گے۔۔۔اس

نے آپ کو بہت منع بھی کیا۔۔۔ مگر آپ اسے زبردستی گاڑی میں ڈال کر وہاں سے لے آئے۔۔۔ دو محبت کرنے والوں کے ساتھ ایسا تو نہیں کیا جاتا۔۔۔"

ماجد کی بات پر اب سب کی سوالیہ نگاہیں ارشان کی جانب اٹھی تھیں۔۔۔ مبشرہ کو بھی شدید جھٹکا لگا تھا۔۔۔ اگر ایسا کچھ ہوا تھا تو اسے کیوں نہیں بتایا تھا ارشان نے۔۔۔۔

ارشان کی خاموشی بتا رہی تھی کہ وہ شخص سچ کہہ رہا تھا۔۔۔

"آپ اس کا ساتھ دے رہے ہو۔۔۔ جبکہ یہ تو ہمیشہ سے آپ پر الزام لگاتی آئی۔۔ کہ آپ کی بری نظروں کی وجہ سے اس کے لیے اس گھر میں رہنا مشکل ہو گیا ہے۔۔۔"

ماجد اس ایک انسان کو بھی مہروشہ کے خلاف کر دینا چاہتا تھا۔۔۔ تاکہ اس کا کوئی حامی نہ رہے وہاں۔۔۔۔

ماجد کی بات سن کر ارشان کے تاثرات غضبناک ہوئے تھے۔۔۔

"بکواس بند کرو تم اپنی۔۔۔"

وہ ماجد پر دھاڑا تھا۔۔۔ جبکہ مہروشہ جو بالکل اندھیری گلی کے دہانے پر آن کھڑی ہوئی تھی۔۔۔۔اس کو ایک جانب سے روشنی کی جھلک نظر آئی تھی۔۔۔

یقیناً ان سب باتوں کے بعد ارشان بھی اس کے خلاف ہونے والا تھا۔۔۔اب اسے یہ لوگ ماجد کے ساتھ رخصت کرنے والے تھے۔۔۔۔خواتین کی خاموشی بتا رہی تھی کہ وہ ان باتوں کو سچ مان چکی تھیں۔۔

اماں بی کی طبیعت خرابی کے باعث اسامہ اور امبرین آفندی انہیں گھر لے گئے تھے۔۔۔ طلحہٰ، ایمن اور ثمن جنہوں نے ہمیشہ اس لڑکی کو اپنی بہن مانا تھا۔۔۔ وہ اس وقت سکتے کے عالم میں کھڑے تھے۔۔

سب کے دماغ کام کرنا چھوڑ چکے تھے۔۔۔ وہ تو خوشی خوشی شادی انجوائے کرنے آئے تھے۔۔۔ اس تماشے کی کسی کو توقع ہی نہیں تھی۔۔۔

"یہ بکواس نہیں سچ ہے۔۔۔ مگر ارشان کی نہیں مہروشہ کی بری نظر تھی ارشان پر۔۔۔ میں نے اور فارینہ نے بھی اسے اکثر ارشان کے آگے پیچھے منڈلاتے دیکھا ہے۔۔۔ یہ لڑکی شریف بالکل بھی نہیں

ہے ماموں جان۔۔۔بد چلن اور گھٹیا لڑکی ہے۔۔۔پتا نہیں آپ کیوں اسے یہاں لے آئے۔۔۔اسے بھیج دیں وہیں پر جہاں سے یہ آئی تھی۔۔۔

ایک ساتھ نجانے کتنے لڑکوں کو گھما رہی تھی یہ۔۔۔"

مبشرہ کو ارشان کا اب بھی مہروشہ پر ٹرسٹ کرنا آگ کی بھٹی میں جلا کے خاکستر کر گیا تھا۔۔۔وہ خود کو مزید روک نہیں پائی تھی۔۔۔ اس کے لبوں سے نکلے والے الفاظ پر ارشان نے بے یقینی سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

اسے امید نہیں تھی مبشرہ ایسے وقت میں معاملے کو سنبھالنے کے بجائے مزید بگاڑ دے گی۔۔۔

فارینہ نے بھی اسکی ہاں میں ہاں ملائی تھی۔۔۔

"مہروشہ بیٹا میں آپ کی زبانی سننا چاہتا ہوں۔۔۔"

عبداللہ صاحب کی نظریں مہروشہ پر تھیں۔۔۔

"بابا مجھے معاف کر دیں۔۔۔ مگر آپ کا بیٹا اچھا نہیں ہے۔۔۔اس انسان کی بری نظروں سے تنگ پڑ چکی تھی میں۔۔۔یہ کبھی مجھے جان بوجھ کر کام کے بہانے اپنے کمرے میں بلواتے تھے۔۔ کبھی

ہر اساں کرتے تھے۔۔میں اسی خوف سے احمر سے شادی کرنے پر رضامند ہوئی ہوں۔۔۔

مم مجھے کہیں نہیں جانا۔۔۔مجھے آپ کی شفقت بھری چھاؤں تلے رہنا ہے۔۔۔۔پلیز ان سب کی باتوں میں مت آئیں۔۔۔رحم کریں مجھ پر۔۔۔یہ بہت برا انسان ہے۔۔۔اس سے بچانے کی کوشش کرتے میری ماں مر گئی۔۔۔مجھے اس کے ہاتھ میں مت سونپیں۔۔۔"

مہروشہ نے انگلی اٹھا کر ارشان پر الزامات کی برسات کر دی تھی۔۔۔

ارشان سمیت وہاں کھڑا ہر فرد طوفان کی زد میں آ چکا تھا۔۔۔ماجد اور مبشرہ نے بے یقینی کے عالم میں اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔اس لڑکی کا دماغ خراب تو نہیں ہو گیا تھا۔۔۔

وہ یہ کیا بول گئی تھی۔۔۔

جبکہ ارشان کے تو سر پر لگی اور پیر پر بجھی تھی۔۔۔

وہ اتنے الزامات کے بعد بھی جس لڑکی کا ساتھ دے رہا تھا وہ اسی پر اتنا گھناؤنا الزام لگا گئی تھی کہ وہ اپنے ہی گھر کی لڑکی پر بری نظر رکھتا تھا۔۔۔

"تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے کیا۔۔۔کیا بکواس کر رہی ہو تم۔۔۔

کب بری نظر ڈالی تم پر۔۔۔کب اپنے روم میں بلایا۔۔۔اپنی جان کی

پرواہ کیے بغیر حفاظت کی تمہاری یہ بکواس سننے کے لیے۔۔۔سب

کے سامنے سچ بولو ورنہ جان سے مار دوں گا تمہیں۔۔۔۔'

ارشان بنا کسی کا لحاظ کیے اس کا بازو اپنی آہنی گرفت میں دبوچتا چیخ

پڑا تھا اس پر۔۔۔۔مہروشہ جس کی پہلے ہی اس شخص سے جان جاتی

تھی۔۔۔اس کا اتنا غصہ دیکھ وہ مرنے کے قریب ہوئی تھی۔۔۔۔

لیکن اس وقت اسے ہمت نہیں ہارنی تھی۔۔۔ان تہمتوں کی وجہ سے

ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اپنی عزت نہیں گنوانی تھی۔۔۔

وہ جانتی تھی وہ سامنے کھڑے اپنے محسن کے ساتھ بہت غلط کر رہی تھی۔۔۔ مگر اسے اتنا تو اندازہ تھا کہ اس کی ان تہمتوں سے اس شخص کا کچھ نہیں بگڑنا تھا۔۔ مگر کیا پتا عبداللہ صاحب اس کی پوزیشن سمجھ جاتے۔۔۔

"پی یہ ایسے ہی کرتے تھے میرے ساتھ بابا۔۔۔۔۔۔"

ارشان کی قید میں اپنا بازو دیکھ وہ درد سے سسک پڑی تھی۔۔۔ یہ درد بازو پر پڑی وحشی گرفت کا نہیں تھا۔۔۔ بلکہ سامنے کھڑے شخص پر الزام لگانے کی وجہ سے وہ اندر سے تڑپ رہی تھی۔۔۔

"ان کی وجہ سے مجھے اس گھر میں اپنا آپ محفوظ نہیں۔۔"

اس کا جملہ ابھی مکمل نہیں ہو پایا تھا۔۔۔۔

"بکواس بند کرو اپنی۔۔۔"

ارشان نے اسے غصے سے دور دھکیلا تھا۔۔۔وہ منہ کے پل پیچھے جا گری تھی۔۔۔اس کا سر ٹیبل کی نوک سب ٹکراتا زخمی ہوا تھا۔۔۔۔ مگر اس وقت نہ تو اسے خود اپنے تکلیف کا احساس تھا نہ کسی اور کو۔۔۔۔

کیونکہ اس نے ارشان کے بارے میں جو بولا تھا۔۔۔سب لوگ اب اس سے نفرت محسوس کر رہے تھے۔۔۔

ایمن اور طلحہ کو بھی اس وقت وہ بہت بری لگی تھی۔۔۔

"ارشان۔۔۔۔"

عبداللہ صاحب مہروشہ کو یوں گرتا دیکھ ارشان پر بھڑک اٹھے تھے۔۔۔ان کا ہاتھ ارشان کی جانب اٹھتا ہوا میں معلق ہوا تھا۔۔۔۔

جس پر مہروشہ سمیت سبھی لوگ سکتے میں آ گئے تھے۔۔۔ان باپ بیٹے کی ایک دوسرے سے محبت سے پوری دنیا واقف تھی۔۔۔ کبھی کسی نے نہیں سوچا تھا عبداللہ صاحب ایک انجان لڑکی کی خاطر اپنے بیٹے پر ہاتھ اٹھانے کی کوشش بھی کریں گے۔۔۔۔

مبشرہ، فارینہ اور صائمہ بیگم کا سکتہ ہی نہیں ٹوٹ رہا تھا۔۔۔جو اس پورے ڈرامے کی ماسٹر مائینڈ تھیں۔۔۔

جنہوں نے مہروشہ کے کردار کو اپنی انگلیوں پر کٹھ پتلی کی طرح نچانا تھا۔۔۔ان کا سارا کھیل بگڑ چکا تھا۔۔۔

انہیں اندازہ نہیں تھا کہ یہ روتی سسکتی لڑکی ایسا کوئی داؤ کھیل جائے گی۔۔۔

"بابا۔۔۔۔۔"

ارشان کے لبوں سے بس اتنا ہی نکل پایا تھا۔۔۔

"تمہیں نکاح کرنا ہو گا مہروشہ سے۔۔۔ابھی اور اسی وقت۔۔۔۔"

عبداللہ صاحب نے سرد و سپاٹ لہجے میں وہاں کھڑے تمام نفوس پر بم پھوڑا تھا۔۔۔

سب اپنی اپنی جگہوں پر ہل کر رہ گئے تھے۔۔۔

مبشرہ اپنے قدموں سے لڑکھڑا گئی تھی۔۔۔اس کے ساتھ کھڑی فارینہ اور صائمہ بیگم نے بمشکل اسے تھام لیا تھا۔۔۔ ان کو خود سمجھ نہیں آرہا تھا کہ یہ ہوا کیا تھا۔۔۔

"عبداللہ آپ یہ کیا کہہ رہے ہیں۔۔۔ارشان کی شادی آج مبشرہ کے ساتھ ہونی ہے۔۔۔"

منیبہ بیگم کا اپنے بیٹے کی خون آلود آنکھوں کو تکتیں تڑپ کر آگے آئی تھیں۔۔۔۔

"اس وقت کوئی کچھ نہیں بولے گا۔۔۔یہ میرا اور میرے بیٹے کا معاملہ ہے۔۔۔"

عبداللہ صاحب کی نظریں ارشان پر جمی ہوئی تھیں۔۔۔انہوں نے اپنی مٹھیاں سختی سے بھینچ رکھی تھیں۔۔۔

جبکہ مہروشہ کی حالت اس وقت سب سے زیادہ قابلِ رحم تھی۔۔۔۔ اس نے یہ الزام اس وجہ سے تو نہیں لگایا تھا۔۔۔وہ تو بس اس گھر میں رہنا چاہتی تھی۔۔۔۔اس کی وہم و گمان میں بھی ایسا کچھ نہیں تھا کہ اس کے ایسا بولنے پر اس کی شادی ارشان سے کر دی جائے گی۔۔۔۔

عبداللہ صاحب کے اشارے پر ثمن نے اسے تھام کر صوفے پر بیٹھایا تھا۔۔۔اس کے ماتھے سے بہتا خون چہرے پر پھیل گیا تھا۔۔۔۔

مگر اس وقت جلتے دل کی تکلیف پر تکلیف پر بھاری تھی۔۔۔

"یہ آپ دونوں کا معاملہ نہیں ہے ماموں جان۔۔۔میری بہن کی بارات لے کر آیا ہے آپ کو بیٹا۔۔۔۔اس کا نکاح مبشرہ سے ہی ہو گا۔۔۔۔"

احمر مزید خاموش نہیں رہ پایا تھا۔۔۔صائمہ بیگم بھی آگے بڑھی تھیں۔۔۔جبکہ نعمان صاحب شرمندہ سے ایک جانب خاموشی سے

کھڑے تھے۔۔۔اس ڈرامے کی شروعات ان کے بیٹے نے کی تھی۔۔۔اگر سے یہ شادی نہیں کرنی تھی تو وہ گھر میں بھی آرام سے انکار کر سکتا تھا۔۔۔

یہاں ڈرامہ لگانے کی تک نہیں بنتی تھی۔۔۔

"بارات تو تم بھی میری بیٹی کی لائے تھے۔۔۔تم نے بھی تو انکار کر دیانا۔۔۔تمہیں یہاں بولنے کا کوئی حق نہیں بنتا۔۔۔بکواس بند کرو اپنی اب۔۔۔۔"

عبداللہ صاحب کو احمر پر کس قدر غصہ تھا۔۔۔ان کا لہجہ اور الفاظ صاف بیان کر گئے تھے۔۔۔۔

"مگر اس بات کا حق آپ کو کس نے دیا بھائی صاحب کہ آپ میری بیٹی کے ساتھ یہ زیادتی کریں۔۔۔۔میں ایسا نہیں ہونے دوں گی۔۔۔۔"

صائمہ بیگم بھی خاموش نہیں رہیں تھیں۔۔۔دوسرے کی بیٹی کو رسوا کرنے والی اپنی بیٹی کی تکلیف پر تڑپ اٹھی تھیں۔۔۔۔اکثر کئی برے لوگوں کے ساتھ اسی مقام پر مکافات عمل ہو جایا کرتا تھا۔۔۔ان لوگوں کی مثال بھی ایسی ہی تھی۔۔۔۔

" بابا ہم آرام سے بیٹھ کر بات کر سکتے ہیں پلیز۔۔۔۔۔ابھی یہ ایک انتہائی جذباتی فیصلہ ہے۔۔۔۔"

ارشان کی بھینچتی مٹھیاں، کنپٹی اور گردن کی ابھری رگیں بتا رہی تھیں کہ وہ اس وقت کس قدر غصے اور دہشت زدہ جذبات کے زیر اثر کھڑا تھا۔۔ مگر وہ اپنے بابا کے ساتھ اب بھی بدتمیزی نہیں کر سکتا تھا۔۔۔۔

بہت ہی عزت و احترام کے ساتھ بات کی تھی اس نے۔۔۔۔

وہ مبشرہ کو کیسے چھوڑ سکتا تھا۔۔۔ان کا بچپن کا ساتھ تھا۔۔۔۔

"مجھے مزید کوئی بات نہیں کرنی اس بارے میں۔۔۔ تمہیں مہروشہ سے نکاح کرنا ہو گا ابھی اور اسی وقت۔۔۔۔"

عبداللہ صاحب کا لہجہ دوٹوک تھا۔۔۔

"نہیں ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔ارشان صرف میرا ہے۔۔۔میں اسے کسی اور کا نہیں ہونے دے سکتی۔۔احمر۔۔۔احمر نکاح کرے گا نا اس لڑکی کے ساتھ۔۔۔مم مگر ارشان نہیں۔۔۔۔پلیز ماموں ایسا ظلم مت کریں۔۔۔"

مبشرہ ارشان کا بازو مضبوطی سے اپنی گرفت میں جکڑتی چیختے ہوئے بولی تھی۔۔۔اس نے کبھی نہیں سوچا تھا ایسا بھی ہو جائے گا۔۔۔وہ تو اس لڑکی کو دھکے مار کر گھر سے نکلوانا چاہتی تھی۔۔۔

مگر قسمت تو اسی کے ساتھ ہی کھیل کھیل گئی تھی۔۔۔۔جس جگہ کے بچپن سے خواب دیکھتی آئی تھی وہ۔۔۔یہ لڑکی اس کی سازش سے وہ سب پانے جا رہی تھی۔۔۔

"میں نکاح کرنے کو تیار ہوں مہروشہ سے۔۔۔۔"

احمر بہن کی خاطر آگے بڑھا تھا۔۔۔۔

"تم اب سونے کے بھی بن کر آجاؤ میں اپنی بیٹی کا نکاح کسی قیمت پر تم سے نہیں کرواؤں گا۔۔۔۔"

عبداللہ صاحب کو دیکھ کر کہیں سے نہیں لگ رہا تھا وہ اپنا فیصلہ بدلیں گے۔۔۔۔

مبشرہ کی سانسیں رک رہی تھیں۔۔۔

"بابا آپ اس لڑکی کی وجہ سے اپنے بیٹے کو غلط سمجھ رہے ہیں۔۔۔۔ مجھے آپ سے ایسی امید نہیں تھی۔۔۔ آپ نہیں جانتے آپ کا بیٹا کیسا ہے۔۔۔ کسی کے بھی الزامات پر بھروسہ کر لیں گے آپ۔۔۔۔"

ارشان کا ضبط بھی ٹوٹ چکا تھا۔۔۔ وہ اپنے غصے پر بہت مشکل سے قابو پاتا عبداللہ صاحب کے مقابل آن کھڑا ہوا تھا۔۔۔

ماجد یہ معاملہ کسی اور ہی رخ پر جاتے دیکھ وہاں سے کھسک چکا تھا۔۔۔وہ اتنا تجربہ کار تو ضرور تھا کہ اسے سمجھ آ چکا تھا کہ اس لڑکی کو اس کے ساتھ بالکل بھی نہیں بھیجا جائے گا۔۔۔۔

ان لوگوں کی پہنچ سے بھی وہ واقف تھا۔۔۔پکڑا جاتا تو ساری زندگی جیل میں سڑ کر گزارنی پڑتی۔۔۔۔فارینہ کی مدد سے ہی وہ گارڈز سے بچتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔۔

"میں اس وقت کوئی بھی سوال یا جواب نہیں چاہتا۔۔۔تمہیں یہ نکاح کرنا ہو گا۔۔۔ورنہ تم اپنے باپ کا مرا ہوا چہرا دیکھو گے۔۔۔۔"

عبداللہ صاحب کے الفاظ کچھ بولنے کے لیے لب کھولتیں منیبہ بیگم کو وہیں خاموش کروا گئے تھے۔۔۔اس اتنے بڑے جملے کے بعد ارشان کے پاس بولنے کے لیے کچھ باقی نہیں رہا تھا۔۔۔

اس کا باپ اس کے لیے بہت اہم تھا۔۔۔وہ ایسا کچھ سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔۔۔اس نے غیر محسوس طریقے سے مبشرہ کی گرفت سے اپنا بازو نکال لیا تھا۔۔۔وہ اپنی کمٹمنٹ سے ہٹنے والا انسان نہیں تھا۔۔ مگر اسے اپنے باپ سے بڑھ کر بھی کچھ نہیں تھا۔۔۔مبشرہ اس کے دور جانے پر تڑپ اٹھی تھی۔۔۔۔ارشان کا چہرا اس وقت ہر

احساس سے عاری ہو چکا تھا۔۔۔وہ مبشرہ کی اذیت اپنے دل میں محسوس کر رہا تھا۔۔۔

"نعمان میں معذرت چاہتا ہوں۔۔۔تم اپنے گھر والوں کو لے جاؤں یہاں سے۔۔۔۔تم بھی ایک بیٹی کے باپ ہو۔۔۔۔جو کچھ آج یہاں ہوا مجھے یقین ہے اگر تم میری جگہ ہوتے تو تم بھی یہی فیصلہ لیتے۔۔۔

"

عبداللہ صاحب کی بات پر نعمان صاحب نے خاموشی سے اثبات میں سر ہلا دیا تھا۔۔۔۔

وہ دونوں صرف سالہ بہنوئی ہی نہیں بہت اچھے دوست بھی تھے۔۔۔مہروشہ کے فادر قیوم صاحب بھی ان کے دوست تھے۔۔۔اس وقت ان کے دلوں پر بہت سارا بوجھ آن ٹھہرا تھا۔۔۔ایک دوسرے پر الزامات لگانے سے بہتر انہوں نے خاموش رہنا ہی سمجھا تھا۔۔۔

وہ اپنی بیٹی کی تکلیف پر خود بھی تکلیف کا شکار تھے۔۔۔مگر اس وقت وہ بھی بے بس تھے۔۔۔

انہوں نے مبشرہ کا ہاتھ تھاما تھا اور اسے لیے وہاں سے نکل گئے تھے۔۔۔وہ ان کے ساتھ گھسیٹتی چلی گئی تھی۔۔۔احمر کے انتہائی نفرت بھری نگاہوں سے مہروشہ کی جانب دیکھا تھا۔۔

کاش وہ اس لڑکی کی معصومیت سے دھوکا نہ کھاتا۔۔۔وہ یہ رشتہ جوڑنے میں اتنی جلد بازی نہ کرتا تو اس کی بہن کے ساتھ یہ سب نہ ہوتا۔۔۔۔

وہ مہروشہ کو جی بھر کر کوستا اس وقت اذیت اور گلٹ کی انتہا پر تھا۔۔۔صائمہ بیگم بھی اپنے بھائی سے تمام رشتے توڑتیں روتے ہوئے وہاں سے نکل گئی تھیں۔۔۔

ارشان کی کانوں میں مولوی صاحب کے نکاح کے بول گونجے تھے۔۔۔اس نے اپنی مٹھیاں مزید سختی سے بھینچ لی تھیں۔۔۔

مولوی صاحب نے اپنے الفاظ دوبارہ سے دوہرائے تھے۔۔۔۔

مہروشہ نے اس لمحے شدت سے دعا کی تھی کہ وہ انکار کر دے۔۔۔

وہ اپنی وجہ سے کسی اور کے دل کا خون نہیں ہونے دینا چاہتی تھی۔۔۔

اس نے بھی عبداللہ صاحب کو ایسا کرنے سے منع کیا تھا۔۔۔جس کے جواب میں انہوں نے اسے بھی ارشان جیسے الفاظ ہی ادا کیے تھے۔۔۔جس پر وہ اب بے بسی کی انتہا پر پہنچتی ارشان کے لبوں

سے خود کو قبول کرنے کے الفاظ سنتی اگلے ہی لمحے خود بھی اس انسان کو قبول کر گئی تھی۔۔۔۔

جو اس کے لیے چاند کی طرح ہی تو تھا۔۔۔اس نے کبھی تصور بھی نہیں کیا تھا کہ یہ چاند اس کے آنگن میں آن اترے گا۔۔۔ مگر اس وقت خوشی کا تو احساس بھی نہیں تھا کہیں۔۔۔ صرف خوف تھا اور آنے والے وقت میں آفندی ولا کے بہت پیارے مکینوں کی ملنے والی نفرت تھی۔۔۔

جو اس نے اپنی عزت کے تحفظ کے لیے اپنی جھولی میں خود ڈالی تھی۔۔۔۔

مگر وہ کسی کے دل کی دنیا نہیں اجاڑنا چاہتی تھی۔۔ جس بات کا اختیار ا سکے پاس رہا ہی نہیں تھا۔۔۔۔

نکاح نامے پر اس کے سائن کے برابر میں سائن کرتے کئی بار اس کا ہاتھ لرزا تھا۔۔۔ پین ہاتھ سے چھوٹا تھا۔۔۔۔ پین اٹھانے کی سکت بھی نہیں تھی اس میں۔۔۔

مگر پھر سامنے بیٹھے عبداللہ صاحب کو دیکھتے اس نے دھندلاتی آنکھوں کے ساتھ سائن کرتے اپنا سب کچھ اس شخص کے نام کر دیا تھا۔۔۔ جو یقیناً اس وقت دنیا میں اس سے سب سے زیادہ نفرت کرنے والے لوگوں میں پہلی نمبر پر تھا۔۔۔۔

نکاح ہوتے ہی ارشان راہ میں آئی ہر شے کو ٹھوکروں سے اڑاتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔

منیبہ بیگم نے بہتی آنکھوں کے ساتھ طلحہ کو اس کے پیچھے جانے کا کہا تھا۔۔وہاں اس وقت سب لوگوں کے چہرے ہی آنسوؤں سے بھیگے ہوئے تھے۔۔۔۔

ہمیشہ سے انہوں نے ارشان کے ساتھ مبشرہ کو دیکھا تھا۔۔اور ابھی جس طرح سے مبشرہ روتی سسکتی وہاں سے گئی تھی۔۔۔سب کے دل تکلیف سے بھرے ہوئے تھے۔۔۔

کسی کو بھی عبداللہ صاحب کے اس سنگین فیصلہ کی وجہ سمجھ میں نہیں آئی تھی۔۔۔

ارشان آفندی کے مضبوط کردار کے بارے میں کون نہیں جانتا تھا۔۔۔۔باہر کے لوگ بھی اس بات کی گواہی دے سکتے تھے۔۔۔۔

وہ تو پھر باپ تھے۔۔۔ایسا کیسے کر گئے تھے۔۔۔۔

وہ بھی اس بیٹے کے ساتھ جس نے ہمیشہ ان کا سر فخر سے بلند کیا تھا۔۔۔ہر جگہ اپنی قابلیت کی جھنڈے گاڑے تھے۔۔۔

مہروشہ کا وجود اس وقت آفندی ولا کے ہر فرد پر بہت بھاری پڑ رہا تھا۔۔۔کسی نے اس سے بات نہیں کی تھی۔۔۔۔

جس کی اپنی حالت اس وقت قابلِ رحم تھی۔۔۔اس کے بخار کی شدت بڑھ چکی تھی۔۔۔۔

مگر وہ پھر بھی ڈھیٹ بنی بیٹھی تھی۔۔۔کیونکہ اندر کی تکلیف اس تکلیف پر بھاری تھی۔۔۔۔

اس کا ضمیر اسے کچوکے لگا رہا تھا۔۔۔۔وہ اتنی خود غرض کیسے ہو گئی تھی۔۔۔

جو اس انسان ہے ساتھ غلط کر گئی تھی جس نے بھری محفل میں اس کے خلاف اتنے ثبوت اور گواہ ہونے کے باوجود اس وقت بھی اس کا ساتھ دیا تھا جب عبداللہ صاحب خود بھی ڈاؤٹ میں پڑ گئے تھے۔۔۔۔

مہروشہ کی آنکھوں سے آنسو لڑیوں کی طرح بہے جا رہے تھے۔۔۔۔

آج کی رات آفندی ولا اور قریشی ہاؤس کے تمام مکینوں پر بھاری تھی۔۔۔

ارشان کا کچھ پتا نہیں تھا۔۔۔وہ کسی کی کال بھی پک نہیں کر رہا تھا۔۔۔اماں بی کو بھی سب بتا دیا گیا تھا۔۔۔

وہ خود کتنے ہی لمحے کچھ بولنے کے قابل نہیں رہی تھیں۔۔۔یہ سب کیا ہو گیا تھا کسی کا دماغ بھی قبول نہیں کر پا رہا تھا۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

وہ رات کی تاریکی میں خالی سنسان روڈ پر گاڑی دوڑاتا اپنے اندر لگی آگ کو کم کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔مگر یہ آگ بڑھتی ہی جا رہی تھی۔۔۔۔

جب جب اس کے کانوں میں اس لڑکی کے الفاظ گونجتے تھے وہ جل اٹھتا تھا۔۔۔۔

"آپ کا بیٹا اچھا نہیں ہے۔۔۔اس انسان کی بری نظروں سے تنگ پڑ چکی تھی میں۔۔۔یہ کبھی مجھے جان بوجھ کر کام کے بہانے اپنے کمرے میں بلواتے تھے۔۔ کبھی ہراساں کرتے تھے۔۔میں اسی خوف سے احمر سے شادی کرنے پر رضامند ہوئی ہوں۔۔"

ارشان نے پوری قوت سے مٹھی بنا کر اسٹیرنگ پر دے ماری تھی۔۔۔اس کی گاڑی کتنی بار آؤٹ آف کنٹرول ہوئی تھی۔۔۔۔وہ حادثے سے بال بال بچا تھا۔۔۔

اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ اس کے بابا اس کے ساتھ ایسا کیسے کر سکتے تھے۔۔۔وہ جانتے نہیں تھے وہ کیسا تھا۔۔۔

وہ کسی بھی قیمت پر اس لڑکی کو معاف نہیں کر سکتا تھا۔۔۔ جس نے اس کی زندگی میں اتنا بڑا بگاڑ پیدا کر دیا تھا۔۔۔

وہ ڈاکٹر ارشان آفندی تھا۔۔ جس نے آج تک اپنی زندگی کے تمام فیصلے اپنی مرضی سے کیے تھے۔۔۔ آج تک اس کی ترتیب میں زرا سا ردوبدل نہیں ہوا تھا۔۔ اسے مبشرہ سے شادی کرنے کے کچھ وقت بعد بیرونے ملک جانا تھا۔۔

پر اب سب کچھ تہس نہس ہو گیا تھا۔۔ جس کی زمہ دار ایک ہی ہستی تھی۔۔

اتنا غصہ اسے زندگی بھر نہیں آیا تھا جتنا اس وقت آرہا تھا۔۔۔

برابر سیٹ پر رکھا موبائل سبھی گھر والوں کی کالز پر مسلسل بج رہا تھا۔۔۔ مگر اس وقت وہ کسی سے کوئی بات نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔ عبداللہ صاحب کی جانب سے اسے ایک بار بھی کال نہیں کی گئی تھی۔۔۔

جس کا مطلب تھا وہ واقعی اسے غلط سمجھ رہے تھے۔۔

اس کی نظر موبائل سکرین کی جانب گئی تھی۔۔۔ جب اسی لمحے سکرین پر جگمگاتا مبشرہ کا نمبر دیکھ وہ لب بھینچ گیا تھا۔۔ گاڑی ایک جانب روکتے اس نے آنکھیں سختی سے میچ لی تھیں۔۔۔

اس کی کنپٹی درد سے پھٹ رہی تھی۔۔۔کال بند ہونے کے چند سیکنڈز بعد پھر سے آنے لگی تھی۔۔۔

غلط تو اس لڑکی کے ساتھ بھی بہت ہوا تھا۔۔۔وہ اس کی دیوانگی سے واقف تھا۔۔۔ نجانے اس بچاری کا کیا حال ہو گا اس وقت۔۔۔۔اسی سوچ کے ساتھ ارشان نے اس کی تیسری بار آتی کال پک کر لی تھی۔۔۔

سر سیٹ کی پشت پر ٹکائے اس کے وجیہہ چہرے پر اس وقت کرب کے آثار نمایاں تھے۔۔۔

"ابھی مجھے سے چھینے تمہیں اتنا وقت بھی نہیں گزرا ارشان اور تم میری کال اٹھانا بھی بھول گئے۔۔۔۔کیوں کیا میرے ساتھ ایسا ارشان کیوں۔۔۔۔جانتے تھے نا میں کتنی محبت کرتی ہوں تم سے۔۔۔میری دیوانگی سے چڑتے تھے تم۔۔۔اور میں بے وقوف اسے تمہارے سنجیدہ مزاج کا خاصہ سمجھتی رہی۔۔۔

مگر تم نے کبھی بتایا کیوں نہیں تمہاری نظریں بھی خود سے کم عمر اس حسین دوشیزہ کے حسن پر بے ایمان ہو چکی تھیں۔۔۔مجھ سے کہیں زیادہ حسین جو ہے۔۔۔تمہارا دل بھی پھسل گیا ہو گا اس پر۔۔۔

ہر وقت تمہارے گھر میں تمہارے قریب جو رہتی تھی۔۔۔دل آگیا ہو گا اس پر۔۔۔

تم سب مرد ایسے ہی ہوتے ہو نا۔۔۔"

مبشرہ اپنی ہی سازش میں اپنا سب کچھ گنوا بیٹھی تھی۔۔۔اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ غصے اور پاگل پن میں مزید معاملہ خراب کر رہی تھی۔۔۔جو لڑکی ارشان پر کسی اور کی نظریں برداشت نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

وہ شخص اس سے چھین کر اس لڑکی کو سونپ دیا گیا تھا جس سے اسے سب سے زیادہ نفرت تھی۔۔۔اوپر سے فارینہ نے اسے آفندی ولا

میں ان دونوں کی کچن میں ہوئی ملاقات اور کبھی کبھار مہروشہ کا ارشان کے ساتھ آنا بتا چکی تھی۔۔۔

سب سے بڑی بات جس نے سب کو ہی حیرت زدہ کر دیا تھا۔۔۔وہ تھا ارشان کا مہروشہ کی خاطر گولی کھانا۔۔۔

ان سب باتوں نے دماغوں کو الجھا کر رکھ دیا تھا۔۔۔

"تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے مبشرہ۔۔۔اس وقت کم از کم تم سے تو اس سب کہ توقع نہیں تھی مجھے۔۔۔تم بچپن سے میرے ساتھ ہو۔۔۔تم نہیں جانتی میرے بارے میں۔۔۔کیسا ہوں میں۔۔فار

گاڈ سیک تم تو یہ فضول بکواس مت کرو۔۔۔میرا دماغ پھٹ جائے گا۔۔۔"

ارشان ادھر سے بھی انہیں الزامات کی برسات سن کر اپنے اوپر ضبط نہ رکھ پاتے دھاڑا تھا۔۔۔

"میری باتیں اب تمہیں بکواس ہی تو لگیں گی۔۔۔مجھ سے کہیں زیادہ حسین لڑکی جو مل گئی ہے تمہیں۔۔۔ابھی اسی کے پاس ہو گے نا تم۔۔اس کے حسن کو سراہ رہے ہو گے۔۔۔میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی اس سب کے لیے ارشان آفندی۔۔۔کبھی معاف نہیں کروں گی۔۔۔

مگر میری ایک بات یاد رکھنا تمہاری بیوی ایک بد کردار لڑکی ہے۔۔۔کئی مردوں کے دلوں میں اپنی حسن کا جادو جگائے بیٹھی ہے۔۔۔کتنے مرد تمہاری بیوی کو پانے کو تڑپ رہے ہیں۔۔۔ بہت جلد وہ تمہیں بھی چھوڑ کر چلی جائے گی۔۔ ایسی لڑکیاں ایک جگہ پر ٹک کر نہیں بیٹھتی۔۔۔مجھے چھوڑ کر جس لڑکی کو چنا ہے وہ لڑکی تمہیں پوری دنیا کے سامنے رسوا کرے گی۔۔۔"

مبشرہ کا بس نہیں چل رہا تھا وہ ابھی آفندی ولا جا کر اپنے ہاتھوں سے اس لڑکی کا قتل کر دے۔۔۔۔

اس کے منہ میں جو آیا تھا وہ ارشان کے سامنے مہروشہ کی خلاف بولتی چلی گئی تھی۔۔۔اس بات سے انجان کے یہ الفاظ کیا نتائج لانے والے تھے۔۔۔

اس کے الفاظ ارشان آفندی کی غیرت اور مردانگی پر بہت کاری وار کر گئے تھے۔۔۔وہ اور بھی بہت کچھ بول رہی تھی۔۔۔

مگر ارشان نے اس کی کال ہی کاٹ دی تھی۔۔۔

احمر کی جانب سے بھی اسی طرح کے میسجز تھے۔۔۔جن میں وہ بھی مبشرہ کے جیسے ہی الفاظ ادا کر رہا تھا۔۔۔

شاید وہ دونوں بہن بھائی اس کمزور لمحے میں اس کا ضبط آزما کر اسے انتہا پر پہنچانا چاہتے تھے۔۔۔۔

وہ چاہتے تھے ارشان غصے میں آ کر اسے طلاق دے دے۔۔۔

موبائل آف کرتا وہ اسے سیٹ پر اچھال گیا تھا۔۔۔اس کی آنکھیں اس پل لہو رنگ تھیں۔۔۔۔مبشرہ جیسی سوچ اب شاید سب لوگ ہی اس کے بارے میں رکھتے تھے۔۔۔۔

مگر اسے ان لوگوں کی پرواہ تھی ہی نہیں۔۔۔۔اسے تو اپنے باپ اپنے گھر والوں کی پرواہ تھی۔۔۔۔

مہروشہ پر اس کا غصہ اور غضبناکی کئی گنا بڑھ گئی تھی۔۔۔اس کی سوچنے سمجھنے کی صلاحیت ختم ہو چکی تھی۔۔۔

وہ جو ابھی اس لڑکی کو پوری طرح سے اپنے نکاح میں قبول بھی نہیں کر پایا تھا۔۔۔ مبشرہ کے لفظ تمہاری بیوی کی تکرار نے اس کا دماغ پوری طرح سے خراب کر دیا تھا۔۔۔

اس کی غیرت کو جگا دیا تھا۔۔۔اس کے اندر لگی آگ مزید تیزی سے بھڑک اٹھی تھی۔۔۔۔

کہا جاتا تھا حد سے زیادہ غصہ عقل کو کھا جاتا تھا۔۔۔اس کے ساتھ بھی یہی ہوا تھا۔۔۔

پچھلے چند گھنٹوں سے وہ جو سہہ رہا تھا اس کے صبر کا پیالہ لبریز ہو چکا تھا۔۔۔

اس نے گاڑی واپس گھر کی جانب موڑ لی تھی۔۔۔شدید ٹھنڈ کے باوجود اس لمحے وہ کریم کلر کہ ڈریس پینٹ میں موجود تھا۔۔۔اسے شدید گھٹن محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

جس کی وجہ سے اس نے گاڑی کی چاروں کھڑکیاں کھول رکھی تھیں۔۔۔کورٹ وہ وہیں اتار کر پھینک آیا تھا۔۔۔شرٹ کے سلیوز کہنیوں تک فولڈ تھیں۔۔۔

گریبان کے اوپر کے بٹن کھلے ہوئے تھے۔۔۔۔اتنی شدید ٹھنڈ میں جب گھر سے باہر نکلنے کا تصور بھی مشکل تھا۔۔۔وہ گاڑی فل سپیڈ میں ڈرائیو کر رہا تھا۔۔۔۔اس کی تڑپ مزید بڑھ جاتی تھی۔۔۔

جب اسے یاد آتا تھا کہ اس کے باپ نے اس پر یقین نہیں کیا تھا۔۔۔کل کی آئی لڑکی کی خاطر اس کا کردار مشکوک کر دیا تھا۔۔۔

اس نے بہت صاف و شفاف زندگی گزاری تھی۔۔۔اس کی باکرداری اور شرافت کی دنیا تعریف کرتی تھی۔۔۔

اس کی پرسنالٹی ایسی تھی کہ وہ جہاں بھی جاتا تھا لوگ اس کے گرویدہ ہو جاتے تھے۔۔۔

اس کا سکون تباہ ہو چکا تھا۔۔۔اس لڑکی کے لیے غصہ اور نفرت مزید بڑھ گیا تھا جس نے اس کے باپ کے سامنے اس کا کردار مشکوک بنا دیا تھا۔۔۔

مگر اب اسے وہ چھوڑنے والا نہیں تھا۔۔۔

اس کے دماغ میں کیا چل رہا تھا اس وقت اس کے غضبناکی ٹپکاتے چہرے سے اخذ نہیں کیا جا سکتا تھا۔۔۔۔

مبشرہ کی جانب سے کی گئی ایک ایک بات اس کے دماغ میں گونج رہی تھی۔۔۔

ارشان کی گاڑی آفندی ولا کے دروازے سے اندر داخل ہوتی پورچ میں رکی تھی۔۔۔

پوری قوت سے گاڑی کا دروازہ بند کرتا وہ اندر کی جانب بڑھا تھا۔۔۔۔

"شکر ہے بھائی واپس آ گئے۔۔۔۔"

ایمن ابھی اماں بی کے کہنے پر اسے کھانا اور دوا دینے آئی تھی۔۔۔ ایمن اس کی بہت اچھی دوست تھی۔۔۔ مگر آج جو کچھ بھی ہوا

تھا۔۔۔باقی سب کی طرح وہ بھی اس سے سخت بد گمان ہو چکی تھی۔۔۔۔

باقی سب پر تو پھر بھی معافی مل سکتی تھی مگر جو اس جگ ارشان آفندی پر الزام لگایا تھا اس کے لیے گھر والے اسے شاید کبھی معاف نہ کرتے۔۔۔

مہروشہ بیڈ کے قریب کارپٹ پر بیٹھی گھٹنوں میں چہرا چھپائے ہوئے تھی۔۔۔

اس کا وجود سسکیوں کے زیر اثر لرز رہا تھا۔۔۔۔ مسلسل دو دنوں سے بخار کی وجہ سے ویسے ہی نقاہت طاری تھی اس پر۔۔۔۔

آج جو کچھ ہوا تھا ساری کسر پوری ہو گئی تھی۔۔۔۔

ایمن نے ٹیبل پر کھانا رکھتے اسے مخاطب کرنا ہی چاہا تھا جب نیچے سے آتی ارشان کی گاڑی کے ہارن کی آواز پر وہ تیزی سے کھڑکی کی جانب بڑھی تھی۔۔۔۔

گارڈ کے زرا سے دیر کرنے پر وہ ہارن پر ہاتھ رکھتا ہٹانا بھول گیا تھا۔۔۔

جس کا شور کمروں میں اسی کے لیے پریشان اور بے حال بیٹھے گھر والوں کے اندر جیسے زندگی کی نئی رمک جگا گیا تھا۔۔۔

ایمن نے خوشی سے کہتے پلٹ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

ارشان کی آمد کا سن کر مہروشہ نے بھی نگاہیں اٹھائی تھیں۔۔۔

جب ایمن کی شکوہ کناں بدگمان نگاہوں سے ٹکراتے وہ سیاہ جھیل

سے گہری آنکھیں حزن اور ملال کے بوجھ سے واپس جھک گئی

تھی۔۔۔ آج جو قصور اس سے ہوا تھا۔۔۔اس کے بعد وہ شاید اب

کبھی کسی سے نظریں نہیں ملا پاتی۔۔۔

لیکن جو کچھ اس کے ساتھ ہوا تھا وہ اس کا قصوروار کس کو

ٹھہراتی۔۔۔

اس کی ساتھ بھی تو بہت برا ہوا تھا۔۔۔اس کی مری ہوئی ماں پر کتنے گھٹیا الزامات لگائے گئے تھے۔۔۔

وہ ایسے ہی بے جان وجود کے ساتھ بیٹھی تھی۔۔۔۔وہ جیسے وہاں سے آئی تھی ابھی تک ویسے ہی بیٹھی تھی۔۔۔ایک زرا سی جیولری بھی اپنے وجود سے جدا نہیں کی تھی۔۔۔

نہ اسے اس بات کا ہوش رہا تھا۔۔

وہ تو ہمیشہ سے بد قسمت رہی تھی۔۔ مگر اسے رہ رہ کر ارشان اور مبشرہ کے لیے برا محسوس ہو رہا تھا۔۔

خاص کر ارشان کے لیے جو اس کی خاطر لڑا تھا اور اس نے اسے رسوا کر دیا تھا۔۔۔

وہ آنسو بہاتی ایسے ہی بیٹھی تھی جب زور دار آواز کے ساتھ دروازہ کھلا تھا۔۔۔۔

سامنے کھڑے غضبناکی اور وحشت ٹپکاتے بپھرے ہوئے شخص کو دیکھ خوف کے مارے اس کا پورا وجود سن ہوا تھا۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"ارشان۔۔۔۔۔"

منیبہ بیگم جو اس کی گاڑی کی آواز سن کر نیچے پہنچی تھیں۔۔۔۔ جلدی سے اپنے بیٹے کے قریب گئی تھیں۔۔۔ مگر ارشان اس وقت کسی کی کوئی بھی بات سننے اور کہنے کے موڈ میں نہیں تھا۔۔۔

وہ لاؤنج میں کھڑے گھر کے سبھی افراد کو نظر انداز کرتا سیڑھیاں چڑھ گیا تھا۔۔۔۔۔

"ایمن۔۔۔۔"

اپنا کمرہ خالی دیکھ وہ اتنی زور سے دھاڑا تھا کہ آفندی ولا کے در و دیوار لرز اٹھے تھے۔۔۔

عبداللہ صاحب جو ہال سے واپس گھر ہی آ رہے تھے۔۔ان کو اپنے بہت قریبی دوست کے ایکسیڈنٹ کی خبر ملی تھی۔۔۔جس کی حالت بہت سیریس تھی۔۔۔وہ مہروشہ کو گھر ڈراپ کرتے اماں بی اور منیبہ بیگم کو مہروشہ کے حوالے سے ہدایت کرتے نکل گئے تھے۔۔۔

وہ جانتے تھے ان کا بیٹا جس قدر غصے میں تھا وہ آج رات تو گھر نہیں آنے والا تھا۔۔

اس بات کا اندازہ کسی کو نہیں تھا۔۔۔آج ویسے بھی جو کچھ ہوا تھا وہ کسی کی سوچ کے مطابق نہیں تھا۔۔۔

"ایمن۔۔۔۔"

سرخ گلابوں سے سجے کمرے کو آگ اگلتی نگاہوں سے تکتے اس نے کمرے سے باہر نکلتے ایمن کو پکارا تھا۔۔۔ جس کا کمرے اس سے ایک کمرہ چھوڑ کر تھا۔۔۔

ایمن تیزی سے کمرے سے نکلی تھی۔۔۔۔

"کہاں ہے وہ لڑکی۔۔۔۔؟؟"

ارشان کو اس قدر غصے میں اس نے کبھی نہیں دیکھا تھا۔۔۔۔ خوف کے مارے اس کے لبوں سے آواز تک نہیں نکل پائی تھی۔۔۔

اس نے لرزتے ہاتھ سے اپنے کمرے کی جانب اشارہ کر دیا تھا۔۔

جب ارشان آگے بڑھا تھا۔۔۔

ایمن تیزی سے سب کو بتانے کی خاطر نیچے کی جانب بڑھی تھی۔۔۔تب تک ارشان اس کے کمرے کا دروازہ کھولتا اندر داخل پوچکا تھا۔۔۔

"اتنا بڑا مار کہ سر انجام دینے کے بعد یہاں کیوں چھپی بیٹھی ہو۔۔۔ جس بے شرمی سے مجھ پر الزامات لگائے تھے اب کہاں گئی وہ۔۔۔۔"

ارشان اس کی جانب بڑھتا اس کی کلائی اپنی گرفت میں جکڑتا اسے اپنی جانب کھینچ چکا تھا۔۔۔

مہروشہ جس کا پورا وجود بخار سے تپ رہا تھا۔۔۔ مسلسل ایک ہی پوزیشن میں بیٹھے رہنے کی وجہ سے اس کی حالت غیر ہو چکی تھی۔۔۔۔ارشان کے اس طرح سے کھینچنے پر اس کے لبوں سے کراہیں نکلی تھیں۔۔۔

جو اس وقت ارشان آفندی کو بالکل بھی سنائی نہیں دے رہی تھیں۔۔۔

وہ اس کے ساتھ کھینچی چلی گئی تھی۔۔۔مہروشہ کی پائل اس کے پیر میں بہت بری طرح سے لگ چکی تھی۔۔۔لیکن اس جانب تو اس وقت اس کا دھیان بھی نہیں تھا۔۔۔ارشان آفندی کے نفرت

بھرے تاثرات دیکھ اور اس طرح سے اپنے کمرے میں لے کر جانا اس کی سانسیں چھین چکا تھا۔۔۔

مارے خوف کے وہ سوکھے پتے کی طرح کانپ رہی تھی۔۔۔

"ارشان بیٹا رک جاؤ۔۔۔اس وقت آپ بہت غصے میں ہو۔۔۔ ارشان۔۔۔۔"

اس سے پہلے کہ نیچے سے سب اوپر آتے اور ارشان کو روکتے وہ مہروشہ کو اندر دھکیلنے کے بعد دروازہ پوری قوت سے بند کرتا اندر سے لاک کر چکا تھا۔۔۔

سب کے قدم وہیں ساکت ہو چکے تھے۔۔۔اماں بی بھی اپنے کمرے سے نکل آئی تھیں۔۔

منیبہ بیگم جو ارشان کے کمرے کی جانب بڑھ رہی تھیں۔۔۔اماں بی نے اشارے سے انہیں روک دیا تھا۔۔۔۔

"تھوڑا بھروسہ تو رکھو میرے بچے پر۔۔۔تم لوگوں نے تو اسے بالکل ہی درندہ سمجھ لیا ہے۔۔۔۔"

اماں بی کی آواز نم آلود تھی۔۔وہ اچھے سے اس وقت اپنے پوتے کی دماغی کنڈیشن سمجھ رہی تھیں۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

ارشان نے اسے روم میں لاتے اسے ایک جھٹکے سے دروازے سے لگایا تھا۔۔۔

مہروشہ کی کمر بہت زور سے ٹکرائی تھی۔۔۔۔

خوف کے مارے اس کے لبوں سے ہلکی سے چیخ بر آمد ہوئی تھی۔۔۔۔

"یہی الزام لگایا ہے نا تم نے مجھ پر کہ میں تمہیں زبردستی اپنے کمرے میں بلا کر ہراساں کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔۔۔ تمہاری اس خواہش کو پورا کر دیا ہے۔۔۔ اب بتاؤ جا کر سب کو۔۔۔۔"

اس کا جبڑا اپنی مٹھی میں جکڑتے ارشان نے اس کے سر پر پڑا دوپٹہ کھینچ کر اتار دیا تھا۔۔۔بالوں سے پن کھینچنے کی وجہ سے مہروشہ کو درد محسوس ہوا تھا۔۔۔

مگر وہ بہتی آنکھوں سے ساکت کھڑی تھی۔۔۔۔

اس کا وجود بخار سے تپ رہا تھا۔۔۔جبکہ ارشان جو ابھی باہر سے آیا تھا۔۔۔اس کا وجود برف کی طرح سرد تھا۔۔۔۔

مگر لہجہ اور الفاظ اس سے بھی کہیں زیادہ آگ میں لپٹے ہوئے تھے۔۔۔۔

وہ اس وقت اس کے بے پناہ قریب تھا۔۔۔پوری طرح سے اس پر جھکا ہوا تھا۔۔۔اس کی ایک کلائی ارشان کی آہنی گرفت میں دبی ہوئی تھی۔۔۔جبکہ ارشان کا دوسرا ہاتھ اس کے چہرے پر تھا۔۔۔

اس کے جبڑے کو اپنے پنجوں میں جکڑے وہ اس پر دھاڑ تھا۔۔۔

اس کے کمرے کا ماحول جس قدر رومانوی تھا۔۔۔اس کی غضبناکی اور سرد پن اس کے بالکل مختلف تھا۔۔۔۔

سرخ گلابوں کی دلفریب مہک اور مدھم لائٹنگ کمرے کی خوابناکی میں مزید اضافہ کر رہی تھی۔۔۔

مہروشہ کا دل یہ سب دیکھتے سوکھے پتے کی طرح لرز رہا تھا۔۔۔وہ اس وقت بنا دوپٹے کے سجی سنوری جس حلیے میں اس کے سامنے کھڑی تھی اس کا دل چاہا تھا شرم سے کٹ مرے۔۔۔۔

وہ اپنے حسن کی دو آتشی سے واقف تھی۔۔۔جس کی سزا وہ پوری زندگی بھگتی آئی تھی۔۔۔اور اب تک بھگت رہی تھی۔۔۔۔

سامنے کھڑے شخص کے تیور بتا رہے تھے کہ وہ اسے بخشنے نہیں والا تھا آج۔۔۔۔

اس کا نازک سراپا تھر تھر کانپتا مزید دلکش لگ رہا تھا۔۔۔ارشان کی نگاہیں اس کے وجود سے ٹکرا رہی تھیں۔۔وہ حسن کی مورت زبردستی اس کے آنگن میں اتار دی گئی تھی۔۔۔

"مجھے معاف کر دیں۔۔۔۔"

مہروشہ اس کے خوف سے پہلے ہی لرز جاتی تھی۔۔۔آج تو ماحول ہی مختلف تھا اور حالات بھی۔۔۔

"معاف کر دوں۔۔۔۔تمہیں معاف کر دوں۔۔۔۔بند کرو اب اپنے ان آنسوؤں کا ڈھونگ۔۔۔۔بتاؤ اور کتنے مردوں سے رابطہ ہے تمہارا۔۔۔مزید کتنوں کو اپنا ایسا ہی شکاری بنا چکی ہو جیسا آج

میرے ساتھ کیا تم نے۔۔۔۔ شرم نہیں آئی تمہیں وہ بکواس کرتے ہوئے۔۔۔"

ارشان کا بس نہیں چل رہا تھا وہ اس لڑکی کی گردن ہی دبا دے۔۔۔

اس کے سنگین الفاظ پر مہروشہ کی اذیت کئی گنا بڑھ گئی تھی۔۔۔۔یہ ایک اکیلا شخص جو اس کا حامی تھا۔۔۔

اس نے اسے بھی اپنے خلاف کر دیا تھا۔۔۔

اس کا درد حد سے سوا ہوا تھا۔۔۔۔وہ اب کی بار کچھ نہیں بولی تھی۔۔۔

"یہ کنگن اسی انسان کے دیئے ہوئے ہیں نا۔۔۔اسی کے ساتھ اس دن کالج سے جانا چاہتی تھی نا تم۔۔۔۔"

ارشان نے اس کی کلائی کو پکڑ کر اپنے سامنے کیا تھا۔۔۔

مہروشہ نے فوراً نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔۔

ارشان نے انتہائی بے دردی سے وہ سارے کنگن اس کی کلائیوں سے اتارتے دور اچھال دیئے تھے۔۔

اس کا انداز اتنا جارحانہ تھا کہ مہروشہ کے ہاتھ میں پہنی کانچ کی چوڑیاں ٹوٹ کر اس کی کلائی کو زخمی کر گئی تھیں۔۔۔مگر اس نے

کوئی مزاحمت نہیں کی تھی۔۔۔۔بس لب بھینچ کر درد برداشت کرتی اس شخص کو اس کی بھڑاس نکالنے کی اجازت دے گئی تھی۔۔

وہ حق بجانب تھا۔۔۔۔

اس کی دونوں کلائیاں خالی کرتا وہ اب اس کے بالوں کو اپنی گرفت میں لے چکا تھا۔۔۔

"تمہیں اب کسی اور کے قابل نہیں چھوڑوں گا۔۔۔۔تمہیں کیا لگتا ہے مجھے اور میرے باپ کو رسوا کر کے تم پھر سے کوئی نیا ڈرامہ لگاؤ گی۔۔۔اب مجھے یہی لگ رہا ہے اپنی ماں کی موت کی وجہ بھی تم ہی

ہو۔۔۔ مگر مجھے احمر اور ماجد سمجھنے کی غلطی تو کسی قیمت پر مت کرنا۔۔۔

مجھ پر بد کرداری کا الزام لگایا ہے نا تم نے۔۔۔۔ آج میں تمہیں بہت اچھے سے بتاؤں گا کہ میں کیسا مرد ہوں۔۔۔؟؟"

ارشان کی آنکھوں میں اس وقت صرف غصہ اور نفرت تھی۔۔۔ اس لڑکی کا بخار میں تپتا وجود اور اس کے بہتے آنسو اسے ڈرامے کے سوا کچھ نہیں لگے تھے۔۔۔

اسے یہی محسوس ہو رہا تھا کہ وہ اب تک اس لڑکی کی معصومیت کے آگے بے وقوف بنتا آیا تھا۔۔۔ مبشرہ ٹھیک کہتی تھی۔۔

یہ اتنی معصوم نہیں تھی جتنی بننے کی کوشش کرتی تھی۔۔۔۔اس کے سامنے تو آج یہ بات اس لڑکی نے خود ہی ثابت کر دی تھی۔۔۔۔اب نرمی کی کوئی گنجائش بچتی ہی کہا تھی۔۔۔۔

مہروشہ کے بالوں کی آبشار کھلتی اس کی نازک کمر پر ان گری تھی۔۔۔۔

اگلے ہی لمحے وہ اسے ایک جھٹکے سے اپنے قریب تر کرتا اس کی گردن پر جھکا تھا۔۔۔۔مہروشہ اس کے وحشیانہ لمس پر کانپ اٹھی تھی۔ اس کے ہونٹ انتہائی بے رحمی سے مہروشہ کی گردن کو چھوتے اس پر نشان چھوڑنے لگے تھے۔۔۔

اس کو اپنی سانسیں رکتی محسوس ہوئی تھیں۔۔۔۔ارشان کے گستاخ ہاتھ کی بے باکی اسے اپنی کمر پر محسوس ہونے لگی تھی۔۔۔اس کے ہونٹوں کا جارحانہ پن بڑھنے لگا تھا۔۔۔۔

یہ خوشبوؤں میں مہکا وجود جس پر وہ بھی پورا حق رکھتا تھا وہ اسے بہکانے لگا تھا۔۔۔

وہ حسن اور دلکشی کا پیکر تھی۔۔۔

مہروشہ سوکھے پتے کی مانند کانپ رہی تھی۔۔۔اس کی حالت ایسی تھی جیسے ابھی اس کی سانسیں تھم جائیں گی۔۔۔اس کا دل اتنی شدت سے دھڑک رہا تھا کہ ابھی پسلیاں توڑ کر باہر آن نکلے گا۔۔۔

جس شخص کی ایک نگاہ بھی اس کی دھڑکنوں میں طوفان برپا کر دیتی تھی۔۔۔وہ اس وقت اس کا حقدار بنا اس کے بے پناہ قریب تھا۔۔ اور مہروشہ ابھی تک اس سب پر یقین ہی نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔

اس کا دل اس کے اختیار میں ہی نہیں آ رہا تھا۔۔

ارشان کی بڑھتی جسارتیں اور جارحانہ پن اس کی نازک جان پر بھاری پڑ رہا تھا۔۔۔

"پلیز۔۔۔رحم کھائیں مجھ پر۔۔۔۔"

اس کے لبوں سے سسکی کی صورت یہ الفاظ ادا ہوئے تھے۔۔۔

اسے اپنی گردن پر دہکتے شعلوں کا سا گمان ہوا تھا۔۔۔اس کے مضبوط حصار میں وہ تڑپ کر رہ گئی تھی۔۔

اس شخص کی مسحور کن مہک اس کے اعصاب پر سوار ہونے لگی تھی۔۔۔

کل رات سے اب تک وہ عذاب کے زیر اثر تھی۔۔۔وہ اب نڈھال ہو چکی تھی۔۔۔اس میں اس بپھرے طوفان سے لڑنے کی سکت نہیں بچی تھی۔۔۔۔ارشان کی گرم سانسیں اس کی تپتی گردن کو مزید دہکا کر رکھ گئی تھیں۔۔۔

"تم نے رحم کھایا مجھ پر۔۔۔۔"

اس کی سلگتی ہوئی آواز مہروشہ کی سماعتوں سے ٹکرائی تھی۔۔۔۔

اس لڑکی کے وجود سے اٹھتی پھولوں اور مہندی کی دلفریب مہک

اس کا سجا سنوارنازک سراپا کم سن کلی کی مانند تھا۔۔۔

ارشان جو غصے میں تو آیا تھا مگر وہ خود کو ایسا کوئی بھی سنگین قدم

اٹھانے سے روک رہا تھا۔۔۔اس کا ہلکا سا لمس پاتے اسے نجانے کیا

ہوا تھا کہ وہ اپنے اوپر کنٹرول کھونے لگا تھا۔۔۔

مہروشہ کی سسکیاں اس کے چوڑے سینے میں دبنے لگی تھیں۔۔۔

وہ اسے کیسے بتاتی کہ اس کے دل میں کیا تھا۔۔۔ں

یہ شخص جو اس کے قریب ہو کر اس سے اپنا حق وصول کر کے اسے اپنے جانب سے سزا دینے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔

یہ مہروشہ کے لیے سزا تو قطعاً نہیں تھی۔۔۔اس مضبوط سینے کو دیکھ ہمیشہ اسے تحفظ کا احساس ہوا تھا۔۔۔

اس کا لمس اپنے وجود پر محسوس کرتی وہ اپنی جلتی آنکھوں کو میچتے اس کے سینے پر اپنا سر رکھتی خود کو اس کی سپرد کر گئی تھی۔۔۔

ارشان کے ہاتھ ایک پل کے لیے رکے تھے۔۔۔ہونٹ جو اس کی شہہ رگ کو چھونے جا رہے تھے۔۔۔۔

وہ رک سے گئے تھے۔۔۔جب اسے محسوس ہوا تھا اس کا رکنا

دوسری جانب پسند نہیں کیا گیا تھا۔۔۔

مہروشہ کا لرزتا نازک ہاتھ اس کی کمر کے گرد بندھ گیا تھا۔۔۔

وہ پوری طرح سے اس کے سہارے کھڑی تھی۔۔۔

ایک خوف تھا اس لڑکی کے انداز میں اسے خود سے دور نہ جانے

دینے کا خوف۔۔۔اس کی پناہوں میں ہمیشہ کے لیے سما جانے اور

کبھی ان پناہوں سے چھٹکارا نہ پانے کا چاہ۔۔۔

ارشان کو یہ بات محسوس کرنے میں زیادہ مشکل پیش نہیں آئی

تھی۔۔۔مگر وہ اس بات پر ساکت ضرور ہوا تھا۔۔۔

اس لڑکی کے گداز ہونٹوں کا لمس اپنے سینے پر محسوس کرتے وہ پل بھر کے لیے شاید کسی بہت حسین احساس کو چھو گیا تھا۔۔۔وہ حسن اور دلکشی کا پیکر۔۔۔نسوانی حسن اور رعنائیوں سے مالا مال۔۔۔۔ کسی بھی مرد کے لیے اس کے رب کی جانب سے عطا کیے گئے حسین تحفے سے بڑھ کر تھی۔۔۔

ارشان آفندی کو اگر زرا سا بھی اندازہ ہو جاتا کہ اس لڑکی کو پا کر وہ کیسی خوش قسمتی پا چکا تھا تو اس کے دل میں چھایا غبار پوری طرح سے چھٹ جاتا۔۔

اس کا غصہ نفرت اور جھنجھلاہٹ کہیں دور چلی جانی تھی۔۔۔ مگر اس وقت ایسا ہو پانا ناممکن تھا۔۔۔

کیونکہ مبشرہ نے اور باقی سارے معاملات نے اس کے دماغ میں زہر گھول رکھا تھا۔۔ جو اتنی آسانی سے ختم ہونا مشکل تھا۔۔۔

"میں آپکی ہر سزا پانے کو تیار ہوں۔۔۔ مگر خدا کے لیے مجھے بدکردار مت سمجھئے گا۔۔۔۔ میرا کبھی کسی مرد سے کوئی ناطہ نہیں رہا۔۔۔۔"

وہ سسکتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

جانے انجانے میں آج پھر یہ شخص اس کا محافظ بنا تھا۔۔۔اسے ماجد کے چنگل سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے بچا لیا تھا۔۔۔۔

اس کے دل میں ارشان آفندی کی قدر و منزلت مزید بڑھ گئی تھی۔۔۔وہ جانتی تھی اس نے بہت غلط کیا تھا۔۔۔

مگر وہ اپنی اندرونی کیفیت خود بھی سمجھ نہیں پا رہی تھی۔۔۔۔دل کا کوئی ایک گوشہ جو اتنے وقت سے آگ میں جھلس رہا تھا۔۔۔اس میں اچانک سے ٹھنڈی پھوار برسنے لگی تھی۔۔۔

یہ تبدیلی اس وقت سے رونما ہوئی تھی جب ارشان آفندی نے اسے اپنے نکاح میں قبول کیا تھا۔۔۔

تپتی دھوپ سے ٹھنڈی چھاؤں تلے آن کھڑا ہونا کیسا ہوتا تھا۔۔۔

اس بات کا احساس اس لمحے ہوا تھا اسے۔۔۔

"یہ کیا نیا ڈرامہ شروع کر رہی ہو تم۔۔۔۔"

ارشان نے اپنے گرد سے اس کا بازو ہٹاتے اسے دور جھٹکا تھا۔۔۔ مگر اگلے ہی لمحے اسے لڑکھڑا کر پیچھے گرتے دیکھ ارشان نے اپنا مضبوط آہنی بازو اس کی نازک کمر کے گرد لپیٹا تھا۔۔۔۔

اس کے وجود کی نرماہٹیں ناچاہتے ہوئے بھی محسوس ہونے لگی تھیں۔۔۔

ارشان کی آنکھوں کی رنگت بدلی تھی۔۔۔یہ لڑکی کر کیا رہی تھی اس کے ساتھ۔۔۔۔

وہ اس قدر شدید غصے میں تھا مگر اس لڑکی کو کچھ کہہ کیوں نہیں پا رہا تھا۔۔۔۔

جو سزا اس کے لیے تجویز کی تھی وہ تو اس کے چہرے کو تکتے کہیں سے سزا لگ ہی نہیں رہی تھی۔۔۔۔۔

وہ تو خود ہی اس کی بانہوں میں سیرنڈر کر چکی تھی۔۔۔

مگر ارشان کو اس وقت یہ معصومیت اور لرزتا وجود کسی فریب سے کم نہیں لگا تھا۔۔۔

یقیناًوہ اس کی سوچ سے بھی تیز لڑکی تھی۔۔۔وہ اسے کچھ بھی کرنے سے روکنے کی خاطر نیا کھیل رچا چکی تھی۔۔۔

ارشان نے اس کے سلکی سیاہ بالوں میں اپنی انگلیاں پھنساتے اس کا چہرا اپنے قریب تر کیا تھا۔۔۔

آج پہلی بار شاید وہ اتنے غور سے اس کے نقوش دیکھ رہا تھا۔۔۔

بے پناہ حسین اور دلکش نقوش سے سجا یہ چہرا نجانے کتنے دلوں کو اپنے فریب کا شکار بنا چکا تھا۔۔۔

ارشان نے ہاتھ بڑھا کر اس کی نتھ کو چھوا تھا۔۔۔اس کے وجود سے باقی جیولری تو وہ پہلے ہی ہٹا چکا تھا۔۔۔۔

مہروشہ کو اس پل اپنے وجود کے مختلف حصوں پر اس شخص کا دہکتا لمس محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

دھڑکنوں کا شور بڑھنے لگا تھا۔۔۔ جسم کا زرہ زرہ لرزنے لگا تھا۔۔۔

"مم میں کوئی ڈرامہ نہیں کر رہی۔۔۔۔ میں بد کردار نہیں ہوں۔۔۔۔"

اس کی آنکھیں بند ہو رہی تھیں۔۔۔ مگر وہ اب بھی ایک ہی جملہ دوہرا رہی تھی۔۔۔

ارشان کی انگلی کا شدت بھرا لمس اب اس کی گلابی پنکھڑیوں کو چھو رہے تھے۔۔۔۔ جن کا اوپری خم بہت دلفریب تھا۔۔۔

"میں بھی پہلے یہی سمجھتا تھا۔۔۔۔"

ارشان نے اس کے لبوں کو اپنی انگوٹھے سے مسل دیا تھا۔۔۔

مہروشہ کو درد ہوا تھا۔۔۔ مگر اس نے مزاحمت نہیں کی تھی۔۔۔وہ اسے غصہ نکالنے کا موقع دینا چاہتی تھی۔۔۔۔اور وہ شخص اس بات کی انتہا کر رہا تھا۔۔۔۔

مہروشہ کا یہ انداز اسے مزید غصہ دلا رہا تھا۔۔۔۔

اسی غصے میں اس کے لمس کی شدت اتنی ہی بڑھ رہی تھی۔۔۔۔

اس نے اسے اپنی آہنی بانہوں میں اٹھایا تھا اور لا کر بیڈ پر پٹخ دیا تھا۔۔۔

مہروشہ کی رنگت مارے شرم وحیا کے سرخ ہوئی تھی۔۔۔اس سے نگاہیں اٹھانا محال ہوا تھا۔۔۔۔وہ بالکل ایک جانب سمٹ کر بیٹھی تھی۔۔جب ارشان اس کے بہت قریب آن بیٹھا تھا۔۔۔۔

اس کی ڈارک براؤن آنکھوں سے اس وقت آگ نکل رہی تھی۔۔۔

"بہت چالاک ہو تم۔۔۔ مگر اب تمہاری یہ چالاکیاں کام نہیں آئیں گی۔۔۔ آج ارشان آفندی تم پر اپنی ایسی چھاپ چھوڑے گا کہ دوبارہ کسی کی طرف دیکھنے کی جرأت نہیں کرو گی۔۔۔۔تم جیسی لڑکیوں کے لیے اس سے بڑھ کر اور کوئی سزا نہیں ہو سکتی۔۔۔"

ارشان کے اندر لاوا بھڑک رہے تھے۔۔۔اپنے ساتھ اتنا غلط کرنے کے بعد اسے اس لڑکی کا سکون ایک آنکھ نہیں بھایا تھا۔۔۔اس کی سنگین دھمکی پر مہروشہ کے تن بدن میں خوف سرائیت کر گیا تھا۔۔۔

اس نے دور ہونا چاہا مگر ارشان آفندی نے اسے واپس سے اپنے قریب کھینچ لیا تھا۔۔۔

وہ سیدھی اس کی مضبوط حصار میں ان سمائی تھی۔۔۔

"پلیز۔۔۔۔آپ مجھ غلط۔۔۔۔۔"

مہروشہ نے بولنا چاہا تھا مگر اس کی سانسیں انتہائی جارحانہ انداز میں قید کر لی گئی تھی۔۔۔اس کا نازک وجود بن پانی کی مچھلی کی طرح تڑپ اٹھا تھا۔۔۔۔

ارشان آفندی پر تو اس وقت ایک ہی جون سوار تھا۔۔۔اس لڑکی کو اسی تکلیف اور اذیت سے دوچار کرنا جس سے وہ گزر رہا تھا۔۔۔اور اس کے سب گھر والے گزر رہے تھے۔۔۔۔

مہروشہ کو اپنی سانسیں رکتی محسوس ہوئی تھیں۔۔۔۔اس کے ہونٹ جل رہے تھے۔۔۔

اس نے خود کو آزاد کروانے کی خاطر ارشان کے سینے پر دباؤ ڈالا تھا۔۔۔

مگر وہ اس کے دونوں ہاتھوں کو بھی اپنی گرفت میں قید کر گیا تھا۔۔

"کیا ہوا۔۔۔ابھی کچھ دیر پہلے کا سکون کہاں بھاگ گیا۔۔۔؟؟ مجھ سے بچنے کیلئے نیا ڈرامہ کر رہی تھی نا۔۔۔

بھول جاؤ اب تمہاری کوئی بھی سازش کامیاب ہونے دوں گا۔۔۔۔

بہت چیخ چیخ کر مجھ پر الزامات لگائے تھے نا۔۔۔۔آج تمہارے سارے الزامات کو سچ کر دوں گا۔۔۔یہ وعدہ ہے میرا تم سے۔۔۔۔"

اس کی غیر ہوتی حالت دیکھ اس کی سانسوں کو آزاد بخشتا وہ زہر خند لہجے میں بولتا اس کے نچلے ہونٹ سے نکلتی بوند کو اپنے انگوٹھے سے مسل گیا تھا۔۔۔

اس کی سسکیاں ارشان آفندی کو سکون پہنچا رہی تھیں۔۔۔

اس کا غصہ مہروشہ کے چہرے پر چند لمحے پہلے چھائے سکون سے مزید بڑھ چکا تھا۔۔۔۔

مہروشہ کا چہرا کھلی کتاب کی مانند ہی تھا۔۔۔ جس کا آج اسے بہت نقصان اٹھانا پڑا تھا۔۔۔۔

اس شخص کی نفرت اور غصے کے جنون کی آگ نے اس کے نازک وجود کو آج کوئی بخشش نہیں دی تھی۔۔۔

مہروشہ کی ساری مزاحمتیں اور فریادیں اس شخص کی مضبوط پناہوں میں دم توڑ گئی تھیں۔۔۔وہ تھک ہار کر اس کے چوڑے سینے پر اپنا سر رکھ گئی تھی۔۔۔۔

ارشان آفندی نے اپنے اندر لگی آگ کم کرنے کے لیے اس لڑکی کی معصومیت کو فریب قرار دے دیا تھا۔۔۔

وہ وقتی طور پر اپنی بھڑاس اپنے انداز میں نکال چکا تھا۔۔۔مگر وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ یہ رات اسے ساری زندگی نہیں بھولنے والی

تھی۔۔۔اس کے وقتی جذبات میں سرزد کی گئی حرکت آگے اس سے کب اور کس طرح سے حساب لینے والی تھی۔۔۔۔

اس نے کچھ غلط نہیں کیا تھا۔۔۔اپنا حق وصول کیا تھا۔۔جس پر وہ حق بجانب تھا۔۔۔

مگر جو نفرت اس نے اس رات اس نازک لڑکی کے اندر اتاری تھی۔۔۔وہ اس کے گداز جذبات کو جھنجوڑ کر رکھ گئی تھی۔۔۔جس کو وہ مہربان انسان سمجھتی تھی۔۔۔وہ اس پل اسے دنیا کا سب سے ظالم انسان محسوس ہوا تھا۔۔۔

صبح فجر سے کچھ وقت پہلے اپنی تمام تر نفرت اس نازک وجود پر انڈیلنے کے بعد ارشان آفندی فریش ہو کر اپنے ضروری کاغذات لیتا آفندی ولا سے نکل گیا تھا۔۔۔۔

اس کے اعصاب اب کافی حد تک نارمل ہو چکے تھے۔۔۔۔ غصہ کم ہو چکا تھا۔۔۔ مگر اب اس لڑکی کے لگائے الزامات کے ساتھ اس کی سسکیاں بھی کانوں میں گونج رہی تھی۔۔۔۔

جو پوری رات اسے یہ یقین دلانے کی کوشش کرتے ان گداز لبوں سے نکلی تھیں کہ وہ بدکردار نہیں تھی۔۔۔۔ مگر وہ شخص اسے تکلیف دینے کی خاطر یہ بات ماننے سے انکاری رہا تھا۔۔۔

رات کے آخری پہر وہ نازک لڑکی اس کی نفرت کے آگے ہار مانتی اپنے لبوں پر تالا لگا گئی تھی۔۔۔اس کی شدتوں پر نڈھال وہ بخار میں تپتا وجود مزید صفائی دینے کی ہمت ہار چکا تھا۔۔۔

اسے چھوڑ کر آتے آخری لمحات میں ارشان آفندی کے ہونٹوں نے بے اختیاری میں اس کی آنکھوں سے لڑھکتے آنسوؤں کو اپنے لبوں سے چھوا تھا۔۔۔

جن کا احساس وہ ابھی بھی اپنے لبوں پر محسوس کر پا رہا تھا۔۔۔اور اسی بات پر کڑھ رہا تھا کہ اس نے ایسا کیوں کیا تھا۔۔۔

وہ لڑکی اس مرہم اور اس کی نرمی کی حقدار بالکل بھی نہیں تھی۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

وہ اماں بی کے گلے لگے سسک پڑی تھی۔۔۔۔وہ اس وقت پنک کلر کے سادہ سے لباس میں موجود تھی۔۔۔اسکے نم آلود بال اس کی کمر پر بکھرے ہوئے تھے۔۔۔۔۔ابھی کچھ دیر پہلے ہی وہ شاور لے کر آئی تھی۔۔۔۔۔

جب اس کی آنکھ کھلی تو اس نے خود کو کمرے میں تنہا پایا تھا۔۔

وہ کہیں نہیں تھا۔۔۔مہروشہ کی آنکھوں کے سامنے گزری رات کے منظر کسی فلم کی طرح چلنے لگے تھے۔۔۔۔وہ جی جان سے کانپ اٹھی تھی۔۔۔۔چہرے کی رنگت ایسی تھی جیسے ابھی خون چھلک پڑے گا۔۔۔۔

اس شخص کے جارحانہ پن اور شدتوں کے تصور سے ہی وہ کانپ رہی تھی۔۔۔۔پورے وجود سے اس کی مسحور کن خوشبو محسوس ہو رہی تھی۔۔۔ہمیشہ اس کا دل اس خوشبو کو اپنے پاس دیکھنے کا خواہشمند رہا تھا۔۔۔

اپنی یہ خواہش اس نے خود سے بھی چھپا کر رکھی تھی۔۔۔۔وہ اس وقت اپنے آپ کو دنیا کی سب سے خوش قسمت لڑکی سمجھتی اگر اسے رات کو ہر پل ادا کیے گئے اس شخص کے نفرت میں ڈوبے سنگین جملے نہ یاد ہوتے۔۔۔

اس کا شوہر اسے بد کردار سمجھتا تھا۔۔۔وہ کس طرح سے زبردستی اس کی زندگی میں شامل ہوئی تھی۔۔۔اور وہ شخص اس کے وجود پر اپنی چھاپ صرف انتقاماً چھوڑ کر گیا تھا۔۔۔تاکہ وہ اس کی پابند رہے۔۔۔۔

وہ اسے کیسے بتاتی کہ اگر کوئی اسے گن پوائنٹ پر بھی یہاں سے جانے کا کہتا تو وہ اپنی جان دے دیتی مگر یہ رشتہ توڑنے کا سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔۔۔

لیکن یہ سب باتیں صرف اس کے دماغ تک ہی محدود تھیں۔۔۔ کسی کے سامنے کبھی بھی اس بات کا اقرار کرنا اپنے جرم میں مزید اضافہ کرنا ہی تھا۔۔۔۔

اس کے روم میں صبح سے کوئی نہیں آیا تھا۔۔۔اس کی بخار کی شدت اب کہیں زیادہ بڑھ چکی تھی۔۔۔۔دیوار کو تھام کر بمشکل وہ شاور لے کر باہر آتی بیڈ پر آن بیٹھی تھی۔۔۔

وہ جانتی تھی سب لوگ ہی اس سے بہت زیادہ ناراض تھے۔۔۔۔

ارشان کی ساری چیزیں روم میں ویسی ہی پڑی تھیں۔۔۔

اس کے سامنے کے خیال سے بھی مہروشہ کی رنگت سرخ ہونے لگتی تھی۔۔۔پوراوجود خوف سے لرزنے لگتا تھا۔۔۔اس نے ہاتھ بھرا کر اپنی کلائیوں پر بنے اس کی انگلیوں کے نشانات کو دیکھا تھا۔۔۔۔

اس سے زیادہ سنگین نشان اس کی گردن پر بھی تھے۔۔۔وہ زیادہ دیر اپنا عکس مرر میں دیکھ بھی نہیں پائی تھی۔۔۔

اسے اندازہ بھی نہیں تھا کہ اب تک وہ شخص اس سے کس قدر دور جاچکا تھا۔۔۔ورنہ وہ رات کو رواں رکھے گئے اس کے غیر انسان

سلوک کے بعد بھی اس کے قدموں میں گھر کر اس سے معافی مانگنے کا ارادہ رکھتی تھی۔۔۔

اس کے نزدیک زیادہ قصور اب بھی اسی کا نکلتا تھا۔۔۔اس نے خود سے عہد کیا تھا کہ وہ عبداللہ صاحب کو ارشان اور مبشرہ کی شادی کے لیے منا لے گی۔۔۔۔اسے بس اس شخص کا نام چاہیے تھا۔۔۔

وہ ساری زندگی اسی نام کے سہارے گزارنا چاہتی تھی۔۔۔

اس کے لیے عزت بھری چھت اور ایک مضبوط نام سے بڑھ کر کچھ نہیں تھا۔۔۔

وہ اس سے زیادہ پانے کی حیثیت ہی نہیں مانتی تھی اپنی۔۔۔

وہ اس شخص کی بیوی ہونے کے باوجود اس کی تمنا نہیں کر رہی تھی۔۔۔اپنے دل کی ہر صدا کو وہ اپنے اندر دبا چکی تھی۔۔۔

اماں بی ملازمہ کے ساتھ اس کے کمرے میں آئی تھیں۔۔۔جنہیں دیکھ مہروشہ آنسوؤں میں ڈوب گئی تھی۔۔۔۔

ان کی گلے لگتی وہ بس ان سے معافی کہ گردان کر رہی تھی۔۔۔

"بس کرو میرے بچے۔۔۔خود کو اتنا ہلکان کیوں کر رہی ہو۔۔"

اماں بی نے اسے خود سے جدا کرتے پانی کا گلاس اس کے لبوں سے لگایا تھا۔۔۔مہروشہ چند گھونٹ ہی اپنے حلق سے اتار سکی تھی۔۔۔

اس نے کل سے کچھ نہیں کھایا تھا۔۔۔ مگر بھوک کا احساس تک نہیں تھا۔۔۔

"کل جو کچھ ہوا سب پتا چل گیا ہے مجھے۔۔۔۔ غلطی ہوئی ہے تم سے۔۔۔ مگر یہ جرم اتنا بڑا بھی نہیں ہے کہ تم اپنا یہ حال کر دو۔۔۔ جو بھی ہوا۔۔۔ جیسے بھی ہوا۔۔۔ کچھ وقت کے لیے سب بھول جاؤ۔۔۔۔"

اماں بی جانتی تھیں کہ گھر والے اس پر کتنا غصہ تھے۔۔۔ آنے والا وقت اس کے لیے بہت مشکل ہونے والا تھا۔۔۔

مگر وہ اس کا ساتھ نہیں چھوڑنے والی تھیں۔۔۔

وہ بن ماں باپ کی بچی تھی۔۔۔اور اس پر جو الزامات لگائے گئے تھے۔۔۔وہ پوری طرح سے ثابت نہیں ہوئے تھے۔۔۔اس شخص کی وہاں سے فرار ہونے کا سن کر انہیں اتنا تو اندازہ ہو چکا تھا کہ کوئی نہ کوئی گڑبڑ تو ضرور تھی۔۔۔

اگر وہ اتنا ہی سچا تھا تو اس طرح سے فرار نہ ہوتا۔۔۔

وہ بہت ہی محبت کرنے والی نرم دل خاتون تھیں۔۔۔ان سے اس بچی کی تکلیف دیکھی نہیں گئی تھی۔۔۔یہ چھوٹی سے لڑکی نجانے کیسے وہ سب برداشت کر گئی تھی۔۔۔

کتنی ہی دیر اسے اپنے ساتھ لگائے انہوں نے اسے اپنے دل کا بوجھ ہلکا کرنے دیا تھا۔۔۔

انہوں نے مہروشہ سے گزری رات کے بارے میں کچھ نہیں پوچھا تھا۔۔۔اس کا کھلا کھلا سراپا ہی پر بات بیان کر رہا تھا۔۔۔جو دیکھ انہیں خوشی ہوئی تھی۔۔۔یہ بات وہ بہت اچھے سے جانتی تھیں کہ اگر ان کے پوتے نے اس لڑکی سے نکاح کر لیا تھا تو وہ اسے کسی قیمت پر چھوڑنے تو نہیں والا تھا۔۔۔

ہاں مگر اس کے مبشرہ کے حوالے سے کیا فیصلہ کرنا تھا یہ تو آنے والا وقت ہی بتانے والا تھا۔۔۔۔

مگر وہ اب آگے کسی بھی فیصلے میں ارشان کو مجبور نہیں کرنے دینے والی تھیں اپنے بیٹے کو۔۔۔۔

غلط تو ارشان اور مبشرہ کے ساتھ بھی بہت ہوا تھا۔۔۔

اگر ارشان دوسری شادی کرنے کا فیصلہ کرتا مبشرہ سے تو ان میں سے کسی کو بھی بیچ میں نہیں پڑنا تھا۔۔مہروشہ ابھی روتے ہوئے ان کے سینے سے لگی بار بار یہی بات کہہ رہی تھی کہ وہ ارشان کہ شادی مبشرہ سے کروادیں۔۔۔وہ دونوں ایک دوسرے سے بہت محبت کرتے ہیں۔۔۔۔

جو سنتے اماں بی کے دل میں مہروشہ کا مقام مزید بڑھ گیا تھا۔۔۔

"مہروشہ بچے بس کرو۔۔۔اس طرح سے تو آپ اپنی طبیعت مزید خراب کرلو گی۔۔۔۔"

وہ اماں بھی کے ساتھ لگی ہوئی تھی۔۔۔۔جب روتے ہوئے وہ انہیں کی بانہوں میں جھول گئی تھی۔۔۔۔

"مہروشہ۔۔۔۔مہروشہ آنکھیں کھولو بیٹا۔۔۔۔"

وہ اس کا گال تھپتھپاتے تشویش کے عالم میں بولی تھیں۔۔

"دادی ماں کیا ہوا مہروشہ کو۔۔۔۔۔"

ایمن ملازمہ کے بلانے پر اندر آئی تھی۔۔۔مہروشہ کی حالت دیکھ وہ بھی پریشان ہوئی تھی۔۔۔۔

کچھ ہی دیر بعد اس کی بے ہوش ہونے کی خبر آفندی ولا میں پھیل چکی تھی۔۔۔۔

مگر اس سے پہلے ارشان کے حوالے سے انہیں جو خبر ملی تھی۔۔۔ مہروشہ کے بے ہوش ہونے پر بھی انہیں کوئی فرق نہیں پڑا تھا۔۔۔۔

ارشان صبح سات بجے کی فلائٹ سے ملک چھوڑ کر جا چکا تھا۔۔۔۔

اس نے ایک مہینے بعد جانا تھا۔۔۔ مگر جو کچھ کل رات ہوا تھا۔۔۔ وہ اپنے باپ سے اس قدر ناراض تھا کہ اس نے کسی سے ملنا اور کچھ بتایا تک نہیں تھا۔۔۔

عبداللہ صاحب ابھی تک گھر نہیں لوٹے تھے۔۔۔۔ مگر ان تم ساری خبریں پہنچ رہی تھیں۔۔۔

منیبہ بیگم نے خود کو کمرے میں بند کر رکھا تھا۔۔۔وہ کسی سے بات نہیں نہیں رہی تھی۔۔۔۔

مہروشہ کی بے ہوش ہونے کی خبر سے بھی انہیں کوئی فرق نہیں پڑا تھا۔۔۔

جس لڑکی کو انہوں نے اپنے گھر میں جگہ دی تھی۔۔۔ اسے سگی بیٹی کی طرف عزت اور محبت دی تھی۔۔۔وہیں ان کے خوشی بھرے گھر میں اتنا بڑا طوفان برپا کر گئی تھی۔۔۔۔

ان کے لاڈلے بیٹے کو ان سے چھین لیا تھا۔۔۔

ان کے دروازے کو بہت بار بجایا گیا تھا مگر انہوں نے دروازہ نہیں کھولا تھا۔۔۔

"ماما مہروشہ کی طبیعت بہت زیادہ خراب ہے۔۔۔۔وہ ہاسپٹل میں ایڈمٹ ہے۔۔۔اس کا نروس بریک ڈاؤن ہوا ہے۔۔۔۔"

ایمن کی آواز پر ان کے وجود میں ہلچل ہوئی تھی۔۔۔

وہ اپنی جگہ سے اٹھتیں دروازے کی جانب بڑھی تھیں۔۔۔۔

"اس لڑکی سے میرا کوئی تعلق نہیں ہے۔۔۔مجھے اس کے بارے میں کوئی بات نہیں سننی۔۔۔۔وہ مرے یا جیئے مجھے بتانے کوئی نہ

آئے۔۔۔اس نے مجھ سے میرا بیٹا چھینا ہے۔۔۔ کبھی معاف نہیں کروں گی میں اسے۔۔۔۔"

وہ اپنی بات کہتی واپس دروازہ بند کر گئی تھیں۔۔۔ جبکہ کچھ فاصلے پر کھڑی فارینہ کو ان کی اس بات سے تھوڑی سی تسلی ہوئی تھی۔۔۔۔ مگر جو کچھ رات کو ہو چکا تھا اس کے بعد سے اس کا بھی مبشرہ سے کم برا حال نہیں تھا۔۔۔۔

انہیں بالکل بھی خبر نہیں تھی کہ ان کی سازش انہیں پر الٹ جائے گی۔۔۔

وہ رات سے مبشرہ کو کالز کر رہی تھی۔۔ مگر مبشرہ نے اس کی کال پک نہیں کی تھی۔۔۔

روم میں آتے اس نے ایک بار پھر سے مبشرہ کو کال ملائی تھی۔۔ جو دو تین بار مزید ٹرائے کرنے پر پک کر لی گئی تھی۔۔

"مبشرہ میری کال کیوں نہیں اٹینڈ کر رہی ہو تم۔۔۔۔"

وہ اس کی آواز سنتے ہی بھڑک اٹھی تھی۔۔۔

"اب کیوں کال کر رہی ہو تم۔۔۔ سب کچھ برباد ہو گیا۔۔۔ ابھی کچھ بچا ہے کیا تمہارے پاس۔۔۔؟۔۔۔"

مبشرہ غصے سے چیخی تھی۔۔۔۔

"تو اس کا مطلب تم ارشان سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے دستبردار ہو گئی ہو۔۔۔اس لڑکی کو اپنی جگہ اتنی آسانی سے دے دو گی اندازہ نہیں تھا مجھے۔۔۔۔"

فارینہ کے اندر بھی ویسی ہی آگ لگی ہوئی تھی۔۔۔۔

"کیا کروں میں؟؟ کل رات غصے میں ارشان کو کچھ زیادہ ہی غلط بول دیا۔۔۔وہ رات سے میری کال ہی پک نہیں کر رہا۔۔۔"

مبشرہ نے روتے ہوئے اسے بتایا تھا۔۔۔

جبکہ اس کی بات پر فارینہ کا دل چاہا تھا وہ اپنا سر پیٹ لے۔۔۔

"تم نے کیا بات کی ارشان سے۔۔۔بے وقوف لڑکی کیا کر دیا تم نے۔۔۔کہیں وہ تمہاری باتوں پر ہی تو رات کو اتنے غصے میں آیا اور۔۔۔۔تم سے اتنی بے وقوفی کی توقع بالکل بھی نہیں تھی مجھے۔۔۔۔"

فارینہ کی بات پر مبشرہ ٹھٹکی کی تھی۔۔۔۔

"کیا ہوا کل رات۔۔۔؟؟ارشان گھر پر تھا کیا۔۔۔۔"

مبشرہ کو اپنی آواز اندھیری کھائی سے آتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔

جب فارینہ نے جو کچھ اسے بتایا تھا وہ سنتے مبشرہ نے چیختے ہوئے اپنے کمرے کا حشر بگاڑ دیا تھا۔۔۔۔

"وہ کیسے جا سکتا ہے اس کے پاس۔۔۔؟؟"

مبشرہ پاگل پن کی انتہاؤں پر تھی۔۔۔۔

"تو تم سے کس نے کہا تھا اس لڑکی کو اس کی بیوی کہہ کر اتنی غیرت دلاؤ۔۔۔۔یہ سب تمہاری وجہ سے ہی ہوا ہے۔۔۔۔"

فارینہ بھی اسی پر بھڑکی تھی۔۔۔ہر بار اسی لڑکی کی الٹی حرکت معاملے کو خراب کر دیتی تھی۔۔۔

"اوہ گاڈ۔۔۔۔"

مبشرہ نے فارینہ کی مزید بات سنے بغیر فون دیوار پر دے مارا تھا۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

ایک مہینے بعد۔۔۔۔۔۔

مہروشہ ڈاکٹر صباح کے سامنے بیٹھی ہاتھ میں پکڑی رپورٹس کو ساکت نگاہوں سے دیکھ رہی تھی۔۔۔

جبکہ اس کے ساتھ کھڑی امبرین بیگم اور ایمن خوشی اور مسرت بھرے انداز میں ڈاکٹر سے ایک بار پھر سے کنفرم کرتیں اس کے ہاتھ سے رپورٹس لیتی آگے بڑھ کر اسے اپنے حصار میں قید کر گئی تھیں۔۔۔

"بہت بہت مبارک ہو بیٹا۔۔۔۔مجھے پورا یقین ہے یہ آنے والا بچہ تمہاری زندگی کو محبت کے رنگوں سے بھر دے گا۔۔۔۔ اور تمہارے شوہر کے دل کو بھی تمہارے لیے نرم کر دے گا۔۔۔۔"

اس کا ماتھا چومتیں امبرین بیگم بہت محبت سے بولی تھیں۔۔۔جبکہ مہروشہ کے آنسو ایک تواتر سے بہت نکلے تھے۔۔۔۔

ایک خوف تھا جو پورے وجود میں سرایت کر گیا تھا۔۔۔

کیا ارشان آفندی اس بچے کو قبول کرے گا۔۔۔۔؟؟؟

کہیں ایسا نہ ہو جیسی نفرت وہ اس سے کرتا تھا وہی اس کی بچے کا بھی مقدر بنتی۔۔۔۔

ایمن نے بھی آگے بڑھ کر بہت محبت سے اس کو اپنے ساتھ لگایا تھا۔۔

ارشان کو گئے ایک مہینہ ہو چکا تھا۔۔۔ آفندی ولا کے در و دیوار سے جیسے خوشی اور شادابی چھن سی گئی تھی۔۔۔

صائمہ بیگم کی جانب سے دوبارہ کوئی رابطہ نہیں کیا گیا تھا۔۔۔ وہ اپنے بھائی سے سخت خفا تھیں۔۔۔ مگر منیبہ بیگم دوبار قریشی ہاؤس جا چکی تھیں۔۔۔

جہاں ان سے سب لوگ بہت اچھے سے ملے تھے۔۔۔ مبشرہ کتنا ہی وقت ان کے گلے لگ کر روتی تھی۔۔۔

صائمہ بیگم کا ایک ہی کہنا تھا کہ جب تک اس لڑکی کو طلاق دے کر اس گھر سے نہ نکال دیا جاتا وہ وہاں قدم بھی نہیں رکھیں گی۔۔۔

جبکہ عبداللہ صاحب نے ان کا یہ مطالبہ پورا سننے سے پہلے ہی یہ کہہ کر کال کاٹ دی تھی۔۔۔

وہ مانتے تھے مبشرہ کے ساتھ غلط ہوا تھا۔۔۔۔۔ مگر جس طرح سے احمر نے انہیں رسوا کرنے کی کوشش کی تھی وہ بھی ٹھیک نہیں تھا۔۔۔ بچوں کی قسمت کے لکھے کو وہ ٹال نہیں سکتے تھے۔۔۔۔

ان کے گھر کے دروازے ان کی بہن کے لیے ہمیشہ کھلے تھے۔۔۔۔

وہ جب آنا چاہتی آسکتی تھیں۔۔۔

مگر وہ اب انہیں اس مطالبے کے بعد دوبارہ ہر گز بلانے نہیں والے تھے۔۔۔

جس کے بعد صائمہ بیگم کو مزید پتنگے لگ چکے تھے۔۔۔وہ کل کی آئی لڑکی کی خاطر ان کے ساتھ ایسا کر رہے تھے۔۔۔

ارشان اپنا cardiothoracic surgery کا ایم سی ایچ کورس شروع کر چکا تھا۔۔۔

جس میں اسے تین سال لگنے تھے۔۔۔یہ اس کا پہلے سے طے تھا۔۔۔ایک کامیاب کارڈیک سرجن بننا اس کا خواب تھا۔۔۔

مگر اس کی زندگی میں جو ایک خطرناک موڑ آگیا تھا اس بارے میں اس نے کبھی تصور نہیں کیا تھا۔۔۔

اپنی زندگی کو اپنی ترتیب سے چلانے والا بہت بڑے معاملے میں بے بس ہو گیا تھا۔۔۔

اماں بھی کی طبیعت کی خرابی کا سن کر اس نے ایک بار کال کی تھی۔۔۔۔اپنی دادی اور ماں سے بات کرنے اور ان کی خیریت دریافت کرنے کے علاوہ اس نے کسی سے کوئی بات نہیں کی تھی۔۔۔

نہ ہی کسی اور کے بارے میں کچھ پوچھا تھا۔۔۔۔

اس کے بعد سے اس کا کوئی رابطہ نہیں تھا۔۔۔

مہروشہ کے ساتھ گھر کے سبھی لوگوں کا رویہ اگر پہلے جیسا نہیں تھا تو اتنا برا بھی نہیں تھا۔۔۔

اسامہ اور طلحہ ابھی اب پہلے کی طرح اس کے ساتھ بیٹھ کر ہنسی مذاق نہیں کرتے تھے۔۔۔۔ ثمن، ایمن اور منزہ بھی سرسری سی بات کر لیتی تھیں۔۔۔۔کام کے حوالے سے۔۔۔۔

جواد اس کے ساتھ بہت شفقت سے پیش آتا تھا۔۔۔۔جبکہ اس کی بیوی فارینہ کا رویہ اس سے بالکل الٹ تھا۔۔وہ اکثر اپنے شوہر کے کان بھرتی رہتی تھی مہروشہ کے خلاف۔۔۔

مگر جواد اسے ٹوک دیتا تھا۔۔۔۔

وہ اسے بھی اپنی چھوٹی بہنوں کی طرح مانتا تھا۔۔۔

امبرین بیگم اور عدیم صاحب کا رویہ بھی ٹھیک ہی تھا۔۔۔۔امبرین بیگم اماں بی کے کہنے پر اس سے کافی بہتر ہو گئی تھیں۔۔۔۔عبداللہ صاحب اب گھر پر کم رہتے تھے۔۔۔۔مگر ان کا انداز آج بھی پہلے کی طرح شفقت بھرا ہی تھا۔۔۔

اس گھر کی ایک ہی فرد تھیں جو اس کی صورت دیکھنا بھی پسند نہیں کرتی تھیں۔۔۔وہ پہلے سب سے زیادہ انہیں کے قریب تھی۔۔۔

مگر وہی اسے دیکھنے سے بھی انکاری تھیں۔۔۔۔

مہروشہ میں تو ابھی اتنی ہمت بھی نہیں بچی تھی کہ وہ جا کر ان سے معافی مانگ سکے۔۔۔۔وہ تو گھر کی باقی لوگوں سے بھی نگاہ اٹھا کر بات نہیں کر پاتی تھی۔۔۔

فارینہ اسے بے عزت کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتی تھی۔۔۔

اس نے اسے اس رات کی کوئی ایک بات بھی بھولنے نہیں دی تھی۔۔۔

اور اب جب اس کے پریگنینٹ ہونے کی خبر اس تک پہنچی تو وہ حسد سے جل اٹھی تھیں۔۔۔

اس کی شادی کو تین سال ہو چکے تھے۔۔۔ مگر اس کی گود سونی تھی۔۔۔

اور مہروشہ کو شادی کے ایک مہینے بعد کی یہ خبر سناتے دیکھ اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ کیا کر ڈالے۔۔۔

اس خوشی میں منیبہ بیگم کے اوپر چڑھا نفرت اور ناراضگی کا خول کچھ حد تک کمزور کر دیا تھا۔۔۔

وہ اماں بی کے ساتھ بیٹھی مہروشہ سے ملنے آئی تھیں۔۔۔

اس کا ماتھا چوم کر اسے مبارک باد دیتے ان کا لہجہ محبت کے احساس سے عاری تھا۔۔۔

"مجھے اپنے بیٹے کی اولاد صحبت مند اور تندرست چاہیے۔۔۔پہلے اپنا خیال نہیں رکھ رہی تھی۔۔۔۔ مگر اب رکھنا شروع کر دو۔۔۔"

ان کا لہجہ ایک اکھڑ اور کھڑوس ساس والا ہی تھا۔۔۔۔ مگر مہروشہ کے لیے اتنا کافی تھا کہ وہ اسے مخاطب تو کر رہی تھیں۔۔۔

"میری بیٹی کا سب نے بہت اچھے سے خیال رکھنا ہے سب نے۔۔۔۔"

اماں بی سب سے زیادہ خوش نظر آ رہی تھیں۔۔۔۔ارشان کو انہوں نے فون کر کے یہ خبر سنائی تھی۔۔۔ جس کے جواب میں اس نے کیا بولا تھا انہوں نے کسی کو یہ بات نہیں بتائی تھی۔۔۔

جبکہ مہروشہ کے اندر خوف اور خدشات مزید بڑھ گئے تھے۔۔۔۔

کیونکہ ان گزرتے مہینوں میں اس نے دوبارہ اماں بی سے بھی بات نہیں کی تھی۔۔

وہ رابطہ مکمل طور پر ختم کر چکا تھا۔۔۔جو بات اس گھر کے سبھی لوگوں کو خدشات میں مبتلا کر گئی تھی۔۔۔

عبداللہ صاحب نے ایک دو بار کال کی تھی اسے۔۔۔مگر اس نے پک نہیں کی تھی۔۔۔۔

مہروشہ ساتھ ساتھ اپنے پڑھائی بھی جاری رکھے ہوئے تھی۔۔۔

وہ کمزور تھی۔۔۔ جس کی وجہ سے اس کی طبیعت اکثر خراب رہنے لگی تھی۔۔۔

مگر اس نے کالج جانا پھر بھی نہیں چھوڑا تھا۔۔۔۔ وہ خود کو بہت اچھے سے کور رکھتی تھی۔۔۔

اس کی دوستوں نے اس کا بہت خیال رکھا تھا۔۔۔

فارینہ جو گھر میں اسے نقصان پہنچانے کی نجانے کیا کیا سازشیں مبشرہ کے ساتھ سوچے بیٹھی تھی۔۔۔۔

اس کی ماں کی اچانک طبیعت بہت زیادہ خراب ہو گئی تھی۔۔۔۔ وہ آئی سی یو میں ایڈمٹ تھیں۔۔۔

جس کی وجہ سے اسے دوسرے شہر جانا پڑا تھا۔۔۔وہ ایک ہی بہن تھی اس وجہ سے بیمار ماں کی ساری زمہ داریاں اسی پر تھیں۔۔۔۔وہ اپنی ماں کو اکیلا چھوڑ کر نہیں آپائی تھی۔۔۔۔

جس کی وجہ سے ان کی سوچی پلاننگ تکمیل تک نہیں پہنچ پائی تھی۔۔۔۔

مبشرہ نے اس پورے عرصے میں ارشان سے رابطہ کرنے کی بہت کوشش کی تھی۔۔۔مگر وہ اس سے بھی بہت سخت ناراض تھا۔۔۔ اس نے جس طرح سے اس پر الزامات کی برسات کی تھی۔۔۔۔

وہ یاد کرتے مبشرہ کا بس نہیں چلتا تھا وہ اپنے ساتھ کیا کر ڈالے۔۔۔۔

اس کی اپنی بے وقوفی اس کی زندگی کے محبوب ترین انسان کو اس سے بہت دور لے گئی تھی۔۔۔

اس نے جو گڑھا مہروشہ کے لیے کھودا تھا وہ اس میں خود منہ کے بل جا گری تھی۔۔۔

مگر اس نے ہمت تو اب بھی نہیں ہاری تھی۔۔

اس نے اپنے ڈرائیور سے مہروشہ کے کالج سے گھر آتے اس کی گاڑی کا ایکسیڈنٹ کروانا چاہا تھا۔۔۔۔ جس میں بھی وہ بہت بری طرح سے ناکام رہی تھی۔۔۔۔

مہروشہ اپنی پریگننسی کے آٹھ مہینوں تک کالج جاتی رہی تھی۔۔۔

اس کو اپنی ماں کا خواب پورا کرنا اب بھی یاد تھا۔۔۔ اس کے راہ میں آئی ہر تکلیف اس کا جذبہ مزید بڑھا گئی تھی۔۔۔

مگر رات کو اکثر پڑھتے پڑھتے اس کی سوچوں میں وہ ستمگر آن ٹھہرتا تھا۔۔۔۔ جس کی نفرت اور انتقام کی نشانی اس کی کوک میں پل رہی تھی۔۔۔۔

اس کا سب گھر والوں سے رابطہ ختم کر لینے کا یہی مطلب تھا کہ وہ اسے قبول نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔

اسے خبر ملی تھی کہ مبشرہ ایک مہینے کے لیے لندن سے ہو کر آئی تھی۔۔۔

جس کے بعد وہ آفندی ولا بھی آئی تھی۔۔۔وہ بہت خوش تھی۔۔۔۔اس کے سامنے بیٹھ کر اس نے منیبہ بیگم کو ارشان کے بارے میں بتایا تھا کہ وہ اپنا کورس مکمل کرنے کے بعد پہ واپس لوٹنا چاہتا تھا۔۔۔۔

اس کی کھکھلاہٹیں بتا رہی تھیں کہ ارشان آفندی نے اسے امید کا بہت مضبوط دامن تھما دیا تھا۔۔۔

مہروشہ سب کے سامنے بالکل خاموش اور گم صم ہی رہتی تھی۔۔۔

نہ کبھی کھل کر کسی سے بات کی تھی اور مسکرانا تو وہ بالکل بھول ہی گئی تھی۔۔۔

اس نے سب گھر والوں کے سامنے ارشان پر لگائے الزامات کے جھوٹے ہونے کا اقرار بھی کر دیا تھا۔۔۔

جس کے بعد باقی بہت سارے لوگوں کے ساتھ ساتھ عبداللہ صاحب کا رویہ بھی اس کے ساتھ سرد ہو گیا تھا۔۔۔وہ جو پہلے اسے روز بلا کر حال احوال پوچھتے تھے۔۔۔

انہوں نے وہ چھوڑ دیا تھا۔۔۔وہ خود ان کے پاس جا کر سلام کرتی تھی۔۔۔جس پر وہ بنا اس کی جانب دیکھے اس کے سر پر ہاتھ رکھتے وہاں سے ہٹ جاتے تھے۔۔۔

وہ اندر سے ٹوٹ چکی تھی۔۔۔اس کے اندر کچھ بھی باقی نہیں رہا تھا۔۔۔

وہ تھک چکی تھی سب لوگوں کی نفرتیں سہہ کر۔۔۔

اس بوجھ کے ساتھ اس سے مزید نہیں جیا جا رہا تھا کہ اس نے اس گھر سے ان کی خوشیاں اور رونقیں چھین لی تھیں۔۔۔

جس گھر نے اسے تحفظ بھری چھت فراہم کی تھی۔۔۔۔اسے عبداللہ صاحب اور منیبہ بیگم کی ناراضگی حق بجانب لگتی تھی۔۔۔۔

اگر ان لوگوں کی جگہ کوئی اور ہوتا تو اسے دھکے مار کر گھر سے نکال دیتا۔۔۔۔

سب سے زیادہ اذیت کی وجہ تو اس انسان کی نفرت تھی۔۔۔جو برداشت سے باہر تھی۔۔۔

اسے یاد کرتے اکثر اسے اپنی سسکیوں کی بڑھتی آوازیں روکنے کی خاطر تکیے میں چہرا چھپانا پڑتا تھا۔۔۔

وہ مہربان انسان جس نے اس کی عزت کی کئی بار حفاظت کی تھی۔۔۔ اس پر اپنا خون تک بہا دیا تھا۔۔

وہ اسی سے اس کا سب کچھ چھیننے کا سبب بنی تھی۔۔۔۔

مہروشہ کس آگ میں جل رہی تھی۔۔۔۔وہ کسی کو اپنی اذیت نہیں بتا سکتی تھی۔۔۔

ہر پل اس کے لبوں پر اس شخص کے لوٹ آنے کی دعا رہتی تھی۔۔۔۔

اور ایک دعا یہ بھی تھی کہ وہ اس کی اولاد کو جنم دینے کے بعد اس کی جان اس اذیت سے چھوٹ جائے۔۔۔۔

وہ اس گھر والوں کے لیے مزید اذیت کا باعث نہ بنے۔۔۔

ایک ایسی ہی تاریک رات تھی جب اس کے وجود میں درد کی شدید لہر دوڑ گئی تھی۔۔۔

اس کی دردناک چیخوں پر اس کے ساتھ سوئی ملازمہ جلدی سے اٹھتی اس کے قریب آئی تھی۔۔۔اماں بی کے کہنے پر اب اس کا مستقبل قیام ارشان کے بیڈ روم میں ہی تھا۔۔۔جس پر منیبہ بیگم نے بہت اعتراض کیا تھا۔۔

مگر اماں بی کے سمجھانے پر وہ خاموش ہو گئی تھیں۔۔۔۔

ملازمہ کچھ ہی دیر میں سب کو بلا لائی تھی۔۔۔۔۔مہروشہ کی حالت بہت بگڑ گئی تھی۔۔۔اسے فوری ہاسپٹل لے جایا گیا تھا۔۔۔

جہاں ڈاکٹرز کی جانب سے دی جانے والی خبر نے ان سب کی سانسیں روک دی تھیں۔۔۔وہ گم صم سی لڑکی اپنی خاموشی اور اداس چہرے کے ساتھ ان کے بیچ رہتے ہوئے اپنے قصور کے باوجود ان کی دلوں میں اپنی جگہ بنائے ہوئے تھی۔۔۔

وہ جس طرح سے زرا سے کسی کے بیمار ہونے پر خیال رکھتی تھی۔۔ فارینہ کے بے عزت کرنے، مبشرہ کے آکر کڑوی باتیں کر جانے

اور منیبہ بیگم کی خاموش نفرت برداشت کرنے کے باوجود اس کے لبوں سے ایک شکوہ تک نہیں نکلا تھا۔۔۔۔

وہ شخص ابھی تک فرار تھا۔۔۔ جس سے یہ تو ثابت ہو ہی جاتا تھا کہ اس کی باتیں الزامات کے سوا کچھ نہیں تھیں۔۔۔

اس وقت ڈاکٹرز کے بتانے پر کہ مہروشہ کا بی پی شوٹ کر گیا تھا۔۔ اس کی جان کو خطرہ ہو سکتا تھا۔۔۔

اس کا بیٹا پیدا ہوا تھا۔۔۔ مگر مہروشہ ابھی خطرے میں تھی۔۔۔

ایک طرف جہاں خوشی کی خبر ملی تھی وہیں دوسری جانب ان سب کی سانسیں بھی اٹکی ہوئی تھیں۔۔۔۔

جب اسی وقت ارشان کو وہاں دیکھ منیبہ بیگم اس کے نومولود بیٹے کو ہاتھ میں اٹھائے اس کے سینے سے جا لگی تھیں۔۔۔۔روتے ہوئے وہ کبھی اپنے بیٹے کا چہرا چومتیں تھیں تو کبھی پوتے کا۔۔۔

وہاں کہیں بھی مہروشہ کا ذکر تک نہیں تھا۔۔۔۔

وہ معصوم بچہ ہو بہو باپ جیسا تھا۔۔۔

ارشان اپنے بیٹے کو دیکھتا کچھ پل ساکت کھڑا رہا تھا۔۔۔۔جب اماں بی آگے بڑھی تھیں اور اس کے مضبوط بازوؤں میں اس ننھی جان کو تھما دیا تھا۔۔

اس کی بانہوں میں جاتے ہی وہ رو پڑا تھا۔۔۔جب ارشان نے مسکراتے ہوئے اس کا گال چومتے اسے اپنی مضبوط بانہوں میں بھر لیا تھا۔۔۔

"میرا بیٹا۔۔۔۔"

اس کے لبوں سے بے اختیار نکلا تھا۔۔۔یہ حسین منظر دیکھ وہاں کھڑے سبھی افراد مسکرا دیئے تھے۔۔۔

جبکہ وہاں داخل ہوتی فارینہ اور اس کے ساتھ ارشان کی آمد کا سن کر ایکسائیٹڈ ہو کر وہاں آتی مبشرہ کی آنکھوں میں زہریلے تاثرات آن ٹھہرے تھے۔۔۔اس نے قہر آلود نگاہوں سے ارشان کی

گرفت میں موجود اس کے بیٹے کو دیکھا تھا اور فارینہ سے پاتے چھڑواتی وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔

عبداللہ صاحب ایک کونے میں کھڑے بار بار آئی سی یو کی جانب دیکھ رہے تھے۔۔۔

نہ ارشان ان کی جانب بڑھا تھا اور نہ انہوں نے بیٹے کو مخاطب کیا تھا۔۔۔۔۔

"ڈاکٹرز میری بیٹی کیسی ہے اب۔۔۔۔؟؟"

ڈاکٹرز کو آئی سی یو سے باہر آتے دیکھ عبداللہ صاحب تیزی سے آگے بڑھے تھے۔۔۔۔

باقی سب کا بھی دھیان اس جانب گیا تھا۔۔۔جو ارشان کے آنے پر اسے تو فراموش ہی کر گئے تھے۔۔

ارشان سمیت سب کی نظریں ڈاکٹر پر تھیں۔۔۔

"وہ اب خطرے سے باہر ہیں۔۔۔"

ڈاکٹر کی بات پر سب کی رکی سانسیں بحال ہوئی تھی۔۔۔اسے ابھی تک ہوش نہیں آیا تھا۔۔۔۔

ارشان وہاں صرف ایک دن کے لیے ہی آیا تھا۔۔۔ایمرجنسی فلائٹ لے کر۔۔۔کیونکہ یہ سب کل سے ہاسپٹل میں تھے۔۔۔

ڈاکٹر کے مہروشہ کو کمرے میں شفٹ کرنے کا بتاتے ہی وہ عبداللہ صاحب، امبرین بیگم اور اماں بی مہروشہ کی جانب چل دیئے تھے۔۔۔۔

"میں کچھ وقت اپنے بیٹے کے ساتھ رہنا چاہتا ہوں۔۔۔۔اسے اپنے ساتھ گھر لے جانا چاہتا ہوں۔۔۔۔"

ارشان کی بات پر منیبہ بیگم نے درزیدہ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"بیٹا بچے کو ایک بار ماں سے ملوانے۔۔۔۔"

منیبہ بیگم سمجھ نہیں پائی تھیں کہ وہ اسے کیا کہیں۔۔۔۔اس کی تاثرات بہت سرد و سپاٹ تھے۔۔۔۔ان میں سے کوئی بھی اس کے سامنے بول کر اسے مزید ناراض اور بد گمان نہیں کرنا چاہتے تھے۔۔۔

"ماں سے ملتا رہے گا بعد میں۔۔۔آج کے دن یہ صرف میرے پاس رہے گا۔۔۔۔۔"

ڈاکٹر ارشان آفندی اس وقف جس ہاسپٹل میں کھڑا تھا وہ اس ہاسپٹل کے بورڈز آف ڈائریکٹرز کا چیئرپرسن تھا۔۔۔

یہاں سارے فیصلے ہی اس کے مانے جاتے تھے۔۔۔کوئی اسے بچے کو لے جانے سے روک نہیں سکتا تھا۔۔۔۔

اپنی بات کہتا وہ وہاں سے نکل گیا تھا۔۔جبکہ باقی سب ہونق بنے اس وہاں سے جاتا دیکھ رہے تھے۔۔۔

"دادی ماں میرا بے بی کہاں ہے۔۔۔۔؟؟"

اس کی طبیعت ابھی ٹھیک سے سنبھلی نہیں تھی۔۔۔مگر اس کی بے قرار نگاہیں خالی پڑے کاٹ اور بار بار دروازے سے ہوتی ہر آنے والے کو خالی ہاتھ دیکھ مایوسی سے واپس لوٹ آتی تھیں۔۔۔۔

اسے بتایا گیا تھا کہ اس کا بیٹا پیدا ہوا ہے۔۔۔ مگر وہ ابھی تک اس کے پاس کیوں نہیں لایا جا رہا تھا۔۔۔۔

یہ بات سوچتے اس کا دل وہموں اور خدشات سے بھر رہا تھا۔۔۔

"وہ اپنے باپ کے پاس ہے۔۔۔۔"

امبرین بیگم کی بات پر اس کی نگاہیں کچھ لمحے بے یقینی کے عالم میں ان کی جانب اٹھی تھیں۔۔۔۔

ارشان واپس آ گیا تھا۔۔۔ کیا وہ اسے دیکھنے آیا تھا۔۔۔۔

یقیناً نہیں۔۔۔۔ اس کی آنکھوں سے آنسو لڑھک کر تکیے میں جذب ہوا تھا۔۔

مگر اتنے وقت سے وہ جس عذاب میں جل رہی تھی۔۔۔۔یہ سوچ سوچ کر کہ نجانے وہ اپنی اولاد کو قبول بھی کرے گا یا نہیں وہ ایک دم سے ختم ہونے لگا تھا۔۔۔۔

وہ اپنی بچے کو دیکھنے کی خاطر تڑپ رہی تھی۔۔۔۔اس کو ایک بار دیکھنا چاہتی تھی۔۔۔

اس کا لمس محسوس کرنا چاہتی تھی۔۔۔جس کی خاطر وہ پچھلے اتنے مہینوں سے مسلسل تکلیف برداشت کر رہی تھی۔۔۔۔

مگر یہ جاننے کے بعد کہ وہ اس ستمگر کے پاس تھا۔۔۔۔مہروشہ نے دوبارہ اس کے بارے میں نہیں پوچھا تھا۔۔۔

اس کی خاموشی پر اس وقت عبداللہ صاحب بھی خاموش ہو گئے تھے۔۔

اس کے آنے پر سب ہی بہت خوش تھے۔۔۔

اس کے رابطہ ختم کر دینے کے بعد وہ اپنی اپنی جگہ جو خدشات دل میں لیے بیٹھے تھے وہ اب ختم ہونے لگے تھے۔۔۔۔

پورے چوبیس گھنٹے وہ اپنے بچے کا ویٹ کرتی رہی تھی۔۔۔۔

وہ بچے کے ساتھ ساتھ اس کے باپ کی بھی ایک جھلک دیکھنے کو اندر ہی اندر بے تاب تھی۔۔۔۔ جس کا اظہار اس نے خود سے بھی نہیں کیا تھا۔۔۔

مگر ایک امید تھی کہ وہ اس کے بیٹے کو لے کر کیا پتا اس کے پاس آئے۔۔۔ مگر ایسا کچھ نہیں ہوا تھا۔۔۔

وہ ابھی پوری طرح سے صحت یاب نہ ہونے کی وجہ سے ہاسپٹل سے ڈسچارج نہیں ہوئی تھی۔۔۔

اس لیے باقی سب کی طرح نہ تو وہ گھر جا پائی تھی نہ اس شخص کی مضبوط بانہوں میں اپنی بیٹے کو دیکھنے کی حسرت پوری ہوئی تھی اس کی۔۔۔

کیونکہ منیبہ بیگم پورے دو دن بعد رات کے پہر کمبل سے لپٹے اسے ننھے وجود کو اس کے پاس لاتیں اس کی بانہوں میں تھما گئی تھیں۔۔۔۔

جبکہ اپنے بچے کو تکتے مہروشہ کی آنکھوں میں آنسوؤں کا سیلاب آن ٹھہرا تھا۔۔۔۔

وہ بہت زیادہ پیارا تھا۔۔۔بالکل ارشان آفندی جیسا۔۔۔

اس کے ہونٹ، اس کی آنکھیں، فیس کٹ سب کچھ ارشان جیسا ہی تھا۔۔

مہروشہ کتنی ہی دیر اسے اپنے بانہوں میں اٹھائے روتی رہی تھی۔۔۔

"مہروشہ بیٹا آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے میری جان۔۔۔"

امبرین بیگم نے آگے بڑھ کر اسے حصار میں لیا تھا۔۔۔۔

"چچی وہ چلے گئے۔۔۔۔"

اس کے لبوں سے بہت مدھم سرگوشی نما انداز میں یہ الفاظ نکلے تھے۔۔

جو امبرین بیگم بہت مشکل سے سن پائی تھیں۔۔۔ مگر ایک پل کے لیے ساکت ضرور ہوئی تھیں۔۔۔۔

اتنے وقت سے سب تک مہروشہ نے پہلی بار اس کے بارے میں پوچھا تھا۔۔۔۔

"ہاں ابھی چلا گیا ہے۔۔۔ مگر دیکھنا بہت جلد وہ تمہارے پاس لوٹے گا۔۔۔ اولاد کی محبت انسان کو بے بس کر دیتی ہے۔۔۔۔ اور وہ تو یہ دو دن جو اپنے بیٹے کے ساتھ گزار کر گیا ہے۔۔۔ اس کو محبت ہو چکی ہے اس ننھے وجود سے۔۔۔ وہ اب دور جا ہی نہیں پائے گا تم سے۔۔۔۔"

امبرین بیگم اسے تسلی دے رہی تھیں۔۔۔ جبکہ مہروشہ اپنے آنسوؤں پر ابھی بھی کنٹرول نہیں رکھ پائی تھی۔۔۔۔

وہ بہت خوش تھی کہ اس کے بچے کو باپ نے قبول کر لیا تھا۔۔ اس کی نفرت کی بھینٹ نہیں چڑھایا تھا۔۔۔

مگر اندر دل کے کسی کونے میں انگارے پھر سب بھڑک اٹھے تھے۔۔۔

وہ اسے تو قبول نہیں کرنے والا تھا۔۔۔

اگر اس نے واپس آکر مبشرہ کے ساتھ شادی کر کے نئی زندگی کا آغاز کیا۔۔۔اور اس کے بچے کو اس سے چھین کر مبشرہ کو دے دیا تو وہ کیا کرے گی۔۔۔

کیونکہ جس طرح اس نے دو دن اس بچے کو اس سے دور رکھا تھا۔۔۔یہ بات مہروشہ کے خوف کو مزید بڑھا گئی تھی۔۔۔

اسے ایمن سے پتا چلا تھا کہ مبشرہ ارشان کے ساتھ ہی تھی اس پورے وقت میں۔۔۔

یہ سب باتیں اس کا سکون اس سے چھین چکی تھیں۔۔۔

اپنے بچے کو اپنے حصار میں مضبوطی سے جکڑے وہ رو دی تھی۔۔۔۔

جبکہ وہ ننھی جان اس کی مضبوط گرفت برداشت نہ کر پاتے تو دی تھی۔۔۔

جس پر مہروشہ نے اسے خفگی سے گھورا تھا۔۔۔صرف دیکھنے میں نہیں وہ انداز میں بھی اپنے باپ جیسا ہی لگا تھا۔۔۔

منہ بسورتی وہ اسے پیار سے تھپکنے لگی تھی۔۔۔

اپنے کمرے میں واپس لوٹتے اسے ارشان آفندی کی مہک چاروں جانب محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

وہ دو دن یہاں رہا تھا۔۔کمرے کی فضا میں گہرے سانس لیتی وہ بیڈ پر آن بیٹھی تھی۔۔۔

اس کی آنکھوں کے کناروں میں نمی آن ٹھہری تھی۔۔۔۔

اس کی پہلے کی زندگی بہت مشکل رہی تھی۔۔مگر اب لگ رہا تھا۔۔۔

آگے کی زندگی اس سے بھی زیادہ مشکل گزرنے والی تھی۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

دو سال بعد۔۔۔۔

"موسیٰ۔۔۔۔موسیٰ کہاں ہو آپ۔۔۔۔"

وہ اپنے دو سالہ بہت ہی شرارتی بیٹے کو پکارتی ہوئی اماں بی کے کمرے میں داخل ہوئی تھی۔۔۔جو ہر روز صبح ناشتہ کرتے وقت اسے ایسے ہی تنگ کرتا تھا۔۔۔

اس کے پیچھے پورے گھر میں بھاگ بھاگ کر اسے ناشتہ کروانا پڑتا تھا۔۔۔اس گھر بھر کے اور خاص کر اپنے باپ کے بے حد لاڈلے سپوت کر ڈانٹنے یا غصہ کرنے کی تو بالکل بھی اجازت نہیں تھی اسے۔۔۔

وہ اکثر اس بات سے زچ ہو جاتی تھی۔۔۔وہ اسے اکثر بہت تنگ کرتا تھا۔۔۔

مگر وہ اسکے دل کا سکون اور آنکھوں کی ٹھنڈک تھا۔۔۔اسکی بے رونق روکھی پھیکی زندگی میں رنگ بھرنے والا اس کے دل کا ٹکڑا تھا۔۔۔وہ دیکھنے میں واقعی چھوٹا ارشان لگتا تھا۔۔۔

مہروشہ کو ڈھونڈنے سے بھی اس میں اپنا کوئی گن نہیں ملا تھا۔۔۔۔

ہاں اس کی گداز بے حد دودھیا اور زرا سے رونے پر سرخ ہوتی رنگت دیکھ لگتا تھا کہ وہ اس کا بیٹا بھی ہے۔۔۔

وہ اکثر اسے دیکھتے مسکرا دیتی تھی۔۔

اس نے پچھلے سال ہی اپنی ڈگری مکمل کی تھی۔۔۔اور اب وہ ارشان آفندی کے ہاسپٹل میں ہی عبداللہ صاحب کے کہنے کے بعد ہاؤس جاب کر رہی تھی۔۔۔

اس نے بچے کے ساتھ ساتھ اپنی تعلیم کتنی مشکل سے مکمل کی تھی یہ وہی جانتی تھی۔۔۔

اس گھر کے سبھی لوگ اس کے ساتھ نارمل رویہ رکھے ہوئے تھے۔۔۔۔مگر اس کی سٹڈی کے دوران سب نے ہی موسیٰ کو سنبھالنے میں اس کی بہت مدد کی تھی۔۔

منیبہ بیگم جو اس سے زیادہ بات نہیں کرتی تھیں۔۔۔۔اس کے امتحانات کے دنوں میں وہ ہی پورا وقت موسیٰ کو سنبھالتی تھیں۔۔۔ رات کو بھی موسیٰ انہیں کے پاس ہوتا تھا تاکہ وہ آرام سے پڑھ سکے۔۔۔۔

اس گھر کی سبھی لوگ ایسے ہی غیر محسوس طریقے سے اس سے اپنا کنسرن دکھا دیتے تھے۔۔۔جو دیکھ مہروشہ کی اذیت کم ہونے لگتی تھی۔۔۔یہ سوچ کر کے وہ سب اس سے ناراض تھے۔۔۔کیونکہ اس کی وجہ سے ان کا بیٹا ان سے دور تھا۔۔۔۔مگر وہ اس سے نفرت نہیں کرتے تھے۔۔۔

اسامہ اور طلحہٰ اب پہلے کی طرح اس کے ساتھ نارمل ہو چکے تھے۔۔۔

عبداللہ صاحب بہت زیادہ چپ رہنے لگے تھے۔۔۔شاید وہ بھی اب اپنے بیٹے کی دوری برداشت نہیں کر پا رہے تھے۔۔۔

اماں بی کی طبیعت بھی اکثر خراب رہتی تھی۔۔۔اتنے وقت سے ان کا جگر گوشہ ان سے دور تھا۔۔۔اب ایک بچے کی ماں بن جانے کے بعد اسے ان سب کی تکلیف کا احساس ہو رہا تھا۔۔۔

مبشرہ اب آفندی ولا میں بہت زیادہ آنے لگی تھی۔۔۔مگر اسکے گھر کی باقی افراد نہیں آئے تھے۔۔۔

صائمہ بیگم صرف ایک بار اماں بی کی بیمار پرسی کے لیے آئی تھیں۔۔

اور سب کے سامنے اسے ذلیل کر کے گئی تھیں۔۔۔

وہ سر جھکائے ان کی ہر بات سنتی رہی تھی۔۔۔وہ حق بجانب

تھیں۔۔۔اور وہ قصوروار تھی۔۔۔

صرف وہی نہیں فارینہ اور مبشرہ بھی جہاں اسے ملتی تھیں اپنی جلی

کٹی باتوں سے اس کا دل چیر کر رکھ دیتی تھیں۔۔۔اسے بے عزت

کرنے کا موقع کبھی نہیں جانے دیا تھا۔۔۔

پر وہ سب کچھ بہت ہی تحمل مزاجی کے ساتھ سن رہی تھی۔۔۔

اس نے کبھی لبوں پر ایک شکوہ تک نہیں لایا تھا۔۔۔فارینہ اور مبشرہ جان بوجھ کر موسیٰ کو اپنے پاس بلا کر گھنٹوں اس سے کھیل کر اسے اپنی جانب مائل کرنے کی کوشش کر رہی تھیں۔۔۔۔

فارینہ اسے کئی بار یہ بات باور کروا چکی تھی کہ ارشان واپس آ کر مبشرہ سے شادی کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔۔۔تو اسی خاطر موسیٰ کو زیادہ وقت مبشرہ کے ساتھ رہنے دو۔۔۔

تاکہ وہ اپنی نئی ماں کا عادی ہو سکے۔۔۔

یہ ساری باتیں اس کے دل کو کئی ٹکڑوں میں تقسیم کر دیتی تھیں۔۔۔ مگر وہ ان سب باتوں کو جھٹلا بھی نہیں سکتی تھی۔۔۔وہ جانتی تھی ایسا ہونے والا ہے۔۔۔

وہ شخص اس کے بچے کو اس سے چھین لے گا۔۔۔ مگر پھر وہ اس بچے کے بغیر کیسے رہے گی۔۔۔یہ سوچ اس کو اندر سے خالی کر دیتی تھی۔۔۔

اس کا دل جو پہلے ہی سکون میں نہیں تھا وہ بے جان ہونے لگتا تھا۔۔۔

موسیٰ معصوم تھا وہ نہیں سمجھتا تھا اس کے آس پاس کیا سیاست چل رہا تھی۔۔ مگر وہ چاہے جس کے پاس بھی ہو۔۔

اسے اتنا پتا تھا کہ اسے رات کو لوٹ کر واپس اپنی ماں کی بانہوں میں ہی جانا تھا۔۔۔

اس بچے کی ماں سے محبت دیکھ اماں بی مسکرا دیتی تھیں۔۔۔

ارشان ہر روز شام کو ویڈیو کال پر اس سے بات کرتا تھا۔۔۔

یہ سب لاؤنج میں ہوتا تھا۔۔۔گھر کے سبھی لوگ اس سے بات کرتے تھے۔۔۔سوائے اس کے۔۔۔

کیونکہ پہلے دن ارشان نے ایک ایک کا نام لے کر سب کو وہاں بلوایا تھا۔۔۔جن میں اس کا نام نہیں تھا۔۔۔

اس بات پر بھی فارینہ نے اسے بہت نیچا دکھایا تھا۔۔۔

مگر مہروشہ خاموشی سے سنتی رہی تھی۔۔۔

جب بھی ارشان کی کال آتی تھی وہ خود کو روم میں ہی بند رکھتی تھی۔۔۔ایک دوبار موسی اسے کہہ چکا تھا کہ وہ بات کیوں نہیں کرتیں۔۔۔وہ بھی آئے نا اس کے بابا سے بات کرے۔۔۔

جس پر مہروشہ اسے بعد میں بات کرنے کا کہتی اسے ٹال دیتی تھی۔۔۔

فارینہ کی جلن مہروشہ سے بڑھتی ہی جارہی تھی۔۔۔اس کی شادی کو اتنا وقت گزر چکا تھا۔۔۔مگر وہ ابھی تک اولاد کی دولت سے محروم تھی۔۔۔

جس پر گھر میں تو کبھی کسی نے اسے احساس نہیں دلایا تھا۔۔۔ مگر اکثر فیملی فنکشنز میں مہروشہ کی گود میں موسیٰ کو دیکھ اس سے اولاد نہ ہونے کے حوالے سے سوال ضرور کیا جاتا تھا۔۔۔

جس پر وہ اندر ہی اندر گھل کر رہ جاتی تھی۔۔۔ اسے مہروشہ سے مزید نفرت محسوس ہوتی تھی۔۔۔

جو دیکھنے میں کہیں سے بھی ایک بچے کی ماں نہیں لگتی تھی۔۔۔

گزرے سالوں میں اس کے حسن اور دلکشی میں مزید اضافہ ہو چکا تھا۔۔۔

اتنے سالوں میں گھر والوں کے سامنے اس کے کردار کی پختگی بھی بہت ابھی طرح واضح ہو چکی تھی۔۔۔ہاسپٹل کے سنیئر ڈاکٹرز بھی اس کی بہت تعریف کرتے تھے کہ وہ مستقبل کی بہت قابل ڈاکٹر بن سکتی تھی۔۔۔

اس کے ہاتھ میں بہت شفا تھی۔۔۔ اور اس کا نرم و گداز لہجہ پیشنٹ کی آدھی بیماری تو ویسے ہی ختم کرنے کی صلاحیت رکھتا تھا۔۔

احمر جو اسی ہاسپٹل میں تھا۔۔۔اسے آتے جاتے دیکھ احمر کو احساس ہونے لگا تھا شاید جذبات میں آکر وہ کوئی بہت بڑی غلطی کر چکا تھا۔۔۔

مگر جب بھی وہ ایسے کسی گلٹ کا اظہار اپنی بہن کے سامنے کرتا وہ اس کے دماغ میں مہروشہ کے خلاف پھر سے خناس بھر دیتی تھی۔۔۔

احمر نے ایک دو بار اس کا راستہ بھی روکا تھا۔۔۔اسے بہت غلط الفاظ کہتے اسے اپنی نفرت کا احساس دلایا تھا۔۔۔

کہ اس کے سچی محبت کی تھی اس سے۔۔۔بہت برا کیا تھا مہروشہ نے اس کے ساتھ۔۔۔مگر مہروشہ اس کی کسی بھی بات کا جواب دیئے بغیر وہاں سے ہٹ جاتی تھی۔۔۔

صائمہ بیگم کے بہت بار مجبور کرنے پر بھی اس نے دوبارہ شادی کے لیے حامی نہیں بھری تھی۔۔۔اسے مہروشہ کے بعد کوئی لڑکی پسند ہی نہیں آئی تھی۔۔۔

وہ معصومیت کا پیکر ہر روز ہاسپٹل میں جب اس کے سامنے سے گزرتا تھا تو سینے کے بائیں جانب سود وزیاں کا احساس بڑھنے لگتا تھا۔۔۔

مگر وہ لڑکی آج بھی پہلے دن کی طرح اس سے بنا ہوئی بات کیے۔۔۔ اس کی جانب سے کہی ہر بات نظر انداز کرتی وہاں سے نکل جاتی تھی۔۔۔۔

اس نے بچپن سے صبر کرنا ہی سیکھا تھا۔۔۔اس کی صبر کی انتہا کا کوئی اندازہ بھی نہیں لگا سکتا تھا۔۔۔

ہاں مگر اس کی جھیل سی گہری آنکھوں کا حزن اور ملال دیکھنے والوں کو پل بھر کے لیے ساکت ضرور کر دیتا تھا۔۔۔

ایک اداسی تھی جو ہر وقت ان میں چھائی رہتی تھی۔۔۔۔۔

"موسیٰ آپ جب تک یہ دودھ ختم نہیں کرو گے اس کمرے باہر نہیں جاسکتے آپ۔۔۔ صبح سے کوئی ڈھنگ کی شے نہیں کھائی آپ نے۔۔۔مستیاں ہی ختم نہیں ہوتیں آپ کی۔۔جب تک یہ فیڈر ختم نہیں ہو گا آپ روم سے باہر نہیں جاسکتے۔۔۔"

صبح سے اس لڑکے نے اسے دوڑادوڑا کر اس کا حشر خراب کر رکھا تھا۔۔۔اور کھایا بھی کچھ نہیں تھا۔۔۔

"باباتی کال آنی۔۔۔۔"

اس کے بولنے میں اب کافی بہتری آچکی تھی۔۔۔مگر پھر بھی ابھی وہ ٹھیک سے مکمل جملے نہیں بول پاتا تھا۔۔۔

"تو پھر دودھ فینش کرو پھر جانا۔۔۔"

اس نے دوٹوک لہجے میں کہا تھا۔۔۔

"اچھا نئی اے۔۔۔"

اس نے منہ بسورتے ماں کو پگھلانا چاہا تھا۔۔۔ وہ باپ کا دیوانہ تھا۔۔۔۔

کال آنے سے ایک گھنٹہ پہلے ہی تیار ہو کر لاونج میں بیٹھ جاتا تھا۔۔۔۔

"موسیٰ آپ اندر کیوں بیٹھے ہو۔۔۔نیچے آپ کے بابا ہی کال آئی ہے وہ آپ کو بلا رہے ہیں۔۔۔"

ایمن اندر داخل ہوتے اسے بیڈ پر اچھے بچوں کی طرح فیڈر پکڑ کر بیٹھے دیکھ بولی تھی۔۔۔ جس نے فیڈر منہ میں تو رکھا ہوا تھا مگر پی نہیں رہا تھا۔۔

"ماما نے تہا دودھ پیو۔۔۔۔"

اس نے روہانسی صورت لیے بتایا تھا۔۔۔ جبکہ مہروشہ بیٹے کی اس اداکاری پر عش عش کر اٹھی تھی۔۔۔

ایمن مہروشہ کے خفگی بھرے تیور اور ایک نظر بھتیجے پر ڈالتی مسکراتے ہوئے وہاں سے نکل گئی تھی۔۔

موسیٰ دودھ نہیں پیتا تھا۔۔۔ جس پر منیبہ بیگم نے بتایا تھا کہ اس کی یہ عادت بالکل ارشان جیسی تھی۔۔

وہ بھی بچپن میں ایسے ہی دوڑیں لگواتا تھا۔۔

ایمن کے بعد موسیٰ کو بلانے کے لیے اسامہ اور امبرین بیگم بھی آئی تھی۔۔۔مگر ماں کی اجازت نہ ملنے پر وہ اپنی جگہ سے ہلا بھی نہیں تھا۔۔۔

پر وہ باپ سے بات کرنے کو بھی تڑپ رہا تھا۔۔۔۔

"بھائی غصہ کر رہے ہیں۔۔۔۔"

ایمن نے اب کے بچارگی بھرے انداز میں کہا تھا۔۔۔

"ایمن پلیز آج نہیں۔۔۔یہ ٹھیک سے کچھ کھا پی ہی نہیں رہا۔۔۔ اس کی صحت روز بروز ڈاؤن ہوتی جا رہی ہے۔۔۔"

مہروشہ صرف بیٹے کی اصلاح کے لیے ایسا کر رہی تھی۔۔ مگر وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ دوسری جانب اس کی اس حرکت کا کیا اثر ہو رہا تھا۔۔

ایمن کے جانے کے کچھ دیر بعد اس کا موبائل زور و شور سے بج اٹھا تھا۔۔۔

سکرین سے جگمگاتے نمبر سے وہ ناواقف تھی۔۔۔ مگر جو کنٹری کوڈ ساتھ آرہا تھا۔۔۔ وہ دیکھ اس کو کمرے میں آکسیجن کم ہوتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔

اس نے لرزتے ہاتھوں سے موبائل آن کرتے کان سے لگایا تھا۔۔۔

مگر دوسری جانب سے جو گھمبیر بھاری لہجہ اس کی سماعتوں سے ٹکرایا تھا۔۔۔

موبائل چھوٹ جانے کے خوف سے اس کے موبائل کو مزید سختی سے اپنی گرفت میں جکڑ لیا تھا۔

وہ بیڈ پر ڈھے سی گئی تھی۔۔۔کتنے سالوں بعد یہ آواز سن رہی تھی وہ۔۔۔

چند لمحوں میں اس کا چہرا آنسوؤں سے بھیگ گیا تھا۔۔۔

"کیا سمجھتی ہو تم خود کو۔۔۔؟؟؟میرے گھر میں میرے بیڈ روم میں میری بیوی کی حیثیت سے رہتے تم اپنی اصل اوقات اور حیثیت بھول تو نہیں بیٹھی۔۔۔ تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی میرے بیٹے کو مجھ سے بات کروانے سے روکنے کی۔۔ اپنی حد میں رہو۔ ورنہ ایسا نہ ہو میں جو اپنے بیٹے کی خاطر تمہیں اس کے ساتھ برداشت کر رہا ہوں۔۔۔ اسے ہمیشہ کے لیے وہاں سے لے آؤں۔۔۔

میری اولاد ہے وہ۔۔۔ چاہے میری نفرت کے بدلے میں آئی یا انتقام میں۔۔۔ مگر میرا خون ہے وہ۔۔۔ تم نے اگر دوبارہ اسے مجھ

سے دور کرنے کی کوشش کی تو یاد رکھنا اس کی صورت دیکھنے کو ترس جاؤ گی۔۔۔

اور میں رحم نہیں کروں گا تم پر۔۔۔"

اس کا قہر آلود سنگین لہجہ سپیکر سے ابھرتا مہروشہ کے وجود سے زندگی کا احساس چھین گیا تھا۔۔۔

بے رحم تو وہ تھا۔۔۔ مگر اسے اتنے سالوں بعد فون بھی کیا تھا تو کیا بتانے کے لیے۔۔۔

مہروشہ نے لبوں پر ہاتھ رکھتے بمشکل اپنی سسکی روکی تھی۔۔۔

"میں نے اس۔۔۔۔"

اس نے اپنے کانپتے لبوں سے بمشکل اتنے ہی الفاظ ادا کیے تھے کہ اس کی دھاڑ پر وہ انہیں بھی اندر ہی گھونٹ گئ تھی۔۔

"شٹ اپ۔۔۔۔"

اسکی دھاڑ پر مہروشہ جی جان سے کانپ اٹھی تھی۔۔۔۔

"باہر بھیجو میرے بیٹے کو۔۔۔۔ڈونٹ ڈئیر ٹو ڈواٹ اگین۔۔۔"

وہ کال کاٹ چکا تھا۔۔۔مہروشہ کی حالت اس وقت بہت قابلِ رحم تھی۔۔۔اس کی رنگت بالکل زرد ہوئی تھی۔۔۔

اپنے چہرے سے آنسو صاف کرتی وہ موسیٰ کی جانب بڑھی تھی۔۔

"جاؤ اپنے بابا سے بات کرو جا کر۔۔۔۔"

مہروشہ اس کے سامنے اپنے آنسو نہیں لانا چاہتی تھی۔۔

وہ اس لحاظ سے بہت حساس بچہ تھا۔۔۔یقیناً اگر اس کے آنسو دیکھ لیتا تو کبھی نہ جاتا وہاں سے۔۔۔

"ماما دودھ فنش نئ ہوا۔۔۔"

اسنے حیرت سے فیڈر کی جانب دیکھتے کہا تھا۔۔۔

"بعد میں کر لینا ابھی جاؤ آپ۔۔۔"

اس کی پیشانی چوم کر اسے اپنے ساتھ لگاتی وہ محبت سے اس کے بال سنوار گئی تھی۔۔۔۔

"آپ رو رہی او۔۔"

اس کی نظریں ماں کی آنکھوں پر جا کر ٹھہر گئی تھیں۔۔۔

"نن نہیں۔۔۔ آنکھ میں کچھ چلا گیا تھا۔۔۔ ابھی آپ جاؤ آپ کے بابا ویٹ کر رہے ہونگے۔۔۔ ان کو ویٹ کرنا پسند نہیں ہے۔۔۔"

مہروشہ کے یاد دلانے پر وہ خوشی خوشی باہر کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

جبکہ مہروشہ وہیں نیچے بیٹھتی سسک اٹھی تھی۔۔۔

آج اتنے وقت بعد اس کی آواز سنی تھی۔۔۔ مگر دل و دماغ سکون پانے کے بجائے مزید بے قرار ہو گیا تھا۔۔۔

اس شخص کی نفرت کی شدت نے مہروشہ کے دل میں بے سکونی مزید بڑھا دی تھی۔۔۔۔

وہ جانتی تھی وہ اس سے نفرت کرتا ہو گا۔۔۔ مگر اسے اندازہ نہیں تھا کہ واقعی وہ اسے اولاد چھیننے کی دھمکی دے گا۔۔۔

اتنا وقت گزر جانے کے بعد بھی اس کی نفرت کم نہیں ہوئی تھی۔۔

وہ پورا وقت مہروشہ کو سسکتے گزرا تھا۔۔۔

اس دن کے بعد سے اس نے موسیٰ کو رونے کی غلطی ہر گز نہیں کی تھی۔۔۔ اور حیرت انگیز طور پر اب موسیٰ دودھ اپنے وقت پر باقاعدگی سے پینے لگا تھا۔۔۔

جیسے ارشان آفندی اپنے باپ کا گرویدہ تھا۔۔۔ ویسے ہی اس کا بیٹا بھی اسی کا دیوانہ نکلا تھا۔۔۔۔

باپ کی کہی ایک بار کی بات اتنے اچھے سے سمجھ گیا تھا۔۔۔

وقت آہستہ روی سے گزر رہا تھا۔۔۔جبکہ مہروشہ کی اذیت مزید بڑھ چکی تھی۔۔۔کیونکہ اب صائمہ بیگم کے قدم بھی دوبارہ اس گھر میں آنا شروع ہو چکے تھے۔۔۔۔

ان تینوں عورتوں نے اس کا جینا حرام کر رکھا تھا۔۔۔وہ اس کو ماضی کی کوئی ایک بات تک نہیں بھولنے دے رہی تھیں۔۔۔۔۔اس کے زخموں کو ادھیڑ کر رکھ دیتی تھیں۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"ارے ڈاکٹر مہروشہ اتنا تیار ہو کر کہاں گئی تھیں۔۔۔ کہیں ارشان آفندی کی جانب سے ناامید ہو کر کوئی نیا شکار تو نہیں ڈھونڈ لیا آپ نے۔۔۔ اسی سے مل کر آرہی ہو گی۔۔۔"

وہ ابھی گھر میں داخل ہی ہوئی تھی۔۔۔ جب مبشرہ چلتے ہوئے اس کے مقابل آن کھڑی ناگواریت بھری نگاہوں سے اس کے دلکش سراپے کو تکنے لگی تھی۔۔۔ وہ آج بھی گلاب کی نازک کلی کی مانند ہی لگتی تھی۔۔۔۔

اس کے حسن کی بڑھتی تازگی اور دلکشی مبشرہ کو کسی قیمت پر برداشت نہیں ہوتی تھی۔۔۔ اوپر سے اس لڑکی کا ارشان سے جو

رشتہ تھا وہ سوچتے تو ویسے ہی اس کے دل پر سانپ لوٹ کر رہ جاتے تھے۔۔۔

وہ ابھی پارلر پر تین گھنٹے لگا کر آئی تھی۔۔۔ مگر پھر بھی سامنے کھڑی لڑکی کے حسن کو مات نہیں دے پا رہی تھی۔۔۔

جس نے لبوں پر صرف پنک لپسٹک لگا رکھی تھی۔۔ اس کے سیاہ حسین بال کیچر میں مقید تھے۔ جس میں سے نکلتی لٹیں اس کے دلفریب نقوش سے سجے چہرے کو چھو رہی تھیں۔۔۔

اس کے گالوں کو کسی قسم کے مصنوعی رنگوں کی ضرورت ہی نہیں پڑتی تھی۔۔۔

وہ ویسے ہی ہر وقت گلابی ہوئے رہتے تھے۔۔۔اکثر دیکھنے سے سمجھ نہیں آتا تھا کہ موسیٰ کے گال زیادہ سافٹ اور گلابی تھے یا اس کی ماں کے۔۔۔

وہ اس وقت پیرٹ کلر کی لانگ شرٹ اور ایمبرائیڈری سے مزین پائنچوں والے ٹراؤزر میں ملبوس نظر لگ جانے کی حد تک پیاری لگ رہی تھی۔۔۔اس کی بہت بہترین دوست ماریہ جو پہلے کالج میں اور اب ہاؤس جاب میں بھی اس کے ساتھ تھی۔۔۔اس کی آج منگنی تھی۔۔۔

مہروشہ کی ہمیشہ سے ایک ہی روٹین تھی۔۔گھر سے ہاسپٹل اور ہاسپٹل سے گھر۔۔

وہ کبھی اور کہیں نہیں جاتی تھی۔۔۔گھر والوں کے ساتھ کبھی کسی فیملی فنکشن میں بھی مجبوراً سب کے کہنے پر اور اس گھر کی بہو کے طور پر شرکت کرتی تھی۔۔

ماریہ اس کی بہت قریبی دوست تھی۔۔جس نے اسے دھمکی دی تھی کہ اگر وہ اس کی منگنی میں نہ آئی تو وہ اس سے کبھی بات نہیں کرے گی۔۔۔

یہی وجہ تھی کہ مہروشہ کو اس کی بات ماننی پڑی تھی۔۔

وہ جو اتنے وقت بعد تیار ہوئی تھی۔۔۔اس کی بھی یہی وجہ تھی۔۔۔

وہ بہت سادگی بھرے انداز میں تیار ہوئی تھی۔۔۔شادی شدہ ہونے کے باوجود وہ جیولری جا استعمال بہت کم کرتی تھی۔۔۔

اماں بی اسے اس حوالے سے بہت بار ٹوک چکی تھیں۔۔۔ان کی ہر بات ماننے والے اس معاملے میں ایسے ہی ان کے کہے کو نظر انداز کر جاتی تھی۔۔۔۔

"پلیز مبشرہ غلط بات مت کریں آپ۔۔۔"

وہ مبشرہ کی بات کو نظر انداز کرتے وہاں سے ہٹنے لگی تھی۔۔جب مبشرہ اس کا راستہ روکے اس پر ہمیشہ کی طرح گھٹیا الزامات کی برسات کر گئی تھی۔۔۔

"کیوں نہ کروں۔۔۔تمہاری بد چلنی کی وجہ سے مجھ سے میری محبت چھن گئی۔۔میں اس گھر کے لوگوں کی طرح اعلیٰ ظرف ہر گز نہیں ہوں۔۔۔جو اتنی خاموشی سے تم جیسی گندگی کی پوٹلی کو برداشت کروں۔۔۔ میں تو خاموش ہر گز نہیں رہوں گی۔۔۔ایک بار بس ارشان جو واپس لوٹنے دو تمہیں اس گھر سے باہر نہ پھینکوا دیا تو میرا نام بھی مبشرہ قریشی نہیں۔۔۔۔"

مبشرہ کا بس نہیں چلتا تھا وہ اس لڑکی کو کسی ایسی جگہ غائب کر دے کہ وہ دوبارہ وہاں سے واپس نہ لوٹ پائے۔۔۔

"ارشان واپس آکر مجھ سے شادی کر لے گا۔۔۔"

مبشرہ نے جان بوجھ کر ایسا کہا تھا۔۔۔ورنہ ابھی تک ارشان سے اس کی اس حوالے سے کوئی بات نہیں ہوئی تھی۔۔

ہاں مگر اس گھر کے لوگوں کو بھی یہی لگتا تھا کہ ارشان نے جس طرح اب تک مہروشہ کو قبول نہیں کیا تھا۔۔۔وہ آگے بھی ایسا نہیں کرنے والا تھا۔۔۔

مہروشہ جو اس کے تمام الزامات ضبط سے سن لیتی تھی۔۔۔

اس بات پر اس نے بے چینی سے پہلو بدلتے اپنی آنکھوں کی نمی کو پلکیں جھپکاتے پیچھے دھکیلا تھا۔۔۔

"ایک سیکنڈ۔۔۔؟؟ کہیں تمہیں محبت تو نہیں ہو گئی میرے ارشان سے۔۔۔"

مبشرہ اس کے چہرے کی جانب جھکتے استہزایہ لہجے میں بولی تھی۔۔۔ اور اگلے ہی پل ہنس دی تھی۔۔۔

"ہو ہی نہیں سکتی۔۔۔ تم جیسے گھٹیا لڑکیاں ایک جگہ پر ٹک ہی نہیں سکتیں۔۔ تم بچے کی وجہ سے مجبور ہو گئی تھی۔۔۔ ورنہ اب تک اپنا

اگلا شکار ڈھونڈ چکی ہوتی۔۔۔ارشان آفندی نے بھی تمہیں سہی قابو کیا ہے۔۔۔اس بچارے ماجد کے ساتھ اچھا نہیں کیا تم نے۔۔۔۔ پیسہ اس کا کھایا اور اپنے آپ کو سونپ دیا ارشان آفندی کی بانہوں میں۔۔۔"

مبشرہ جتنا بر ا بول سکتی تھی بول رہی تھی۔۔

مہروشہ کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔وہ ضبط سے مٹھیاں بھینچے کھڑی اس لڑکی سے چپ ہونے کی فریاد کر رہی تھی۔۔۔۔

"کیوں میں کیوں خاموش رہوں۔۔۔۔تم نے میری زندگی برباد کی ہے۔۔۔میری محبت چھینی ہے مجھ سے۔۔۔تم جب سوچ بھی کیسے لیا

میں تمہیں چھوڑوں گی۔۔۔ویسے گھر والوں کو تو بے وقوف بنالیا مجھے

ایک بات سچ سچ بتادو یہ بچہ ارشان کا ہی ہے نا۔۔۔

کہیں یہ بھی تمہاری بد کرداری کی کوئی ناجائز۔۔۔۔۔"

ابھی مبشرہ کے الفاظ مکمل بھی نہیں ہو پائے تھے کہ مہروشہ کا اٹھنے

والا تھپڑ مبشرہ کے گال پر نشان چھوڑ گیا تھا۔۔۔۔

مبشرہ نے شاکی نگاہوں سے مہروشہ کی جانب دیکھا تھا۔۔شاک تو

مہروشہ بھی ہوئی تھی اپنے اس بہادری بھرے عمل پر۔۔۔

مگر اس سے زیادہ حیران تو وہ مبشرہ کے رد عمل پر ہوئی تھی۔۔۔جو

گال پر ہاتھ رکھے آنکھوں میں آنسو بھر لائی تھی۔۔۔

"تم اگر اس گھر کی بہو ہو تو میرے بھی ماموں کا گھر ہے۔۔۔میں کیوں نہ آؤں اس گھر میں۔۔۔"

سسکیاں بھرتے گال پر ہاتھ رکھے وہ بولتی ہوئی انٹرنس کی جانب بڑھی تھی۔۔۔

مہروشہ نے حیرت کے عالم میں مڑ کر اس جانب دیکھا تھا اور اگلے ہی لمحے اس کے پیروں تلے سے زمین سرک گئی تھی۔۔۔

داخلہ دروازے کے بالکل درمیان میں ارشان آفندی اپنی شخصیت کی تمام تر سحر انگیزی کے ساتھ کھڑا قہر آلود نگاہوں سے اسے گھور رہا تھا۔۔۔

مبشرہ کی ٹون ایک دم سے بدلنے کی وجہ ہی یہی تھی۔۔۔

جس لمحے مبشرہ کی بات پر غصے کی انتہا پر پہنچتے اس نے مبشرہ پر ہاتھ اٹھایا تھا اسی لمحے ارشان وہاں داخل ہوا تھا۔۔۔اس نے مبشرہ کی بکواس تو نہیں سنی تھی۔۔۔مگر اس کا تھپڑ اور اس کے بعد مبشرہ کی جانب سے کی گئی اداکاری ضرور دیکھ چکا تھا۔۔۔

مبشرہ روتی ہوئی ارشان کے سینے سب جا لگی تھی۔۔۔۔

جبکہ مہروشہ اپنی جگہ پتھر کی ہو چکی تھی۔۔۔پورے تین سال بعد دیکھ رہی تھی اس ستمگر کو۔۔۔۔

جس کی وجاہت اور دلکشی میں پہلے سے کہیں زیادہ اضافہ ہو چکا تھا۔۔۔

سیاہ پینٹ شرٹ میں ملبوس وہ اپنے چوڑے کسرتی وجود کے ساتھ کھڑا مہروشہ کو خوف سے لرزنے پر مجبور کر گیا تھا۔۔۔ مبشرہ پورے استحقاق سے اس کے سینے سے لگی کھڑی تھی۔۔۔

ارشان نے بہت نرمی سے اس کے گرد اپنے بازو کا حصار قائم کیا تھا۔۔۔

"یہ گھر میرا ہے۔۔۔۔میں فیصلہ کروں گا اس گھر میں کون رہے گا اور کون نہیں۔۔۔"

مبشرہ اس کے ساتھ لگی اسے نجانے کیا سے کیا بول رہی تھی۔۔۔

جبکہ ارشان کی نظریں مہروشہ پر گڑھی ہوئی تھیں۔۔۔

اس کے با آواز بلند ادا کیے جانے والے الفاظ پر مہروشہ کے وجود میں ہلچل سی ہوئی تھی۔۔

اور اگلے ہی لمحے ہوش میں آتے اس کے اندر کا خوف کئی گنا بڑھ گیا تھا۔۔۔

مبشرہ کی استہزایہ نگاہیں اسی پر تھیں۔۔۔وہ بنا کچھ بولے وہاں سے پلٹ گئی تھی۔۔۔

جبکہ ارشان آفندی کی نگاہوں نے دور تک اس کا پیچھا کیا تھا۔۔۔۔

مہروشہ کا دل سوکھے پتے کی طرح لرز رہا تھا۔۔۔جہاں ایک جانب اسے اتنے وقت بعد دیکھ دل کی تشنگی میں کچھ کمی آئی تھی۔۔۔وہیں دوسری جانب اس کا خوف بھی کئی گنا بڑھ گیا تھا۔۔۔

ارشان کے بیڈ روم میں آتے اس نے سب سے پہلے اپنی ضروری چیزیں سمیٹ کر گیسٹ روم میں شفٹ کی تھیں۔۔۔اور پھر بیڈ پر سوئے موسیٰ کو اپنی بانہوں میں اٹھائے وہ اسے لے کر گیسٹ روم میں آگئی تھی۔۔۔۔

اس معصوم وجود کو بیڈ پر لیٹا کر وہ اس کے قریب بیٹھ گئی تھی۔۔۔

اس کا پورا وجود بری طرح سے لرز رہا تھا۔۔۔وہ بار بار آنکھوں سے نکلتے آنسوؤں کو جھٹک چکی تھی۔۔

"نہیں تم میرے ہو۔۔۔ تمہیں مجھ سے کوئی نہیں چھین سکتا۔۔۔۔"

بار بار اس کے گالوں کو چومتی وہ یہ بات بولے جا رہی تھی۔۔۔جب کچھ دیر بعد اس کے دروازے پر دستک ہوئی تھی۔۔

اندر داخل ہوتی ایمن کو دیکھ اس کی رنگت زرد ہوئی تھی۔۔۔

ایمن بھی اس کا خوف دیکھ چکی تھی۔۔۔اس لیے اس کا ہاتھ تھام کر نرمی سے اس کے پاس آن بیٹھی تھی۔۔۔

"تم وہ روم کیوں چھوڑ آئی مہروشہ۔۔۔"

اس کے چہرے پر بکھرے آنسوؤں کو صاف کرتے ایمن نے نرمی سے پوچھا تھا۔۔۔

آج اتنے عرصے بعد اسے ایمن کا یہ انداز دیکھنے کو ملا تھا۔۔۔ورنہ وہ کام کے علاوہ اس سے بات کرنا چھوڑ چکی تھی۔۔۔

مہروشہ نے اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا تھا۔۔۔وہ ابھی اس پوزیشن میں ہی نہیں تھی۔۔۔

"تم موسیٰ کو لینے آئی ہو۔۔۔"

اس نے اپنی سسکی روکتے پوچھا تھا۔۔۔

"تم اتنا کیوں گھبرا رہی ہو۔۔۔ارشان بھائی اس سے ملنا چاہتے ہیں۔۔۔"

ایمن کی بات پر اس نے چہرا جھکا لیا تھا۔۔۔

"وہ سو رہا ہے ابھی۔۔۔اس کی نیند خراب ہو جائے گی۔۔۔"

نجانے کیسا خوف تھا۔۔۔کہ اگر وہ اس سے دور گیا تو واپس نہیں ملے گا اسے۔۔۔

وہ شخص اس کے بیٹے کو اس سے چھین لے گا۔۔۔

"میں آرام سے لے جاتی ہوں۔۔۔اس کی نیند خراب نہیں ہو گی۔۔۔۔"

ایمن کی بات پر مہروشہ نے اثبات میں سر ہلا دیا تھا۔۔۔موسیٰ کا ماتھا چومتی وہ فاصلے پر ہوئی تھی۔۔۔جب ایمن نے جھک کر موسیٰ کو اٹھا لیا تھا۔۔۔

مہروشہ کے آنسوؤں میں شدت آئی تھی۔۔۔کچھ دیر بعد دروازہ بند ہونے کی آواز آئی تھی۔۔۔

موسیٰ کا ٹوائے اٹھائے وہ اسے سینے سے لگاتی وہیں نیچے بیٹھتی پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

ارشان کو واپس دیکھ کر آفندی ولا میں تو جیسے خوشیوں اور مسکراہٹوں کا سیلاب آن ٹھہرا تھا۔۔۔

قریشی ہاؤس سے احمر کے علاوہ باقی سب وہیں آ گئے تھے۔۔۔ منیبہ بیگم کا دل تو اسے دیکھ کر نہیں بھر رہا تھا۔۔۔ اماں بی بھی کتنی بار اس کے سینے سے لگ کر رو چکی تھیں۔۔۔

وہ لوٹ آیا تھا پہلے جیسی رونقیں بھی آفندی ولا میں لوٹ آئی تھیں۔۔۔ وہ سب سے بہت اچھے سے ملا تھا۔۔۔۔

ماضی کا کوئی تذکرہ نہیں کیا گیا تھا۔۔۔ نہ کوئی کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔

عبداللہ صاحب اپنی کمپنی کے کسی کام کے سلسلے میں ملک سے باہر تھے۔۔۔انہیں بھی فون پر یہ خوشخبری دی تھی منیبہ بیگم نے۔۔۔۔ جو سن کر ان کے دل میں بھی آسودگی آن ٹھہری تھی۔۔۔وہ جانتے تھے ان کا بیٹا ان سے شدید ناراض تھا۔۔۔مگر انہیں یہ بھی پتا تھا کہ وہ ان سب کتنی محبت کرتا تھا۔۔۔ان کے ایک بار پکارنے پر ان کے سینے سے آن لگتا۔۔۔

وہ بہت زیادہ خوش ہوئے تھے۔۔۔ان کی کوشش تھی کہ وہ جلد ہی واپس لوٹ سکیں۔۔

موسیٰ کو جیسے ہی نیچے لایا گیا گھر کے سبھی افراد کے چہروں کی مسکراہٹ مزید بڑھ گئی تھی۔۔۔

مبشرہ، فارینہ اور صائمہ بیگم کو چھوڑ کر۔۔۔۔

ارشان جس طرح اپنے بیٹے کو دیکھتے باقی سب بھول گیا تھا۔۔۔وہ چیز مبشرہ کو جلا کر راکھ کر گئی تھی۔۔۔۔

وہ چاہتی تھی ارشان سے پہلے کی طرح اپنا الگ ٹائم دے۔۔۔

مگر وہ موصوف تو بیٹے کے آجانے کے بعد اس کی جانب دیکھ ہی نہیں رہے تھے۔۔۔اس کی اپنے بیٹے سے یہ محبت دیکھ اگر کچھ دل جل اٹھے تھے تو باقی سب خوشی سے نہال ہوئے تھے۔۔۔۔

"ارشان تمہارا بیٹا بالکل تمہارے جیسا ہے۔۔۔بہت شریر۔۔۔اس کی ماں بچاری تو اسے سنبھالتے ہوئے ہلکان ہو کر رہ جاتی ہے۔۔۔"

امبرین بیگم کی بات پر مبشرہ کے خون آشام نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔اس لڑکی کا ذکر کرنا ضروری تھا۔۔۔

مگر ارشان کا اس بات کو صاف اگنور کر جانا اسے بہت سکون دے گیا تھا۔۔۔

"ایمن مہروشہ نے بچے کو بھیج دیا خود کیوں نہیں آئی نیچے۔۔۔۔"

اماں بی کی بات پر وہاں ایک پل کے لیے سناٹا چھا گیا تھا۔۔

جسے کچھ دیر بعد موسیٰ کی آواز نے توڑا تھا۔۔۔

"بابا۔۔۔۔"

وہ باپ کے شدت بھرے لمس پر اب جاگ چکا تھا۔۔۔ارشان بھی ایسا ہی چاہتا تھا۔۔۔

اس نے اس لمحے کا بہت انتظار کیا تھا جب وہ اپنے بیٹے کو ایسے اپنی بانہوں میں اٹھا کر اس سے پیار کرے گا۔۔۔اور ڈھیروں باتیں بھی۔۔۔۔

ان چاہی بیوی سے ملی اولاد سے ایسی محبت دیکھ مبشرہ اپنے اوپر ضبط نہیں رکھ پا رہی تھی۔۔

"بابا کا چیمب کیسا ہے۔۔۔۔؟؟اور کیسا لگا بابا کا یہ سرپرائز۔۔۔۔"

اس کی آدھ کھلی آنکھوں پر بوسہ دیتے ارشان نے محبت سے کہا تھا۔۔۔

جس پر وہ پوری آنکھیں کھولتا ارشان کے گلے میں بانہیں ڈالتا اس سے لپٹ گیا تھا۔۔۔اس کا یہ والہانہ انداز دیکھ سب کے لبوں پر دلفریب مسکراہٹ آن ٹھہری تھی۔۔۔

"بابا میرے ماما شے تہا تھا۔۔۔آپ آؤ دے۔۔۔"

وہ ارشان کی گردن میں منہ چھپائے اپنے ننھے ہاتھ اس کے گرد باندھے ہوئے تھا۔۔۔

"ماما۔۔۔۔"

ارشان سے ملنے کے بعد اسے اپنی ماں کی یاد آئی تھی۔۔۔جو وہاں اتنے سارے چہروں میں کہیں نہیں تھی۔۔۔

اماں بی دھیرے سے مسکرائی تھیں۔۔۔یہ بچہ اپنے ماں باپ کے درمیانی تعلق استوار کرنے میں بہت اہم کام سر انجام دے سکتا تھا۔۔۔۔

سب کو ایسے ہی بیٹھے نجانے کتنا وقت گزر گیا تھا۔۔۔ارشان نے موسیٰ کو خود میں ایسے مگن کر لیا تھا کہ اس نے دوبارہ مہروشہ کا نہیں پوچھا تھا۔۔۔

نجانے کتنے گھنٹے ایسے ہی خوش گپیوں میں گزر گئے تھے۔۔۔اماں بی مہروشہ کے حوالے سے بے چین رہی تھیں۔۔۔امبرین بیگم بھی ایک دوبار اسے جا کر دیکھ آئی تھیں۔۔

مہروشہ کے کہنے پر ہی نیچے یہ کہہ دیا تھا کہ وہ سو رہی ہے۔۔

جبکہ منیبہ بیگم کو تو اپنے لاڈلے بیٹے اور اکلوتے پوتے سے فرصت ہی نہیں تھی۔۔۔

انہوں نے ملازمین کے ساتھ مل کر اپنے ہاتھوں سے ان دونوں کے پسندیدہ کھانے تیار کروائے تھے۔۔۔

مبشرہ اس پورا وقت ارشان کے ساتھ ساتھ ہی رہی تھی۔۔۔

جو دیکھ گھر کی باقی خواتین کو عجیب سا محسوس ہوتا رہا تھا۔۔۔وہ

جانتے تھے مبشرہ کا پہلے کیا رشتہ تھا ارشان سے۔۔۔۔

مگر اب تو سب کچھ بدل چکا تھا۔۔۔پھر سے لڑکی قبول کیوں نہیں کر

پا رہی تھی۔۔

لیکن ارشان کا رویہ بھی اس کے ساتھ نارمل تھا۔۔۔اسی خاطر کسی

میں مبشرہ کو ٹوکنے کی ہمت نہیں ہوئی تھی۔۔۔

اب تمام فیصلوں کے اختیارات اسی کے ہاتھ میں تھے۔۔۔گھر کا کوئی

بھی فرد اب مزید اس سے دوری برداشت کرنے کی پوزیشن میں

نہیں تھا۔۔۔وہ لوٹ آیا تھا یہی کافی تھا۔۔

اور سب سے بڑی بات اور جس کی خوشی ارشان آفندی کے چہرے سے بھی واضح ہو رہی تھی کہ وہ ایک کارڈیک سرجن بن چکا تھا۔۔۔ اسے اب مزید پریکٹس اپنے ہاسپٹل میں ہی کرنی تھی۔۔۔

کھانا کھانے کے بعد وہ موسیٰ کو لیے اپنے بیڈ روم کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

یہ کہہ کر کے وہ اپنے بیٹے کے ساتھ ہے۔۔اسے کوئی ڈسٹرب نہ کرے۔۔۔۔

اماں بی جو کہنا چاہتی تھیں کہ بچے کو ماں کے پاس کچھ دیر بھیج دے وہ کسی کو بھی کچھ بولنے کا موقع دیئے بغیر اندر کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔۔

فارینہ اور مبشرہ نے مسکرا کر ایک دوسرے کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

ارشان آفندی کے انداز بتا رہے تھے کہ وہ کیا فیصلہ کر کے لوٹا تھا۔۔۔وہ اس لڑکی سے کوئی تعلق نہیں رکھنا چاہتا تھا۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"ایمن موسیٰ کہاں ہے۔۔وہ ابھی تک نہیں آیا۔۔پلیز اسے لا دو مجھے۔۔۔وہ میرے بغیر نہیں ہوتا اور مجھے بھی اس کے بغیر نیند نہیں آتی۔۔پلیز۔۔۔"

دو بجے کے قریب وہ موسیٰ کو اس سے لگ کر گئی تھی۔۔۔اور اب رات کے گیارہ بج رہے تھے۔۔۔

مہروشہ اب خود کو وہاں آنے سے روک نہیں پائی تھی۔۔۔جبکہ ایمن نے شرمندگی بھرے انداز میں اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

"وہ موسیٰ تو بھائی کے پاس ہے اور اب تک سو بھی گیا ہو گا۔۔۔"

ایمن کی بات پر مہروشہ کے چہرے پر سایہ سا لہرایا تھا۔۔۔

وہ بنا کچھ بولے خاموشی سے پلٹ گئی تھی۔۔۔

اس کی بیڈ روم کے بند دروازے کے سامنے سے گزرتے اس نے ایک بوجھل سانس ہوا میں خارج کی تھی۔۔

وہ پوری رات اس کی جاگتے ہوئے گزر گئی تھی۔۔۔ صبح وہ شدید بخار میں تپ رہی تھی۔۔۔۔

اپنا خالی پہلو دیکھ اس کی اذیت کئی گنا بڑھ گئی تھی۔۔

فریش ہو کر معمول کے مطابق وہ اماں بی کے کمرے کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔ ان کا بی پی اور شوگر وہ ہی باقاعدگی سے چیک کر کے پھر اسی مطابق میڈیسن دیتی تھی۔۔۔

اماں بھی جو اسی وقت تلاوت سے فارغ ہوئی تھیں۔۔۔اسے اندر آتے دیکھ دھیرے سے مسکرائی تھیں۔۔۔

"کیسا ہے میرا بچہ۔۔۔؟؟"

اسے قریب بیٹھا کر اس کی پیشانی چومتے انہوں نے محبت سے پوچھا تھا۔۔۔

مگر اگلے ہی پل ان کے چہرے پر پریشانی بھرے تاثرات آن ٹھہرے تھے۔۔مہروشہ بخار میں بری طرح سے تپ رہی تھی۔۔۔

وہ جب بھی زیادہ ذہنی دباؤ کا شکار ہوتی تھی ایسے ہی شدید بخار کی لپیٹ میں آجاتی تھی۔۔

اس بات سے تو گھر کے سبھی افراد واقف ہو چکے تھے۔۔۔

"مہروشہ۔۔۔ تمہیں بہت سخت بخار ہے بچے۔۔۔ کیا ہوا۔۔۔؟؟۔"

اماں بی پوچھتے پوچھتے خود بھی رک سی گئی تھیں۔۔۔

کیونکہ اس بات کی وجہ انہیں اچانک سے یاد آئی تھی۔۔۔

"موسیٰ تمہارا بھی بیٹا ہے اور اسے تم سے کوئی بھی نہیں چھین سکتا۔۔۔ یہ بات ہمیشہ یاد رکھنا۔۔۔ میری بیٹی میں بہت صبر ہے۔۔۔ بس مزید تھوڑا سا صبر اور کر لو۔۔۔ بہت جلد تمہیں اس کا پھل ضرور ملے گا۔۔۔۔"

اماں بی اسے اپنے ساتھ لگائے بولی تھیں۔۔۔۔

"اماں بی آپ ان سے کہیں وہ مبشرہ سے شادی کر لیں۔۔۔ مگر موسیٰ کو مجھ سے مت چھینیں۔۔۔ میرے پاس اس کے سوا کچھ نہیں ہے۔۔۔ میں مر جاؤ گی اس کے بغیر۔۔۔"

مہروشہ اماں بی سے الگ ہوتے آنسوؤں کے درمیان بولی تھی۔۔۔

اس کا رخ دوسری جانب تھا۔۔۔

وہ اس لمحے دروازے سے اندر داخل ہوتے ارشان کو نہیں دیکھ پائی تھی۔۔

جو اس کی بات سن چکا تھا۔۔۔ اس کے چہرے پر ایک دم سے غضبناک تاثرات آن ٹھہرے تھے۔۔

"دادی ماں بتادیں اسے مجھے دوسری شادی کرنے کے لیے کم از کم اس کی اجازت کی ضرورت تو قطعاً نہیں ہے۔۔۔اور رہی بات موسیٰ کی تو اتنے وقت اسکے پاس رہا ہے۔۔اب کچھ وقت وہ مکمل طور پر میرے پاس رہے گا۔۔۔۔"

ارشان کی آواز سن کر وہ اپنی جگہ ساکت ہوئی تھی۔۔دل اتنے زور سے دھڑکا تھا جیسے ابھی پسلیاں توڑ کر باہر آن ٹھہرے گا۔۔۔خوف کے مارے اس کے چہرے کی رنگت بدلی تھی۔۔۔

اس کی نازک کمر پر پڑی چٹیا کو گہری نگاہوں سے گھورتا وہ وہاں سے پلٹ گیا تھا۔۔۔

مہروشہ نے خوفزدہ نگاہوں سے اماں بی کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"اس کی بات پر غور نہیں کیا تم نے۔۔ہمیشہ کے لیے چھیننے کی بات نہیں کر رہا۔۔۔کچھ وقت کا کہہ رہا ہے۔۔۔اور اب دوبارہ اپنے منہ سے اس کی دوسری شادی کی بات نکالنے کی بے وقوفی مت کرنا۔۔۔ "

اماں بھی اس کی پیشانی چومتے اسے سمجھانے لگی تھیں۔۔۔

ارشان ان کا پوتا ان کا خون تھا۔۔۔انہیں پورا یقین تھا وہ کچھ غلط نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

مہروشہ ان کو دوا دیتی خاموشی سے وہاں سے نکل آئی تھی۔۔۔

اسے نو بجے تک ہاسپٹل کے لیے نکلنا تھا۔۔۔وہ ایک بار موسی سے مل کر جانا چاہتی تھی۔۔۔

اسی خاطر نیچے آگئی تھی۔۔۔جہاں ڈائننگ ٹیبل پر سب ناشتہ کر رہے تھے۔۔۔۔۔

مگر ارشان اور موسی کا ناشتہ بیڈ روم میں بھیج دیا گیا تھا۔۔۔

وہ بے چین اور بے کل سی وہاں سے پلٹ آئی تھی۔۔۔

مبشرہ رات سے یہیں ٹھہری ہوئی تھی۔۔

مگر مہروشہ کے پاس ابھی اس سب پر غور کرنے کا وقت نہیں تھا۔۔۔

وہ وہاں سے ہٹ گئی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

وہ اپنے آفس میں آکر بیٹھی تھی۔۔اس کا سر بہت بری طرح سے چکرا رہا تھا۔۔۔

ایک ہفتہ ہو چکا تھا اپنے بیٹے سے ملے۔۔۔ارشان اسے اپنے ساتھ اسلام آباد لے گیا تھا۔۔۔

وہ ایسا جان بوجھ کر کر رہا تھا۔۔۔اسے تڑپانے کے لیے اسے سزا دینے کی خاطر۔۔۔مہروشہ سب سمجھ رہی تھی۔۔۔

اس کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی۔۔۔ لیکن وہ باقاعدگی سے ہاسپٹل اپنی ڈیوٹی پر آرہی تھی۔۔

اس کی تکلیف ہر گزرتے لمحے کے ساتھ بڑھتی ہی جارہی تھی۔۔۔

گھر کے سبھی افراد ارشان سے بات کر چکے تھے۔۔۔ مگر وہ پتھر دل کسی کی بھی نہیں سن رہا تھا۔۔۔

"ڈاکٹر ایمرجنسی کیس آیا ہے ایکسیڈنٹ کا۔۔۔۔

نرس کے بتانے پر وہ بھی جلدی سے اپنی جگہ سے اٹھی تھی۔۔

یہ اس کا ڈیوٹی ٹائم تھا۔۔۔ پچھلے مہینے ہی اس کی پریکٹس ختم ہوئی تھی۔۔۔

اب وہ وہیں کام کر رہی تھی۔۔۔وہ کسی اور ہاسپٹل ہو جوائن کرنا چاہتی تھی ارشان کی وجہ سے۔۔۔کہ وہ اعتراض کرے گا۔۔۔ مگر عبداللہ صاحب کے کہنے پر وہ وہیں آگئی تھی۔۔۔

وہ کوریڈور سے گزرتی تیزی سے ایمرجینسی وارڈ کی جانب بڑھ رہی تھی۔۔۔جب اچانک سے اس کا سر بہت بری طرح سے چکرایا تھا۔۔۔

اسنے پچھلے ایک ہفتے سے کھانا ٹھیک سے نہیں کھایا تھا۔۔ایک نوالہ تک حلق سے نہیں نکلا تھا۔۔۔

وہ اپنے بیٹے سے کبھی اتنا دور نہیں رہی تھی۔۔۔وہ اب تڑپ رہی تھی۔۔۔

اس کا خوف اسے اندر سے مار رہا تھا۔۔۔

وہ بری طرح سے لڑکھڑا کر زمین بوس ہوتی جب اسی لمحے اسے اپنے گرد مضبوط آہنی بازو محسوس ہوا تھا۔۔۔

جو اس کی نازک کمر کو اپنے شکنجے میں لیتا اسے خود سے قریب تر کر گیا تھا۔۔۔

اس مسحور کن خوشبو کو تو وہ لاکھوں میں پہچان سکتی تھی۔۔

اس کی دھڑکنوں اس کے پہلو میں طوفان مچا گئی تھیں۔۔۔۔

وہ ابھی پوری طرح سے سنبھل بھی نہیں پائی تھی۔۔۔جب وہ اس کی کلائی تھام کر اسے خود سے دور جھٹک گیا تھا۔۔۔

مہروشہ نے درزیدہ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

وہ کب لوٹا تھا وہ نہیں جانتی تھی۔۔۔

ارشان آفندی اس کے سامنے کھڑا اسے قہر آلود نگاہوں سے گھور رہا تھا۔۔۔

"تم بابا کی سفارش پر اس ہاسپٹل میں رکھی گئی ہو۔۔۔مگر مجھے یہ سب گوارہ نہیں ہے۔۔۔جو ڈاکٹر خود کو نہیں سنبھال سکتی وہ پیشنٹ کو کیا سنبھالے گی۔۔۔"

انتہائی سرد لہجے میں یہ الفاظ ادا کیے گئے تھے۔۔

مہروشہ کی رنگت زرد ہوئی تھی۔وہ دونوں اس وقت ایک دوسرے کے کافی قریب کھڑے تھے۔۔

اسی خاطر کوئی اور ان کے درمیان ہوتی گفتگو سن نہیں پایا تھا۔۔۔۔

"آئم سوری۔۔۔آئندہ ایسا نہیں ہو گا۔۔۔۔"

مہروشہ نے نظریں جھکائے اپنی غلطی قبول کی تھی۔۔۔

پورے ایک ہفتے بعد رات کو کہیں وہ موسیٰ کو لیے اسلام آباد سے لوٹا تھا۔۔مہروشہ کو اس بات کی خبر نہیں تھی۔۔۔

اسی لیے وہ ہاسپٹل آگئی تھی۔۔۔۔کیونکہ گھر فارغ بیٹھ بیٹھ کر اذیت ناک سوچوں نے دماغ ویسے ہی خراب کر دینا تھا۔۔۔۔

"مم مجھے بات کرنی ہے آپ سے۔۔۔۔"

وہ وہاں سے جانے لگا تھا جب مہروشہ نے اپنے اندر ہمت مجتمع کرتے اسے پکارا تھا۔۔۔

ارشان کی نظریں اس کی جانب اٹھی تھیں۔۔۔

آسمانی رنگ کے بہت ہی خوبصورت لباس میں ملبوس جس کے اوپر ہم رنگ دھاگوں سے کڑھائی کی گئی تھی۔۔۔سفید رنگ کا کوٹ پہنے شیفون کے دوپٹے کو اپنے گرد لپیٹے جو اس کے جھٹکے سے دور

کرنے پر شانوں پر پھیل چکا تھا۔۔۔دوپٹے کا ایک پلو سینے پر جبکہ دوسرا کمر پر گرایا گیا تھا۔۔۔

لبوں پر نیچرل لپسٹک لگائے وہ آج بھی پہلے دن کی طرح پاکیزگی کی مورت ہی لگی تھی۔۔

دودھیا گلابی چہرا اس کے سامنے آنے پر سرخی مائل ہو جاتا تھا۔۔۔

اس کی جانب تکتے ارشان آفندی کی آنکھوں میں وہ گذری رات آن ٹھہری تھی۔۔۔

جس میں کی گئی اپنی بے اختیاری وہ اب تک نہیں بھول پایا تھا۔۔۔

اس کے ساتھ اس رات ہوا کیا تھا۔۔۔وہ اتنے کمزور اعصاب کا تو بالکل بھی نہیں تھا کہ ایسے ہی پگھل جاتا۔۔۔

یا اس اپسرا کے حسن کے آگے گھائل ہو جاتا۔۔۔

اتنے سالوں سے وہ سارا قصور اس لڑکی کے سر ہی ڈالتا آیا تھا۔۔

مگر اندر کسی کونے میں کچھ ایسا تھا جس نے اتنے سالوں سے اسے سکون نہیں لینے دیا تھا۔۔۔

وہ اس لڑکی کے قریب جا کر اپنا تعلق مضبوط کرنے کا پچھتاوا تھا یا کوئی اور ملال نہیں جانتا تھا۔۔۔۔

مگر اتنا ضرور جانتا تھا کہ اس لڑکی نے جس طرح اسے پوری دنیا اور سب گھر والوں کے سامنے رسوا کیا تھا وہ کبھی نہیں بھول سکتا تھا وہ۔۔۔نہ اسے معاف کر سکتا تھا۔۔۔

"مجھے تم سے کسی بھی حوالے سے کوئی بات نہیں کرنی۔۔۔"

ارشان اس پر ایک کڑی نگاہ ڈالتا آگے کی جانب بڑھا تھا۔۔۔

اس کی کنڈیشن دیکھ وہ ایمرجنسی میں دوسرے ڈاکٹرز کو بھیج چکا تھا۔۔۔۔

"میں موسیٰ کے بغیر نہیں رہ پا رہی۔۔۔۔۔"

اسے اپنی پشت پر اس کی آنسوؤں میں ڈوبی تھکی تھکی سی آواز سنائی دی تھی۔۔

ارشان کی قدم ایک پل کے لیے رکے تھے۔۔۔۔مگر اسے کوئی بھی جواب دیئے بغیر وہ آگے بڑھ گیا تھا۔۔۔

اس نے آج سے ہاسپٹل جوائن کیا تھا۔۔۔۔ابھی کچھ دیر بعد اس کی تمام ڈاکٹرز سے میٹنگ تھی۔۔۔

اس ہاسپٹل کو اسے ملک کا نمبر ون ہاسپٹل بنانا تھا۔۔وہاں بہت سارے لوگوں کا مفت علاج بھی کیا جارہا تھا۔۔۔

ارشان آفندی کا وزن بہت بڑا تھا۔۔۔جسے پورا کرنے کے لیے وہ اب تک بہت محنت کر چکا تھا اور آگے مزید کرنی تھی۔۔

"مہروشہ تم یہاں کھڑی ہو میں تمہیں آفس یونٹ ڈھونڈ رہی تھی۔۔۔۔"

ماریہ کی چہکتی ہوئی آواز نے اسے سکتے سے نکالا تھا۔۔۔اس نے رخ موڑے جلدی سے اپنے آنسو صاف کیے تھے۔۔۔

"کیوں ڈھونڈ رہی تھی۔۔۔؟؟"

آنسو صاف کرتے اس نے پوچھا تھا۔۔۔۔

"تمہیں پتا ہے اس ہاسپٹل کے چیئرپرسن نے واپس سے جوائن کر لیا ہے۔۔۔یار مجھے تو لگا تو وہ کوئی بڑی عمر کا کھڑوس انسان ہو گا۔۔۔ مگر یار سرجن صاحب کی کیا پرسنالٹی ہے۔۔۔اتنا ٹف کورس کرنے کے بعد بھی انہوں نے اپنی شخصیت پر کوئی کمپرومائز نہیں کیا۔۔۔"

ماریہ اس کی ساتھ ساتھ چلتی اسے بتا رہی تھی۔۔۔

صرف وہی نہیں اس وقت ان تمام انٹرنی ڈاکٹرز کے ساتھ ساتھ سینئر سٹاف بھی اس کا گرویدہ ہو رہا تھا۔۔۔

قابلیت کے ساتھ ساتھ بلاشبہ وہ ایک بہت ہی چارمنگ اور پرکشش شخصیت کا مالک تھا۔۔

جسے دیکھتی آنکھیں ایک لمحے کے لیے پلٹنا بھول جاتی تھیں۔۔۔

"کھڑوس تو بہت ہیں۔۔۔۔"

مہروشہ زیر بڑبڑائی تھی۔۔۔اس کی ڈیوٹی میں ابھی ایک گھنٹہ باقی تھا۔۔۔

وہ جلد از جلد گھر جا کر موسی سے ملنا چاہتی تھی۔۔۔

جب اسی لمحے انہیں نوٹیفیکیشن ملا تھا کہ ابھی دو گھنٹوں بعد ان کی میٹنگ تھی۔۔۔

جو کب ختم ہونی تھی اس بارے میں ابھی تک کوئی فکس ٹائم نہیں بتایا گیا تھا۔۔۔

مہروشہ کا اس وقت رونے کو دل چاہا تھا۔۔۔

"ایمن موسیٰ کہاں ہے میری اس سے بات کروادو پلیز۔۔۔۔"

مہروشہ نے فوراً ایمن کو کال ملائی تھی۔۔۔۔

"موسیٰ تو گھر پر نہیں ہے۔۔۔۔"

ایمن کی بات پر وہ حیران ہوئی تھی۔۔۔

"تو کہاں ہے پھر۔۔۔۔"

اس کی بے چینی بڑھ گئی تھی۔۔۔۔

"ارشان بھائی کے پاس ہی ہے۔۔۔۔اس کو بخار تھا تو وہ اسے اپنے ساتھ لے گئے۔۔۔۔ وہ ہاسپٹل میں ہی ہے ان کے پاس۔۔۔۔"

ایمن کی بات سن کر تو وہ تڑپ اٹھی تھی۔۔۔وہ جانتی تھی کہ اس کا بیٹا زیادہ وقت اس کے بغیر نہیں رہ پائے گا۔۔۔۔

وہ شخص اس سے نفرت میں اس معصوم کو اذیت میں مبتلا کر رہا تھا۔۔۔۔

مہروشہ تیزی سے ارشان کے آفس کی جانب بڑھی تھی۔۔۔

جب اسی لمحے ارشان اپنے آفس سے نکلا تھا۔۔۔۔

"مجھے میرے بیٹے سے ملنا ہے۔۔۔اس کی طبیعت خراب ہے پلیز آپ ایسا مت کریں۔۔۔۔کسی اور طریقے سے سزا دے دیں مگر خدا کے لیے مجھ سے میرے بیٹے کو اس طرح سے دور مت کریں۔۔۔"

اس ستمگر کی جانب تکتی وہ اپنے آنسو نہیں روک پائی تھی۔۔۔

"تمہیں کیا لگتا ہے میں اپنے بیٹے کا خیال نہیں رکھ سکتا۔۔۔"

ارشان نے اس کی جانب خفگی بھرے انداز میں تکتے قدم اس کی جانب بڑھائے تھے۔۔۔۔

مہروشہ گھبراتے الٹے قدموں پیچھے ہوئی تھی۔۔

"مم میں نے ایسا کچھ نہیں کہا۔۔۔۔"

وہ ایریا اس وقت بالکل خالی تھا۔۔۔اس کے قریب آنے پر اس کی رنگت سرخ ہوئی تھی۔۔۔

"تم نے بابا کے ذریعے اپنی سفارش کروائی ہے۔۔۔تمہاری ڈرامے بازیاں ختم نہیں ہوئی ابھی تک۔۔۔۔"

وہ کافی غصے میں لگ رہا تھا اس وقت۔۔۔۔

اسے دور جاتا دیکھ غصے میں مزید اضافہ ہوا تھا۔۔۔اس نے ہاتھ بڑھایا تھا اور اس کی کلائی کو دبوچتے اسے ایک جھٹکے سے اپنے جانب کھینچ گیا تھا۔۔۔

اس کی آنکھوں سے شرارے پھوٹ رہے تھے۔۔۔۔

اتنے وقت بعد اس شخص کا لمس پاتے مہروشہ کی جان حلق میں اٹک گئی تھی۔۔۔اس کی گرم سانسیں مہروشہ کے چہرے سے ٹکرانے لگی تھیں۔۔۔

مگر اس شخص کی گرفت میں آج بھی نرمی نہیں تھی۔۔۔اسے ارشان کی انگلیاں اپنی گداز کلائیوں میں کھبتی ہوئی محسوس ہوئی تھیں۔۔۔

"میں نے ان سے کچھ نہیں کہا۔۔۔۔"

مہروشہ نے فوراً نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔

اس کی دلکش مہک حواسوں پر سوار ہونے لگی تھی۔۔۔مہروشہ کی سانسیں اٹکنے لگی تھیں۔۔۔۔

"تو پھر ملک سے باہر بیٹھ کر ان کے فرشتوں نے بتایا ہے انہیں۔۔۔ کہ ان کی لاڈلی بیٹی اپنی اولاد کی دوری برداشت نہ کر پاتے بخار میں تپ رہی ہے۔۔۔۔"

اس کی طنزیہ لہجے پر مہروشہ کی گھبراہٹ میں اضافہ ہوا تھا۔۔۔

یہ بات کہتے ارشان کی نگاہیں اس کے دلنشین نقوش سے ٹکرا رہی تھیں۔۔۔گزرے سالوں میں وہ مزید حسین ہو گئی تھی۔۔۔۔اسے دیکھ کر کہیں سے نہیں لگتا تھا وہ ایک بیٹے کی ماں تھی۔۔۔۔

اس کے چہرے کی معصومیت اور گلابی پن اس کے بیٹے نے بھی چرائی تھی۔۔۔

اس کی گرم سانسوں کو دہکتے لمس پر اس حسین چہرے پر گھلتی سرخیاں اسے مزید حسین بنا رہی تھیں۔۔

کچھ پل کے لیے ارشان بھی اپنی نگاہیں نہیں ہٹا پایا تھا۔۔۔

"آپ مجھ سے قسم لے لیں۔۔۔میں نے کسی کو کچھ نہیں کہا۔۔۔ میری تو بابا سے بات بھی نہیں ہوئی۔۔۔۔"

ارشان نے اس کی کلائی کمر پر سختی سے موڑ دی تھی۔۔۔مہروشہ کے لبوں سے سسکاری نکلی تھی۔۔اس کا وجود ابھی بھی لرز رہا تھا۔۔۔

اس کے بالوں کی ایک آوارہ لٹ اس کے لبوں کو چھو رہی تھی۔۔۔۔

وہ نازک سا وجود اس کی زندگی میں اس طرح سے ہلچل مچا گیا تھا۔۔ کہ اس جیسے مضبوط انسان کی ہستی بھی ہل کر رہ گئی تھی۔۔۔۔

ارشان نے اپنے اندر اٹھتے شور سے زچ ہوتے ہاتھ بڑھا کر اس کے لبوں کو چھوتے بالوں کو پیچھے کیا تھا۔۔۔۔

اس کے لمس پر وہ کانپ گئی تھی۔۔۔ کیونکہ ارشان آفندی کے چہرے کے تیور انتہائی خطرناک تھے۔۔۔

مہروشہ کا دل چاہا تھا کہ وہ اس ستمگر کی نگاہوں سے کہیں دور بھاگ جائے۔۔۔اس سے اپنے دل کی تکلیف برداشت نہیں ہو پا رہی تھی۔۔۔اس شخص کی مزید نفرت برداشت کرنا اس کے لیے بہت مشکل ہو رہا تھا۔۔

اس کی گرم سانسیں مہروشہ کے چہرے سے ٹکرا رہی تھیں۔۔۔

مہروشہ کے الٹے قدموں پیچھے جانا چاہا تھا۔۔۔جب وہ اس کی کمر پر دباؤ بڑھاتا اسے مزید قریب کر گیا تھا۔۔

اسی دوران اس کے ہونٹ مہروشہ کے ہونٹوں کو چھو گئے تھے۔۔۔

مہروشہ حیرت و بے یقینی کے عالم میں اسے تکے جا رہی تھی۔۔۔

اس شخص کو آخر ہوا کیا تھا اچانک سے۔۔۔۔ اسے لگا تھا اس کی سانسیں رک جائیں گیں۔۔۔۔

وہ اس کے بہت زیادہ قریب جھکا تھا۔۔۔۔ مہروشہ نے اپنی مٹھیوں کو سختی سے بھینچ لیا تھا۔۔۔۔

"مجھے سب کے سامنے بدکردار کہا تھا نا تم نے۔۔۔۔"

اس کی ٹھوڑی کو اپنی سخت گرفت میں دبوچتا وہ ہلکی آواز میں دھاڑا تھا۔۔۔

مہروشہ کو اس کی گرم سانسوں سے اپنا چہرا جھلستا ہوا محسوس ہوا تھا۔۔۔۔

"مجھے معاف۔۔۔۔۔"

مہروشہ کے لبوں سے سسکی نکلی تھی۔۔۔۔وہ اس شخص کی تکلیف سمجھتی تھی۔۔۔۔

"نہیں چاہیے۔۔۔۔تمہیں ساری زندگی تڑپتے دیکھنا چاہتا ہوں۔۔۔۔جیسے گزرے سالوں میں میں اور میرے گھر والے تڑپے ہیں۔۔۔اپنے باپ سے بے پناہ محبت کرتا ہوں۔۔۔۔۔تم نے ان کی نظروں میں میرے کردار کو مشکوک کیا ہے۔۔۔تمہاری وجہ سے انہوں نے مجھے بے اعتبار ٹھہرایا۔۔۔۔میرے درد میری تکلیف کا اندازہ بھی نہیں ہے تمہیں۔۔۔"

اس کے ہاتھ کی سخت گرفت مہروشہ کو اپنے چہرے میں دھنستی محسوس ہوئی تھی۔۔

مگر پھر بھی وہ اس لمس کو خود سے دور نہیں جھٹکنا چاہتی تھی۔۔ وہ اس کی سانسوں کی دلفریب مہک میں اپنے آپ کو پگھلتا محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔

اس محبت کے احساس نے ہمیشہ اسے اس شخص کے آگے خوار کروایا تھا۔۔ مگر وہ کیا کرتی جب یہ دشمن جاں قریب ہوتا تھا تو اس کا خود پر اختیار ہی نہیں رہتا تھا۔۔۔

"آپ کی دی گئی ہر سزا منظور ہے مجھے۔۔ مگر موسیٰ۔۔۔۔۔"

مہروشہ بمشکل بول پائی تھی۔۔۔اس سے سانسیں لینا دشوار ہو رہا تھا۔۔۔مگر وہ اپنے بیٹے کی دوری کا تصور بھی نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

"میری ماں بھی اتنا وقت مجھ سے دور رہی ہے۔۔۔تم بھی رہ لو کچھ وقت۔۔۔"

ارشان کی نظریں اس کے معصوم نقوش سے الجھ رہی تھیں۔۔۔

یہ لڑکی دیکھنے میں کس قدر معصوم تھی۔۔۔مگر جو کچھ اس کے ساتھ کیا تھا وہ کیسے بھول جاتا۔۔۔۔

اس کے دل میں اس لڑکی کے لیے کوئی نرم گوشہ نہیں تھا۔۔

"وہ ابھی بہت چھوٹا ہے۔۔۔۔"

وہ سسکی تھی۔۔۔اس کا شفاف چہرا آنسوؤں سے بھر چکا تھا۔۔۔

نازک بھیگتے لبوں کی کپکپاہٹ واضع تھی۔۔۔

"آئی ڈونٹ کیئر۔۔۔۔"

ارشان اپنی مٹھیاں بھینچتے اس سے دور ہوا تھا۔۔۔

"پلیز۔۔۔۔"

اس نے ارشان کے راستے میں آتے اس کا ہاتھ تھام لیا تھا۔۔۔

اس کے ملائم ہاتھوں کا لمس ارشان کے مضبوط ہاتھوں پر ٹھہر سا گیا تھا۔۔۔وہ ایک پل کے لیے اس ملائمت پر تھم سا گیا تھا۔۔۔۔

"تم چاہتی ہو میں تمہیں آفندی ولا سے نکال دوں۔۔۔؟؟"

مگر اگلے ہی لمحے ایک جھٹکے سے اس کی گرفت سے اپنا ہاتھ آزاد کروایا تھا۔۔۔اس کے جھٹکنے سے مہروشہ کا ہاتھ دیوار سے بہت زور سے ٹکرایا تھا۔۔۔مہروشہ کے لبوں سے بے اختیار کراہ برآمد ہوئی تھی۔۔۔

ارشان رک سا گیا تھا۔۔۔۔

جبکہ اس کے الفاظ پر مہروشہ کے چہرے پر خوف کے سائے لہرائے تھے۔۔۔اپنے درد کرتے ہاتھ کو تھامتی وہ نفی میں سر ہلاتے وہاں سے پلٹ گئی تھی۔۔۔

جبکہ ارشان کتنے ہی لمحے پتھر کا بنا اپنی جگہ کھڑا رہا تھا۔۔۔

"ارشان۔۔۔۔۔"

آنکھوں کی رنگت اس قدر سرخ ہوئی تھی جیسے ابھی خون چھلک پڑے گا۔۔۔

مبشرہ کی آواز پر اس کا سکتا ٹوٹا تھا۔۔۔اس نے مڑ کر دیکھا تھا۔۔۔ مہروشہ وہاں سے جا چکی تھی۔۔۔

"ڈاکٹر صاحب نیچے سب لوگ آ چکے ہیں۔۔۔اور آپ کے سنہری الفاظ اور گائیڈنس حاصل کرنے کے لیے تیار بیٹھے ہیں۔۔۔۔"

مبشرہ اس کے قریب آن کھڑے ہوتے مسکراتے لہجے میں بولی تھی۔۔۔

ارشان آفندی جو کامیابی کے جھنڈے گاڑھ کر آیا تھا وہ ان کے پورے ہاسپٹل کے لیے بہت فخر کی بات تھی۔۔۔۔

"ہمم۔۔۔تم جاؤ میں آرہا ہوں۔۔۔"

ارشان پیشانی مسلتے پلٹا تھا۔۔۔

"کیا ہوا تم ٹھیک ہو۔۔۔۔"

مبشرہ نے اس کا کھویا کھویا انداز دیکھ پوچھا تھا۔۔۔اسے واپس پلٹتے دیکھ اس کا ہاتھ تھام لیا تھا۔۔۔

ارشان نے نگاہیں اٹھا کر اس کے ہاتھ میں مقید ہاتھ کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

اتنی بے تکلفی تو ہمیشہ سے تھی ان میں۔۔۔ مگر کچھ دیر پہلے اس لڑکی کے چھونے پر اتنا عجیب سا محسوس کیوں ہوا تھا۔۔۔وہ غصہ کس بات کا تھا۔۔

"ہاں میں ٹھیک ہوں۔۔ موسیٰ کو دیکھ لوں پھر آتا ہوں نیچے۔۔۔"

ارشان نرمی سے اس کی گرفت سے اپنا ہاتھ نکالتا اپنے آفس کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

"ایک تو اس موسی اور اس کی ماں نے تنگ کر رکھا ہے۔۔۔میرے ارشان کو مجھ سے چھین لیا ہے۔۔۔مگر بہت جلد ان دونوں کو تمہاری زندگی سے نکال کر تمہیں ہمیشہ کے لیے اپنا بنالوں گی۔۔۔

یہ سب کچھ میری غلطیوں کی وجہ سے ہوا ہے۔۔۔جو مجبوری میں تمہیں نبھانا پڑ رہا ہے۔۔۔مگر میں اب سب کچھ ٹھیک کر دوں گی۔۔۔۔"

خود سے عہد کرتی وہ وہاں سے ہٹ گئی تھی۔۔

"کیسی طبیعت ہے میرے بیٹے کی۔۔۔۔؟؟"

وہ موسیٰ کے پاس آیا تھا۔۔۔جو اس کے آفس میں ہی ایک جانب بنے روم میں بیڈ پر سویا ہوا تھا۔۔۔

اسے کل سے بخار تھا۔۔۔وہ بھی شاید اپنی ماں کی دوری برداشت نہیں کر پا رہا تھا۔۔۔

"بابا ہم ماما کے پاس کب جائیں گے۔۔۔"

اس کے سوال پر ارشان نے لب بھینچ لیے تھے۔۔۔

وہ ٹھیک کہہ رہی تھی۔۔اس کے چکر میں وہ اس ننھی جان کو بھی اذیت میں مبتلا کر رہا تھا۔۔۔۔

"آپ کو بابا کے ساتھ رہنا اچھا نہیں لگ رہا کیا۔۔۔؟؟"

اس کی پیشانی چومتے اس نے پوچھا تھا۔۔۔اس کا کھلا کھلا سا گلابی چہرا ایک دن میں ہی کملا گیا تھا۔۔۔

"آپ دونوں کے پاش رہنا ہے۔۔۔"

اس نے آنکھوں میں امید بھرے کہا تھا۔۔۔اب تک اس نے اپنے باپ سے جو بھی خواہش کی تھی وہ پوری کی گئی تھی۔۔۔

اسے یہی لگا تھا وہ اپنے بابا سے جو بھی مانگے گا اسے وہ مل جائے گا۔۔۔۔

"اگر کسی ایک کے پاس رہنا پڑے پھر۔۔۔۔"

اسے خود بھی انداز نہیں تھا ایک لڑکی کی نفرت میں وہ اس قدر شدت پسند کیوں ہو چکا تھا کہ اس معصوم اور نا سمجھ دو سال کے بچے سے کیا سوال کر رہا تھا۔۔۔

اس کی بات پر موسیٰ کی ڈارک براؤن معصوم آنکھوں میں آنسو آن ٹھہرے تھے۔۔۔

"نئی بابا۔۔۔دونوں کے شاتھ۔۔۔"

وہ اس کے سینے پر سر رکھتا فرمائشی انداز میں بولا تھا۔۔۔اس کی آنکھوں میں تیرتی نمی دیکھ وہ تڑپ ہی تو گیا تھا۔۔۔

اس نے ہاتھ بڑھا کر اسے اپنے مضبوط حصار میں قید کر لیا تھا۔۔۔

مبشرہ نے اس رات کے بعد سے اس سے بہت بار رابطہ کرنے اور معافی مانگنے کی کوشش کی تھی۔۔۔

اس کا کہنا تھا وہ اس وقت اسے کھو دینے کے صدمے کی زیر اثر اتنا کچھ بول گئی تھی۔۔۔ورنہ وہ اس پر پورا بھروسہ رکھتی تھی۔۔وہ اب بھی اس سے محبت کرتی تھی۔۔

اور یہ سب ہونے سے بھی اسے فرق نہیں پڑتا تھا۔۔۔وہ اس کے بیٹے کو بھی قبول کرنے کو تیار تھی۔۔۔اور اس کی دوسری بیوی بننا بھی منظور تھا اسے۔۔

ارشان نے اسے معاف کر دیا تھا۔۔۔ مگر ابھی کوئی امید نہیں دلائی تھی۔۔۔

لیکن اندر ہی اندر وہ مبشرہ سے شادی کرنے کا فیصلہ کر چکا تھا۔۔۔

اسے مہروشہ سے ایک ضد سی ہو چکی تھی۔۔۔ اس لڑکی کو تڑپتے دیکھنا چاہتا تھا وہ۔۔۔

گزرتے تین سالوں میں اس نے مبشرہ یا گھر کے کسی اور فرد کے بارے میں اتنا نہیں سوچا تھا۔۔ جتنا خیال اس لڑکی کو تکلیف دینے کا رہا تھا اس کے اندر۔۔۔۔

اسے اپنے بیٹے سے جتنی محبت تھی۔۔۔اس لڑکی پر اتنا ہی غصہ تھا۔۔۔

جو تین سالوں سے اس کے اندر بھرتا چلا جا رہا تھا۔۔۔

موسیٰ کو اس کی کیئر ٹیکر کے ساتھ وہیں چھوڑتا وہ کانفرنس روم کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔۔

جہاں سب لوگ اس کے منتظر تھے۔۔۔اس کے جاتے ہی سب نے اسے خوش آمدید کہا تھا۔۔۔

سینئیرز نے اس کی کامیابی پر اسے پھول اور تحائف پیش کیے تھے۔۔۔جسے اس نے سامنے ٹیبل پر رکھ دیئے تھے۔۔۔

وہاں سبھی ڈاکٹرز موجود تھے۔۔۔اور اس کا لیکچر سننے کے لیے سب ہی ایکسائیٹڈ تھے۔۔۔

جبکہ ان سب میں ایک ہستی وہ بھی تھی جو چہرا جھکائے سوجی آنکھوں کے ساتھ بہت خاموشی سے بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔ارشان کی نگاہیں سب کی جانب اٹھتیں چوتھی رو میں بیٹھی اس پوری دنیا سے روٹھی گم صم مگر سب سے منفرد اور معصوم مخلوق پر جا ٹھہری تھیں۔۔۔

"کیا ہو گیا ہے مہروشہ جاگ کر بیٹھو۔۔۔اتنا امپورٹنٹ لیکچر دیں گے وہ۔۔۔مجھے تو ان کا ایکسپیرینس اور موٹیویشن سننے کا بالکل انتظار نہیں ہو رہا۔۔۔"

ماریہ نے اسی کہنی ماری تھی۔۔۔جس پر ہوش میں آتے اس نے اوپر دیکھا تھا۔۔

اس کی نظریں اپنی جانب دیکھتے ارشان کی ڈارک براؤن آنکھوں سے ٹکرا گئی تھیں۔۔۔۔

مہروشہ کی آنکھوں میں نمی کا عنصر نمایاں تھا۔۔۔درد ہی درد تھا۔۔۔

ان آنکھوں کی سوگواریت ان کی دلکشی میں کئی گنا اضافہ کر گئی تھی۔۔۔

وہ فوراً سے نگاہیں چرا گئی تھی۔۔۔

مبشرہ پہلی لائن میں ہی بیٹھی تھی۔۔۔ وہاں سب کی چہروں پر مسکراہٹ تھی۔۔ سوائے اس ایک لڑکی کے۔۔۔

جو اسے پورا وقت پہلو بدلتے بے چین سی نظر آئی تھی۔۔ پورے لیکچر میں اس کی توجہ اپنی جانب کھینچتی رہی تھی۔۔۔

سب لوگوں نے اس سے مختلف سوالات کیے تھے۔۔۔ مگر ایک وہی تھی جو بس وہاں قیدی بنی بیٹھی تھی۔۔۔ مبشرہ نے سب سے بڑھ چڑھ کر سوالات کیے تھے۔۔۔ جبکہ وہ اس کی جانب دیکھ بھی نہیں رہی تھی۔۔۔

بیچ میں ایک دو بار اس نے اپنا سر گود میں بھی رکھا تھا۔۔۔

اس کو شاید چکر آرہے تھے۔۔۔اس کی رنگت بھی زرد پڑ چکی تھی۔۔۔

"ایکسکیوزمی سر۔۔۔۔۔"

ماریہ اس کی حالت دیکھ گھبرا کر ہاتھ اوپر اٹھا گئی تھی۔۔۔ارشان کی ساری توجہ تو پہلے سے اسی کی جانب تھی۔۔۔

"سوری ٹو ڈسٹرب سر۔۔۔۔مگر ڈاکٹر مصفرہ کی طبیعت خراب ہو رہی ہے۔۔۔"

ماریہ کی بات پر سب نے ہی پلٹ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ مبشرہ کے ساتھ پہلی لائن میں بیٹھے احمر بھی ایک جھٹکے سے پلٹا

تھا۔۔۔اس کی یہ حرکت مبشرہ کے ساتھ ساتھ ارشان نے بھی نوٹ کی تھی۔۔۔

ارشان نے ماریہ کو اسے یہاں سے لے جانے کی اجازت دے دی تھی۔۔۔

"تم بیٹھو میں چلی جاؤں گی۔۔۔"

وہ جانتی تھی ماریہ کو کتنا شوق تھا یہاں بیٹھنے کا۔۔۔۔

اس لیے اسے منع کرتی وہ خود آگے بڑھ گئی تھی۔۔۔۔مگر اس کا سر بہت زیادہ چکرا رہا تھا۔۔

وہ وہاں سے نکلتی ابھی آگے آئی ہی تھی جب گھومتے سر کے ساتھ وہ لڑکھڑائی تھی۔۔۔

اگلے ہی لمحے وہ اپنے حواس کھوتی زمین بوس ہونے کو تھی جب اس پر نگاہ رکھے کھڑا ارشان آفندی تیزی سے آگے بڑھا تھا اور پورے سٹاف کے سامنے اسے اپنی بانہوں میں بھر گیا تھا۔۔۔

مبشرہ بھی اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔۔اس نے غصے اور جلن کے مارے اپنی مٹھیاں سختی سے بھینچ لی تھیں۔۔۔

"ڈرامے باز لڑکی۔۔۔ارشان کی توجہ پانے کے لیے کسی بھی حد تک گرے گی اب۔۔۔۔"

مبشرہ کا لہجہ نفرت میں ڈوبا ہوا تھا۔۔۔

"اس کی طبیعت واقعی خراب لگ رہی ہے۔۔۔چہرا دیکھو کیسے زرد ہو چکا ہے۔۔۔۔"

احمر کی نظریں ارشان آفندی کی بانہوں میں مقید اس نازک سی لڑکی پر جم کر رہ گئی تھیں۔۔۔

"تمہیں کچھ زیادہ فکر نہیں ہو رہی اس کی۔۔۔تم ہی آگے بڑھ کر سنبھال لیتے اسے۔۔۔اگر اتنی تکلیف ہو رہی تھی۔۔۔۔"

مبشرہ کا لہجہ انتہائی برا تھا۔۔۔

"مبشرہ بی ہیو۔۔۔"

احمر جانتا تھا مبشرہ نفرت کرتی تھی مہروشہ سے۔۔شادی میں جو کچھ ہوا تھا اس کی وجہ سے۔۔۔ مگر اسے اتنے برے رویے کی توقع بالکل بھی نہیں تھی۔۔۔

ارشان مہروشہ کے بے ہوش ہوتے وجود کو اپنے مضبوط بانہوں میں اٹھا چکا تھا۔۔۔اس کا لیکچر ادھورا چھوٹ گیا تھا۔۔۔

"ارشان میں ڈاکٹر صبا کو بھیج دیتی ہوں وہ اسے دیکھ لیتی ہیں۔۔۔ سب تمہارے منتظر ہیں وہاں۔۔۔۔"

مبشرہ تیزی سے اس کے پیچھے گئی تھی۔۔۔ مگر ارشان نے اس کی بات نہیں سنی تھی۔۔۔ وہ اسے اٹھائے پرائیویٹ روم میں لے آیا تھا۔۔۔ اس کا پورا وجود بخار میں تپ رہا تھا۔۔ اس کا بی پی لو تھا۔۔ اس نے ایک ہفتے سے کچھ نہیں کھایا تھا۔۔۔

"مہروشہ۔۔۔"

ارشان نے اس کا گال تھپتھپایا تھا۔۔۔ اسے ڈرپ لگاتے وہ اس کے قریب کھڑا اسے دیکھ رہا تھا۔۔

گلابیاں چھلکاتا چہرا بالکل زرد پڑ چکا تھا۔۔۔ یہ کیا کر رہا تھا وہ۔۔۔

اسے نے اپنی پیشانی مسلی تھی۔۔۔۔ہاتھ بڑھا کر اس کے نازک وجود پر کمبل اوڑھا دیا تھا۔۔۔

اس کی آنکھوں کی رنگت بے انتہا سرخ تھی۔۔۔

"ارشان۔۔۔۔۔"

مبشرہ کی پکار پر وہ پلٹا تھا۔۔۔

"کیا ہوا تھا اسے۔۔۔۔؟؟"

مبشرہ چاہ کر بھی اپنے لہجے میں اس لڑکی کے لیے نرمی نہیں لا پائی تھی۔۔

"بخار ہے اور کمزوری بھی۔۔۔۔"

ارشان کا لہجہ سرد و سپاٹ تھا۔۔۔۔

"توجہ حاصل کرنے کے بہانے ہیں۔۔۔ پھر سے تمہارے سامنے معصومیت کا ڈھونگ کر کے بے وقوف بنانا چاہتی ہے۔۔۔ جیسے پہلے ایک بار کر چکی ہے۔۔۔ تم پھر سے اس کے ٹریپ میں مت آؤ ارشان۔۔۔۔"

مبشرہ اس بیڈ پر اپنے ہوش و حواس سے بیگانہ پڑی مہروشہ کی حالت کا دھیان کیے بغیر اس پر اپنی نفرت انڈیل رہی تھی۔۔

"مبشرہ میں بہت اچھے سے جانتا ہوں میں کیا کر رہا ہوں اور کیا نہیں۔۔۔ تم دوبارہ میرے سامنے اس حوالے سے کوئی بات نہیں

کرو گی۔۔۔یہ جیسی بھی ہے میرے بچے کی ماں ہے۔۔۔اس کو کچھ ہوا تو میرے بیٹے کو تکلیف ہو گی۔۔۔۔

وہ میں کبھی نہیں ہونے دینا چاہتا۔۔۔"

ارشان کی دوٹوک بات پر مبشرہ کے چہرے پر سایہ سا لہرایا تھا۔۔۔

"میں تمہارے بچے کی ماں بننے کو تیار ہوں۔۔۔ ارشان میں تمہاری دوسری بیوی بننے کو بھی تیار ہوں۔۔۔میں بہت محبت کرتی ہوں تم سے۔۔۔ نہیں رہ پاؤں گی دور۔۔۔پلیز مجھے بھی تو امید کا دامن تھماؤ۔۔۔ایک بار تمہیں کھونے کا درد سہہ چکی ہوں۔۔۔دوبارہ ایسا ہوا تو میں مر جاؤں گی۔۔۔۔"

مبشرہ اس کے قریب ہوتے اس کا بازو اپنی گرفت میں مضبوطی سے تھام گئی تھی۔۔۔

"مبشرہ ہم اس حوالے سے بعد میں بات کریں گے۔۔۔ابھی یہ وقت نہیں ہے۔۔"

ارشان کی بات پر مبشرہ اندر ہی اندر پیچ و تاب کھا کر رہ گئی تھی۔۔۔

نفرت بھری نگاہوں سے مہروشہ کی جانب دیکھتی وہ واپس پلٹ گئی تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

ارشان آفندی پہلے بھی اپنے مزاج کے خلاف کوئی بات برداشت نہیں کرتا تھا۔۔۔اور اب تو وہ مزید سخت مزاج اور سنجیدگی کا لبادہ اوڑھ چکا تھا۔۔۔

اب تو اکثر مبشرہ کو بھی اس سے بات کرتے ہوئے ڈر لگتا تھا کہ نجانے وہ اس کی بات پر کیا ری ایکشن دے۔۔

یہ سب اس ایک لڑکی کی وجہ سے ہوا تھا۔۔جسے وہ کسی بھی قیمت پر چھوڑنے کا ارادہ نہیں رکھتی تھی اب۔۔۔۔

وہ پچھلے دو دنوں سے ماجد سے دوبارہ رابطہ کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔مگر وہ نجانے کہاں مر گیا تھا کہ اس دن کے بعد سے سامنے ہی نہیں آیا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

ارشان کی نظریں اس کے نازک سراپے سے ہوتیں اس کے سوجے ہوئے ہاتھ پر آن ٹھہری تھیں۔۔۔

جو ابھی کچھ دیر پہلے اس کے غصے کا شکار ہوا تھا۔۔۔

اس نے زندگی بھر کبھی کسی کے لیے اتنا غصہ اپنے اندر محسوس نہیں کیا تھا جتنا اس انسان کے لیے محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

اس کی جانب تکتے رہنے کے بعد وہ آگے ہوا تھا اور اس کے دودھیا ملائم ہاتھ کو اپنی گرفت میں لیا تھا۔۔۔اس کے مضبوطی سے تھامنے پر مہروشہ کو شاید تکلیف کا احساس ہوا تھا۔۔

اس کے وجود میں ہلچل سی ہوئی تھی۔۔

جو دیکھ ارشان نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا تھا۔۔۔جبکہ اس کے تاثرات مزید غضبناک ہوئے تھے۔۔۔کنپٹی کی رگیں تن گئی تھیں۔۔یہ لڑکی اس کا دماغ خراب کر رہی تھی۔۔۔جو وہ برداشت نہیں کر پا رہا تھا۔۔۔

مہروشہ نے جیسے ہی آنکھیں کھولیں سامنے کھڑے ارشان کو دیکھ اس نے گھبرا کر آنکھیں پھر سے میچ لی تھیں۔۔

اس کی اس بچوں جیسی حرکت پر ارشان آفندی اس کے معصومیت سے لبریز حسین چہرے کو دیکھ کر رہ گیا تھا۔۔۔۔

"مام بتا رہی ہیں تم نے پچھلے ایک ہفتے سے کچھ نہیں کھایا۔۔۔۔"

ارشان کی قریب سے آتی گھمبیر بھاری آواز پر اس کی سانسیں سینے میں اٹکی تھیں۔۔۔وہ شاید اس کے قریب جھک آیا تھا۔۔ پیشانی پر پسینے کے ننھے قطرے نمودار ہوئے تھے۔۔۔

"آنکھیں کھولو اور جواب دو مجھے۔۔۔"

وہ ہلکی آواز میں دھاڑا تھا۔۔۔مہروشہ نے بیڈ کی چادر کو اپنی مٹھیوں میں جکڑ لیا تھا۔۔۔اس ستمگر کی مسحور کن مہک اس کے اعصاب پر پوری طرح سے حاوی ہونے لگی تھی۔۔

اس کی گرم سانسیں مہروشہ کی سانسوں کو الجھانے لگی تھیں۔۔۔

"مم میرا دل نہیں چاہا۔۔۔موسی کے بغیر کھانے کی عادت نہیں ہے مجھے۔۔۔۔'

اس نے جواب دیا تھا مگر اس پوزیشن میں آنکھیں کھولنے کی ہمت نہیں کی تھی اس نے۔۔۔اس کے دونوں ہاتھ اسے اپنے تکیے پر دائیں بائیں محسوس ہو رہے تھے۔۔

اس کی آنکھوں میں اپنا خوف دیکھنے کی شاید دوسری جانب بھی عادت پڑ چکی تھی۔۔

"آنکھیں کھولو۔۔۔۔"

اس کا آنکھیں موندنا ارشان آفندی کو سخت ناگوار گزر رہا تھا۔۔۔

اس کی پھنکار پر مہروشہ نے اپنی لرزتی گھنیری پلکوں کی جھالر اٹھائی تھی۔۔۔وہ واقعی اس کے خوف سے لرز رہی تھی۔۔۔

اس کی آنکھوں میں اپنے لیے خوف اور گھبراہٹ دیکھ ارشان آفندی کی کچھ دیر پہلے کی ناگواری اب ختم ہونے لگی تھی۔۔۔اس

کی آنکھوں سے پھسل کر گرتے آنسو کو تکتے اسے وہ رات یاد آئی تھی۔۔

آخری لمحوں میں اسے چھوڑ کر آتے وہ ان آنسوؤں کا ذائقہ اپنے لبوں پر محسوس کرتے جو بے اختیاری بھرا عمل کر کے آیا تھا۔۔۔

جس پر اس نے بعد میں خود کو بہت کوسا تھا۔۔۔

یہ لڑکی اس کی اس کی عنایت سے باخبر تھی یا انجان وہ نہیں جانتا تھا۔۔۔

مگر اس لمحے اسے بہت کچھ یاد آیا تھا۔۔۔اپنی بانہوں میں دی گئی اس لڑکی کی خود سپردگی بھی۔۔۔

"یقیناًوہ رات تمہیں بھی ویسے ہی یاد ہو گی جیسے میں نہیں بھول پایا۔۔۔"

اس کی بات پر مہروشہ کی پلکیں بے اختیار لرز اٹھی تھیں۔۔۔اس کے جسم کا سارا خون چہرے پر آن ٹھہرا تھا۔۔۔

بائیں پہلو میں اٹھتا دھڑکنوں کا شور کانوں میں آن ٹھہرا تھا۔۔۔

اس نے دوبارہ سے آنکھیں میچنی چاہی تھی جب اسے ارشان کی گرفت اپنی گردن پر محسوس ہوئی تھی۔۔۔اس کی سانسیں رکنے لگی تھیں۔۔۔۔

"کسی بھی طرح کی خوش فہمی کبھی مت پالنا۔۔۔تمہاری میرے نزدیک کوئی اہمیت اور حیثیت نہیں ہے۔۔۔سوائے اس کے کہ تم میرے بیٹے کی ماں ہو۔۔۔تم جو یہ بھوک ہڑتال کر کے خود کو مسکین دکھا کر دنیا والوں کی ہمدردیاں بانٹنے کی کوشش کر رہی ہو۔۔۔دنیا والے کیا پتا تم پر ترس کھا لیں۔۔۔

مگر میں۔۔۔نہ تو کبھی ان ڈرامے بازیوں میں آؤں گا اور نہ ہی تمہارے مرنے مرانے سے کوئی فرق پڑنے والا ہے مجھے۔۔۔

تمہیں اتنے وقت سے اپنے گھر میں برداشت کیے ہوئے ہوں تو اس کی وجہ صرف میرا بیٹا ہے۔۔۔اسی کی خاطر تمہاری سزا ختم کر رہا

ہوں۔۔۔ملنے دے رہا ہوں تمہیں اس سے۔۔۔ مگر اس سے پہلے

تم اپنی یہ صحت درست کرو۔۔۔

مجھے تم جیسی بیمار اور گرتی پڑتی لڑکی نہ تو اپنے ہاسپٹل میں ڈاکٹر کی

حیثیت سے چاہیئے اور نہ ہی اپنے بیٹے کی ماں کے روپ میں۔۔۔"

اس کا مضبوط ہاتھ مہروشہ کی گداز گردن پر گردش کر رہا تھا۔۔۔

مہروشہ کی رنگت بالکل سرخ ہو چکی تھی۔۔۔اس شخص کی باتیں

انتہائی ہتک آمیز تھیں۔۔۔

اس کی آنکھوں سے مسلسل آنسو بہہ رہے تھے۔۔۔ مگر اس نے

کوئی جواب نہیں دیا تھا۔۔

کیونکہ بات اس کی اولاد کی تھی۔۔۔اس کے لیے یہی کافی تھا کہ موسیٰ کو اس سے نہ چھینا جائے اور آفندی ولا کا ایک کونہ سر چھپانے کے لیے اسے ملا رہے۔۔۔

دونوں چیزیں اسے مل رہی تھیں۔۔۔۔اس کے لیے جینے کو کافی تھا اتنا۔۔۔

ویسے بھی ایک مکمل آسودگی اور محبت بھری پرفیکٹ لائف نہ اس نے کبھی گزاری تھی اور نہ ہی اسے پتا تھا کہ وہ کیسی ہوتی تھی۔۔۔وہ اسی میں خوش تھی۔۔۔

اس کی آنکھوں سے گرتے آنسو تکیے میں جذب ہو رہے تھے۔۔۔۔

کچھ دیر کھڑا وہ اسے ایسے ہی گھورتا رہا تھا۔۔۔۔

مہروشہ کی آنکھیں اب بھی بند تھیں۔۔۔اگلے ہی پل وہ اس سے دور ہوتا لمبے لمبے ڈگ بھرتا کمرے سے نکل گیا تھا۔۔۔۔

اس کے جاتے ہی مہروشہ نے اپنی رکی ہوئی سانسیں بحال کی تھیں۔۔۔۔

گردن اور چہرے پر اس کا محسوس ہوتا لمس اور اس کی دلفریب مہک ابھی بھی اسے اپنے حصار میں جکڑے ہوئے تھے۔۔۔۔

اس کے لبوں کے کنارے پر ایک پل کے لیے ہلکی سی مسکراہٹ آن ٹھہری تھی۔۔۔اور اگلے ہی پل وہ آنسوؤں میں مزید شدت لانے کا باعث بنی تھی۔۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"یہ خود کو سمجھتی کیا ہے مام۔۔۔۔اتنا سب کچھ کر لینے کے باوجود میں اسے راستے سے نہیں ہٹا پائی تھی۔۔۔۔اس سے بہتر تو یہی تھا کہ میں کچھ کرتی ہی نہیں۔۔۔اور اس کی شادی احمر سے ہونے دیتی۔۔۔۔ارشان تو مجھ سے نہ چھنتا۔۔۔۔اس کے گلے تو نہ پڑتی وہ بلا۔۔۔۔

ارشان نفرت کرتا ہے اس سے۔۔۔ مگر وہ اسے اپنے بیٹے کے نام پر

ٹریپ کر رہی ہے۔۔۔۔

اگر ارشان نے مجھ سے شادی نہ کی تو میں مر جاؤں گی مام۔۔۔۔

بہت مشکل سے سنبھالا ہے خود کو۔۔۔

اب کی بار سنبھال نہیں پاؤں گی۔۔۔

یہ سب آپ کی وجہ سے ہوا ہے۔۔۔۔ آپ کو نفرت تھی اس لڑکی

سے۔۔۔۔ اسے اپنی بہو کی حیثیت سے قبول نہیں کر پا رہی تھیں

آپ۔۔۔ اسی وجہ سے یہ سب۔۔۔

اگر اس پر وہ جھوٹے الزامات نہ لگائے جاتے تو احمر بھی اس شادی سے انکار نہ کرتا اور نہ ہی وہ ڈرامہ ہوتا اس دن۔۔۔۔۔"

وہ غصے اور خفگی سے بولے جا رہی تھی۔۔

اس بات سے انجان کے دروازے میں کھڑی ہستی اسکی ساری باتیں سنتی اس وقت انگاروں پر ان ٹھہری تھی۔۔۔

احمر نے لڑکھڑانے کے خوف سے بے اختیار دروازے کو تھام لیا تھا۔۔

اس کا دماغ ماؤف ہو رہا تھا۔۔۔اس کی اپنی ماں اور بہن اس کے ساتھ آیا کر سکتے ہیں اسے یقین نہیں آیا تھا۔۔۔

"مبشرہ بس کرو اب تم۔۔۔ تم سارا الزام مجھ پر نہیں ڈال سکتی۔۔۔ تمہیں بھی پہلے دن سے اس کے حسن سے خار تھی۔۔۔ تمہیں وہ نہ آفندی ولا میں برداشت تھی اور نہ ہی احمر کی بیوی کے روپ میں۔۔۔۔

جو انتہائی قدم اٹھا کر تم نے اسے ان غنڈوں کے حوالے کرنے کو کہا تھا۔۔۔ یہ سب تمہاری اور فارینہ کی کارستانی ہے۔۔۔ مجھ پر سارا الزام ڈالنے کی کوشش مت کرو اب۔۔۔"

صائمہ بیگم نے بیٹی کی بدتمیزی سے چلانے پر اسے گھورا تھا۔۔۔

"مگر ساتھ تو آپ نے بھی ہر بات میں دیا تھانا۔۔۔اب مجھے نہیں پتا۔۔۔کچھ بھی کر کے میری ارشان سے شادی کروائیں۔۔۔۔"

وہ پاگلوں کی طرح بے چینی کے عالم میں ایک جگہ سے دوسری جگی چکر کاٹ رہی تھی۔۔۔

جب اسی لمحے صائمہ بیگم کی دروازے میں کھڑے احمر پر نظر پڑی تھی۔۔۔وہ اپنی جگہ پتھر کی ہوئی تھیں۔۔۔

"احمر۔۔۔۔"

ان کے لبوں سے بے اختیار نکلا تھا۔۔۔احمر کے تاثرات بتا رہے تھے کہ وہ سب سن چکا تھا۔۔۔۔

"احمر کی پھوپھو کی بیٹی سے شادی کروادیں آپ۔۔۔فارینہ کی بہن کتنی اچھی ہے۔۔ویسے ہی ضد بنا کر بیٹھا ہے وہ اتنے سالوں سے۔۔۔ اس لڑکی کی محبت کا فضول کا روگ۔۔۔جو گھاس بھی نہیں ڈالتی تھی اسے۔۔۔

اور اگر اسے اتنی ہی شدید اور سچی محبت تھی اس سے تو اس طرح شادی سے انکار کر کے اور وہ جھوٹی تصویریں بنا تصدیق کے سب کے سامنے پیش نہ کرتا۔۔۔

سچی محبت کرنے والے ایسے تو ہر گز نہیں ہوتے۔۔۔جان بوجھ کر ضد بنائے بیٹھا ہے۔۔۔شاید ابھی اسے اس منحوس لڑکی سے زیادہ

کوئی حسین لڑکی ملی ہی نہیں ہے۔۔۔اگر ملی ہوتی تو اب تک اس سے شادی کر چکا ہوتا۔۔۔۔"

مبشرہ دروازے کی جانب دیکھے بغیر اپنے ہی دھیان میں بولی جا رہی تھی۔۔۔

اسے لگا تھا اس کی ماں فکر میں بیٹے کا نام لے گئی تھیں۔۔۔

مگر جھٹکا تو اسے اس وقت لگا تھا جب دروازے پر آہٹ محسوس ہوئی تھی۔۔۔۔دھواں دھواں ہوتے چہرے کے ساتھ اس کے دروازے میں کھڑے احمر کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

جس کی آنکھوں کے کنارے اس لمحے بالکل نم آلود تھے۔۔۔وہ ہارے ہوئے انداز میں تھکے تھکے قدموں سے چلتا اندر آیا تھا۔۔۔ بیٹے کی حالت دیکھ صائمہ بیگم کا دل کسی نے مٹھی میں جکڑ لیا تھا۔۔۔۔ وہ صوفے پر بیٹھتا دونوں ہاتھوں پر چہرا گرائے اس لمحے اپنے روتے دل کی طرح آنکھوں سے بہتے آنسو بھی نہیں روک پایا تھا۔۔۔۔

"کیوں کیا آپ لوگوں نے میرے ساتھ ایسا۔۔۔؟؟ کیا بگاڑا تھا میں نے۔۔۔؟؟؟"

جب اس نے بولنا شروع کیا تو اس کی آواز بوجھل تھی۔۔۔۔اذیت اور درد واضح محسوس ہو رہا تھا۔۔۔اسے اب سمجھ آئی تھی کہ اس

لڑکی کو عین نکاح کے وقت اس کی اصلیت کھول کر رسوا کرنے کے بعد وہ اتنا بے سکون کیوں تھا۔۔۔

اور وہ لڑکی۔۔۔وہ اتنی آسودہ اور پُر سکون نظر کیوں آتی تھی۔۔۔

اس کے ضمیر پر ہر وقت ایک بوجھ کیوں رہتا تھا۔۔۔کیونکہ اس نے بھی نادانستہ طور پر ان عورتوں کے ساتھ مل کر اس معصوم اور بے ضرر لڑکی پر تہمت لگائی تھی۔۔۔

وہ بچاری واقعی اتنی معصوم اور پاکیزہ تھی جیسی نظر آتی تھی۔۔۔

اپنی زندگی کا کتنا بڑا نقصان کر دیا تھا اسے کھو کر۔۔۔۔

اس کا بس نہیں چل رہا تھا ہر شے کو آگ لگا دے۔۔۔۔

صائمہ بیگم نے آگے بڑھتے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھنا چاہا تھا۔۔۔

"دور رہیں مجھ سے۔۔۔ہاتھ بھی مت لگایئے گا۔۔۔۔مائیں آپ جیسی نہیں ہوتیں۔۔۔ آپ کو تو بتایا تھا نا میں نے کہ کتنی محبت کرتا ہوں اس سے میں۔۔۔ مگر آپ کے اپنے اور اپنی بیٹی کی مفاد کی خاطر اس معصوم کو پوری دنیا کے سامنے رسوا کر دیا۔۔۔مجھے ٹریپ کر کے وہ سب کرنے پر مجبور کیا۔۔۔۔

اتنی گھٹیا کیسے ہو سکتی ہو آپ لوگ۔۔۔"

وہ رو رہا تھا۔۔۔جبکہ اس کی حالت دیکھ صائمہ بیگم کا دل کٹ گیا تھا۔۔مگر وہیں مبشرہ کی حالت مزید خراب تھی۔۔۔اس کا دل ابھی بھی صرف اپنا مفاد ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

اسے ڈر تھا کہ اگر احمر کے جذبات میں آکر یہ ساری باتیں ارشان کے سامنے رکھ دیں تو اس کی زندگی تو ہمیشہ کے لیے ختم ہو جائے گی۔۔۔

"احمر۔۔۔۔ہمیں معاف کر دو۔۔۔۔ہم خود پیشمان ہیں اس بات پر۔۔۔میں تمہاری تکلیف سمجھ رہی ہوں۔۔۔میرا دل بھی تو ویسے

ہی اجڑا ہے نا۔۔۔جو تمہارے ساتھ کیا مجھے اس کی سزا موقع پر ہی مل گئی تھی۔۔۔مجھ سے بھی میری محبت چھن گئی۔۔۔

دیکھو میری بات سنو۔۔۔ابھی بھی کچھ نہیں بگڑا۔۔۔سب ٹھیک ہو سکتا ہے۔۔۔اگر ارشان مہروشہ ہو طلاق دے دے اور تم اس سے معافی مانگ کر اس سے شادی کر لو۔۔۔۔ اس طرح تمہارے دل کی دنیا بھی آباد ہو جائے گی اور میری بھی۔۔۔سب ٹھیک ہو سکتا ہے۔۔۔"

مبشرہ اس کے قدموں میں بیٹھتی اس کا ہاتھ تھامے بولی تھی۔۔۔

جبکہ احمر نے اسکی جانب ایسے دیکھا تھا جیسے اس کی دماغی حالت پر شبہ گزرا ہو۔۔۔

"تم جانتی بھی ہو یہ کیا کہہ رہی ہو تم۔۔۔۔"

احمر نے بے یقینی کے عالم میں اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔اسے یقین نہیں آیا تھا کہ یہ اس کی بہن ہی تھی۔۔۔۔

اسے اس لمحے اپنی بہن سے شدید نفرت محسوس ہوئی تھی۔۔۔۔

جس نے مہروشہ کو انسان نہیں کوئی کھلونا ہی سمجھ رکھا تھا۔۔۔۔جس کی لائف وہ اپنے کنٹرول میں رکھنا چاہتی تھی۔۔۔

"ہاں جانتی ہوں۔۔۔وہ خوش نہیں ہے وہاں۔۔۔ارشان محبت نہیں کرتا اس سے۔۔۔ نفرت کے ساتھ اذیت دے رہا ہے اسے۔۔۔جو کچھ اس لڑکی نے ارشان کے ساتھ کیا اس کا بدلہ لے رہا ہے۔۔۔اگر تمہیں اتنی ہی سچی محبت ہے اس سے تو نکال لو اسے اس زندگی سے۔۔۔۔"

مبشرہ کی بات پر احمر پل بھر کے لیے رک سا گیا تھا۔۔۔۔

یہ بات تو اس نے بھی نوٹ کی تھی۔۔۔وہ اپنی زندگی میں بالکل بھی خوش نہیں تھی۔۔۔ہر روز اس کی آنکھیں رونے کی وجہ سے سوجی ہوتی تھیں۔۔

جیسے پوری رات بیٹھ کر روتی رہی ہو۔۔۔

اس نے بے اختیار اپنی پیشانی مسلی تھی۔۔۔اسے اس لمحے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا کرے۔۔۔

"میں نے سب سے پہلے اس کی کردار پر انگلی اُٹھائی تھی۔۔۔پہلے اسے سب کے سامنے پاکباز ثابت کروں گا۔۔۔اس کے بعد اس کا جو فیصلہ ہوا۔۔۔"

احمر اپنی آنکھوں سے نمی صاف کرتا اپنی جگہ سے اٹھا تھا۔۔۔جب اس کی بات سنتی وہ اس کے قدموں میں گر گئی تھی۔۔اس نے احمر کو آگے بڑھنے ہی نہیں دیا تھا۔۔۔

صائمہ بیگم تو ایک جانب پتھر ہوئی کھڑیں اپنے بیٹے کی آنکھوں میں اپنے لیے نفرت دیکھ رہی تھیں۔۔۔ جس نے ان کی جانب دوبارہ دیکھنا بھی گوارہ نہیں کیا تھا۔۔

"تم ایسا نہیں کروگے احمر۔۔۔ اگر یہ ساری سچائی ارشان کے سامنے آگئی تو وہ مجھ سے نفرت کرنے لگے گا۔۔۔ اور ایسا ہوا تو میں خود کو ختم کرلوں گی۔۔۔ تمہیں میری قسم تم ایسا کچھ نہیں کروگے۔۔۔ تم کسی کو کچھ نہیں بتاؤ گے۔۔

اگر تم نے ایسا کیا تو میری موت کے زمہ دار تم ہوگے۔۔۔"

وہ اس کے پیر پکڑے روئے جا رہی تھی۔۔۔اس کی سسکیاں اور آہیں پورے قریشی ہاؤس میں پھیل رہی تھیں۔۔

اسے دیکھ کر ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ پاگل ہو چکی ہو۔۔۔۔

احمر کو چھوڑ دینے سے ارشان آفندی ہمیشہ کے لیے اس سے چھوٹ جائے گا۔۔۔۔

"احمر رحم کرو اپنی بہن پر۔۔اس سے غلطی ہوئی ہے۔۔۔اس کی غلطی کو اس کی سوری زندگی کا روگ تو مت بناؤ۔۔۔۔وہ بہت محبت کرتی ہے ارشان سے۔۔۔۔مر۔جائے گئی۔۔۔مجھ سے میرا مائیکہ چھوٹ جائے گا۔۔۔سب ختم ہو جائے گا۔۔۔"

صائمہ بیگم کی بات پر احمر نے زخمی نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"آپ لوگوں نے رحم کیا تھا مہروشہ پر۔۔۔ مجھ پر۔۔۔۔ جانتی تھیں کتنی محبت کرتا ہوں اس سے۔۔۔ آپ نے اپنی غلطی کی باوجود سارا الزام اس بچاری پر ڈال کر دو سال تک اپنا مائیکہ چھوڑے رکھا۔۔۔۔ تاکہ وہاں سب اس بات کا الزام بھی اس معصوم کو دیں۔۔۔۔

اور ایسا ہوا بھی۔۔۔ اب بھی آپ لوگ یہی کر رہی ہیں۔۔۔ ٹھیک ہے میں نہیں بولوں گا کچھ بھی۔۔۔ مگر یہ یاد رکھیئے گا کہ یہ سب

کر کے آپ لوگ خالی ہاتھ ہی رہیں گی۔۔۔دوسروں کے دل اجاڑ کر اپنا دل نہیں آباد کیا جاتا۔۔۔۔"

احمر وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔جبکہ وہ دونوں اپنا پکڑ کر بیٹھ گئی تھیں۔۔۔

ایک اور بہت بڑی غلطی ہو چکی تھی ان سے۔۔۔

مبشرہ بے چینی کے عالم میں اپنا سینہ مسل رہی تھی۔۔۔وہ اس بات کا تصور بھی نہیں کر سکتی تھی کہ ارشان کو اس حوالے سے کچھ بھی خبر ہوتی۔۔۔

وہ کس مزاج کا انسان تھا اس بارے میں مبشرہ سے بہتر کوئی نہیں جانتا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"گدمار ننگ بابا۔۔۔۔"

وہ سب ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھے ناشتہ کر رہے تھے جب اپنے لاڈلے بیٹے کی آواز پر سر اٹھا کر اس کی جانب دیکھتے ارشان کے لبوں پر دلفریب مسکان آن ٹھہری تھی۔۔

وہ کھلا کھلا چہرا لیے بالکل فریش تھا۔۔۔

اس کا گلابی چہرا اس وقت خوشی سے جگمگا رہا تھا۔۔۔کیونکہ اب اسے ماں اور باپ دونوں کا پیار مل رہا تھا۔۔۔۔

وہ اس وقت مہروشہ کی بانہوں میں تھا۔۔۔جو خود اس وقت لائٹ پرپل کلر کے لباس میں ملبوس تھی۔۔۔۔

اس کی اس دن کی دھمکی کے بعد سے وہ اب اپنا خیال رکھنے لگی تھی۔۔۔جس کے بعد سے ارشان نے ایک بار بھی اسے موسی سے دور نہیں کیا تھا۔۔

وہ دونوں ہی الگ الگ مگر برابر وقت گزار رہے تھے موسیٰ کے ساتھ۔۔۔

ایک دن موسیٰ اس کے پاس اس کے کمرے میں سوتا تھا تو دوسرے دن ارشان کے پاس۔۔۔وہ دونوں اس بچے کے عادی ہو چکے تھے۔۔۔دونوں کا ہی گزارہ نہیں ہوتا تھا اس کے بغیر۔۔۔۔

"گڈ مارننگ بابا کی جان۔۔۔یہاں آؤ میرے پاس۔۔۔"

ارشان نے اسے اپنے پاس آنے کو کہا تھا۔۔۔جو دیکھ مہروشہ نے اسے گود سے اتار دیا تھا۔۔۔۔

ارشان آفندی نے اس کی ہمیشہ سے یہ حرکت نوٹ کی تھی۔۔۔وہ کبھی بھی موسیٰ کو لے کر اس کی جانب نہیں بڑھی تھی۔۔۔ایسے ہی فاصلے پر رک جاتی تھی۔۔۔

گھر کی باقی لوگ بہت ہی خاموشی سے یہ سب دیکھ رہے تھے۔۔۔

مگر کسی نے بھی اس معاملے میں مداخلت کرنے کی کوشش نہیں کی تھی۔۔۔اماں بی نے سب کو منع کر دیا تھا۔۔۔

ان کا کہنا تھا موسیٰ آفندی ہی ان دونوں کو ایک ساتھ لائے گا۔۔۔

"دادی ماں۔۔۔"

ناشتہ کرنے کے دوران موسیٰ نے ارشان کی گود میں بیٹھ کر ناشتہ کرتے اچانک سے اماں بی کو پکارا تھا۔۔۔

وہ بھی سب کی دیکھا دیکھی انہیں دادی ماں ہی کہتا تھا۔۔۔

"جی دادی ماں کا پیارا بچہ۔۔۔۔"

دادی ماں نے بہت محبت سے جواب دیا تھا۔۔۔۔

"علی اور صائم کے ممی بابا تو شاتھ رہتے ہیں۔۔میرے ماما بابا شاتھ تیوں نئ رہتے۔۔۔۔"

سب جو اس کی میٹھی زبان میں کوئی پیارا سا جملہ سننے کے منتظر تھے۔۔اس کی بات سن کر کچھ لمحے کے لیے سب ہی حیران رہ گئے تھے۔۔۔

کسی کو یقین نہیں آیا تھا کہ وہ ایسا بولے گا۔۔۔

علی اور صائم منیبہ بیگم کے بھانجے کے بیٹے تھے۔۔۔

جو اکثر اپنے والدین کے ساتھ ان کے گھر رہنے آتے تھے۔۔۔

موسی سے ان کی اچھی دوستی تھی۔۔۔

موسیٰ کے اس غیر متوقع جملے پر اماں بی کو بھی سمجھ نہیں آیا تھا کہ وہ کیا بولیں۔۔۔۔

مہروشہ کی رنگت بے انتہا سرخ ہوئی تھی۔اس کا سر پوری طرح سے اپنی پلیٹ پر جھک گیا تھا۔۔۔

ایمن، ثمن، اسامہ اور طلحہٰ نے داد دیتی نگاہوں سے موسیٰ کو دیکھا تھا۔۔۔

اپنے باپ کے سامنے ایسی جرأت وہی کر سکتا تھا۔۔۔۔

"کیونکہ آپ کے بابا کو شئیرنگ کی عادت نہیں ہے۔۔۔وہ اپنا بیڈروم کسی کے ساتھ شیئر نہیں کر سکتے۔۔۔۔"

اماں بی نے بھی بہت سکون سے اس بات کا جواب دیا تھا۔۔۔سب کے لبوں پر مسکراہٹ بکھری تھی۔۔۔جبکہ ارشان انہیں دیکھ کر رہ گیا تھا۔۔

ہر معاملے میں اس کا ساتھ دینے والیں۔۔۔اس کی بیوی اور بیٹے کے معاملے میں اس سے دغابازی کر جاتی تھیں۔۔

مہروشہ نے تو سر اوپر اٹھایا ہی نہیں تھا۔۔۔وہ اس پورے معاملے سے انجان بننے کی کوشش کرتی چہرا پلیٹ پر جھکائے ہوئے تھی۔۔۔ فارینہ انتہائی ناگواری بھرے انداز میں یہ منظر دیکھ رہی تھی۔۔۔ اسے موسیٰ کے وجود سے پہلے دن سے چڑھ تھی۔۔۔کیونکہ اس بچے کا آنا ارشان اور مہروشہ کا رشتہ قائم رہنے کی وجہ بن رہا تھا۔۔۔۔

"ماما کہتی ہیں شرنگ از کیئرنگ۔۔۔جو بچہ شیئر نہیں کرتا وہ گندا بچہ ہوتا۔۔

تو بابا گندے بچے ہیں کیا۔۔۔۔"

موسیٰ کی بات پر سب کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی تھی۔۔۔

"نہیں بیٹا ایسی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔ آپ اور آپ کی ماما میرے کمرے میں رہ سکتے ہیں۔۔۔ مجھے کوئی پرابلم نہیں ہے۔۔۔۔"

ارشان کی بات پر جہاں مہروشہ کی رنگت خطرناک حد تک سرخ ہوئی تھی وہیں موسی خوشی سے جھوم اٹھا تھا۔۔۔ جبکہ باقی سب بھی خوش ہوئے تھے۔۔۔ گھر کے سبھی لوگ مہروشہ کو اس گھر کی بہو اور ارشان کی بیوی کی روپ میں قبول کر چکے تھے۔۔۔

منیبہ بیگم کا رویہ ابھی بھی مہروشہ کے ساتھ ٹھیک نہیں تھا۔۔۔ ان کا یہی کہنا تھا کہ جب تک ان کا بیٹا اس لڑکی کو دل سے قبول کر کے

ایک خوش اور مطمیئن زندگی نہ شروع کرلے وہ تب تک اس لڑکی کو اپنی بہو کے روپ میں قبول نہیں کریں گی۔۔۔

ان کی یہ سرد مہری اور نفرت مہروشہ کو بہت تکلیف دیتی تھی۔۔وہ انہیں دل سے ماں مانتی تھی۔۔

اس کے یہاں آنے پر انہوں نے جس طرح سے اسے سنبھالا تھا۔۔۔وہ بھول نہیں سکتی تھی وہ۔۔۔

وہ انہیں ماں مانتی تھی۔۔۔اور ماں کی یہ بے رخی اور ناراضگی اس سے برداشت نہیں ہو رہی تھی۔۔۔

وہ اس وقت بہت زیادہ تکلیف میں تھی۔۔۔اس کی تکلیف اس کی جھیل سی گہری آنکھوں میں واضح دکھائی دیتی تھی۔۔موسی تو ارشان کے کمرے میں مکمل طور پر شفٹ ہو جانے پر بہت خوش نظر آرہا تھا۔۔۔

ناشتہ ختم کرنے کے بعد وہ اس کی گردن میں بازو ڈالے اس سے نئ فرمائشیں کر رہا تھا۔۔۔جبکہ مہروشہ کا خوف اور گھبراہٹ کے مارے برا حال تھا۔۔۔۔

وہ جس انسان کی نظریں چند پل کے لیے برداشت نہیں کر سکتی تھی اس کے ساتھ ایک کمرے میں ہونے کا خیال ہی جان نکال رہا تھا۔۔۔۔

سب لوگ آہستہ آہستہ ٹیبل سے اٹھ رہے تھے۔۔۔۔وہ ارشان کی مخالف سمت دو کرسیاں چھوڑ کر بیٹھی تھی۔۔۔

موسیٰ اب منیبہ بیگم کے پاس چلا گیا تھا۔۔وہ اتنا کیوٹ اور سب کا لاڈلا تھا کہ ہر وقت کسی نہ کسی کی بانہوں میں موجود لاڈ اٹھواتا رہتا تھا۔۔

"روم میں آؤ۔۔۔۔"

اس کی جانب دیکھتا دبی مگر سرد ترین آواز میں کہتا وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔۔

مہروشہ نے درزیدہ نگاہوں سے اس کی چوڑی پشت کو تکا تھا۔۔۔اس کے پسینے چھوٹ چکے تھے۔۔۔

"یار بھابھی آپ بیوی ہیں ان کی۔۔۔اتنا کیوں ڈرتی ہیں۔۔۔اتنے خوفناک بھی نہیں ہیں۔۔۔اچھے خاصے ہینڈسم ہیں۔۔۔"

جب سے ارشان واپس آیا تھا۔۔۔اسامہ نے اسے بھابھی کہنا شروع کر دیا تھا۔۔۔جبکہ باقی سب ابھی اسی کشمکش میں تھے کہ وہ مہروشہ کو کس رشتے سے پکاریں۔۔۔

ان سب کو ہی مبشرہ سے لگاؤ تھا۔۔۔ مگر ایک دو بار انہوں نے مبشرہ کو مہروشہ سے برا برتاؤ کرتے دیکھا تھا۔۔۔ اسی وجہ سے ان کا جھکاؤ بھی اب مہروشہ کی جانب ہونے لگا تھا۔۔۔۔

مگر وہ اس بات سے بھی انکاری نہیں کر سکتے تھے کہ زیادتی تو مبشرہ کے ساتھ بھی ہوئی تھی۔۔۔ اس کے لیے اپنی جگہ پر کسی اور کو دیکھنا اذیت ناک ہی تھا۔۔۔

کہیں نہ کہیں وہ انہیں اس معاملے میں حق بجانب بھی لگتی تھی۔۔۔۔ مگر مہروشہ کی معصومیت دیکھ کر اس پر لگے الزامات کا یقین بھی نہیں آتا تھا کسی کو۔۔۔

یہی وجہ تھی کہ گھر کے سبھی افراد اس معاملے میں الجھے ہوئے تھے۔۔۔مگر اب وہ یہ چاہتے تھے کہ مبشرہ موو آن کر جائے۔۔۔ اور مہروشہ ارشان بھی اپنا رشتہ سدھار لیں۔۔۔۔

ان سب کو پہلے دن سے مبشرہ کا ارشان پر حد سے زیادہ دھونس جمانا بھی پسند نہیں تھی۔۔۔جو وہ ابھی بھی کر رہی تھی۔۔

یہ جانتے ہوئے بھی کہ وہ اب وہ ایک عدد بے بیوی کا شوہر اور بچے کا باپ تھا۔۔۔

"مجھے ڈر لگ رہا ہے ان سے میں کیا کروں۔۔۔۔؟؟ مجھے تو پتا بھی نہیں تھا موسیٰ ایسی کوئی بات کرے گا۔۔۔۔"

مہروشہ کی روہانسی صورت دیکھ وہ چاروں اپنی مسکراہٹ نہیں روک پائے تھے۔۔۔

وہ بچاری باپ اور بیٹے کے بیچ پھنس چکی تھی۔۔۔

"اس گھر میں آپ کو اب ان سے بچانے والا کوئی نہیں ہے۔۔۔ ارشان بھائی صرف بابا جان کی بات سنتے ہیں۔۔۔ لیکن ابھی ان سے بھی سخت ناراض ہیں۔۔۔ تو اسی خاطر اب آپ کو جانا تو پڑے گا ہی۔۔۔"

وہ سب اس کی گھبراہٹ کو دیکھتے اسے حوصلہ دیتے اوپر بھیج چکے تھے۔۔۔

اس نے ہولے سے دروازہ ناک کیا تھا۔۔۔ جس کے جواب میں اس کی گھمبیر بھاری آواز سنتے اس کی سانسوں کی رفتار مزید تیز ہوئی تھی۔۔۔

اس نے سوکھتے لبوں پر زبان پھیرتے روم میں قدم رکھا تھا۔۔۔

وہ سامنے ہی صوفے پر بیٹھا نظر آیا تھا۔۔اس کے ہاتھ میں نیوز پیپر تھا۔۔۔

وہ اچھا خاصہ فاصلہ برقرار رکھتی رک چکی تھی۔۔۔اس کی نظریں بالکل جھکی ہوئی تھیں۔۔۔

مجرموں کی طرح ہاتھ باندھے کھڑی وہ ارشان آفندی کی توجہ اپنی جانب کھینچ چکی تھی۔۔۔

موسیٰ نے آج سب کے سامنے جو بات کہی تھی۔۔اس کے بعد سے وہ اچھا خاصا تپا ہوا تھا۔۔۔

اس چھوٹے سے بچے کے دماغ میں ایسی بات کیسے آسکتی تھی۔۔یقیناً یہ اس لڑکی کے ہی کام تھے۔۔۔

وہ اپنی جگہ سے اٹھتا اس کے مقابل آن کھڑا ہوا تھا۔۔مہروشہ الٹے قدموں پیچھے کی جانب گئی تھی۔۔۔

اس کی یہ حرکت ارشان کے مزاج پر سخت گراں گزری تھی۔۔۔

یہ لڑکی اکثر ایسے بی ہیو کرتی تھی جیسے وہ کوئی اچھوت شے ہو۔۔۔۔

ارشان نے ہاتھ بڑھایا تھا اور اس کی کمر میں بازو حمائل کرتا اسے

ایک جھٹکے سے اپنے قریب تر کر گیا تھا۔۔۔

وہ سیدھی اس کے سینے سے جا ٹکرائی تھی۔۔اس کا دل ایک پل کے

لیے دھڑکنا بھول چکا تھا۔۔۔۔

اس کی گھنیری پلکیں بے یقینی کے عالم میں اس کی جانب اٹھی

تھیں۔۔۔وہ پوری طرح سے اس کے آہنی حصار میں تھی۔۔۔

ارشان بھی یک ٹک اس کی جانب تکے جا رہا تھا۔۔۔اسے خود بھی انداز نہیں تھا کہ کس احساس کی تحت وہ اسے اتنے قریب کر گیا تھا۔۔۔

"میرے بیٹے کو کیا سبق پڑھا رہی ہو تم۔۔۔اسے میرے خلاف کرنا چاہتی ہو۔۔۔یا اس کو مہرا بنا کر مجھ تک پہنچنا چاہتی ہو۔۔۔تمہارا آخر مقصد ہے کیا۔۔۔اس معصوم صورت کے پیچھے اب پھر کونسا کھیل کھیلا جا رہا ہے۔۔۔"

ارشان نے اس کی ٹھوڑی کی ملائمت کو اپنے پوروں پر محسوس کرتے اگلے ہی پل اپنی گرفت اس کے جبڑے پر سخت کر دی تھی۔۔۔

مہروشہ کے لبوں سے تکلیف کے مارے سسکی بر آمد ہوئی تھی۔۔

"مم میں ایسا کچھ نہیں کر رہی۔۔۔میرا کوئی مقصد نہیں ہے۔۔۔"

اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔۔جو دیکھ ارشان کے چہرے کے تاثرات مزید سنگین ہوئے تھے۔۔۔

"میری ایک بات یاد رکھنا۔۔۔پہلے جو کچھ بھی ہوا تب تمہیں اپنے باپ کی زمہ داری سمجھ کر کچھ نہیں کہا۔۔۔مگر اب زبردستی کی سہی

مگر تم ارشان آفندی کی عزت بن چکی ہو۔۔۔اب اگر کسی بھی طرح کی کوئی فضول حرکت ہوئی تو چھوڑوں گا نہیں میں تمہیں۔۔۔۔"

ارشان آفندی کی بات پر وہ تڑپ اٹھی تھی۔۔۔

کیا وہ بھی اس بدکردار سمجھنے لگا تھا۔۔۔وہی تو ایک تھا جس نے اس پر بھروسہ کیا تھا۔۔۔

"مم میں بدکردار نہیں تھی۔۔۔وہ سب جھوٹ تھا۔۔۔"

ارشان جو اسے اپنے حصار سے آزاد کرتا دور ہو رہا تھا۔۔۔وہ ایک دم سے اس کے سامنے آئی تھی۔۔۔

ارشان کے حیرت بھرے انداز میں نگاہیں اٹھا کر اسکی جانب دیکھا تھا۔۔۔وہ جو اس کی دی ہر سزا اور کڑوا لہجہ برداشت کر رہی تھی۔۔۔۔اتنی سی بات پر اس کی یہ تڑپ ارشان کو حیران کر گئی تھی۔۔۔

اس کے انداز میں عجیب سی تڑپ تھی۔۔۔وہی تڑپ جو اس رات بھی تھی۔۔۔اس کی سسکیوں میں ایک ہی بات تھی کہ وہ بد کردار نہیں ہے۔۔۔

ارشان آفندی کی نظریں اس معصوم چہرے سے ہٹنے سے انکاری ہوئی تھیں اس لمحے۔۔۔۔

"میں نے ایسا کب کہا کہ تم بد کردار ہو۔۔۔۔۔"

نجانے اسے کیا ہوا تھا کہ وہ ہاتھ بڑھاتا اس کے چہرے سے بہتے آنسوؤں کو اپنے پوروں پر چن گیا تھا۔۔

اس کی بات پر ان جھیل سی گہری سیاہ آنکھوں کی اذیت کچھ کم ہوئی تھی۔۔۔جو بات ارشان آفندی نے بھی نوٹ کی تھی۔۔۔وہ آگے ہوا تھا اور اس کی کلائی اس کی پشت پر باندھتا اسے خود سے قریب تر کر گیا تھا۔۔۔۔

"مگر تم نے تو مجھے پوری دنیا کے سامنے رسوا کر دیا نا۔۔۔بد کردار کہلا کر۔۔۔۔اس کا حساب کون دے گا۔۔۔۔"

ارشان کا چہرا اس کے بہت قریب تھا۔۔۔اس کے اعنابی ہونٹ مہروشہ کے گلابی ہونٹوں کو چھو رہے تھے۔۔۔

مہروشہ کے سینے میں دھڑکنوں کا طوفان آن ٹھہرا تھا۔۔۔مگر وہ دور نہیں ہوئی تھی۔۔

آج اتنے عرصے بعد تو وہ ستمگر اس طرح اس کے قریب آیا تھا۔۔۔

اس کا پورا وجود لرز رہا تھا۔۔

مگر وہ ایک انچ بھی پیچھے نہیں ہٹی تھی۔۔۔

اس شخص کی جان لیوا قربت اس کے اوپر اثر انداز ہو رہی تھی۔۔۔

اس کا دہکتا لمس اور اس کے وجود سے اٹھتی مسحور کن مہک اس دن میں اسے بے بس کر گئی تھی۔۔۔

مہروشہ کی گہری ہوتی سانسیں ارشان کی سانسوں سے ٹکرا رہی تھی۔۔۔۔

ایک پل کے لیے ارشان آفندی کا بھی خود پر سے اختیار ختم ہوا تھا۔۔۔۔

اس کے چہرے سے اپنا چہرا ٹکراتا وہ اس کی ملائمت کو محسوس کرتا خود کو بہکنے سے نہیں روک پایا تھا۔۔۔

اس لڑکی کا معصوم حسن اس کے اندر عجیب سی تڑپ اور تشنگی بھر دیتا تھا۔۔اسے چھونے، محسوس کرنے، اپنا حق استعمال کر کے اس کے حسن کو سراہنے کو اکثر دل مچلتا تھا۔۔

اس کے آنسو دیکھ دل کے ایک کونے میں لاوا سا بھڑک اٹھتا تھا۔۔

وہ اپنی کیفیت پر سب زچ ہونے لگا تھا۔۔۔یہ لڑکی اس کی مجرم تھی۔۔۔مگر وہ اس سے نفرت کیوں نہیں کر پا رہا تھا۔۔۔

"میری بات پر کسی نے یقین نہیں کیا تھا۔۔۔بابا جان کو بھی پتا ہے آپ ایسے نہیں ہیں۔۔۔۔وہاں کسی نے میری بات نہیں مانی تھی۔۔

اور میں نے سب گھر والوں کے سامنے اپنی غلطی مان بھی لی تھی۔۔۔سب کو بتا دیا تھا کہ آپ ایسے نہیں ہیں۔۔۔"

مہروشہ روتے ہوئے اسے بتا رہی تھی۔۔۔اس کا چہرا آنسوؤں سے بھیگ چکا تھا۔۔۔

"میرے بابا کو اگر مجھ پر بھروسہ ہوتا تو وہ میرا نکاح اس وقت تم سے ہرگز نہ کرواتے۔۔۔کس کو بے وقوف بنا رہی ہو۔۔۔آج تک بات نہیں کی انہوں نے مجھ سے۔۔۔۔"

ارشان آفندی کی تڑپ بھی کم نہیں تھی۔۔۔اس کی گرم سانسیں مہروشہ کا چہرا جھلسا رہی تھیں۔۔۔

اس کے ہلتے لب ان گداز لبوں سے ٹکرا رہے تھے۔۔۔۔ ایک عجیب سا احساس تھا جو ارشان آفندی کے رگ وپے میں سرایت کر گیا تھا۔۔وہ جس طرح سے اتنے وقت سے اس سے گریز برت رہی تھی اسے وہ چیز عجیب سے احساس سے دوچار کر رہی تھی۔۔۔

کب سے خود کو روکتے اب اس کمزور لمحے کی زد میں اس کا ضبط ٹوٹا تھا۔۔۔

نجانے اسے اچانک سے کیا ہوا تھا۔۔۔

ارشان آفندی جھکا تھا اور ان نازک پنکھڑیوں پر اپنا غصہ نکال گیا تھا۔۔۔مہروشہ اس جارحانہ کاروائی کے لیے بالکل بھی تیار نہیں تھی۔۔۔۔وہ کانپ کر رہ گئی تھی۔۔۔

اس کی آنکھوں کی پتلیاں اس لمحے سکڑ گئی تھیں۔۔۔۔وہ تھر تھر کانپتا نازک وجود اس وقت پوری طرح سے ارشان کے حصار میں مقید تھا۔۔۔۔اسکی سانسیں اس ستمگر کی قید میں تھیں۔۔۔۔

اسے لگا تھا اس کی سانسیں تھم جائیں گی۔۔۔۔دل اتنی شدت سے دھڑک رہا تھا جیسے ابھی پسلیاں توڑ کر باہر آن ٹھہرے گا۔۔۔اس

شخص کی مسحور کن مہک اس کے اعصاب کو اپنے حصار میں جکڑ چکی تھی۔۔۔

وہ اس وقت پوری طرح سے اس شخص کے رحم و کرم پر تھی۔۔۔

جب اسی لمحے دروازے پر دستک ہوئی تھی۔۔۔۔

باہر سے آتی موسی کی آواز پر وہ دونوں ہی ہوش میں آئے تھے۔۔۔

ارشان نے اسے ایک جھٹکے سے خود سے جدا کیا تھا۔۔۔۔

مہروشہ لڑکھڑاتی پیچھے پڑے صوفے پر ڈھے گئی تھی۔۔۔جبکہ وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔

یہ اچانک کونسا لمحہ ان کے بیچ آ گیا تھا۔۔۔ارشان کی آنکھیں لہو ٹپکا رہی تھیں۔۔

باہر کھڑے موسی نے اسے پکارا تھا۔۔۔

مگر وہ اس کی پیشانی چومتا بنا اس کی کسی بھی بات کا جواب دیئے وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔

منیبہ بیگم نے اسکی جانب دیکھا تھا۔۔۔اور ایک نظر کھلے دروازے سے نظر آتی مہروشہ کو۔۔۔جو چہرا جھکائے رخ موڑے بیٹھی تھی۔۔۔وہ بنا کچھ بولے موسیٰ کو اٹھائے وہاں سے پلٹ گئی تھیں۔۔۔

"آپ کو جب مجھے ساتھ رکھنا ہی نہیں ہے تو مجھے اپنا عادی بنانے کے کوشش کیوں کر رہے ہیں۔۔۔ آپ کے لیے یہ غصے میں مجھے اذیت دینے کی خاطر دی جانے والی ایک چھوٹی سی سزا ہے۔۔۔ مگر میرے لیے آپ کا لمس کیا معنی رکھتا ہے آپ کو انداز بھی نہیں ہے۔۔۔"

مہروشہ کی آنکھوں سے لڑیوں کی طرح آنسو بہہ رہے تھے۔۔۔ جبکہ چہرے کی رنگت ناقابلِ یقین حد تک سرخ ہو چکی تھی۔۔۔

دھڑکنوں کو کسی طور چین نہیں مل رہا تھا۔۔۔

دل میں اس شخص کے لمس کی تشنگی کا احساس کئی گنا بڑھ گیا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"یار یہ ارشان سر کتنے ہینڈسم ہیں۔۔۔جب بھی وزٹ پر آتے ہیں میری تو نظریں ہی نہیں ہٹتی ان سے۔۔۔کیا شاندار پرسنلٹی ہے ان کی۔۔۔"

مہروشہ ابھی آکر بیٹھی ہی تھی جب اسے اپنی ساتھی کولیگ ڈاکٹر صدف اس دشمن جاں کا ذکر کرتی ٹھنڈی آہیں بھرتی نظر آئی تھی۔۔۔باقی سب بھی اس کا ساتھ دے رہی تھیں۔۔

مہروشہ نے بنا کچھ بولے اپنی فائل نکال لی تھی۔۔۔اور اس پر جھک چکی تھی۔۔۔

"تم لوگوں کی دال وہاں نہیں گل سکتی لڑکیوں۔۔۔۔۔یہ ہینڈسم بندے پہلے سے بک ہوتے ہیں۔۔۔میں نے سنا ہے ان کا ایک عدد بیٹا بھی ہے۔۔۔"

ڈاکٹر فوزیہ نے ان کی باتوں پر مسکراتے ان کے پاس آن بیٹھی تھیں۔۔۔وہ میرڈ تھی اور ایج میں بھی سینئر تھی۔۔۔

"کیا بیٹا۔۔۔۔؟؟ مگر ڈاکٹر مبشرہ کا تو کہنا ہے کہ وہ ان کے فیانسی ہیں اور بہت جلد ان کی شادی ہونے والی ہے۔۔۔جس طرح سے وہ ان کے ساتھ چپکی رہتی ہیں وہ دیکھ کر بھی یہی لگتا ہے۔۔۔"

ماریہ کی بات پر مہروشہ نے بے چینی سے پہلو بدلہ تھا۔۔۔جیسے دل پر کسی نے جلتا ہوا کوئلہ رکھ دیا ہو۔۔۔۔

"تو اس کا مطلب وہ پہلے سے میرڈ ہیں۔۔۔پھر ان کی فرسٹ وائف کہاں ہے۔۔۔؟؟"

صدف کی ایکسائٹمنٹ اب بھی ویسی ہی تھی۔۔۔وہ کچھ زیادہ ہی گرویدہ تھی۔۔۔باقی بھی کچھ کا یہی حال تھا۔۔۔

جبکہ سنیئرز ڈاکٹر میں بھی ارشان آفندی کا ایک کریز تھا۔۔۔

دور دور سے لوگ اس سے علاج کروانے آتے تھے۔۔۔اس کے نام کی وجہ سے اس ہاسپٹل کو بھی بہت پذیرائی مل رہی تھی۔۔۔

"کیا پتا فرسٹ وائف کو چھوڑ دیا ہو یا پھر وہ اس دنیا میں نہ ہو۔۔۔ تبھی تو ڈاکٹر مبشرہ اتنی کانفیڈنس کے ساتھ ہر وقت ان کے ساتھ ساتھ نظر آتی ہیں۔۔۔ جبکہ ان کا کارڈیالوجی والے پورشن میں کوئی خاص کام ہوتا بھی نہیں ہے۔۔۔۔"

ڈاکٹر فوزیہ کی بات پر مہروشہ فائل بند کرتی اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔۔ اپنے سامنے اپنے مرنے کے قصے اور اپنے ہی شوہر کی دوسری شادی کی باتیں وہ مزید نہیں سن سکتی تھی۔۔۔۔

"مہروشہ تمہیں کیا ہوا۔۔۔؟؟ آج اتنی چپ چپ کیوں ہو۔۔۔؟؟"

صدف نے اسے بالکل گم صُم دیکھ پوچھا تھا۔۔۔مگر مہروشہ کو سب سے زیادہ غصہ اسی پر آرہا تھا وہ بنا کسی کو کوئی جواب دیئے وہاں سے نکل گئی تھی۔۔

ان سب نے حیرت سے ایک دوسرے کو دیکھا تھا۔۔مہروشہ کو پہلی بار انہوں نے اس طرح غصے میں دیکھا تھا۔۔

"اس کو کیا ہو گیا۔۔۔لگتا ہے یہ بھی ہماری طرح ڈاکٹر ارشان کی شیدائی ہے۔۔۔اور ان کی شادی کی خبر اسے بھی برداشت نہیں ہوئی۔۔۔"

صدف کے مسکرا کر کہنے پر وہ سب بھی اپنی ہنسی نہیں روک پائی تھیں۔۔۔ان کی آپس میں بہت اچھی بنتی تھی۔۔۔

ڈیوٹی کے درمیان فارغ وقت میں وہ ایسے ہی چٹکلے چھوڑتی رہتی تھیں۔۔۔

"مہروشہ۔۔۔۔"

وہ اپنے معمول کے راؤنڈ کے مطابق وارڈ کی جانب بڑھ رہی تھی جب احمر کی آواز پر اس کے قدم ایک لمحے کے لیے رک سے گئے تھے۔۔۔مگر اگلے ہی پل وہ چہرے پر سنجیدگی بھرے تاثرات سجائے آگے بڑھ گئی تھی۔۔۔۔

"مہروشہ پلیز ایک بار میری بات سن لیں۔۔۔۔"

احمر کے لہجے میں پہلے جیسی تڑپ تھی۔۔۔وہ آگے ہوتا اس کے راستے میں آن کھڑا ہوا تھا۔۔۔

"میرے راؤنڈ کا وقت ہے۔۔۔پیشنٹس ویٹ کر رہے ہونگے میرا راستہ چھوڑیں۔۔۔۔"

اب تک یہ شخص جگہ جگہ اسے ایسے ہی روک کر اس کی کردار پر جو انگلیاں اٹھا چکا تھا۔۔۔

جو جو گھٹیا الفاظ بول چکا تھا وہ اس کی جانب دیکھنا بھی نہیں چاہتی تھی۔۔۔

"آپ پہلے وعدہ کریں کہ آپ مجھے اپنا وقت دیں گی۔۔۔۔"

احمر بضد تھا۔۔۔جبکہ اس کی بات پر مہروشہ نے جھٹکے سے سر اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔

"کیا ہو رہا ہے۔۔۔۔؟؟"

ااس سے پہلے کی وہ اسے کوئی جواب دیتی وہاں سے گزرتے ارشان آفندی کی نظریں ان دونوں پر پڑ چکی تھیں۔۔احمر اس کے کافی قریب کھڑا تھا۔۔۔جو بات اس وقت ارشان کے ماتھے پر شکنوں کا جال بن گئی تھی۔۔۔

اس نے کڑے تیوروں سے ان دونوں کو گھورا تھا۔۔۔

مہروشہ کی سانسیں تو اس کی آواز سن کر ہی اٹک چکی تھیں۔۔۔بنا مڑ کر دیکھے تیزی سے وہ اندر کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔آج صبح جو کچھ ہوا تھا وہ اس کا سامنا کرنے سے کترا رہی تھی۔۔۔

جبکہ ارشان کے ساتھ کھڑی مبشرہ نے بہت غور سے یہ منظر دیکھا تھا۔۔۔اس کی کل سے نیندیں اڑی ہوئی تھیں۔۔۔اسے ڈر تھا کہ کہیں احمر اس کا پول نہ کھول دے سب کے سامنے۔۔۔۔

مگر اس کا بھائی اتنا بے وقوف بھی نہیں تھا جتنا وہ سمجھ رہی تھی۔۔۔ اس نے کسی کو کچھ بھی نہیں بتایا تھا۔۔۔

کیونکہ اگر یہ سچ سامنے اجاتا تو ارشان کبھی مہروشہ کو طلاق نہ دیتا اور نہ مبشرہ سے شادی کرتا۔۔۔احمر قریشی جو اب بھی مہروشہ سے محبت کا دعوے دار تھا وہ یہاں خود غرضی دیکھا گیا تھا۔۔۔

وہ اب کسی بھی قیمت پر اس لڑکی کو حاصل کرنا چاہتا تھا۔۔۔اس کی آنکھوں میں محبت کے رنگ بھرنا چاہتا تھا۔۔۔اس کا معصوم چہرا جس سے نجانے کب سے بھولی بسری مسکان تک نہیں آئی تھی اس پر خوشیاں بکھیرنا چاہتا تھا۔۔۔

"ان کی ڈیوٹی کا ٹائم ایک ہی ہے۔۔۔یہ تو روز اسی طرح بات کرتے نظر آتے ہیں۔۔۔پتا نہیں یہ لڑکی چاہتی کیا ہے۔۔۔ویسے جو

لڑکیاں ایک بار غلط لائن پر نکل پڑیں وہ واپس سدھر نہیں سکتیں۔۔۔ مگر میرے بھائی جیسے لڑکے جو ان کی محبتوں میں پڑ کر اپنا سب کچھ قربان کرنے کو تیار ہو جاتے ہیں۔۔۔۔

احمر اب بھی خود کو اس سے محبت کرنے سے روک نہیں پا رہا۔۔۔ وہ مہروشہ سے شادی کرنا۔۔۔۔"

مبشرہ ارشان کو اس لڑکی کے خلاف کر دینا چاہتی تھی۔۔۔ ارشان کی نظریں خود کو پوری طرح سے اگنور کر کے جاتی مہروشہ پر تھیں۔۔۔ مگر جیسے ہی اس کی توجہ مبشرہ کی باتوں پر گئی وہ اسے وہیں ٹوک گیا تھا۔۔۔

"مبشرہ بولنے سے پہلے سوچ لیا کرو۔۔۔کیا ہو گیا ہے تمہیں۔۔۔؟؟

تم میرے ہی سامنے میری بیوی کے بارے میں کیا بول رہی ہو۔۔۔

احمر کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔۔۔وہ میرے نکاح میں ہے۔۔

اسے کسی بھی اور مرد کے ساتھ جوڑنے کی کوشش بھی مت

کرنا۔۔۔۔"

ارشان اپنی بات کہتا احمر کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔جو ابھی بھی وہیں

کھڑا دروازے سے اندر جھانک رہا تھا۔۔۔

جہاں مہروشہ مریضوں کو چیک کر رہی تھی۔۔۔

"آئندہ تم مجھے میری بیوی کے آس پاس بھی نظر نہ آؤ۔۔۔

انڈر سٹینڈ۔۔۔؟؟؟"

ارشان نے انتہائی سخت الفاظ میں اسے وارن کیا تھا۔۔۔

"بیوی۔۔۔تم مانتے ہو اسے اپنی بیوی۔۔۔۔؟؟"

احمر نے طنزیہ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"تمہیں اس سے کوئی مطلب نہیں ہونا چاہیے۔۔۔۔؟؟ یہ میرا اور

اسکا پرسنل میٹر ہے۔۔۔۔"

ارشان اس کی ڈھیٹائی پر دبی دبی آواز میں غرایا تھا۔۔۔

"پرسنل میٹر۔۔۔۔ کبھی اپنی بیوی کو غور سے دیکھا بھی ہے۔۔اس کی سوجی آنکھیں،زندگی کے رنگوں سے عاری اداس اور غمگین چہرا۔۔۔"

احمر کی بات پر ارشان کے تاثرات مزید غضبناک ہوئے تھے۔۔ جبکہ مبشرہ تیزی سے ان کے قریب آئی تھی۔۔۔

اندر کھڑی مہروشہ کی نظر بھی ان پر پڑ چکی تھی۔۔

"بکواس بند کرواپنی۔۔۔۔ تمہیں کس نے اجازت دی ہے میری بیوی کے بارے میں ایسے بات کرنے کی۔۔۔۔"

ارشان دبی دبی آواز میں دھاڑا تھا۔۔۔مہروشہ بھی تیزی سے باہر آئی تھی۔۔۔

یہ ایریازرارش والا تھا۔۔۔اس لیے آس پاس سے گزرتی نرسیں اور باقی لوگ بھی ان کی جانب متوجہ ہو چکے تھے۔۔

"بیوی۔۔۔۔؟؟ یہ حال کیا ہے تم نے اپنی بیوی کا۔۔۔یاد بھی ہے کہ آخری بار کب مسکرائی تھی وہ۔۔۔اسے زبردستی تم سے باندھا گیا تھا۔۔۔میں چاہتا ہوں تم اسے چھوڑ دو۔۔۔میں بہت محبت کرتا ہوں اس سے۔۔۔اسے اپنانے۔۔۔۔"

احمر کی بات ابھی مکمل بھی نہیں ہوئی تھی جب ارشان کی جانب سے پڑنے والا بھاری مکے سے پیچھے کی جانب گرا گیا تھا۔۔

مبشرہ کے لبوں سے مارے خوف کے چیخ نکلی تھی۔۔۔۔مہروشہ تو اپنی جگہ پتھر کی ہوئی کھڑی تھی۔اس کا دل خوف سے لرزنے لگا تھا۔۔۔

احمر اب تک اس کے سامنے کیا کیا بکواس کرتا آیا تھا اور اب کیا کہہ رہا تھا۔۔

یہ دونوں بہن بھائی اسے اس شخص کی زندگی سے نکال کر ہی ماننے والے تھے۔۔

"تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی میری بیوی کے حوالے سے ایسی بکواس کرنے کی۔۔۔بے غیرت انسان۔۔۔۔"

ارشان کا غصہ ساتویں آسمان پر پہنچ چکا تھا۔۔۔سب لوگ وہاں اکٹھے ہونے لگے تھے۔۔۔

ان کی لڑائی کی وجہ تو کسی کو سمجھ نہیں آئی تھی۔۔۔مگر ارشان کی آنکھوں میں احمر کے لیے اتنی غضبناکی دیکھ وہ حیران رہ گئے تھے۔۔۔کیونکہ ان دونوں کی دوستی سے وہ سب واقف تھے۔۔

"ارشان پلیز ریلیکس۔۔۔۔"

مبشرہ نے ارشان کو روکنا چاہا تھا۔۔۔جو ایک کے بعد دوسرا جھانپڑ اسے رسید کر چکا تھا۔۔۔

"سمجھالو اسے آئندہ اگر ایسی بکواس کی تو میں اس کی گردن دبوچ دوں گا۔۔۔۔"

اگر یہ ہاسپٹل نہ ہوتا اور اسے پیشنٹس کے ڈسٹرب ہونے کا خیال نہ ہوتا تو وہ اس شخص کو آج بخشنے نہیں والا تھا کسی بھی قیمت پر۔۔۔

مہروشہ ساکت کھڑی ارشان کی یہ غضبناکی دیکھ رہی تھی۔۔۔

ارشان کا اپنا ہاتھ بھی زخمی ہو چکا تھا۔۔۔جبکہ احمر کی آنکھ اور ہونٹ کے قریب بڑے بڑے نیل پڑ چکے تھے۔۔۔

وہ مبشرہ سے اپنا ہاتھ چھڑواتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔

مبشرہ نے پلٹ کر نفرت بھری نگاہوں سے مہروشہ کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔

"اب تم نے یہ نیا کام شروع کر دیا نا دوستوں کو آپس میں لڑوانے کا۔۔۔ کتنی چالباز عورت ہو تم۔۔۔شرم نہیں آتی تمہیں۔۔۔۔"

مبشرہ اس کے اس قریب آتے اس پر اپنی نفرت انڈیلتی وہاں سے ہٹ گئی تھی۔۔۔ جبکہ مہروشہ ابھی تک اسی شاک میں تھی کہ ارشان کا اتنا شدیدری ایکشن کیسے آیا تھا۔۔۔

سب لوگ وہاں سے ہٹ چکے تھے۔۔۔۔ آپس میں چہ میگوئیاں ہو رہی تھیں کہ آخر اس لڑائی کی وجہ کیا ہے۔۔۔

ارشان کا ایسا غصہ کبھی کسی نے نہیں دیکھا تھا۔۔۔

مہروشہ کی نظروں کے سامنے بار بار ارشان کا زخمی ہاتھ آ رہا تھا۔۔۔۔

وہ اپنے اندر ہمت مجتمع کرتی میڈیکل باکس لیے اس کے آفس کی جانب بڑھی تھی۔۔۔ اس کے ہاتھ خوف اور گھبراہٹ سے لرز رہے تھے۔۔۔ یقیناً وہ بہت زیادہ غصے میں ہو گا اب بھی۔۔۔

مگر جیسے ہی اس نے ارشان کے آفس کی آدھ کھلے دروازے سے اندر جھانکا سامنے کا منظر دیکھ اس کا دل بوجھل ہوا تھا۔۔۔دل کی بے چینی مزید بڑھ گئی تھی۔۔۔۔

مبشرہ اس کے بے پناہ قریب صوفے پر بیٹھی اس کے ہاتھ کی بینڈیج کر رہی تھی۔۔

مہروشہ کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔جسے سختی سے رگڑتی وہ وہاں سے واپس پلٹ آئی تھی۔۔۔

اس بات سے انجان کہ اس کا پلو ڈارک براؤن نگاہوں میں آچکا تھا۔۔۔

"ارشان میں احمر کے حق میں نہیں بول رہی۔۔۔ مگر تم اچھے سے جانتے ہو احمر کو وہ ایسا نہیں ہے۔۔۔ تمہاری جانب سے نظر انداز کیے جانے کی وجہ سے مہروشہ کا جھکاؤ اب اس کی جانب ہو گیا ہے۔۔۔ یہ سب کچھ مہروشہ ہی سیکھا رہی ہے اسے۔۔۔"

مبشرہ اس کے ہاتھ کی بینڈیج کرتی پھر سے اس کے اندر مہروشہ کے حوالے سے زہر بھر رہی تھی۔۔۔

ارشان آفندی اسے مہروشہ سے زیادہ اہمیت دیتا تھا۔۔۔ جس کا وہ بھرپور فایدہ اٹھا رہی تھی۔۔۔

"احمر کوئی دودھ پیتا بچا تو نہیں ہے جو اس کی باتوں میں آجائے گا۔۔۔جو وہ کہے گی وہ بولے گا۔۔۔وہ میرے نکاح میں ہے۔۔۔ میرا اس سے کیا تعلق ہے اس پر انگلی اٹھانے کی اجازت میں کسی کو بھی نہیں دوں گا۔۔۔ سمجھا دینا یہ بات اپنے بھائی کو ورنہ پھر جب میں نے اپنا طریقہ اپنایا تو برداشت نہیں کر پائے گا وہ۔۔۔۔"

ارشان کی بات پر مبشرہ نے اس کے خوبرو چہرے کی جانب دیکھا تھا۔۔۔اس کے تاثرات غصے سے تنے ہوئے تھے۔۔۔ مبشرہ اس کی بینڈیج کرتی اس کے مزید قریب ہوتے اس کے سینے پر ہاتھ رکھ گئی تھی۔۔۔

جب اسی پل ارشان کی نظر دروازے کی جانب اٹھتی وہاں سے پلٹتی مہروشہ کو دیکھ چکی تھی۔۔۔

دل میں ایک عجیب سے احساس نے انگڑائی لی تھی۔۔۔جیسے اس لڑکی کا یوں خاموشی سے پلٹ جانا اچھا نہ لگا ہو۔۔

اس نے نگاہیں موڑ کر مبشرہ کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

جو آنکھوں میں آنسو بھرے اس کے سامنے اپنی اذیت بیان کر رہی تھی۔۔۔

"تم صرف اس کے بارے میں سوچ رہے ہو۔۔۔میری تکلیف کا احساس بھی نہیں ہے تمہیں۔۔۔کتنا وقت تمہارے بغیر گزارہ ہے

میں نے تڑپتے ہوئے۔۔۔ نہیں دیکھ سکتی میں تمہیں اس لڑکی کے ساتھ۔۔۔ تم ہمیشہ سے میرے تھے اور میرے ہی رہو گے۔۔۔ یہ لڑکی تمہیں مجھ سے نہیں چھین سکتی۔۔۔ سنا تم نے۔۔۔

مجھے جاننا ہے ہم کب شادی کر رہے ہیں۔۔۔۔"

مبشرہ اس کے سینے پر سر رکھتی پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔۔۔

ارشان نے مٹھیاں بھینچتے اپنی آنکھیں سختی سے میچ لی تھیں۔۔ وہ کس کشمکش میں پھنس چکا تھا۔۔۔ اس نے پچھلے تین سالوں میں مبشرہ سے بہت کم رابطہ رکھا تھا۔۔۔ اس کے بہت بار پوچھنے پر اسے شادی کی امید بھی نہیں دلائی تھی۔۔۔۔

مگر وہ اس کی دیوانگی سے بھی واقف تھا۔۔۔وہ اسکی محبت میں پاگل تھی۔۔۔اگر وہ اس سے شادی نہ کرتا تو اس نے اپنے آپ کو ضرور نقصان پہنچانا تھا۔۔۔وہ سہہ نہ پاتی۔۔۔

شادی نہ کرنے کا جواز بھی تو نہیں تھا۔۔۔کمٹمنٹ تو اس کی مہروشہ سے بھی کوئی نہیں تھی۔۔۔

مگر ایسا کیا تھا جو اسے روک رہا تھا۔۔۔

"ریلیکس۔۔۔"

ارشان نے اس کے سر پر ہاتھ رکھتے اسے چپ کروانا چاہا تھا۔۔۔

جبکہ دل کا ایک کونا شعلوں کی لپیٹ میں آچکا تھا۔۔۔نگاہیں بار بار

دروازے کی جانب اٹھ رہی تھیں۔۔۔جو جگہ کب سے خالی ہو چکی تھی۔۔۔۔

مبشرہ اس کے دور کرنے پر بھی دور نہیں ہوئی تھی۔۔۔

وہ اس لڑکی کی تکلیف بھی سمجھتا تھا۔۔۔۔یہ زندگی نے اسے کس دوراہے پر لا کھڑا کیا تھا کہ کوئی راہ ہی دکھائی نہیں دے رہی تھی۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"ماما بابا کب آئیں گے۔۔۔۔"

مہروشہ نے اماں بی کے کہنے پر ملازمہ کے ساتھ مل کر موسیٰ کی ساری چیزیں ارشان کے روم میں شفٹ کر دی تھیں۔۔جبکہ اپنے چند

سوٹ ہی اس نے وہاں رکھے تھے۔۔۔کیونکہ وہ جانتی تھی اس کمرے پر اس کا کوئی حق نہیں تھا۔۔

اس پر حق رکھنے والی بہت جلد یہاں آنے والی تھی۔۔

"ابھی تھوڑی دیر تک آجائیں گے۔۔۔"

مبشرہ کچن میں کھڑی بیٹے کی فرمائش پر اسے نوڈلز بنا کر دے رہی تھی۔۔۔اس کا چہرا بالکل سرد و سپاٹ تھا۔۔وہ چاہ کر بھی اپنے تاثرات ٹھیک نہیں رکھ پا رہی تھی۔۔۔

"مبشرہ اور ارشان ایک ساتھ ہی ہیں۔۔۔ابھی بات ہوئی میری اس سے۔۔۔کیا فایدہ تمہارے اس بے تحاشا حسن کا۔۔۔اپنے شوہر کو تو اپنی جانب متوجہ نہیں کر پا رہی تم۔۔۔"

فارینہ کافی بنانے کچن میں آئی تھی جب اس کے چہرے کی جانب دیکھتی طنزیہ لہجے میں بولی تھی۔۔۔مہروشہ نے ہمیشہ کی طرح اسے اگنور ہی کیا تھا۔۔۔اسکی کڑوی کسیلی باتیں مہروشہ کو بہت ہرٹ کرتی تھیں۔۔مگر وہ اس کی کسی بات کا کوئی جواب نہیں دیتی تھی۔۔۔

اس کا دل بہت بڑا تھا۔۔۔وہ اپنے ساتھ کی جانے والی ہر زیادتی اپنے اندر دفن کیے جا رہی تھی۔۔

"ماما بابا آ گئے۔۔۔۔"

موسیٰ ارشان کی لاونج سے آتی آواز سن کر اس جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

فارینہ بھی اس پر ایک استہزایہ نگاہ ڈالتی وہاں سے نکل گی تھی۔۔۔

مہروشہ نے اپنے گالوں پر پھسلتا آنسو صاف کیا تھا۔۔۔اور نوڈلز کی پلیٹ اٹھاتی وہ باہر کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

باہر اس وقت تقریباً سب ہی جمع تھے۔۔۔موسی ارشان کی گود میں چڑھا ہوا تھا۔۔۔جو طلحہ کی کسی بات پر مسکرا رہا تھا۔۔۔باقی سب کے چہروں پر بھی مسکراہٹ بکھری ہوئی تھی۔۔۔

اسے وہاں آتے دیکھ ارشان کی نظریں بھی اس کی جانب اٹھی تھیں۔۔۔۔

جس کی تاثرات بالکل سرد و سپاٹ تھے۔۔۔مگر اس کی سوجی آنکھیں بتا رہی تھیں کہ وہ واپس آنے کے بعد روتی رہی تھی۔۔۔۔

وہاں سب مسکراتے لوگوں کے بیچ اس کے چہرے پر ایسا کوئی تاثر نہیں تھا۔۔۔وہ موسیٰ کے سامنے پلیٹ رکھ کر اسی خاموشی سے واپس پلٹنے لگی تھی جب موسیٰ نے اسے پکارا تھا۔۔۔

"ماما آپ کھلاؤ۔۔۔۔"

موسیٰ کی فرمائش پر اس نے موسیٰ کو اپنے پاس لینے کے لیے ہاتھ بڑھایا تھا۔۔۔مگر ارشان کی گرفت موسی پر مضبوط تھی۔۔۔اس نے موسیٰ کو دور نہیں ہونے دیا تھا۔۔۔

"ماما مجھے یہیں بیٹھ کر کھلاؤ۔۔۔"

باپ کے پاس ہوتے اس کا فرمائشی پروگرام کچھ زیادہ ہی بڑھ جاتا تھا۔۔۔اکیلے میں تو وہ اسے ہینڈل کر لیتی تھی۔۔۔مگر ارشان نے اسے سختی سے منع کر رکھا تھا کہ وہ اس کے بیٹے کو کچھ نہ کہے۔۔۔۔

سب کی نظریں اس وقت ان دونوں ماں بیٹے پر ہی تھیں۔۔۔۔

ارشان کے برابر جگہ خالی تھی۔۔۔جس پر اسے آکر بیٹھنا پڑا تھا۔۔۔مگر اچھا خاصہ فاصلہ برقرار رکھا گیا تھا۔۔۔

اس کی یہ حرکت دیکھتے ارشان نے غیر محسوس طریقے سے موسی کو مزید پیچھے کر دیا تھا۔۔

ارشان نوٹ کر رہا تھا مہروشہ اس کی جانب دیکھنے سے گریزاں تھیں۔۔۔اس پورے وقت میں اس نے ایک بار بھی نگاہیں اٹھا کر اس کی جانب نہیں دیکھا تھا۔۔۔اس کی صورت بتا رہی تھی وہ خود پر بہت ضبط کیے بیٹھی تھی۔۔۔

اس کی آنکھیں آج پہلے سے بھی زیادہ سوجی ہوئی تھیں۔۔۔

اسے ارشان کے قریب ہونا پڑا تھا۔۔۔جس کے بعد وہ موسی کو نوڈلز کھلا پا رہی تھی۔۔

گھر میں اسامہ کی شادی کی باتیں چل رہی تھیں۔۔۔اس وقت سب اسی حوالے سے بات کرنے کے لیے اکٹھے ہوئے تھے۔۔۔

عبداللہ صاحب بھی ان کے بیچ آن بیٹھے تھے۔۔۔

ان دونوں باپ بیٹے کے درمیان سرد مہری اب بھی قائم تھی۔۔۔ دونوں کی جانب سے کسی نے بھی بات کرنے میں پہل نہیں کی تھی۔۔۔

ارشان ناراض تھا۔۔۔اور عبداللہ صاحب کے اسے مخاطب نہ کرنے کے پیچھے کیا ریزن تھا کسی کو سمجھ نہیں آرہی تھی اس کی۔۔۔ ورنہ ان کی جان بستی تھی اپنے بڑے بیٹے میں۔۔۔

"ماشاءاللہ ایک ساتھ کتنے پیارے لگ رہے ہو۔۔ایسے ہی ایک ساتھ رہا کرو۔۔۔"

وہ دونوں جو کھانے کے ٹیبل پر بھی الگ الگ بیٹھتے تھے۔۔۔اس وقت ان وہ اس طرح سے دیکھ سب کی آنکھوں کو یہ منظر بھلا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

منیبہ بیگم نے بھی خاموش نگاہوں سے ان دونوں کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

مہروشہ کی رنگت سرخ ہوئی تھی۔۔۔مگر اس نے نگاہیں اٹھا کر ارشان کی جانب اب بھی نہیں دیکھا تھا۔۔۔

کچھ دیر بعد وہ وہاں سے اٹھ گئی تھی۔۔۔

کھانے کے ٹیبل پر بھی وہ ایسے گم صُم رہی تھی۔۔۔ارشان نے نوٹ کیا تھا کہ اگر وہ کسی کو مخاطب نہیں کرتی تھی تو گھر والے بھی اس سے بات نہیں کرتے تھے۔۔۔وہ ان سب کی دوستی سے واقف تھا۔۔۔۔

مگر اب وہ چاروں الگ بیٹھے نظر آتے تھے۔۔۔ مہروشہ کبھی ان کے ساتھ نہیں ہوتی تھی۔۔

یہ کیسی زندگی گزار رہی تھی یہ لڑکی۔۔۔

وہ سب اس سے اتنے کٹے ہوئے سے کیوں تھے۔۔۔۔

"آنٹی آپ کی چائے۔۔۔"

وہ ڈنر کے بعد منیبہ بیگم کے پاس ہی لاونج میں ان کی گود میں سر رکھے لیٹا تھا جب مہروشہ معمول کی مطابق ان کے پاس آتی انہیں چائے پکڑا گئی تھی۔۔ارشان نے اس ایسے ہی سب گھر والوں کی ضروریات کا خیال رکھتے دیکھا تھا۔۔۔

مگر وہ ایک بات پر ٹھٹھک گیا تھا۔۔۔وہ تو منیبہ بیگم کو ماں کہنا شروع ہو چکی تھی۔۔۔پھر اس کی پکار میں اتنی اجنبیت۔۔۔۔

وہ اس کے جانے کے بعد اپنی ماں سے یہ سوال کر چکا تھا۔۔۔

"اس لڑکی نے اپنی حرکت کی وجہ سے میری محبت کو کھو دیا ہے۔۔۔ تمہیں کیا لگتا ہے تم پر جس طرح سے الزام لگا کر اس نے تمہیں

رسوا کیا۔۔تم اور مبشرہ بچپن سے ایک دوسرے کو پسند کرتے ہو۔۔۔تمہیں الگ کیا اس نے۔۔۔مجھے اندازہ ہی نہیں تھا اس کی نیت ایسی ہے۔۔۔ورنہ میں اسے کبھی اپنے گھر میں رہنے بھی نہ دیتی۔۔۔۔"

منیبہ بیگم کے لہجے میں مہروشہ کے لیے بے پناہ غصہ تھا۔۔۔جبکہ ارشان گہری سانس بھر کر رہ گیا تھا۔۔۔کچھ دیر ان کے پاس بیٹھنے کے بعد وہ اٹھ کر روم میں آیا تھا۔۔

جہاں بیڈ پر اسے موسیٰ بیٹھا اپنے کھیلونوں سے کھیلتا نظر آیا تھا۔۔وہ کہیں نہیں تھی۔۔۔

"کیا کر رہا ہے میرا بیٹا۔۔۔۔؟؟"

ارشان اس کے قریب آن نیم دراز ہوا تھا۔۔۔

"بابا آپ میرے ساتھ کھیلو گے۔۔۔ماما روز کھیلتی ہیں میرے ساتھ۔۔۔ آج پتا نہیں کہاں ہیں۔۔"

اس نے کھیلونے ارشان کے سامنے رکھے تھے۔۔۔اور ساتھ ماں کی شکایت بھی کی تھی۔۔۔

اسے گھر کے سبھی لوگوں سے جتنی بھی اٹینشن کیوں نہ مل جاتی مگر اسے پھر بھی اپنی ماں ہی چاہیے ہوتی تھی۔۔۔وہ مہروشہ کا زرا سا اگنور کرنا برداشت نہیں کرتا تھا۔۔۔۔

"ماما قدر ہیں آپ کی۔۔۔ کھیل کیوں نہیں رہیں آپ کے

ساتھ۔۔۔"

ارشان اس کے ساتھ کھیلتا بے اختیار یہ سوال کر بیٹھا تھا۔۔۔

"وہ غصہ ہیں مجھ پر۔۔۔"

موسیٰ نے منہ بسورتے کہا تھا۔۔۔

"غصہ کیوں ہیں۔۔۔؟؟"

ارشان حیرت زدہ لہجے میں بولا تھا۔۔۔ جبکہ اپنے بیٹے کی آنسوؤں

بھری آنکھیں دیکھ اسے غصہ بھی بہت آیا تھا۔۔۔

"وہ میں نے جھوٹ بولا اس لیے۔۔۔"

وہ اپنی ماں کی ناراضگی پر پریشان تھا۔۔۔اس سے پہلے کہ ارشان کچھ بولتا وہ اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔

سیاہ رنگ کے کھلے پائنچوں والے ٹراؤزر اور گھٹنوں تک آتی شارٹ شرٹ میں ملبوس بالوں کو چٹیا میں مقید کیے وہ دوپٹہ کندھوں پر پھیلائے ہوئے تھی۔۔وہ سادہ سے حلیے میں بھی انتہائی حسین اور پرکشش لگی تھی۔۔۔

اس کے نازک سراپے کی رعنائیاں واضح ہو رہی تھیں۔۔اس کا جائزہ لیتی ارشان کی نظریں اس کے سیاہ بالوں سے ہوتیں اس کی نازک دودھیا گردن پر آن ٹھہری تھیں۔۔۔

"موسیٰ بہت دیر ہو چکی ہے۔۔۔ آؤ میں آپ کو سلا دوں۔۔۔"

اس کو صاف اگنور کرتی وہ موسیٰ سے مخاطب ہوتی بیڈ کے دوسرے جانب آئی تھی۔۔۔

ارشان سر کے نیچے بازو رکھے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔ جو اس کی نظروں سے پزل ہو رہی تھی۔۔۔

"میرے بیٹے سے ناراض کیوں ہو تم۔۔۔؟؟"

اس کو کڑے تیوروں سے گھورا تھا۔۔۔

مہروشہ نے موسی کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جو باپ کے بولنے پر گھبرا گیا تھا۔۔

"بابا یہ میرا اور ماما کو سیکریٹ ہے۔۔۔۔"

مہروشہ کی گردن میں اپنی ننھی بانہیں حمائل کرتے اس نے ارشان کو بیچ میں بولنے سے روک دیا تھا۔۔۔ جبکہ ارشان اپنے بیٹے کی ماں کے لیے ایسی پوزیسیونیس دیکھ کچھ لمحے کے لیے بول ہی نہیں پایا تھا۔۔۔۔

موسیٰ کو تب ہی نیند آتی تھی جب وہ اس کے ساتھ لیٹ کر اسے تھپک کر سلاتی تھی۔۔ مگر اس وقت وہ شخص پھیل کر بیڈ پر لیٹا ہوا تھا۔۔۔ مہروشہ کو اس کے سامنے لیٹنے کے خیال سے جھجک اور خفت محسوس ہو رہی تھی۔۔

"میں موسی کو یہاں سلانے کے بعد دوسرے روم میں چلی جاؤں گی۔۔اور صبح اس کے اٹھنے سے پہلے آجاؤ گی۔۔۔"

اس نے ارشان کو مخاطب تو کیا تھا مگر اس کی جانب دیکھا نہیں تھا۔۔۔

ارشان نے اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا تھا۔۔۔مہروشہ کے دل کا بوجھل پن مزید بھر گیا تھا۔۔۔وہ موسیٰ کو درمیان میں سلاتی جھجھکتے ہوئے دوسری سائیڈ پر لیٹ گئی تھی۔۔۔

اس کی نگاہیں خود پر محسوس کرتے مہروشہ کا دل بہت زور سے دھڑک رہا تھا۔۔۔

موسیٰ کچھ ہی دیر میں سو چکا تھا۔۔۔وہ اس کے اوپر کمبل ڈالتی اٹھی تھی۔۔

اس کا ارادہ وہاں سے جانے کا تھا۔۔۔

"لائٹ آف کرو اور یہاں آؤ۔۔۔۔"

ارشان کی بات پر اس کے قدم زنجیر ہوئے تھے۔۔۔۔جبکہ ارشان کی نظریں تو اس کی نازک کمر پر جھولتی چٹیا پر تھی۔۔۔

"جی۔۔۔"

اسے سو وولٹ کا جھٹکا لگا تھا۔۔۔اس نے خون چھلکاتے چہرے کے ساتھ پلٹ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔

"موسیٰ ڈسٹرب ہو گا اس لیے کہہ رہا ہوں۔۔۔اس کا سائیڈ لیمپ آف کر دو۔۔۔۔"

اس کی بے یقین نگاہوں اور کپکپاتے وجود کو تکتا وہ اسے اپنی بات کی وضاحت دے گیا تھا۔۔۔جس پر مہروشہ کی رکی سانسیں بحال ہوئی تھیں۔۔۔مگر وہ اسے پاس کیوں بلا رہا تھا۔۔۔

مہروشہ کی ہتھیلیاں پسینے سے بھیگنے لگی تھیں۔۔۔وہ تکیوں کے سہارے نیم دراز تھا۔۔۔

مہروشہ اس سے کچھ فاصلے پر جا کھڑی ہوئی تھی۔۔۔اس کی نظریں اب بھی ارشان کی جانب دیکھنے سے گریزاں تھیں۔۔۔جو بات ارشان کے اندر تپش بھر رہی تھی۔۔۔

اس نے اپنا مضبوط ہاتھ مہروشہ کی جانب بڑھایا تھا۔۔مہروشہ کے پورے وجود میں سنسنی سی دوڑ گئی تھی۔۔۔

یہ شخص کیا چاہ رہا تھا اس سے۔۔۔۔

اس نے اپنا کپکپاتا ہاتھ ارشان کے ہاتھ پر رکھا ہی تھا کہ وہ اپنی مٹھی سختی سے بند کرتا اس کے ہاتھ کی ملائمت اپنے ہاتھ میں محسوس کرتا اسے ایک جھٹکے سے اپنی جانب کھینچ چکا تھا۔۔۔

مہروشہ اس حملے کے لیے تیار نہیں تھی سیدھی اس کے سینے پر آن گری تھی۔۔۔

وہ نرم و ملائم پھولوں جیسے نازک وجود کو اپنی مضبوط پناہوں میں قید کر چکا تھا۔۔۔۔

"جب پہلے سے جانتی ہو کہ مبشرہ کا میری زندگی میں آنا لازم ہے تو پھر خود کو اس طرح سے مظلوم دکھا کر کیا ثابت کرنا چاہتی ہو تم۔۔۔۔"

اس کی چٹیا کو اپنے ہاتھ کے گرد لپیٹتا وہ اس کے چہرے کو اپنے قریب تر کر گیا تھا۔۔۔

اس کے دلکش نقوش کی معصومیت اس قدر تھی کہ ارشان اس پر سے اپنی نگاہیں نہیں ہٹا پایا تھا۔۔۔اس کی نتھ بھی اداس سی تھی۔۔۔۔

آنکھوں میں حزن اور اذیت نمایاں تھی۔۔۔

اس کی زندگی میں بھی تو یہ شادی کسی ٹریجڈی سے کم نہیں تھی۔۔۔

وہ احمر سے شادی کر رہی تھی۔۔۔

پھر اس کے کسی بھی ایکشن سے اتنا اداس ہونا تو نہیں بنتا تھا۔۔

ارشان کا اس وقت یہ جاننے کی خواہش پیدا ہوئی تھی کہ وہ کیا چاہتی تھی۔۔۔

کیا بات اسے خوش کر سکتی تھی۔۔۔اس کے دل و دماغ میں کیا چلتا تھا۔۔۔اتنے سارے لوگوں کے بیچ اس کا کوئی رازدار نہیں تھا۔۔۔۔

"نن نہیں۔۔۔ایسا نہیں ہے۔۔۔"

مہروشہ نے گھبرا کر فوراً اس کی بات کی نفی کی تھی۔۔۔

"تو پھر تم مسکراتی کیوں نہیں ہو۔۔۔۔"

ارشان کی بات پر مہروشہ کی گھنیری پلکیں بے یقینی سے اس کی جانب اٹھی تھیں۔۔۔۔

کیا اس ستمگر کو اس کی پرواہ تھی۔۔۔۔؟؟؟

"مسکرانے کی کوئی وجہ ہونی چاہیے۔۔۔۔"

اس کے لبوں سے نہ چاہتے ہوئے نکلا تھا۔۔۔

"موسیٰ ہے نہیں تمہاری خوشی کی وجہ۔۔۔۔"

ارشان نے اس کے چہرے پر بکھری لٹ کو کان کے پیچھے اڑستے اس کی نتھ کو چھوا تھا۔۔۔

مہروشہ اس کے لمس پر کسمسائی تھی۔۔۔یہ شخص اپنے قرب کے یہ چند پل بخش کر اسے اپنا عادی بنا کر اذیت کیوں دے رہا تھا۔۔۔

"آپ اسے چھین لیں گے مجھے پتا ہے۔۔۔۔"

وہ اپنی سسکی نہیں روک پائی تھی۔۔۔جبکہ ارشان اس کی بات پر حیرت زدہ رہ گیا تھا۔۔۔

بہت قریب سے وہ ان جھیل سی گہری آنکھوں سے گرتے موٹے موٹے آنسو دیکھ رہا تھا۔۔۔وہ جھکا تھا اور لبوں سے ان آنسوؤں کو چنتا مہروشہ کی سانسوں کی رفتار بڑھا گیا تھا۔۔۔

گالوں سے ہوتے اس کے لب مہروشہ کی گداز گردن پر آن ٹھہرے تھے۔۔۔۔

"پلیز۔۔۔"

مہروشہ نے تڑپ کر دور ہونا چاہا تھا۔۔۔جب اس کی مزاحمت پر اس کے لمس کی شدت مزید بڑھ گئی تھی۔۔۔۔مہروشہ کو اپنی گردن سلگتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔۔۔اس کے ہونٹوں کا شدت بھرا لمس اس کی گردن پر نشان چھوڑ رہا تھا۔۔۔

"موسیٰ کو میں تم سے کبھی نہیں چھینوں گا۔۔۔اور نہ کبھی تمہیں طلاق دوں گا۔۔۔میری دوسری شادی کے بعد بھی موسیٰ تمہارے ساتھ ہی رہے گا۔۔۔اور میرے ساتھ بھی۔۔۔"

ارشان نے ہاتھ بڑھا کر اس کے بالوں سے چٹیا کے بل کھول دیئے تھے۔۔۔اس کے بالوں کی آبشار مہروشہ کی نازک کمر پر بکھر گئی تھی۔۔۔۔

وہ اس کے حصار میں قید لرز رہی تھی۔۔۔

اس کی اتنی بڑی بات پر بھی مہروشہ کے چہرے پر نہ تو مسکراہٹ آئی تھی اور نہ ان آنکھوں کی اداسی کم ہوئی تھی۔۔۔۔

اسے سمجھ نہیں آیا تھا یہ لڑکی چاہتی کیا تھی۔۔۔

اس کی بالوں میں اپنی ہتھیلی پھنساتا وہ اس کے چہرے کو مزید اپنے چہرے کے مزید قریب کرتا اس کی آنکھوں میں جھانکتا اسے ایک پل کے لیے پینو ٹائز سا کر گیا تھا۔۔۔۔

"تمہارے ایک جھوٹ نے کتنی زندگیاں برباد کر دیں۔۔۔ تمہیں احساس ہے۔۔۔۔"

اس کے گلابی لبوں پر اپنا انگوٹھا پھیرتے وہ مخمور لہجے میں بولا تھا۔۔۔

اس کا دل نہیں چاہ رہا تھا اسے خود سے دور جانے دینے کو۔۔۔۔اس کے وجود کی کپکپاہٹ اور اس کی گھبراہٹ اچھی لگنے لگی تھی۔۔۔

"جی۔۔۔میں اپنی غلطی سب کے سامنے قبول کر چکی ہوں اور اس کی معافی بھی مانگ چکی ہوں۔۔۔"

اس کے لہجے میں پیشمانی واضح تھی۔۔

"اگلے کا قتل کر دوں اور پھر جا کر معافی مانگ لو کیا یہ ٹھیک ہے۔۔۔۔"

ارشان آفندی بات کو طول دے رہا تھا۔۔۔

مہروشہ اس کی جانب نہیں دیکھنا چاہتی تھی۔۔۔اس کی مقناطیسی نگاہیں اسے جکڑ رہی تھیں۔۔۔وہ اس وقت ایک عذاب کے زیر اثر تھی۔۔۔۔

اس شخص کے ہاتھوں کا لمس استحقاق بھرا تھا۔۔

اسکے ہاتھوں کی بڑھتی گستاخیوں پر وہ خود میں سمٹنے پر مجبور ہو گئی تھی۔۔۔

"میں ان سب لوگوں کے سامنے معافی مانگنے کو تیار ہوں۔۔۔"

مہروشہ کسی بھی طرح اس شخص کا درد ختم کرنا چاہتی تھی جو اس کی وجہ سے ملا تھا۔

ارشان نے اس کے چہرے پر آتے بالوں کو سمیٹا تھا۔۔۔اس کی انگلیوں کا لمس اپنے چہرے پر محسوس کرتی وہ کانپ گئی تھی۔۔۔

"جو الزامات تم پر لگے اس کا کیا۔۔۔۔؟؟"

ارشان کی بات پر اس کی پلکیں جھلملا گئی تھیں۔۔۔

"وہ جھوٹ تھے۔۔۔۔"

مہروشہ نے سسکی بھری تھی۔۔۔۔وہ دردناک لمحے اس کی ہستی فنا کر جاتے تھے۔۔۔جن میں اس کی مری ہوئی ماں کو بدکردار کہا گیا تھا۔۔۔۔

"مجھے نیند آرہی ہے۔۔۔۔"

اس نے ارشان کا حصار توڑنا چاہا تھا۔۔۔اس کی دوسری شادی کا کنفرم ہونے کے بعد اس کا شدت سے رونے کو دل چاہ رہا تھا۔۔۔ اسی لیے اس وقت وہ اس کے حصار سے دور جانا چاہتی تھی۔۔۔۔

"تم اسی روم میں رہو گی اب۔۔۔۔ چاہے جہاں پر بھی سو مگر رہنا تمہیں یہی ہو گا۔۔۔۔"

اسے اپنے گرفت سے آزادی دیتا وہ اسے نیا حکم صادر کر گیا تھا۔۔۔

وہ بنا کچھ بولے اثبات میں سر ہلاتی واش روم کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

کافی دیر تک رونے کے بعد وہ اپنے دل کی بھڑاس نکالتی واش روم سے باہر آئی تھی۔۔

اسے لگا تھا وہ سو چکا ہو گا مگر وہ اسے بیڈ پر نیم دراز لیپ ٹاپ کھولے بیٹھا نظر آیا تھا۔۔۔

مہروشہ اپنے چہرا جھکاتی آگے بڑھی تھی اور صوفے پر جا کر نیم دراز ہوتی وہاں پہلے سے رکھا لحاف اپنے گرد اوڑھ گئی تھی۔۔۔ مگر آنسو تھے کہ تھمنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے۔۔۔۔

اس کی آنکھ لگے ابھی تھوڑا سا وقت ہی گزرا تھا جب اسے کسی نے جھنجھوڑ کر اٹھا دیا تھا۔۔۔۔

وہ گھبرا کر صوفے پر اٹھ بیٹھی تھی۔۔۔

"کیا ہوا۔۔۔۔؟؟"

اس نے بیڈ پر سوئے موسی کی جانب دیکھتے پوچھا تھا۔۔۔

"مجھے چائے پینی ہے چائے بنا کر لا دو۔۔۔۔"

اس کی بات پر مہروشہ نے حیرت زدہ سا ہو کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

وہ اسے گہری نیند سے اسلیے اٹھا رہا تھا۔۔۔ جبکہ ارشان اس کی کچی نیند کے ڈوروں سے مزین دلکش آنکھوں اور اس کے بنا دوپٹے کے دلنشین سراپے کو گھورتا واپس بیڈ کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔۔

مہروشہ اس کی نظروں سے گڑبڑاتی اپنا دوپٹہ لیے باہر کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔ کچھ دیر بعد وہ چائے لیے دوبارہ اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔۔

بیڈ سائیڈ ٹیبل پر چائے رکھتی وہ خاموشی سے صوفے کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔۔

اس کا سر نیند سے بھاری ہو رہا تھا۔۔اسے پھر سے سوئے تھوڑا سا ٹائم ہی گزرا تھا جب ایک بار پھر سے وہ شخص اس کے سر پر آن کھڑا ہوا تھا۔۔۔۔

مہروشہ نے اٹھ کر بیٹھے اب کی بار خفگی بھری نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"چائے لا کر دو مجھے۔۔۔۔"

حکم صادر کرتا وہ اس کے خفگی سے سرخ پڑتے چہرے کو تکتے وہاں سے پلٹ گیا تھا۔۔۔مہروشہ کو لگا تھا ان ڈارک براؤن آنکھوں میں مسکراہٹ اور محظوظ کن تاثرات محسوس ہوئے تھے۔۔۔۔

مگر پھر اسے سنجیدگی کے ساتھ بیڈ پر بیٹھتے دیکھ وہ خاموشی سے باہر نکل گئی تھی۔۔۔

دوبارہ چائے لا کر اس کے قریب رکھتی وہ اس کے قریب رکی تھی۔۔۔۔

"کیا اب میں سو جاؤں۔۔۔؟؟؟"

اس نے روہانسے لہجے میں پوچھا تھا۔۔کیونکہ اس وقت تین بجے کا ٹائم تھا۔۔۔

یہ شخص خود بھی نہیں سویا تھا نہ اسے ڈھنگ سے سونے دیا تھا۔۔۔

"کیا مطلب اس بات کا۔۔۔؟؟میں نے کب سونے سے منع کیا۔۔۔ ابھی میرے ایسے کوئی ارادے نہیں ہیں۔۔"

اس کے حسین سراپے کو گہری بے باک نگاہوں سے گھورتے وہ مہروشہ کے وجود میں برقی رو دوڑا گیا تھا۔۔۔

وہ ایسے جواب کی توقع تو بالکل بھی نہیں کر رہی تھی۔۔۔

وہ فوراً واپس پلٹتی صوفے پر لیٹ گئی تھی۔۔۔

مگر اس کا دل اتنے زور سے دھڑک رہا تھا کہ دوبارہ وہ سو نہیں پائی تھی۔۔۔اسے پورا وقت خود پر گہری نگاہوں کی تپش محسوس ہوتی رہی تھی۔۔۔مگر اس نے نگاہیں موڑ کر اس کی جانب دیکھنے کوشش نہیں کی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"مہروشہ کیا ہوا بیٹا؟؟تمہاری آنکھیں اتنی سرخ کیوں ہیں۔۔۔؟؟ سوئی نہیں رات بھر۔۔۔۔"

وہ سب ناشتہ کر رہے تھے جب مہروشہ کے آکر بیٹھنے پر اماں بی نے اس کی نیند نہ پوری ہونے کی وجہ سے سرخ ہوتی آنکھوں کو دیکھتے پوچھا تھا۔۔۔

سب نے ہی نگاہیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

مہروشہ اپنی آنکھوں سے بہت تنگ تھیں جن سے کچھ بھی پوشیدہ نہیں رہتا تھا۔۔۔اسی لمحے ارشان بھی اندر داخل ہوتا اماں بی کا جملہ سن گیا تھا۔۔۔اس کے نہایت ہی خوشگواریت کے ساتھ با آواز بلند سلام دینے پر اب سب کی نظریں اس کی جانب اٹھی تھیں۔۔۔۔

اتنے وقت بعد اس کا ایسا موڈ دیکھا تھا سب نے۔۔۔

"وعلیکم السلام۔۔۔۔"

سب نے ہی جواب دیا تھا مگر وہ نظریں جھکا گئی تھی۔۔۔

"تم دونوں آج شام جلدی واپس آجانا۔۔۔ آج ہم نے اسامہ کی تاریخ رکھنے جانی ہے۔۔۔"

اماں بی نے ایک ساتھ دونوں کو مخاطب کیا تھا۔۔۔ جس پر وہ اثبات میں سر ہلا گیا تھا۔۔

اسامہ کی شادی اس کی خالہ زاد حمنہ سے ہو رہی تھی۔۔۔ مہروشہ مل چکی تھی اس سے۔۔۔ بہت خوش مزاج اور اچھی لڑکی تھی۔۔۔۔

"مہروشہ تمہارا ڈیوٹی ٹائم تبدیل ہو گیا ہے کیا۔۔۔؟؟"

امبرین بیگم نے اسے ایسے ہی بیٹھے دیکھ پوچھا تھا۔۔۔

جس پر اس کے اثبات میں سر ہلا دیا تھا۔۔۔ارشان نے اس کا ڈیوٹی ٹائم احمر کے ٹائم سے الگ کرتے اپنے ٹائم کے ساتھ لگا دیا تھا۔۔۔

اب یہ بے اعتباری تھی یا کچھ اور وہ اس کا جواب نہیں ڈھونڈ پائی تھی۔۔۔۔

ناشتہ کرنے کے بعد وہ کچھ دیر سونے کی نیت سے روم میں آ گئی تھی۔۔۔۔اس نے ایک بجے تک ہاسپٹل جانا تھا۔۔۔

ارشان لائبریری میں ہوتا تھا اس وقت۔۔۔

اور موسیٰ کا یہ وقت سب گھر والوں کا ہوتا تھا۔۔۔

وہ اسی لیے سکون کے ساتھ سونا چاہتی تھی۔۔۔اس کا سر درد سے پھٹ رہا تھا۔۔۔

مگر ابھی اسے سوئے تھوڑا سا وقت ہی گزرا تھا جب زوردار آواز میں دروازہ بند ہونے کی آواز پر اس کی نیند خراب ہو گئی تھی۔۔

اس نے کمبل سے چہرا نکالتے نوارد کو دیکھا تھا۔۔۔وہی شخص تھا۔۔۔جو کل سے اس کی نیند کا دشمن بنا ہوا تھا۔۔۔

اس وقت وہ لائبریری میں ہوتا تھا پھر یہاں کیا کر رہا تھا۔۔۔وہ اٹھ بیٹھی تھی۔۔۔۔

"کیا ہوا۔۔۔۔؟؟"

اسے غصے سے اپنی جانب گھورتے دیکھ ارشان نے سوالیہ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"کچھ نہیں۔۔۔"

وہ اس مغرور شخص کو کچھ کہنے کی ہمت نہیں رکھتی تھی۔۔۔اسی خاطر سر نفی میں ہلاتی وہ بیڈ سے اٹھ گئی تھی۔۔۔

"تم سو سکتی ہو۔۔۔"

نہایت ہی دوستانہ لہجے میں آفر کی گئی تھی۔۔۔۔

"آپ سونے دیں گے تو تب نا۔۔۔۔"

اس کے لبوں سے خفگی کے مارے بے ساختگی میں نکل گیا تھا۔۔اس کے فوراً زبان دونوں تلے دبائی تھی مگر تب تک دیر ہو چکی تھی۔۔۔۔

"تم الزام لگا رہی ہو مجھ پر۔۔۔۔"

ارشان نے گھورتے اس چھوٹی سی لڑکی کو دیکھا تھا۔۔۔جو اس وقت بہت زیادہ خفگی کا شکار نظر آ رہی تھی۔۔

اس کے کڑے تیور سے گھورنے پر وہ اگلے ہی پل گھبرا گئی تھی۔۔۔ اسے دیکھ کر کون کہہ سکتا تھا کہ وہ ایک بچے کی ماں تھی۔۔۔ارشان

آفندی نہ چاہتے ہوئے بھی اس کی معصومیت کی جانب اٹریکٹ ہونے لگا تھا۔۔۔

"نہیں۔۔۔وہ آپ ڈسٹرب کر۔۔۔"

اس نے اپنی بات ادھوری چھوڑ دی تھی۔۔۔

"میں ڈسٹرب کر رہا ہوں تمہیں رائٹ۔۔۔؟؟"

ارشان کے سرخ آنکھوں سے اس کو گھورتے اس کی جانب قدم بڑھائے تھے۔۔۔

"نن نہیں۔۔۔میرا وہ مطلب نہیں تھا۔۔۔۔"

وہ اس کے دیکھنے پر پہلے دن کی طرح پزل ہو جاتی تھی۔۔

"کل سے جو تم نے مجھے ڈسٹرب کر رکھا ہے اسکا کیا۔۔۔؟؟"

ارشان آفندی کے لبوں سے نکلنے والے الفاظ اسے بے یقین کر گئے تھے۔۔۔

"کیا۔۔۔۔؟؟"

اسے اس شخص کی بولتی نگاہیں بے یقین کر رہی تھیں۔۔

"کچھ نہیں سو جاؤ۔۔۔"

اس کے لبوں کو چھوتی بالوں کی لٹ کو پکڑ کر جھٹکتا وہ وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔۔

جبکہ مہروشہ کی نیندیں تو سہی معنوں میں اب اڑی تھیں۔۔۔چہرا تپ اٹھا تھا۔۔۔

کیا وہ شخص اس کا ہو رہا تھا۔۔۔۔؟؟؟

کیا ایسا ممکن تھا۔۔۔۔؟؟

اس کی سائیڈ پر آن سوتی اس کے تکیے پر سر رکھتی وہ اس کی خوشبو محسوس کرتی بے یقین لہجے میں بولی تھی۔۔۔۔

اس کے چہرے پر اس لمحے بہت دلفریب مسکان آن ٹھہری تھی۔۔۔۔جو دیکھنے کی خاطر کل سے وہ شخص اندر ہی اندر بے چینی کا شکار تھا۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"بابا جان بلایا آپ نے۔۔۔"

آج بہت عرصے بعد اس نے عبداللہ صاحب کی سٹڈی روم میں قدم رکھا تھا۔۔۔

جہاں سامنے ہی کرسی پر وہ سنجیدہ تاثرات کے ساتھ براجمان اسے سامنے بیٹھنے کا اشارہ کر گئے تھے۔۔۔

وہ بھی باپ کی طرف دیکھتا خاموشی سے وہاں بیٹھ گیا تھا۔۔۔

"آگے کیا سوچا ہے تم نے اپنی لائف کے بارے میں۔۔۔۔"

ان کا لہجہ انتہائی سرد تھا۔۔۔۔

"میری زندگی کا بہت بڑا فیصلہ آپ میری مرضی کے بغیر کر چکے ہیں۔۔۔ اب مزید کس بارے میں بات کر رہے ہیں آپ میں نہیں جانتا۔۔۔"

اس نے بھی نپے تلے لہجے میں جواب دیا تھا۔۔۔

"میں اپنی بیٹی کی آگے کی زندگی کے بارے میں جاننا چاہتا ہوں جسے تمہارے نکاح میں دیا تھا۔۔۔ مجھے اس وقت اندازہ نہیں تھا کہ میرا ہونہار بیٹا مجھے میرے ہی فیصلے پر پچھتانے پر مجبور کر دے گا۔۔۔"

عبداللہ صاحب کی بات پر اس نے جھٹکے سے سر اٹھایا تھا۔۔۔ یہ بات کرتے ان کا لہجہ کمزور سا تھا۔۔۔۔

جیسے وہ واقعی اذیت کا شکار ہوں۔۔۔۔جو چیز ارشان نہیں دیکھ پایا تھا۔۔۔

"جس طرح سے یہ شادی ہوئی۔۔۔آپ نے مجھے اپنی صفائی پیش کرنے کا بھی موقع نہیں دیا۔۔۔اس کے باوجود میں یہ شادی نبھا رہا ہوں۔۔۔آپ کو ابھی بھی گلا ہے مجھ سے۔۔۔۔"

ارشان کی بات پر عبداللہ صاحب نے سر نفی میں ہلایا تھا۔۔۔

"نہیں مجھے تم سے نہ پہلے کبھی کوئی گلا تھا نہ ہی اب ہے۔۔۔۔مجھے اپنے غلط فیصلے پر خود پر افسوس ہو رہا ہے۔۔۔"

عبداللہ صاحب کی نظریں جھکی ہوئی تھیں۔۔۔

ارشان نے پہلے کبھی اپنے باپ کو اس طرح سے نہیں دیکھا تھا۔۔

ان کی نگاہیں کبھی اس طرح سے نہیں جھکی تھیں۔۔۔

"بابا۔۔۔"

ارشان نے انہیں پکارا تھا۔۔۔

"تم جانتے نہیں ہو اپنے باپ کو۔۔۔ تمہیں کیا لگتا ہے میں نے اس بچی کے لگائے الزام کو مان کر تمہارا اس سے نکاح کیا تھا۔۔ ایسا نہیں ہے۔۔۔ وہ نکاح کرنے کا مقصد صرف اس بچی کو محفوظ ہاتھوں میں دینا تھا۔۔۔ جس کی بستر مرگ پر پڑی ماں سے اس کی حفاظت کرنے کا وعدہ کر کے لایا تھا میں اسے۔۔۔

مسرت کو بہت پہلے سے جانتا ہوں میں۔۔۔میرے جگری دوست کی محبت تھی وہ۔۔۔اسے بہن مانا تھا میں نے۔۔۔اس کے پختہ کردار سے واقف تھا میں۔۔۔یہ بھی جانتا تھا کہ وہ بھوک کاٹ سکتی ہے مگر کچھ غلط نہیں کر سکتی۔۔اس نے مہروشہ کی جو بہترین تربیت کی وہ اس بچی کے ہر انداز سے جھلکتی ہے۔۔۔

وہ ایک شریف اور پاکیزہ لڑکی ہے۔۔۔اس وقت جب ہر طرف سے اس پر پے در پے الزامات کی برسات ہو رہی تھی ان سخت لمحات کہ زد میں آکر جس طرح سے میں بھی اس کے حوالے سے کچھ دیر کے

لیے مشکوک ہوا تھا۔۔۔ مگر اس وقت میں بھی جس طرح سے تم اس کے لیے کھڑے اس کا دفاع کر رہے تھے۔۔

اس بات نے مجھے بہت متاثر کیا تھا۔۔۔ اگر وہ بچی اس وقت گھبرا کر اور شاید اپنے تحفظ کی خاطر تم پر الزام نہ بھی لگاتی۔۔۔ تب بھی تم دونوں کے لیے میرا یہی فیصلہ ہونا تھا۔۔۔

اس بچی کو اکیلا سمجھ کر میری آنکھوں کے سامنے اس کے ساتھ جو سلوک ہو رہا تھا۔۔۔ میرا دل اسے کسی اور کے ہاتھوں میں سونپنے کے لیے نہیں مانا تھا۔۔۔ وہ بہت معصوم اور بے ضرر بچی ہے۔۔ مجھے میری سگی اولاد کی طرح عزیز ہے۔۔۔

میں مانتا ہوں میرے فیصلے کی وجہ سے تمہارے اور مبشرہ کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے۔۔۔پر مجھے اس وقت وہی فیصلہ ٹھیک لگا تھا۔۔۔مگر میرا فیصلہ نہ تمہیں خوشی دے پا رہا ہے اور نہ ہی مہروشہ کی اداسی اور اذیت مجھ سے برداشت ہو رہی ہے اب۔۔۔"

عبداللہ صاحب کی بات پر ارشان ساکت نگاہوں سے ان کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔۔

اسے اس کی نیکیوں کی ہی پاداش ملی تھی۔۔۔

"مگر اب ان سب باتوں کا مقصد۔۔۔۔"

ارشان نے سوالیہ نگاہوں سے ان کی جانب دیکھتے یہ جاننا چاہا تھا کہ وہ کیا چاہ رہے ہیں اب۔۔۔

"مہروشہ آئی تھی کل میرے پاس۔۔۔اس کا کہنا ہے کہ وہ تمہیں خوش دیکھنا چاہتی ہے۔۔۔وہ چاہتی ہے تم مبشرہ سے شادی کر لو۔۔۔اس نے مجھے یہ بات تم سمیت کسی کو بھی بتانے سے منع کیا ہے۔۔۔ارشان وہ بہت پیاری بچی ہے۔۔۔مگر اس کی زندگی میں اسے اتنے ہی دکھ ملے ہیں۔۔۔میں نہیں چاہتا اس کو خوش رکھنے کی خاطر تم اپنی خوشیوں کو کمپرومائز کر دو۔۔۔

میں بس یہ چاہتا ہوں کہ اس بچی کی اذیت ختم ہو جائے۔۔۔اس کا خوف جواب بھی کچھ ہو جانے کے خیال سے اس کی آنکھوں میں رہتا ہے وہ ختم ہو جائے۔۔۔میں بہت کوشش کی بعد اسے اس بات کا یقین نہیں دلا پایا کہ وہ اس گھر میں ہمارے پاس محفوظ ہے۔۔۔ شاید اسے یہ یقین تم ہی دلا سکتے ہو۔۔۔پلیز ہو سکے تو اپنے باپ کو معاف کر دینا۔۔۔شاید اس معصوم بچی کے تحفظ کی خاطر جذبات میں آکر میں نے تمہارے ساتھ بہت زیادتی کر دی۔۔۔"

عبداللہ صاحب کی آنکھوں میں آنسو دیکھ ارشان اپنی جگہ سے اٹھتا تیزی سے ان کی جانب بڑھا تھا۔۔۔

"بابا پلیز۔۔۔مجھے گنہگار تو مت کریں۔۔۔ آپ کو پورا حق حاصل ہے میری زندگی کے فیصلے کرنے کا۔۔۔میری ناراضگی کی وجہ صرف یہی تھی کہ آپ نے مجھ پر اعتبار نہیں کیا۔۔۔ مگر اب آپ کی بات سن کر وہ بھی ختم ہو چکی ہے۔۔۔اور رہی بات مبشرہ سے شادی کی تو وہ میری جانب سے کی گئی کمٹمنٹ ہے۔۔۔

آپ کی طرح آپ کا بیٹا بھی اپنی کمٹمنٹ کبھی ادھوری نہیں چھوڑتا۔۔۔

مگر آپ سے وعدہ ہے آپ جو چاہتے ہیں وہ ہو گا۔۔بہت جلد آپ کو اس میں تبدیلی نظر آئے گی۔۔۔ آپ وہ سب مجھ پر چھوڑ

دیں۔۔۔اور اب ان تمام پریشانیوں کو اپنے دل و دماغ سے نکال دیں۔۔۔"

ارشان کی بات سنتے عبداللہ صاحب کے دل و دماغ میں آسودگی آن ٹھہری تھی۔۔۔

اپنے بیٹے کے مضبوط کسرتی سینے سے لگتے انہیں اپنے اوپر سے بہت بھاری بوجھ سرکتا محسوس ہوا تھا۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

وہ سب اس وقت اسامہ کی تاریخ رکھنے آئے ہوئے تھے۔۔۔صائمہ بیگم، مبشرہ اور احمر بھی ان کے ساتھ تھے۔۔۔

اب احمر نے بھی وہاں آنا شروع کر دیا تھا۔۔اس وقت بھی وہ سب کے بیچ بیٹھا مسلسل مہروشہ کو گھور رہا تھا۔۔۔

جو اس بات سے شدید غصے کا شکار تھی۔۔اس کی رنگت سرخ ہو رہی تھی۔۔۔یہ بات اور کسی نے نوٹ نہیں کی تھی۔۔۔جبکہ مبشرہ اپنے بھائی کی ان حرکتوں سے بہت خوش ہو رہی تھی۔۔۔

وہ چاہتی تھی کہ کسی بھی طرح یہ لڑکی ٹارچر ہو۔۔۔

ارشان اور جواد ابھی تک وہاں نہیں آئے تھے۔۔۔انہوں نے کچھ دیر میں وہاں پہنچنا تھا۔۔۔

موسی پوراوقت منیبہ بیگم کے پاس ہی تھا۔۔ جبکہ وہ باقی کزنز کے درمیان بیٹھی اب اچھی طرح سے زچ ہو چکی تھی۔۔۔اس کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیسے اس شخص کا منہ توڑے۔۔۔۔۔

اس نے سب کی جانب دیکھا تھا۔۔۔وہاں سب بے فکری اور خوش و خرم تاثرات سے بڑھے محفل انجوائے کر رہے تھے۔۔۔ایک وہی تھی جس کو ہر وقت کوئی نہ کوئی خطرہ یا پریشانی لاحق رہتی تھی۔۔۔۔

"اسلام و علیکم۔۔۔"

وہ سب باتوں میں مصروف تھے۔۔جب اس گھمبیر بھاری لہجے پر مہروشہ سمیت سب نے ہی سر اٹھا کر دیکھا تھا۔۔۔وہ اس وقت

گرے شرٹ اور کریم کلر کی پینٹ میں ملبوس اپنی وجاہت اور سحر انگیزی کے ساتھ پوری محفل پر چھا گیا تھا۔۔۔اسے دیکھتے ہی محفل کا انداز ہی بدل چکا تھا۔۔۔

مبشرہ اپنی جگہ سے اٹھتی اس کے قریب گئی تھی۔۔۔مبشرہ کی اس حرکت پر احمر نے استہزایہ نگاہوں سے مہروشہ کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جو اپنی آنکھوں کی نمی چھپانے کے لیے چہرا جھکا گئی تھی۔۔

وہ اس وقت ایمن کے ساتھ صوفے پر بیٹھی تھی۔۔۔ان کے ساتھ اتنی جگہ نہیں تھی کہ کوئی اور آسکتا۔۔۔

جبکہ مبشرہ جہاں بیٹھی تھی وہ آس پاس جگہ خالی تھی۔۔۔ مبشرہ یہی چاہتی تھی کہ وہ اس کے پاس جا کر بیٹھے۔۔۔۔

جبکہ ارشان آفندی کی نگاہیں تو اس سہمی ہوئی دوشیزہ کی جانب اٹھتیں ٹھہر سی گئی تھیں۔۔۔ وہ اپنے انگلیوں کو مروڑتی لب کچلتی اس وقت بھی اذیت کے زیر اثر تھی۔۔۔

ارشان نے گردن موڑ کر احمر کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ اور اگلے ہی پل اس کی آنکھوں میں شرارے پھوٹ پڑے تھے۔۔۔

جو اس کے ساتھ کھڑی مبشرہ نے واضح دیکھے تھے۔۔۔

"اپنے بھائی سے کہو اپنی حد میں رہے۔۔۔میں یہ فیملی فنکشن خراب نہیں کرنا چاہتا۔۔۔"

ارشان مبشرہ کی جانب سرد سنگینیت بھری نگاہوں سے دیکھتا مہروشہ کے ساتھ بیٹھی ایمن کو اس کے پاس سے اٹھنے کا اشارہ کر گیا تھا۔۔۔

ایمن جلدی سے اٹھی تھی۔۔۔جبکہ مہروشہ ابھی اسے پکارنے ہی والی تھی۔۔۔جب اپنے بے انتہا قریب آ کر بیٹھتے ارشان آفندی کو دیکھ اس کی سانسیں تھم سی گئی تھیں۔۔۔

اس کے کلون کی دلفریب مہک نے مہروشہ کو اپنے حصار میں لیا تھا۔۔۔اس نے نگاہیں اٹھا کر ارشان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"ریلیکس۔۔۔کسی سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔"

ارشان نے اس کے گود میں رکھے ہاتھوں پر اپنا مضبوط ہاتھ رکھتے مہروشہ کے احساسات پل بھر میں بدل دیئے تھے۔۔۔وہ جو کچھ دیر پہلے خوف اور وحشت کا شکار تھی۔۔۔اس پل اسکی آنکھوں میں اس کے سب کے سامنے استحقاق استعمال کرنے پر شرمگیں تاثرات آن ٹھہرے تھے۔۔۔

اس نے نگاہیں اٹھا کر احمر کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جواب اس کی جانب نہیں دیکھ رہا تھا۔۔۔ مگر اس کے برابر میں بیٹھی مبشرہ ضرورناگن کی طرح بل کھا رہی تھی۔۔۔ارشان کے ہاتھ میں مہروشہ کا ہاتھ دیکھ کر۔۔۔

"آپ کی اور آپ کے ہاسپٹل کی بہت دھوم مچی ہوئی ہے سرجن صاحب۔۔۔۔"

اسامہ کے سسر نے اسے مخاطب کیا تھا۔۔۔سب کی توجہ اس جانب مرکوز ہونے پر مہروشہ کے ہاتھ اس کی گرفت میں لرز گئے

تھے۔۔۔ مگر ارشان نے اس کے ہاتھ سے اپنی گرفت نہیں ہٹائی تھی۔۔۔

جنہیں مہروشہ اپنا دوپٹہ ڈال کر ڈھک گئی تھی۔۔۔ ارشان کے لبوں پر دلفریب مسکان آن ٹھہری تھی۔۔۔

"بس اللہ کا کرم ہے انکل۔۔۔ ہم اپنی پوری محنت اور لگن سے کام کر رہے ہیں۔۔۔ کامیابی اور عزت دینے والا تو وہی ہے۔۔۔۔"

اس نے مہروشہ کی انگلیوں میں اپنی انگلیاں پھنسائی تھیں۔۔۔ بظاہر وہ نارمل انداز میں سب سے بات کر رہا تھا۔۔۔ مگر اس کے ہاتھ کی گستاخیوں نے مہروشہ کی رنگت گلنار کر دی تھی۔۔۔

"مجھے موسی کو لینا ہے۔۔۔"

اس نے ہاتھ چھڑوانے کا بہانہ ڈھونڈا تھا۔۔۔

"وہ مام کے پاس بالکل ٹھیک بیٹھا ہے۔۔۔"

ارشان کی دلچسپی بھری مسرور نگاہیں اس کے حسین چہرے پر کھلتے رنگوں پر تھیں۔۔۔جو اسے مزید حسین بنا رہے تھے۔۔۔

"تمہاری نیند پوری ہو گئی تھی۔۔۔"

ارشان نے اس کی دلکش آنکھوں کی جانب دیکھتے پوچھا تھا۔۔۔اس کی نظریں مہروشہ کے چہرے پر جھولتی بالوں کی لٹ پر تھیں۔۔جو گالوں سے پھسلتی اس کی نتھ چھو جاتی تھی۔۔۔

ارشان نے بنا ارد گرد موجود لوگوں کی پرواہ کیے ہاتھ بڑھاتے پوری استحقاق سے اس لٹ کو اس کے چہرے سے ہٹا دیا تھا۔۔۔مہروشہ اپنی جگہ کانپ کر رہ گئی تھی۔۔۔

اس کے نگاہیں اٹھا کر مبشرہ کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جو آنکھوں میں شعلوں کی لپک لیے انہیں ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔

"وہ مبشرہ ناراض۔۔۔۔"

اس نے بولنا چاہا تھا جب اسے اپنے ہاتھ پر ارشان کے ہاتھ کی گرفت مزید مضبوط ہوتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔

"تم ہمیشہ لائٹ کلرز کیوں پہنتی ہو۔۔۔ڈارک پہنا کرو۔۔۔جیسا اس دن پہنا ہوا تھا۔۔۔"

ارشان آفندی اس کی بات کو نظر انداز کرتا اپنی خواہش ظاہر کر گیا تھا۔۔

"کس دن۔۔۔۔؟؟"

مہروشہ تو اس شخص کے اس جان لیوا انداز پر ہی بے حال ہو رہی تھی۔۔۔اس کا دل اس وقت خوش سے جھوم رہا تھا۔۔

دل چاہ رہا تھا یہ پل کبھی ختم نہ ہوں۔۔۔وہ ایسے ہی اس کا ہاتھ تھامے پوری دنیا سے بے پرواہ ہو کر صرف اسے دیکھے اور اس سے بات کرے۔۔۔

"شادی والے دن۔۔۔ریڈ کلر۔۔۔بہت اچھا لگتا ہے وہ کلر تم پر۔۔۔"

اس کے لہجے اور مقناطیسی نگاہوں میں کچھ ایسا تھا کہ مہروشہ کے پورے وجود میں برقی رو دوڑ گئی تھی۔۔۔

"ماشاءاللہ بہت پیارا کپل ہے آپ دونوں کا۔۔۔"

اسامہ کی سسرالیوں میں سے کسی نے با آواز بلند ان کی تعریف کی تھی۔۔۔جس پر سب کی نظریں ان کی جانب گئی تھیں۔۔۔مہروشہ کا کھلا کھلا انداز دیکھ سب ہی حیران ہوئے تھے۔۔۔۔

اسے سب نے ہمیشہ ڈرا سہما اور الجھنوں کا شکار ہی دیکھا تھا۔۔۔

مگر اس وقت اس کا رنگوں سے بھرا حسین چہرا اس کو پہلے سے بھی زیادہ دلفریب بنا گیا تھا۔۔۔

ارشان آفندی خود بھی حیران تھا۔۔۔اس کی زرا سی توجہ اور اہمیت اس لڑکی کے لیے اتنی بڑی بات تھی۔۔۔وہ یہ سب بابا کے کہنے پر

کر رہا تھا۔۔۔اس لڑکی کو ایک نارمل اور خوشحال زندگی دینے کی خاطر۔۔۔۔

مگر مہروشہ کا معصوم ری ایکشن، اس کے چہرے کی خوشی ارشان آفندی کو عجیب سے احساسات سے دوچار کر گئی تھی۔۔۔

وہ شام باقی سب کے ساتھ ساتھ مہروشہ کی بھی بہت خوبصورت گزری تھی۔۔۔کیونکہ وہ پورا وقت اپنے شوہر کی نگاہوں کے حصار میں تھی۔۔۔اسی انسان کا تحفظ اور توجہ مل رہی تھی اسے جو وہ شاید کب سے چاہتی آ رہی تھی۔۔۔

وہ جو اس سے مبشرہ کا ہی مان کر اپنے دل کو اس کی جانب سے دستبردار کر چکی تھی۔۔۔اب پھر سے دل ضد پر اڑنے لگا تھا۔۔۔

وہ سب اس وقت گھر کے لان میں موجود باربی کیو سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔۔۔مہروشہ امبرین بیگم اور باقی خواتین کے پاس کھڑی تھی۔۔۔

جب اس کی نظر ارشان کے پاس جاتی مبشرہ پر گئی تھی۔۔وہ یقیناً اس سے اپنی خفگی کا اظہار کر رہی تھی۔۔۔۔

مہروشہ کا دل بے چین ہوا تھا۔۔۔

کیا یہ شخص پورے کا پورا اس کا نہیں ہو سکتا تھا کیا۔۔۔

یہ حسرت دل کی دعا بننے لگی تھی۔۔۔

"تمہیں کیا لگتا ہے اپنی یہ ادائیں دکھا کے ارشان کو اپنی جانب راغب کر لو گی اور وہ مبشرہ کو چھوڑ دے گا۔۔۔ تمہاری بھول ہے بہت بڑی۔۔۔"

وہ تنہا خاموش سی ایک جانب کھڑی تھی جب فارینہ اس کے پاس آتی اپنے جلے دل کے پھپھولے نکالنے لگی تھی۔۔۔۔

"میں آپ سے کوئی بات نہیں کر رہی۔۔۔ آپ بھی پلیز اپنی حد میں رہیں۔۔۔"

مہروشہ کے اندر اس وقت عجیب سی جنگ چھڑ چکی تھی۔۔۔اس کی خواہشات بڑھنے لگی تھیں۔۔۔اتنے وقت سے جو اپنے دل کو سنبھالا ہوا تھا وہ اب باغی ہونے لگا تھا۔۔۔

"ارے ایک دن میں ہی شوہر کی توجہ پا کر بڑے پر نکل آئے ہیں تمہارے۔۔۔"

فارینہ نے وہاں سے ہٹتی مہروشہ کی کلائی تھام کر اس میں اپنے ناخن گاڑھتے اسے واپس روکتے ہلکی آواز میں دھاڑی تھی۔۔۔اس سے برداشت نہیں ہوا تھا کہ اس بے زبان کی زبان کیسے نکل آئی تھی۔۔۔

"کیا ہو رہا ہے یہ۔۔۔؟؟"

منیبہ بیگم کی قریب سے آتی آواز پر فارینہ نے جلدی سے اس کا بازو چھوڑ دیا تھا۔۔اس کے ناخنوں کے واضح نشانات مہروشہ کی کلائی پر پڑ چکے تھے۔۔۔

"کک کچھ نہیں تائی جان۔۔وہ آج مہروشہ بہت پیاری لگ رہی۔۔۔۔"

فارینہ نے بولنا چاہا تھا مگر منیبہ بیگم نے اسے کڑے تیوروں سے گھورتے پوری بات سنے بغیر وہاں سے بھیج دیا تھا۔۔۔

"جیسے وہ اس گھر کی بہو ہے ویسے تم بھی ہو۔۔۔اس کی باتوں کا منہ توڑ جواب کیوں نہیں دیتی۔۔۔"

منیبہ بیگم نے اس کے چہرے پر پھسلتے آنسوؤں کو دیکھتے اسے خفگی بھرے انداز میں سرزنش کی تھی۔۔۔جس پر مہروشہ کے آنسوؤں میں مزید شدت آئی تھی۔۔۔وہ ان کو کوئی بھی جواب دیئے بغیر اندر کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔اندر آتے چہرا دونوں ہاتھوں میں چھپائے وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔۔۔

"مہروشہ۔۔۔"

ارشان جو اسے باہر نہ پا کر منیبہ بیگم کے بتانے پر اندر آیا تھا۔۔۔

اسے اس طرح سے روتے دیکھ وہ اس کے قریب آتا پریشانی ہے عالم میں بولا تھا۔۔۔

مگر مہروشہ ایسے ہی بیٹھی روتی رہی تھی۔۔۔

"مہروشہ۔۔۔۔"

ارشان نے اس کے دونوں ہاتھ چہرے سے ہٹاتے اسے اپنے قریب تر کیا تھا۔۔۔

"واٹ ہیپنڈ۔۔۔؟؟اس طرح سے کیوں رو رہی ہو۔۔۔؟؟"

اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے وہ بے چینی کے عالم میں بولا تھا۔۔۔

"آپ پلیز مبشرہ سے شادی کر لیں۔۔۔وہ بہت محبت کرتی ہے آپ سے۔۔۔آپ اس کے ساتھ بہت خوش رہیں گے۔۔۔"

اس کی گرفت سے اپنے ہاتھ چھڑواتی وہ روتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

"مجھے ایسے مشوروں کی قطعاً ضرورت نہیں ہے۔۔۔میں جانتا ہوں مجھے اپنی لائف میں کیا کرنا ہے۔۔۔"

ارشان اس کی کمر میں بازو حمائل کرتا اسے اپنے سے قریب تر کرتے خفگی سے بولا تھا۔۔۔

"نہیں۔۔۔یہ میری بھی لائف ہے۔۔۔جسے آپ نے مذاق بنالیا ہے۔۔۔مجھے نہیں رہنا آپ کے ساتھ۔۔۔"

مہروشہ کی تکلیف ہر گزرتے لمحوں کے ساتھ بڑھتی جارہی تھی۔۔۔

ارشان نے حیرت بھی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"دماغ ٹھیک ہے تمہارا۔۔۔"

وہ ارشان کا حصار توڑ کر اس سے دور ہونے کی کوشش میں ہلکان ہورہی تھی۔۔۔

"ہاں ٹھیک ہے۔۔۔میں جانتی ہوں آپ یہ سب بابا کے کہنے پر کررہے ہیں۔۔۔مجھے یہ بھیک نہیں چاہیے۔۔۔"

مہروشہ کی بات پر ارشان اپنی جگہ ساکت ہوا تھا۔۔

"میں نے آپ کی اور بابا کی باتیں سن لی تھیں۔۔۔"

اس نے اپنی آنکھوں سے آنسوؤں کو بے دردی سے رگڑتے کہا تھا۔۔۔

"آپ پلیز میری وجہ سے اپنی محبت کو ناراض مت کریں۔۔۔مجھے تو عادت ہے ایسی زندگی گزارنے کی۔۔۔اور میں اب بابا کے سامنے خوش رہنے کی پوری کوشش کروں گی۔۔۔میں وعدہ کرتی ہوں بابا سمیت گھر کے کسی بھی شخص کو ایسا نہیں لگے گا کہ میں خوش نہیں

ہوں۔۔۔میرے اندر ایک گلٹ ہے کہ میں نے آپ سے آپ کی محبت چھینی ہے۔۔

پلیز مبشرہ سے شادی کر کے میرا یہ گلٹ ختم کر دیں۔۔میں بہت تکلیف میں ہو پلیز تھوڑی سی تو کمی کر دیں۔۔۔"

مہروشہ اس کے قریب بیٹھے روتے ہوئے بولی تھی۔۔۔اس کے جوڑے سے بال نکل کر اس کے چہرے کے گرد بکھر گئے تھے۔۔۔۔

ارشان یک ٹک خاموش نگاہوں سے اس چھوٹی سی لڑکی کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔۔جو اپنے اندر نجانے کتنی اذیت اور تکلیفیں لیے بیٹھی تھی۔۔۔

اسے کہتی وہ اپنی جگہ سے اٹھی ہی تھی جب ارشان نے اس کی کلائی اپنی گرفت میں قید کرلی تھی۔۔۔

مہروشہ نے پلٹ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

اگلے ہی پل وہ ایک جھٹکے سے اسے اپنی گود میں گرتا اس کے لبوں پر پوری شدت سے جھک چکا تھا۔۔۔

وہ خود نہیں جانتا تھا کہ اسے اچانک سے کیا ہوا ہے۔۔۔ مگر وہ اس لڑکی کا دور جانا۔ برداشت نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

مہروشہ کو اتنا سب بولنے کے بعد اس سے اس سب کی توقع نہیں تھی۔۔۔ اس کی سانسیں تھمنے لگی تھیں۔۔۔

وہ اس کے سینے پر اپنے ہتھیلیوں کا بوجھ ڈالے اسے خود سے دور کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔ مگر اس کی تمام مزاحمتوں کو ناکام بناتے ارشان اس کے ہاتھ کمر پر باندھتا اپنی شدتوں کو کئی گنا بڑھا گیا تھا۔۔۔۔

"اپنی یہ بکواس آئندہ اپنے تک ہی رکھنا۔۔۔"

اس کے لبوں کو چند پل کی آزادی بخشتا وہ پھر سے ان پر جھک چکا تھا۔۔۔

مہروشہ کا پورا وجود کپکپا رہا تھا۔۔۔اسے کی رنگت خطرناک حد تک سرخ ہو چکی تھی۔۔۔

"آپ ایسا نہیں کر سکتے۔۔۔۔"

مہروشہ نے اس کی گرفت سے اپنے ہاتھ نکلوانے چاہے تھے۔۔۔

"میں اس سے زیادہ بھی کر سکتا ہوں۔۔۔۔"

ارشان نے اس کی گردن سے دوپٹہ سرکاتے اس کی شہہ رگ پر اپنے لب رکھے تھے۔۔۔

مہروشہ اسکی شدتوں پر کسمساتی اس کے حصار سے دور ہونے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

"مجھے نہیں رہنا آپ کے ساتھ۔۔۔"

اس کی بوجھل سانسیں ارشان کے اعصاب بھاری کر گئی تھیں۔۔۔

"دور جا کر دکھاؤ۔۔۔۔"

ارشان آفندی اس کی گردن پر جابجا اپنی شدتوں کے نشان چھوڑتا اس کی مزاحمت ختم کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔ مگر وہ اب بھی اپنی کمزور مزاحمت برقرار رکھے ہوئے تھی۔۔۔

"آپ کی لائف میں میری کوئی جگہ نہیں ہے۔۔۔"

اس نے اپنے آنسوؤں کو بہنے سے روکا تھا۔۔۔

"اس کا فیصلہ میں کروں گا۔۔۔۔"

اس کی بالوں میں چہرا چھپاتے وہ اس کے کان کی لوح کو چومتے بولا تھا۔۔۔مہروشہ کی حالت غیر ہو چکی تھی۔۔۔اس کے ارشان کی شرٹ سینے سے دبوچ لی تھی۔۔۔۔

"یہ میری بھی زندگی ہے۔۔۔"

مہروشہ کی آنکھوں سے اب آنسو بہہ رہے تھے۔۔۔اس شخص کی شدتوں پر وہ نڈھال ہو چکی تھی۔۔۔اسے اپنی گردن جلتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔مگر اس شخص کو رحم نہیں آیا تھا۔۔۔۔

"اب صرف میری ہے۔۔۔۔"

اس کی ٹھوڑی پر لب رکھے تھے۔۔۔اپنے پہلو پر بندھے اس کے ہاتھ کی گستاخی پر مہروشہ اپنی جگہ کانپ اٹھی تھی۔۔۔

"مجھے کھلونا سمجھ رکھا ہے آپ نے۔۔۔۔جانتی ہوں آپ بدلہ لے رہے ہیں۔۔۔جو میں نے کیا تھا اس کا۔۔۔۔"

روتے ہوئے کہا گیا تھا۔۔۔تکلیف کم ہی نہیں ہو رہی تھی۔

"تمہیں جو سمجھنا ہے تم سمجھو۔۔۔۔"

دوسری جانب پرواہ کسے تھی۔۔۔۔ارشان کے لب اس کی گردن پر چھوڑے اپنے نشانات پر جا ٹھہرے تھے۔۔۔

اس لرزتے مہکتے وجود کی نرماہٹوں پر وہ مدہوش ہو رہا تھا۔۔۔

اس کی لمس کا یہ جان لیوا نشہ سر چڑھنے لگا تھا۔۔۔

"آپ سب سے زیادہ برے ہیں۔۔۔۔میری ہر تکلیف کی وجہ آپ ہیں۔۔۔"

مہروشہ نے اس کا حصار توڑنا چاہا تھا۔۔وہ اس وقت پوری طرح اس کی گود میں سمائی ہوئی تھی۔۔۔

"اب ہر تکلیف کا ازالہ بھی میں ہی کروں گا۔۔۔۔"

اس کے چہرے کو اپنے مقابل کرتا وہ اس پری پیکر کی تکلیف کم کرنا چاہتا تھا۔۔۔اس نے جھک کر اس کی گلابی ہونٹوں کو چھوا تھا۔۔۔ مہروشہ کی رنگت بے انتہا سرخ ہوئی تھی۔۔۔

"نہیں چاہیئے آپ کا ازالہ۔۔۔۔"

اس کے ہاتھ اپنے چہرے سے ہٹانے چاہے تھے۔۔

"مگر مجھے تو چاہیے یہ پاگل لڑکی۔۔۔"

اس کی پیشانی چومتا وہ مہروشہ کا نازک وجود اپنی بانہوں میں بھرتے اٹھا تھا۔۔۔۔

مہروشہ نے نگاہیں موڑ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔یہ کیا بول رہا تھا وہ۔۔۔

وہ ایک دم سے ہوش میں آئی تھی۔۔۔وہ جذبات کے زیر اثر کیا سے کیا بکواس کر گئی تھی۔۔۔

"پپ پلیز۔۔۔نیچے اتاریں۔۔۔"

مہروشہ کو اب پوری طرح سے ہوش آیا تھا۔۔۔آج تک ہمیشہ تنہائی میں روتے ہوئے اس نے اکیلے اس شخص سے شکوے شکایت کی تھیں۔۔۔تصور میں ہمیشہ ایسے ہی اسے اپنے پاس پایا تھا۔۔۔

مگر ابھی اندازہ ہی نہیں ہو سکا تھا کہ وہ واقعی اس کے پاس ہے۔۔۔۔

وہ کیا سے کیا بول گئی تھی اسے۔۔۔

ارشان اسکی پیشانی چومتا اسے نیچے اتار گیا تھا۔۔۔ورنہ اس کی گلابی رنگت بتا رہی تھی کہ اگر وہ اسے ایسے ہی لے جاتا تو اس نے بے ہوش ہو جانا تھا۔۔۔۔

مہروشہ کی شرمندگی بھرے تاثرات بتا رہے تھے کہ وہ اس وقت کیسا فیل کر رہی تھی۔۔۔

"ریلیکس۔۔۔ تمہیں مجھ سے لڑنے جھگڑنے کا پورا رائٹ حاصل ہے۔۔"

باہر کی جانب بڑھتے وہ اس کے ماتھے پر لب رکھتے بولا تھا۔۔۔

مہروشہ اس کے اس بدلے انداز پر دھڑکتے دل کے ساتھ باہر کی جانب بڑھ رہی تھی۔۔۔جب ارشان نے ایک بار پھر سے اس کی نازک کمر میں بازو حمائل کرتے اسے اپنی جانب کھینچ لیا تھا۔۔۔

مہروشہ کے سینے میں دھڑکتے دل کی حالت غیر ہوئی تھی۔۔۔اس نے نگاہیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"دل کا ڈاکٹر ضرور ہوں مگر آج تک کبھی اپنی زندگی کا کوئی بھی فیصلہ دل سے نہیں کیا۔۔۔ہمیشہ دماغ سے چلا ہوں۔۔۔۔میری لائف بہت ترتیب سے چل رہی تھی۔۔۔جس میں تم نے آکر ہلچل

مچائی۔۔۔میری ساری ترتیب کو بے ترتیب کر رہی ہو۔۔۔ تمہیں جو لگ رہا ہے میں یہ سب کسی کے کہنے پر کر رہا ہے ہوں تو وہ غلط ہے۔۔۔۔

اپنی زندگی میں ہر قدم سوچ سمجھ کر اٹھانے والا تمہارے معاملے میں دماغ کی سن ہی نہیں پا رہا۔۔۔۔"

اس کو اپنے سینے میں جذب کرتا وہ اس کے صبیحہ چہرے کو گہری نگاہوں سے تکتا باہر کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔جبکہ مہروشہ اپنے دل کو سنبھالتی کتنی ہی دیر اپنی جگہ سے ہل بھی نہیں پائی تھی۔۔۔۔

اس کا دل اتنے زور سے دھڑک رہا تھا۔۔۔ جیسے ابھی پسلیاں توڑ کر باہر آن ٹھہرے گا۔۔

کچھ دیر بعد اپنی حالت کو کچھ حد تک سنبھالتی وہ باہر نکلتی کھڑکی کے قریب کھڑی مبشرہ کو نہیں دیکھ پائی تھی۔۔۔۔ جس کا چہرا اس وقت قہر ٹپکا رہا تھا۔۔۔

"تمہارا وجود میری زندگی کا سب سے بڑا مسئلہ بن چکا ہے۔۔۔ تمہیں زندہ رہنا ہی نہیں چاہیے۔۔۔ مر جانا چاہیے۔۔۔ بلکہ بہت پہلے مجھے یہ کر دینا چاہیے تھا۔۔۔"

مبشرہ اندر ہی اندر اپنا اگلا پلان سوچتی باہر کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

"فارینہ جواد کیوں نہیں آیا ابھی تک۔۔۔۔"

امبرین بیگم بار بار فون ملاتی فارینہ کے پاس آتے بولی تھیں۔۔۔

"پتا نہیں آنٹی صبح تو کہہ کر گئے تھے کہ آجائیں گے ٹائم پر۔۔۔۔"

فارینہ کا دل بیٹھا جارہا تھا۔۔۔اسے جواد کے آفس میں ہی کام کرتی اپنی دوست سے پتا چلا تھا کہ جواد آج کل اپنی سیکرٹری میں کچھ زیادہ انوالو نظر آرہا تھا۔۔۔

جس کے بارے میں اس نے جواد سے بات کی تھی مگر وہ اسے بری طرح سے ڈانٹ کر خاموش کروا گیا تھا۔۔۔

فارینہ کی شادی کو اتنے سال گزر چکے تھے۔۔۔ابھی تک اس کی جھولی خالی تھی۔۔۔سسرال میں کبھی اسے اس بات کا طعنہ نہیں ملا تھا۔۔مگر جواد کے رویے میں اب تبدیلی آنا شروع ہو چکی تھی۔۔۔

جب وہ ارشان کو موسی کے ساتھ کھیلتے اور پیار کرتے دیکھتا تھا تو اس کی محرومی مزید بڑھ جاتی تھی۔۔۔

"ارشان میں مر جاؤں گی تمہارے بغیر۔۔۔تم کیوں نہیں سمجھتے مجھے۔۔۔نہیں دیکھ پا رہی میں تمہیں کسی اور کے ساتھ۔۔۔۔"

مبشرہ ارشان کے قریب آتے اس کا ہاتھ تھامے اپنی اذیت اس کے سامنے آشکار کرتی سسک پڑی تھی۔۔۔جو دیکھ ارشان نے گہری سانس ہوا میں خارج کرتے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا تھا۔۔۔

"مبشرہ تم ایک میچور اور سمجھدار لڑکی ہو۔۔۔یہ کیسے بی ہیو کر رہی ہو۔۔۔؟ساری حقیقت تمہاری آنکھوں کے سامنے ہے۔۔۔

تمہارے سامنے میری شادی ہوئی مہروشہ کے ساتھ۔۔۔میں اسے نہیں چھوڑ سکتا۔۔۔

اب پہلے جیسا کچھ نہیں ہو سکتا۔۔۔وہ میری زندگی کا حصہ ہے۔۔۔

میں اسے جدا نہیں کر سکتا۔۔۔"

ارشان کی بات پر مبشرہ کے چہرے کی رنگت بدلی تھی۔۔۔وہ چاہتی تھی ارشان مہروشہ کو طلاق دے کر اس سے شادی کر لے۔۔۔

وہ دونوں اس وقت زرا فاصلے پر کھڑے تھے۔۔۔مگر لان میں کھڑے باقی افراد بھی انہیں دیکھ سکتے تھے۔۔۔

ارشان کی نظریں مہروشہ کی جانب اٹھی تھیں۔۔۔جو وہیں ایک جانب اماں بی کے پاس بیٹھی تھی۔۔۔وہ اس جانب دیکھنے سے گریزاں تھی۔۔۔مگر اس کے تاثرات بتا رہے تھے کہ وہ یہ سب کتنے ضبط سے برداشت کر رہی تھی۔۔

اس کا چہرا بے انتہا سرخ تھا۔۔۔جبکہ اس کی گداز ہتھیلیاں مکمل طور پر بھینچی ہوئی تھیں۔۔۔

لبوں کو کچلتی وہ بہت دور بیٹھے بھی ارشان کی ساری توجہ اپنی جانب کھینچ گئی تھی۔۔۔۔

"وہ اچھی لڑکی نہیں ہے۔۔۔اس کا کردار مشکوک ہے۔۔۔اس نے تم سے دھوکے سے شادی کروائی۔۔۔وہ ایک جھوٹ اور دھوکے سے زیادہ کچھ نہیں ہے۔۔۔تم صرف میرے ہو۔۔۔۔"

مبشرہ کا دماغ پھٹنے کے قریب ہوا تھا ارشان کی بات سن کر۔۔۔

جبکہ اس کی باتوں پر ارشان لب بھینچ کر رہ گیا تھا۔۔۔وہ مبشرہ کی فیلگنز سمجھتا تھا۔۔۔

مبشرہ کے ساتھ زیادتی ہوئی تھی۔۔۔یہی وجہ تھی کہ وہ اس کے ساتھ نرم رویہ اپنا کر اسے پیار سے ڈیل کر رہا تھا۔۔وہ اس کی تکلیف سمجھتا تھا۔۔۔جو بچپن سے اسے دیوانوں کی طرح چاہتی آرہی تھی۔۔۔

اس کی بہت اچھی دوست بھی تھی۔۔۔وہ اس کا دل نہیں توڑ سکتا تھا۔۔۔

"وہ میری بیوی ہے اس کی باکرداری کے ثبوت کے لیے اتنا کافی ہے۔۔۔تم نے اگر دوبارہ اس حوالے سے کوئی بات کی تو میں یہاں سے چلا جاؤں گا۔۔۔جس طرح سے بھی شادی ہوئی ہے۔۔۔میں اب قبول کر چکا ہوں۔۔۔وہ میرے بچے کی ماں ہے۔۔۔میں اس کے خلاف کچھ بھی برداشت نہیں کر سکتا۔۔۔تم اس وقت بہت غصے میں ہو۔۔۔گھر جا کر ریسٹ کرو۔۔۔کل صبح ملاقات ہوتی ہے۔۔۔۔"

اس کا گال تھپتھپاتا وہ مہروشہ کے پاس جا کر کھڑے ہوتے احمر کو دیکھتا لمبے لمبے ڈگ بھرتا اس جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

سب لوگ اپنی اپنی گاڑیوں میں بیٹھ رہے تھے۔۔۔

مبشرہ اس کی بات پر انگاروں کی لپیٹ میں آئی تھی۔۔۔مڑ کر دیکھنے پر اپنے بھائی کی حرکت دیکھ وہ ارشان کی وہاں جانے کی وجہ سمجھ گئی تھی۔۔۔۔

"مہروشہ مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔۔پلیز ایک موقع تو دیں۔۔۔۔"

احمر نے ابھی اپنی بات بھی مکمل نہیں کی تھی جب ارشان وہاں پہنچتا ان دونو۔کے درمیان میں آن کھڑا ہوا تھا۔۔۔۔

"اپنی حد کراس مت کرو احمر قریشی۔۔۔ورنہ میں تمہیں دوسرا موقع نہیں دوں گا۔۔۔۔"

ارشان مہروشہ کا ہاتھ اپنی گرفت میں لیتا احمر کی جانب غضبناکی سے دیکھتا اسے وارن کر گیا تھا۔۔۔

مبشرہ کے نجانے کتنے میل فرینڈز تھے۔۔۔جن میں سے کچھ اس کے لیے پسندیدگی بھرے جذبات بھی رکھتے تھے۔۔۔

وہ ان کے ساتھ اکثر آؤٹنگ پر بھی چلی جاتی تھی۔۔۔مگر ارشان نے کبھی ان باتوں پر اعتراض نہیں اٹھایا تھا۔۔۔۔مبشرہ اس کی اپنی

جانب پوزیسیونیس دیکھنے کی خاطر ان لوگوں سے اکثر فری بھی ہو جاتی تھی۔۔

ارشان کی پیشانی پر بل بھی نہیں پڑا تھا۔۔۔ مگر اس وقت ارشان کا مہروشہ کے لیے یہ جنونی انداز دیکھ وہ اندر ہی اندر آتش فشاں بن چکی تھی۔۔۔۔۔اس کی آنکھوں کے سامنے یہ سب ہو رہا تھا اور وہ کھڑی صرف تماشا دیکھ رہی تھی۔۔۔

"جانتا ہوں تمہاری بیوی ہے۔۔۔ مگر کیا اب بات کرنے کی اجازت بھی نہیں دو گے تم کسی کو۔۔۔"

احمر بھی اب کہ بار زچ ہوا تھا۔۔۔ارشان آفندی کا یہ جنونی انداز وہ بھی پہلی بار دیکھ رہا تھا۔۔

"ہاں نہیں دے سکتا اجازت۔۔۔یہ صرف میری ہے۔۔۔

تمہارے دماغ میں جو خناس بھرا ہے وہ نکال دو۔۔۔"

ارشان کی گرفت غصے کے مارے مہروشہ کی کلائی پر بھی سخت ہو چکی تھی اسے پتا ہی نہیں چلا تھا۔۔۔

جبکہ مہروشہ جو اسے مبشرہ کے اتنے قریب کھڑے دیکھ چکی تھی۔۔۔اس کے اندر بھی اس وقت طوفان برپا تھا۔۔۔

ایک جانب یہ شخص اسے اپنے ہونے کا احساس دلاتا تھا اور دوسری جانب پھر سے اس لڑکی کو اپنے قریب کیے کھڑا ہوتا تھا۔۔۔مہروشہ جو اسے مبشرہ سے شادی کرنے کا بڑے واضح الفاظ میں کہہ رہی تھی۔۔

اس کا کچھ دیر مبشرہ کے پاس کھڑا ہونا بھی اس کے اندر آگ لگا جاتا تھا۔۔۔

وہ اپنے آپ پر بھی ابھی خاصی تپی ہوئی تھی۔۔۔

اسے اسی بات کا ڈر تھا کہ اس شخص کی عنایتوں پر اس کا دل ایسے ہی بے ایمان ہو جانا تھا۔۔۔جیسے ابھی ہو چکا تھا۔۔۔۔

وہ اسے مکمل طور پر اپنا ہو کر رہتے دیکھنا چاہتی تھی۔۔اس نے ارشان کی گرفت سے اپنی کلائی آزاد کروانی چاہی تھی۔۔۔

ارشان جو احمر کے ہوش ٹھکانے لگا رہا تھا۔۔۔مہروشہ کی اس حرکت پر سلگتا اپنی گرفت مزید مضبوط کر گیا تھا۔۔۔

"تم خود مجھے ایسا کرنے کا موقع دے رہے ہو۔۔۔۔ایک جانب تم میری بہن کو گھما رہے ہو اور دوسری جانب اس معصوم لڑکی کو اپنا پابند کر رکھا ہے۔۔۔"

احمر کو اندازہ نہیں تھا کہ ارشان اس طرح مہروشہ کے آگے دیوار بن کر کھڑا ہو جائے گا۔۔۔

"اگر اتنی ہی فکر ہے تو سمجھاؤ اپنی بہن کو۔۔۔وہ خود میری دوسری بیوی بننے کو تیار ہے۔۔۔اگر دوبارہ تمہاری زبان پر میری بیوی کا نام آیا تو بولنے کے قابل نہیں چھوڑوں گا تمہیں۔۔۔۔ لاسٹ وارننگ ہے میری یہ۔۔۔ سمجھ جاؤ ورنہ بہت نقصان اٹھاؤ گے۔۔۔۔"

ارشان قہر آلود تنبیہی نگاہوں سے اسے گھورتا مہروشہ کو اپنے ساتھ لیے آگے بڑھ گیا تھا۔۔۔۔

"چھوڑیں میرا ہاتھ مجھ درد ہو رہا ہے۔۔۔۔"

مہروشہ نے اس کی گرفت سے اپنا بازو چھڑوانا چاہا تھا۔۔۔

"اس کا ایک بار میں منہ کیوں نہیں توڑتی۔۔۔"

ارشان نے اسے گاڑی کے پاس لاتے خفگی بھرے انداز میں کہا تھا۔۔باقی ساری گاڑیاں نکل چکی تھیں۔۔۔

"کیوں توڑوں میں۔۔۔۔؟؟وہ نارمل بات ہی تو کرنا چاہتے تھے۔۔۔ اس میں غلط کیا تھا۔۔۔"

مہروشہ اس کو گھورتی ہوئی خفگی بھرے انداز میں کہتی گاڑی کا دروازہ کھول کر بیٹھنے لگی تھی جب ارشان اس کی کلائی تھام کر اس کی کمر گاڑی کے ساتھ ٹکاتے اس پر پوری طرح سے حاوی ہوا تھا۔۔۔۔

مہروشہ جو اس سے دوبدو بات کر رہی تھی اس کے ایک دم سے اتنے قریب آنے پر اس کی رنگ سرخ ہوئی تھی۔۔۔

"اب بولو کیا کہہ رہی تھی۔۔؟؟"

اس کی سہمی نگاہوں میں اپنا عکس دیکھتے ارشان نے اس سے پوچھا تھا۔۔۔

"آآپ اس طرح مجھے خوفزدہ نہیں کر سکتے۔۔۔"

اس کی گرم سانسیں اپنے چہرے پر پڑتے دیکھ مہروشہ گاڑی کے ساتھ بالکل چپک گئی تھی۔۔۔جو دیکھ وہ اور قریب ہو آیا تھا۔۔۔

"میں کیا کر سکتا ہوں تمہیں اندازہ بھی نہیں ہے۔۔۔؟؟"

اس نے جھک کر اس کے کپکپاتے لبوں کو چھوا تھا۔۔۔اس کی مدھم نرم گرم سے سانسیں اور یہ کپکپکاتا نازک وجود ارشان آفندی پر نشہ سا طاری کر دیتا تھا۔۔۔

وہ اس کے معاملے میں پوزیسو ہو رہا تھا۔۔۔وہ اس کی ساری توجہ اپنے اوپر چاھتا تھا۔۔۔۔

آج کے پورے فنکشن میں اس نے باقی کسی اور کو تو کیا موسی کو بھی اس کے قریب بھی بھٹکنے نہیں دیا تھا۔۔۔

"جب آپ اپنی لائف کے بارے میں سوچ سکتے ہیں تو مجھے بھی یہ حق ہونا چاہے۔۔۔"

مہروشہ اس شخص کی بولتی جان لیوا قربت کے آگے بمشکل اپنی بات مکمل کی تھی۔۔۔

یہ شخص اگر اس کے دل کے اندر جھانک لیتا تو شاید پوری دنیا بھول جاتا۔۔۔وہ مہروشہ کے لیے کیا تھا وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔۔۔

"اچھا۔۔۔کیا حق چاہیے تمہیں۔۔۔"

ارشان کی گرم بوجھل سانسیں مہروشہ کی سانسوں سے الجھ رہی تھیں۔۔۔

مہروشہ اگر بولنے کے لیے لب کھولتی تو اس کے لبوں کو چھو جانا تھا۔۔۔

جس احساس سے کپکپاتی وہ شکوہ کناں نگاہوں سے اسے گھور گئی تھی۔۔۔

اس وقت ٹھنڈ کی شدت بڑھ چکی تھی۔۔۔ مگر وہ ٹھنڈ سے زیادہ اس شخص کی قربت پر لرز رہی تھی۔۔۔

ارشان کے گاڑی کا دروازہ کھولتے اسے اندر بیٹھایا تھا۔۔

جب اسی لمحے صائمہ بیگم اور مبشرہ بھی پارکنگ ایریا میں آتی دکھائی دی تھیں۔۔۔ احمر تو پہلے ہی وہاں سے نکل چکا تھا۔۔۔

صائمہ بیگم کو گاڑی میں جا کر بیٹھنے کا کہتے مبشرہ اس کے قریب آئی تھی۔۔۔ گاڑی میں بیٹھی مہروشہ اسی جانب دیکھ رہی تھی۔۔۔ مبشرہ

آگے بڑھی تھی اور ارشان کو کچھ بھی سمجھنے کا موقع دیئے بغیر اس کے گلے میں بانہیں حمائل کرتی اس کے بہت قریب آن ٹھہری تھی۔

مہروشہ کہ رنگت خطرناک حد تک سرخ ہوئی تھی۔۔۔

اس نے فوراً سے نگاہوں کا زاویہ بدل دیا تھا۔۔۔ جبکہ آنکھوں میں نمی آن ٹھہری تھی۔۔۔

رخ موڑنے کی وجہ سے وہ ارشان کا ری ایکشن نہیں دیکھ پائی تھی۔۔ جو اگلے ہی سیکنڈ مبشرہ کی اس حرکت پر اسے سرد لہجے میں جھاڑتا دور جھٹک چکا تھا۔۔۔

مبشرہ پہلے سے جانتی تھی کہ ارشان کا ری ایکشن ایسا ہی ہو گا۔۔۔

مگر وہ مہروشہ کو دکھا کر جو کرنا چاہتی تھی وہ کر چکی تھی۔۔۔اتنی دیر سے وہ جس بھٹی میں جل رہی تھی۔۔۔

اس کی آگ اب کم ہوتی محسوس ہوئی تھی۔۔

"مبشرہ بی ہیو۔۔۔ تمہیں ہو کیا گیا ہے۔۔۔۔"

ارشان نے مڑ کر مہروشہ کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جس کا جھکا چہرا بتا رہا تھا کہ وہ یہ منظر دیکھ چکی تھی۔۔۔۔

گاڑی کا دروازہ بند تھا اس وجہ سے وہ ان کے درمیان ہوئی باتیں نہیں سن پائی تھی۔۔

ارشان کو بے چینی سی محسوس ہوئی تھی۔۔مجھے کچھ نہیں ہوا ارشان تم بدل گئے ہو۔۔۔ہونے والی بیوی ہوں تمہاری۔۔۔اتنا تو حق رکھتی ہوں تم پر۔۔۔ تمہیں اس لڑکی سے اتنا فرق کیوں پڑ رہا ہے۔۔۔"

مبشرہ تپ کر بولی تھی۔۔۔

"تمہارا دماغ خراب ہو چکا ہے۔۔۔۔پہلے جا کر اسے ٹھیک کرواؤ۔۔۔"

ارشان اسے کڑے تیوروں سے گھورتا اپنی گاڑی کی جانب بڑھتا اندر بیٹھ چکا تھا۔۔۔

اس نے مہروشہ کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جو گود میں رکھے ہاتھوں کو گھورتی اس کی جانب سے بالکل انجان بنی بیٹھی تھی۔۔۔۔

"مہروشہ۔۔۔۔"

ارشان نے اسے پکارا تھا۔۔۔۔

"موسیٰ گھر میں سب کو تنگ کر رہا ہو گا۔۔۔پلیز جلدی گھر چلیں۔۔۔۔"

نگاہیں جھکائے وہ نروٹھے لہجے میں بولتی اس لمحے ارشان کو بہت پیاری لگی تھی۔

اس کا سرخ چہرا دیکھ ارشان کی ڈارک براؤن آنکھوں میں ایک چمک سی ابھری تھی۔۔

وہ اسے اپنے آپ میں الجھا کر باقی ہر بات سے بیگانہ کر چکا تھا۔۔

دوبارہ اس نے کوئی بات نہیں کی تھی۔۔۔

گھر پہنچ کر وہ فوراً گاڑی سے اتر گئی تھی۔۔۔

ارشان وہیں بیٹھے گاڑی کی پشت سے سر ٹکا گیا تھا۔۔۔

"یہ کیا ہو رہا ہے مجھے۔۔۔کیوں اس کی اتنی پرواہ کر رہا ہوں۔۔۔ مبشرہ سے کی گئی اپنی کمٹمنٹ بھولنے کو دل کیوں چاہ رہا ہے۔۔۔کیا ہو رہا ہے میرے ساتھ۔۔۔"

اپنے گھنے بالوں میں انگلیاں پھنساتا وہ بے چینی سے بولا تھا۔۔۔

اتنے سال اس لڑکی کو تڑپایا تھا۔۔۔واپس آکر بھی اس کی تڑپ کا تماشا دیکھا تھا۔۔۔

مگر اب سب کچھ اس پر الٹ چکا تھا۔۔۔اس معصوم سی گڑیا نے اس جیسے زہین و فطین شخص کو گھما کر رکھ دیا تھا۔۔۔

کون کہہ سکتا تھا کہ دل کا اتنا قابل اور ہونہار ڈاکٹر خود اپنے دل کے مرض کی تشخیص نہیں کر پا رہا تھا۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"ڈاکٹر صبا۔۔۔ڈاکٹر مہروشہ کہاں ہیں۔۔۔انہیں میرے آفس میں بھیجیں۔۔۔"

ارشان سنجیدہ تاثرات کے ساتھ کہتا اپنے آفس کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔

کل وہاں سے واپس آنے کے بعد سے یہ لڑکی اس کو ایسے ہی تڑپائے ہوئے تھے۔۔۔موسیٰ منیبہ بیگم کے پاس ہی سو گیا تھا۔۔۔جس کے بعد وہ بھی اپنے روم کا دروازہ اندر سے بند کرتی خود بھی سو گئی تھی۔۔۔ملازمہ کے ذریعے اس کی جانب پیغام بھجوا دیا تھا۔۔۔

جو سن کر ارشان سلگ اٹھا تھا۔۔۔وہ جتنا اس کی جانب قدم بڑھانے کی کوشش کر رہا تھا وہ اتنے نخرے دکھا رہی تھی۔۔۔۔

وہ کتنی مشکل سچویشن میں پھنسا ہوا تھا اس بات کا احساس ہی نہیں تھا۔۔۔

اس کی آج ایک بہت اہم اور بہت مشکل سرجری تھی۔۔پیشنٹ کے بچنے کے ففٹی پرسنٹ چانسز تھے۔۔۔اس آپریشن میں بہت سارے رسک تھے۔۔۔اسے مکمل فوکس رہ کر یہ سرجری کرنی تھی۔۔۔جو کافی گھنٹوں پر محیط ہونی تھی۔۔۔

وہ اپنے دماغ کو بالکل فریش رکھنا چاہتا تھا۔۔۔ مگر اس کی پوری رات بے چینی کے عالم میں گزری تھی۔۔۔ اسے سکون نہیں مل پا رہا تھا۔۔ صبح بھی جب وہ نیچے آیا تو اسے پتا چلا تھا کہ مہروشہ اپنی دوست کی طرف گئی ہے اور وہیں سے ہاسپٹل چلی جائے گی۔۔۔۔

ارشان ابھی وقت سے پہلے ہاسپٹل آ گیا تھا۔۔۔ مگر وہ اسے کہیں نظر نہیں آئی تھی۔۔۔

"سر ڈاکٹر مہروشہ کیفے ٹیریا کی جانب گئی ہیں۔۔۔ شاید ڈاکٹر احمر کے ساتھ۔۔۔۔ آپ کہیں تو بلوا دوں انہیں۔۔۔۔"

ڈاکٹر صبا نے فوراً اسے ساری تفصیل بتائی تھی۔۔۔ارشان بہت کم ہی کسی کو مخاطب کرتا تھا۔۔۔اس لیے جسے کر لیتا تھا وہ ایسے ہی خوش ہوتا تھا۔۔

"نہیں اٹس اوکے۔۔۔۔"

ارشان اپنے آفس میں آتا دروازہ پوری قوت سے بند کر گیا تھا۔۔۔اس کی آنکھوں کی رنگت اس وقت بہت زیادہ سرخ ہو رہی تھی۔۔۔یہ لڑکی کیا کر رہی تھی اس کے ساتھ۔۔۔

اپنی کرسی پر آن بیٹھتے وہ پیشانی مسلتا مسلسل اپنا پیر ہلا رہا تھا۔۔۔

وہ احمر کو کیا کہتا اب اگر وہ لڑکی خود اس کی جانب مبذول ہو رہی تھی۔۔

ارشان کا دماغ بری طرح سے خراب ہونے لگا تھا۔۔۔۔جب اسی لمحے مبشرہ اس کے آفس میں داخل ہوئی تھی۔۔۔

"ارشان۔۔۔ آر یو آل رائٹ۔۔۔۔۔؟؟"

مبشرہ نے اس کے قریب آتے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے پوچھا تھا۔۔۔

"ہمم۔۔۔"

ارشان نے سیدھے ہو کر بیٹھتے سامنے رکھا پانی کا گلاس اپنے اندر انڈیل دیا تھا۔۔۔

"میری باتیں تمہیں بری لگتی ہیں۔۔۔ تمہیں لگتا ہے میں تمہیں مہروشہ کے خلاف بھڑکا رہی ہوں۔۔۔ مگر یہ سچ ہے کہ وہ لڑکی اتنی معصوم نہیں ہے جتنا تم اسے سمجھ رہے ہو۔۔۔ تم نے پہلے اپنی جان پر کھیل کر اس کی حفاظت کی کیا صلا دیا اس کا اس نے تمہیں۔۔۔ اب پھر تم اس کی خاطر مجھ سے سالوں سے جڑا رشتہ داؤ پر لگا رہے ہو۔۔۔

لیکن اسے تو پرواہ ہی نہیں ہے۔۔ احمر کو تم بچپن سے جانتے ہو۔۔

تمہارے ایک بار منع کر دینے کے بعد وہ کبھی آگے نہ بڑھتا۔۔۔ مگر وہ لڑکی اسے پیچھے ہٹنے ہی نہیں دے رہی۔۔۔ تمہارے سامنے معصوم بنتی ہے۔۔اس کی حقیقت اس سے مختلف ہے۔۔۔۔"

مبشرہ اس کے قریب کھڑی اس کا ہاتھ تھامے بہت نرمی اور محبت سے اسے بتا رہی تھی۔۔۔۔

اسے ایسے ہی کمزور لمحے کی ہی تو تلاش تھی۔۔۔وہ ارشان کی جانب تقریباً جھکی ہوئی تھی۔۔

جب اسی لمحے دروازہ کھلا تھا اور مہروشہ اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔

مگر سامنے کا منظر دیکھ اس کی رنگت زرد ہوئی تھی۔۔۔ارشان اور مبشرہ ایک دوسرے کے بہت قریب تھے۔۔۔

دونوں نے ہی پلٹ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

مہروشہ کی آنکھوں میں نمی آن ٹھہری تھی۔۔۔جو اس لمحے ارشان کو فریب ہی لگی تھی۔۔۔

"کس کی اجازت سے تم بناناک کیے میرے آفس میں آئی ہو۔۔۔"

ارشان غضبناکی سے دھاڑا تھا۔۔۔جبکہ مبشرہ مسکراتی آنکھوں سے یہ منظر دیکھتی مسکرائی تھی۔۔۔

"وہ صبا نے۔۔۔۔"

مہروشہ سکتے کے عالم میں بس اتنا ہی بول پائی تھی۔۔۔

"آؤٹ۔۔۔۔"

ارشان پہلے سے بھی اونچی آواز میں دھاڑا تھا۔۔۔ جس پر مہروشہ کانپ گئی تھی۔۔۔

آنکھوں سے بے ساختہ آنسوؤں کا سیلاب جاری ہوا تھا۔۔۔

"آئم سوری۔۔۔۔"

بہت آہستہ آواز میں بولتی وہ وہاں سے پلٹ گئی تھی۔۔۔ جبکہ اس کی آنکھوں میں موجود آنسو ارشان آفندی کی نگاہوں سے پوشیدہ نہیں

رہ پائے تھے۔۔۔اس نے پوری قوت سے ہاتھ ٹیبل پر دے مارا تھا۔۔۔

"ارشان۔۔۔۔"

مبشرہ نے تڑپ کر اس کا ہاتھ اپنی گرفت میں لیا تھا۔۔۔جو زخمی ہو چکا تھا۔۔۔

"مبشرہ پلیز ابھی تم جاؤ یہاں سے۔۔۔مجھے اکیلا چھوڑ دو اس وقت۔۔۔۔"

ارشان نے اس کی گرفت سے اپنا ہاتھ نکالتے رخ موڑتے کہا تھا۔۔۔

"اوکے ریلیکس۔۔۔۔"

مبشرہ اس کا کندھا تھپتھپاتی خوشی سے جھومتی وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔مظلوم بن کر ہمدردی بٹورنے میں بھی کیسا مزا تھا۔۔۔۔

وہ جو چنگاری لگا چکی تھی اب بس اسے اک سائیڈ پر کھڑے ہو کر اس کو اس نئے بنتے رشتے کو جھلستا دیکھنا تھا۔۔

ارشان کی سرجری کا ٹائم ہو چکا تھا۔۔۔وہ اپنے آفس سے نکلتا باہر کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

جب اسی لمحے مہروشہ جو اس کے آفس کے باہر ہی کھڑی تھی۔۔۔ تیزی سے اس کے قریب آئی تھی۔۔۔

"مجھے بات کرنی ہے آپ سے۔۔۔"

اس کے راستے میں آتی وہ اس کا راستہ روک گئی تھی۔۔۔ارشان نے نگاہیں اٹھا کر اس کی سوجی ہوئی آنکھوں کو دیکھا تھا۔۔۔وہ شاید اس پورا وقت روتی رہی تھی۔۔۔

"مجھے کوئی بات نہیں کرنی تم سے۔۔۔جو تم کرتی پھر رہی ہو اسے جاری رکھو۔۔۔ایک دن ضرور کامیاب ہو گی۔۔۔"

ارشان اسے بازو سے پکڑ کر اپنے راستے سے ہٹاتا آگے کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

مہروشہ وہیں کھڑی آنسوؤں میں ڈوبی اسے تکے گئی تھی۔۔۔

" آپ کو اگر اسی کا ہونا تھا تو میری جانب قدم ہی کیوں بڑھائے۔۔۔ میری زندگی میں سب سے زیادہ اہمیت بھی آپ رکھتے ہیں۔۔۔اور میرے لیے سب سے زیادہ تکلیف کا باعث بھی آپ ہی بنتے ہیں۔۔۔اب کوئی بات نہیں کروں گی آپ سے۔۔۔"

مہروشہ بے دردی سے اپنے آنسو صاف کرتی وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"مہروشہ ابھی تک تیار کیوں نہیں ہوئی تم۔۔۔۔ ہم سب نکلنے لگے ہیں رسم کے لیے۔۔۔"

امبرین بیگم کچن میں آتیں اسے ایسے ہی رف سے ملگجے حلیے میں کھڑا دیکھ حیرت بھرے انداز میں بولی تھیں۔۔۔

"چچی جان میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔۔۔میں گھر پر ہی رک جاتی ہوں اماں بی کے پاس پلیز۔۔۔۔"

وہ اس وقت بخار سے تپ رہی تھی۔۔۔مگر پھر بھی ملازمین کے ساتھ گھر کے کاموں میں لگی ہوئی تھی۔۔

ایک ہفتے سے ارشان گھر نہیں آیا تھا۔۔اس نے گھر میں بتا دیا تھا کہ وہ شہر سے باہر کسی سیمینار میں آیا ہوا ہے۔۔۔۔

مبشرہ بھی اس کے ساتھ ہی تھی۔۔۔

سب گھر والے مہروشہ کی بے چینی اور بے قراری نوٹ کر رہے تھے۔۔۔وہ لڑکی ارشان کے آنے کے بعد سے بالکل بدل چکی تھی۔۔۔جو بات سب نے ہی نوٹ کی تھی۔۔۔

کسی نے بھی ان کے بیچ مداخلت کرنے کی کوشش نہیں کی تھی۔۔۔ وہ جانتے تھے ارشان آفندی اپنے معاملات خود ہی احسن طریقے سے ہینڈل کر سکتا تھا۔۔۔

"ارے بچے طبیعت خراب تھی تو آرام کرتی نا۔۔۔"

امبرین بیگم اس کا ماتھا چھوتے پریشان ہوئی تھیں۔۔۔

اسی لمحے منیبہ بیگم بھی اندر داخل ہوئی تھیں۔۔۔ان کی نظریں بھی مہروشہ کے کملائے چہرے پر پڑی تھیں۔۔۔

جوان کے بیٹے کی موجودگی میں کھلا کھلا سا رہنے لگا تھا۔۔۔مگر اب ایک ہفتے سے تو اس کے رنگ ہی اڑے ہوئے تھے۔۔۔وہ بالکل مرجھا گئی تھی۔۔۔

"آپ اس گھر کی بہو ہو۔۔۔آپ کا وہاں ہونا ضروری ہے۔۔۔"

منیبہ بیگم نے قریب آتے اسے مخاطب کیا تھا۔۔۔جس پر مہروشہ نے دوبارہ کوئی اعتراض نہیں اٹھایا تھا۔۔۔

اسے بہت کمزوری محسوس ہو رہی تھی۔۔۔ مگر منیبہ بیگم کو تو وہ انکار کر ہی نہیں سکتی تھی۔۔۔

"میڈیسن لی آپ نے۔۔۔۔"

اس کی پیشانی کو چھوتے وہ بہت محبت اور فکر سے بولی تھیں۔۔۔

امبرین بیگم ان دونوں ساس بہو کو مسکراتی نگاہوں سے دیکھتی وہاں سے نکل گئی تھیں۔۔۔ منیبہ بیگم کا دل اس بے ضرر لڑکی کے لیے نرم پڑ رہا تھا تو یہ اچھی بات تھی۔۔۔

"ابھی لیتی ہوں۔۔۔۔"

اس نے نگاہیں جھکائے جواب دیا تھا۔۔۔

"اپنا خیال رکھا کرو بیٹا۔۔۔میرے پوتے اور بیٹے کے لیے بہت اہم ہو آپ۔۔۔۔"

اس کی پیشانی چومتے انہوں نے محبت سے کہا تھا۔۔۔

جس پر مہروشہ نے نم آلود آنکھیں اٹھا کر ان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔

"آپ نے مجھے معاف کر دیا۔۔۔۔"

اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔۔

"معافی تو مجھے مانگنی چاہیے۔۔۔ماں ہونے کا دعوا کر کے بھی ماں نہ بن سکی۔۔"

اسے اپنے ساتھ لگاتی وہ بھی اپنے آنسوؤں کو نہیں روک پائی تھیں۔۔۔اتنے وقت سے وہ اپنے بیٹے کے ناراض ہونے کا غصہ اس پر نکالتی آئی تھیں۔۔۔مگر اتنا وقت جس طرح سے اس نے بہت خاموشی کے ساتھ اپنی پاکیزگی اور باکرداری سب پر واضح کی تھی۔۔۔اور جس طرح سے انہوں نے اس کی آنکھوں میں اپنے بیٹے کے لیے محبت دیکھی تھی اس بات نے ان کے دل کو اس لڑکی کے آگے جھکنے پر مجبور کر دیا تھا۔۔۔

کچھ دیر بعد ان دونوں کو ایک ساتھ دیکھ گھر کے سبھی لوگوں کے چہروں پر مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔۔۔

"فائنلی ایک ہیپی اینڈنگ تو ہوئی۔۔۔۔"

ایمن نے مسکراتے ہوئے ان کے پاس آتے کہا تھا۔۔۔وہ لوگ اس وقت اماں بی کے کمرے میں موجود تھیں۔۔۔

"اور کونسی اینڈنگز چاہییں تمہیں۔۔۔۔"

ثمن بھی ان کے قریب آئی تھی۔۔۔۔

"بھائی اور اس پیاری سی بھابھی کی۔۔"

اندر آتے طلحہ اور اسامہ نے جواب دیا تھا۔۔۔ان سب کو ایک ساتھ حملہ آور ہوتا دیکھ وہ گھبرا گئی تھی۔۔۔اس کی رنگت بے انتہا سرخ ہوئی تھی۔۔۔

آنکھوں میں نمی کا احساس بڑھ گیا تھا۔۔۔جو بات سب نے نوٹ کی تھی۔۔۔

"آج آپ کو میں تیار کروں گی۔۔۔ماما نے آپ کے لیے بہت خوبصورت ڈریس بنوایا ہے۔۔۔"

ایمن اور ثمن نے اسے گھیر لیا تھا۔۔۔گھر میں اس وقت خوشیوں کا سماں تھا۔۔۔وہ اپنی وجہ سے کسی کا موڈ خراب ہوتے نہیں دیکھ سکتی تھی۔۔۔

اسی وجہ سے سب کی باتیں مان تی وہ بھی تیار ہونے چل دی تھی۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"ماما آپ اٹھاؤ مجھے۔۔۔۔"

وہ لوگ مہندی لے کر اسامہ کے سسرال پہنچ چکے تھے۔۔۔ان کا بہت ہی شاندار استقبال کیا گیا تھا۔۔۔وہاں شاندار پیمانے پر فنکشن کا ارینج کیا گیا تھا۔۔۔

سب ہی بہت پیارے لگ رہے تھے۔۔۔مگر مہروشہ نے آج سب کو پیچھے چھوڑ دیا تھا۔۔۔وہ جو ہمیشہ ہر فنکشن میں سادگی کی مورت بنی رہتی تھی۔۔۔آج اس کی گھر کی خواتین نے اس پر اپنی ساری کسریں پوری کی تھیں۔۔۔

وہ اس وقت اورنج اور پیرٹ کلر کے بہت ہی خوبصورت لہنگے میں ملبوس تھی۔۔۔۔جس کا بھاری دوپٹہ اس کے کہنے پر ایمن نے پھیلا کر آگئے پیچھے ایسے سیٹ کیا تھا کہ اس کے وجود کی دلکشی بہت حد تک چھپ گئی تھی۔۔۔اس کے لانبے حسین بالوں میں پھول کی لڑیاں ڈال کر انہیں کمر پر ہی ہلکی سے چٹیا میں ڈھیلا چھوڑ رکھا تھا۔۔۔

لائٹ سے میک اپ نے اس کے معصوم حسن کو مزید نکھار دیا تھا۔۔۔

اسے دیکھ کر تو پہلے بھی نہیں لگتا تھا کہ وہ میر ڈیا ایک بچے کی ماں ہے۔۔۔مگر آج تو وہ مزید چھوٹی لگ رہی تھی۔۔

اماں بی نے اس کی نظر اتار کر بھیجا تھا۔۔۔

منیبہ بیگم بھی محبت پاش نگاہوں سے اسے تکے جا رہی تھیں۔۔۔

اس کو بخار تھا مگر پھر بھی وہ ہر معاملے میں آگے آگے تھی۔۔۔

جبکہ موسیٰ تو آج اپنی ماں کو دیکھ کر اس پر ویسے ہی فدا ہو رہا تھا۔۔وہ بار بار یہی چاہتا تھا کہ اسے مہروشہ اٹھائی رکھے۔۔۔مہروشہ پہلے ہی بھاری لباس پہن کر بڑی مشکل سے سنبھالے ہوئے تھی۔۔۔صرف منیبہ بیگم کا دل رکھنے کی خاطر۔۔۔۔

اس ڈریس کے ساتھ موسی کو بھی اٹھانا اس کے لیے بہت مشکل ہو رہا تھا۔۔۔

مگر پھر بھی وہ اسے اٹھانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔

"میرا بیٹا تھوڑی دیر یہاں بیٹھے گا۔۔۔۔"

مہروشہ کو ٹھنڈ بھی لگ رہی تھی اور اپنا بخار بھی بڑھتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

جبکہ اس کی نظریں پورا وقت بے قراری سے انٹرنس کی جانب اٹھتی رہی تھیں۔۔

اسے ایمن سے ہی پتا چلا تھا کہ ارشان آنے کا ارادہ رکھتا تھا آج۔۔۔

مگر ابھی تک آیا نہیں تھا وہ۔۔۔وہ اس سے بہت زیادہ ناراض تھی۔۔۔

مگر یہ ناراضگی جتانے کو حق نہیں دیا تھا اس شخص نے اسے۔۔۔یہی وجہ تھی کہ وہ سب کچھ اپنے اندر ہی رکھے ہوئے تھی۔۔۔

"ماما بابا کب آئیں گے۔۔۔۔"

موسیٰ آج اسے ہی چمٹا ہوا تھا کسی اور کے پاس نہیں جا رہا تھا۔۔۔

جب اسی لمحے مہروشہ کو مبشرہ ہنستی مسکراتی اندر آتی دکھائی دی تھی۔۔۔مہروشہ کی نظریں اس پر ٹھہر سی گئی تھیں۔۔۔وہ اکیلی ہی تھی اس کے ساتھ ارشان نہیں تھا۔۔

مبشرہ بھی تیار ہو کر آئی تھی۔۔۔ مگر مہروشہ پر نظر پڑتے ہی اس کے اندر زہر گھل گیا تھا۔۔۔

کاش وہ اس خوبصورتی کو ختم کر سکتی۔۔۔۔اس کے دماغ میں ہر وقت ایسے بہت سارے خیالات چلتے تھے۔۔۔۔ جنہیں وہ اب تک عملی جامہ نہیں پہنا سکی تھی۔۔۔۔

"کیسی ہو۔۔۔؟؟؟ کتنی کوششیں کرو گی۔۔۔اس دن ارشان نے تمہیں تمہاری اوقات بتا تو دی تھی۔۔۔۔ پھر بھی سمجھ نہیں آئی تمہیں۔۔۔۔"

مبشرہ سب سے ملنے کے بعد اس کے پاس آئی تھی۔۔۔

"شادی تو وہ تم سے بھی نہیں کر رہے۔۔۔اگر اتنی ہی اہمیت ہے تمہاری تو اب تک وہ تم سے شادی کر چکے ہوتے۔۔۔"

مہروشہ کے اندر اتنے دنوں سے جو آگ جل رہی تھی وہ اسے باہر نکالنے سے نہیں روک پائی تھی۔۔۔اس بات سے انجان کے اس کی عین پیچھے آن کھڑا ہوتا شخص اس کی بات سن چکا تھا۔۔۔

"ارشان دیکھا آپ نے یہ کس طرح مجھے طعنے دیتی ہے۔۔۔"

مبشرہ آنکھوں میں آنسو بھرے ارشان سے مخاطب ہوئی تھی۔۔۔ جبکہ مہروشہ موسیٰ کو اٹھائے ایک جھٹکے سے پلٹی تھی۔۔۔وہ اس کے بہت قریب اس کے پیچھے ہی کھڑا تھا۔۔

مگر جیسے ہی اس کی نظر اس اپسرا پر پڑی وہ دوبارہ کسی اور جانب دیکھنے کے قابل بھی نہیں رہا تھا۔۔۔اس کی نگاہیں اس حسین منظر سے ہٹنے سے انکاری تھیں۔۔۔۔

موسیٰ اس وقت بلیک کلر کی قمیض شلوار میں ملبوس اس کی فوٹو کاپی ہی لگ رہا تھا۔۔

یہ دو لوگ اس کے زندگی کی بہت حسین حقیقت بن چکے تھے۔۔۔۔

وہ پورا ایک ہفتہ اس سے دور رہ کر خود کو سزا دیتا رہا تھا۔۔

جس دوران اسے اس بات کا ادراک ہوا تھا کہ یہ لڑکی اب اس کے لیے بہت اہم ہو چکی تھی۔۔۔

وہ اسے اپنی زندگی سے کسی بھی قیمت پر مائنس نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

"مبشرہ آپی ادھر آئیں پلیز۔۔۔۔آپ کو کچھ دکھانا ہے۔۔۔۔"

ایمن اور ثمن وہاں آتیں کباب میں ہڈی بنی کھڑی مبشرہ کو کھینچ کر لے گئی تھیں۔۔۔جو ارشان آفندی کی بے خودی دیکھ سکتے میں آچکی تھی۔۔۔۔

وہ پورا ایک ہفتہ اس کے ساتھ رہ کر اس کی برین واشنگ کرتی رہی تھی۔۔۔۔اسے احمر اور مہروشہ کے بارے میں جھوٹ بول بول کر بدگمان کرتی رہی تھی۔۔۔اسے یہی لگا تھا اب واپس آکر ارشان اس لڑکی سے ہر رشتہ ختم کر دے گا۔۔۔۔

مگر ارشان کو دیکھ کر تو لگ رہا تھا اس کا اپنے اوپر بھی اختیار نہیں رہا۔۔۔

"بابا۔۔۔۔"

موسیٰ کی آواز نے ان دونوں کا سکتہ توڑا تھا۔۔۔۔

"کیسا ہے میرا بیٹا۔۔۔۔؟؟"

اس کے گال چومتے ارشان نے محبت سے کہا تھا۔۔۔۔

مہروشہ وہاں سے جانے لگی تھی جب وہ اس کے آگے بازو پھیلاتا اس کا راستہ روک گیا تھا۔۔۔

"کیسی ہو۔۔۔۔؟"

اس کی جانب جھک کر اس کی پیشانی چومتے ارشان کے ماتھے پر بل پڑے تھے۔۔۔اسے تو بہت زیادہ بخار تھا۔۔۔

"ٹھیک ہوں۔۔۔"

مہروشہ نے اس کی جانب دیکھے بنا جواب دیا تھا۔۔۔

"ناراض ہو۔۔۔"

ارشان چاہ کر بھی اپنی نگاہیں اس کے اوپر سے ہٹا نہیں پا رہا تھا۔۔۔

اس کی کلائی تھام کر وہ اسے جانے سے روکے ہوئے تھا۔۔۔

"مجھے ایسا کوئی حق نہیں ہے۔۔۔ پلیز۔۔۔میں نے خود کو بہت مشکل سے سنبھالا ہے۔۔۔۔اب پھر سے وہی سب دوہرا کر مجھے

اذیت مت دیں۔۔۔میرا ضبط ٹوٹ رہا ہے۔۔۔۔آپ شادی کرلیں نا مبشرہ سے۔۔۔مجھے اپنا کھلونا کیوں بنا رکھا ہے۔۔۔"

اس کا ہاتھ جھٹکتے مہروشہ خود پر کنٹرول نہیں رکھ پائی تھی۔

وہ اپنی بات کہتی تیزی سے وہاں سے ہٹ گئی تھی۔۔۔۔

"ماما کو کیا ہوا ہے بابا۔۔۔۔؟؟"

موسیٰ بھی سکتے کے عالم میں ماں کا یہ غصے بھرا روپ دیکھ رہا تھا۔۔۔

"کچھ نہیں۔۔۔بخار سر پر چڑھ گیا ہے۔۔۔۔"

آخری بات اس نے زیر لب کہی تھی۔۔

پورے فنکشن میں اس کی نظروں نے مہروشہ کو ہی تکا تھا۔۔اس شخص کی یہ بے خودی وہاں کسی سے ڈھکی چھپی نہیں تھی۔۔۔جبکہ مبشرہ اندر ہی اندر جل کر بھسم ہو رہی تھی۔۔۔

صائمہ بیگم کا حال بھی بیٹی جیسا تھا۔۔۔وہ اس لڑکی کو اتنے اونچے مقام پر دیکھ برداشت نہیں کر پا رہی تھیں۔۔۔

ایسی محبت وہاں موجود کسی بھی شوہر کی آنکھوں میں اپنی بیوی کو لے کر نہیں تھی جیسی ارشان آفندی کے ہر ہر انداز سے جھلک رہی تھی۔۔۔

فارینہ تو اس وقت اپنی ازدواجی زندگی کے مسائل میں الجھی ہوئی تھی۔۔۔

جواد اس سے بالکل دور ہو چکا تھا۔۔۔وہ اب گھر بھی بہت دیر سے آتا تھا۔۔۔فارینہ کو خبریں مل رہی تھیں کہ شاید وہ دوسری شادی کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔۔۔

"بھابھی بھائی کہہ رہے ہیں گھر چلیں۔۔۔"

مہروشہ اس وقت سٹیج پر سب کے بیچ موجود تھی۔۔۔جب ایمن نے جان بوجھ کر مبشرہ کے سامنے یہ بات کہی تھی۔۔۔

"ابھی مگر فنکشن تو باقی ہے۔۔۔"

اس کے ساتھ جانے کے خیال سے ہی مہروشہ کے پسینے چھوٹے تھے۔۔۔

مبشرہ وہاں سے اٹھتی ارشان کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔جو بات سب نے ہی نوٹ کرتے پہلو بدلا تھا۔۔۔

نجانے کیوں اس لڑکی کو سمجھ نہیں آجاتی تھی کہ اب اس کی ارشان کی زندگی میں کوئی جگہ نہیں تھی۔۔۔

"فنکشن تو ختم ہونے ہی والا ہے۔۔۔"

حمنہ جو دلہن بنی بیٹھی تھی۔۔اسے ارشان کے پاس بھیجنے کی خاطر وہ بھی بول پڑی تھی۔۔۔وہ سب اب یہی چاہتے تھے ارشان اور مہروشہ کے بیچ سب ٹھیک ہو جائے۔۔

اور مبشرہ ان کی زندگی سے دور چلی جائے۔۔

مہروشہ اسے گھورتی وہاں سے اٹھی تھی۔۔۔وہ جیسے ہی سٹیج سے اتری اس کی نظر سامنے ٹیبل پر پڑی تھی۔۔۔

جہاں اس وقت گھر کے سبھی لوگ موجود تھے۔۔۔۔مبشرہ اور صائمہ بیگم بھی کھڑی تھیں۔۔

جبکہ احمر نے تو فنکشن میں شرکت ہی نہیں کی تھی۔۔اور نعمان صاحب ایسے فنکشن میں ویسے ہی شرکت نہیں کرتے تھے۔۔۔

مہروشہ نے دیکھا تھا مبشرہ غصے سے بول رہی تھی۔۔۔جبکہ ارشان سمیت وہاں باقی سب بھی خاموش کھڑے اس کی باتیں سن رہے تھے۔۔۔اگلے ہی پل صائمہ بیگم بھی ارشان کو کچھ کہتیں وہاں سے پلٹی تھیں۔۔۔

مگر جیسے ہی ان کی نظر وہاں راستے میں کھڑی مہروشہ پر پڑی۔۔۔ مبشرہ غصے اور نفرت کے عالم میں اس کی جانب بڑھی تھی۔۔۔

مگر اس کی ارادے سمجھتے اس سے بھی زیادہ پھرتی سے ارشان آگے بڑھتا اس کے مہروشہ ہر حملہ آور ہونے سے پہلے اسے اپنی مضبوط پناہوں میں بھر گیا تھا۔۔۔

جو دیکھ مبشرہ کا خون مزید کھول اٹھا تھا۔۔۔

"تم نے اس لڑکی کو میری جگہ دے کر ٹھیک نہیں کیا۔۔۔بہت پچھتاؤ گے تم ایک دن۔۔۔بہت پچھتاؤ گے جب یہ تمہیں دھوکا دے گی۔۔۔"

مبشرہ چیختی چلاتی وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔۔ طلحہ جا کر میوزک بہت اونچا کر آیا تھا۔۔۔ جس کی وجہ سے سٹیج کی جانب موجود لوگ ادھر متوجہ نہیں ہوئے تھے۔۔۔

"تم ٹھیک ہو۔۔۔؟؟"

اس کے گال کو چھوتے ارشان نے اس سے پوچھا تھا۔۔۔

جس پر مہروشہ جو مبشرہ کا انداز دیکھ بری طرح سہم چکی تھی۔۔۔

اثبات میں سر ہلاتی اس کا حصار توڑ کر دور ہوئی تھی۔۔۔ ارشان کے آگے بڑھ کر منیبہ بیگم کی بانہوں سے سوئے ہوئے موسیٰ کو اٹھایا تھا اور وہاں سے نکل آیا تھا۔۔۔

"کیا ہوا اماما۔۔۔؟؟سب خیریت ہے۔۔۔؟"

مہروشہ سب کے سنجیدہ چہرے دیکھ منیبہ بیگم کے قریب آئی تھی۔۔۔۔

"ارشان نے مبشرہ سے شادی سے انکار کر دیا ہے۔۔۔اس کا کہنا ہے وہ اب اپنی پوری زندگی تمہارے ساتھ گزارنا چاہتا ہے۔۔۔"

منیبہ بیگم نے اس کی پیشانی چومتے مسکرا کر کہا تھا۔۔۔

مہروشہ کا دل بہت زور سے دھڑک اٹھا تھا۔۔۔اس کا سرخ پڑتا چہرا دیکھ وہاں کھڑے تمام افراد کے لبوں پر مسکان آن ٹھہری تھی۔۔۔

"اب تو مان جائیں۔۔۔میرے بھائی آپ سے ہی محبت کرتے ہیں۔۔۔ ہر وقت بد گمان رہتی ہیں ان سے۔۔۔"

ایمن نے فوراً سے بھائی کی سائیڈ لی تھی۔۔۔

جبکہ مہروشہ تو اس وقت کسی اور ہی دنیا میں پہنچ چکی تھی۔۔۔

اسے ابھی تک یقین نہیں آرہا تھا کہ ایسا کچھ ہو چکا ہے۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

اس نے دھڑکتے دل کے ساتھ کمرے میں قدم رکھا تھا۔۔۔اس کی سانسوں کا تنفس بگڑا ہوا تھا۔۔۔

اسے ابھی تک کسی نے چینج ہی نہیں کرنے دیا تھا۔۔۔

ابھی بھی امبرین بیگم اور ایمن زبردستی اسے یہاں تک چھوڑ کر گئی تھیں۔۔۔ان سب کا کہنا تھا کہ اگر ارشان نے اس کی خاطر اتنا بڑا قدم اٹھایا تھا تو اس کا بھی فرض بنتا تھا اب کچھ۔۔۔

"آپ کی چائے۔۔۔۔"

مہروشہ نے جیسے ہی اندر قدم رکھا وہ اسی وقت شاور لے کر واش روم سے نکلا تھا۔۔۔۔

موسیٰ بیڈ پر نہیں تھا۔۔۔اس کا مطلب وہ پہلے سے ہی سارے انتظامات کر چکا تھا۔۔۔مہروشہ کا دل حلق میں آن ٹھہرا تھا۔۔۔ سانسیں منتشر ہونے لگی تھیں۔۔۔

بالوں کو ٹاول سے رگڑتا وہ اس کے ہاتھ سے کپ تھامتا ٹاول اس کے چہرے پر ڈال گیا تھا۔۔۔۔

مہروشہ نے ٹاول ہٹاتے اسے گھورا تھا۔۔۔

کہ وہ اس سے اب بھی ناراض ہے۔۔۔اس سے فری ہونے کی کوشش نہ کی جائے۔۔۔

"آپ کو اس لڑکی کا دل ایسے نہیں توڑنا چاہیے تھا۔۔۔آپ کو دل کا ڈاکٹر بنایا کس نے ہے۔۔۔جو صرف لڑکیوں کے دل توڑنا جانتا ہے۔۔۔۔"

وہ اس سے فاصلے پر ہوتے بولی تھی۔۔۔

"ایکسکیوزمی۔۔۔۔۔"

ارشان نے ہاتھ بڑھا کر اس کے دوپٹے کو اپنے گرفت میں جکڑا تھا۔۔۔اس کا جھٹکا اتنا زوردار تھا کہ مہروشہ کی کمر پر لگی پن اس کے کھینچنے سے اتر گئی تھی۔۔۔

مہروشہ نے گھبرا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔اس نے اپنا دوپٹہ واپس کھینچنا چاہا تھا۔۔۔

مگر اس سے بھی زیادہ طاقت سے ارشان نے دوپٹہ پوری طرح سے اپنی جانب کھینچ لیا تھا۔۔۔جس کی وجہ سے وہ دوپٹہ مکمل طور پر اس کے ہاتھ میں آچکا تھا۔۔۔

مہروشہ کی رنگت سرخ ہوئی تھی۔۔دل بہت زور سے دھڑک اٹھا تھا۔۔۔

"مبشرہ کے علاوہ اور کس کا دل توڑا ہے میں نے۔۔۔۔"

چائے کا مگ سائیڈ پر رکھتا وہ اب پوری طرح سے اس کے مہکتے حسین وجود کو اپنی بانہوں کے حصار میں لیتے بولا تھا۔۔۔

مہروشہ کا دل بہت زور سے دھڑکنے لگا تھا۔۔چہرے کی رنگت بے پناہ سرخ ہوئی تھی۔۔

اسے یاد آیا تھا آخری ملاقات میں اس شخص نے اس کے ساتھ کیا سلوک کیا تھا۔۔آنکھوں میں بے اختیار نمی آن ٹھہری تھی۔۔

"کسی کا بھی نہیں۔۔۔"

اس نے گھنیری پلکوں کی جھالر گرائے جواب دیا تھا۔۔۔ جیسے آنسوؤں کو چھپانے کی کوشش کی گئی ہو۔۔۔

"لڑکی اب تم میرا دماغ خراب کر رہی ہو۔۔۔"

وہ اس کی آنکھوں میں اترتے آنسو دیکھ چکا تھا۔۔۔ اس نے ہاتھ بڑھایا تھا اور اس کا چہرا ٹھوڑی سے تھام کر اس کی دونوں آنکھوں پر باری باری اپنے لب رکھ دیئے تھے۔۔۔

اس کا یہ مہربان روپ دیکھ مہروشہ کی آنکھوں سے اب پر اپر آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔

دل کی بے چینی بڑھنے لگی تھی۔۔

اگلے ہی لمحے وہ اس کا حصار توڑتی اس سے دور ہوئی تھی۔۔۔جبکہ ارشان حیرت زدہ سا اس کا یہ انداز دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

"مجھے نہیں رہنا آپ کے ساتھ۔۔۔آپ پلیز مجھے چھوڑ دیں۔۔ آپ کی محبت مبشرہ ہے آپ اس کو اپنا لیں۔۔۔مجھے یہ بھیک اور ترس کھا کر ملا رشتہ قبول نہیں ہے۔۔۔میں ساری زندگی تنہا گزار سکتی ہوں۔۔۔مگر کسی اور کے حصے کی محبت چھین کر نہیں۔۔۔"

اس سے فاصلے پر جا کھڑی ہوتی وہ اپنے الفاظ سے اسے اچھا خاصا سلگھا گئی تھی۔۔

"اس کے علاوہ بھی اگر کچھ ہے اس چھوٹے سے دماغ میں تو وہ بھی کہہ دو۔۔۔ آج میں بہت فرصت سے تمہارا ایک ایک جواب دینے کو تیار ہوں۔۔"

اپنی شرٹ کے سلیوز کہنیوں تک فولڈ کرتا وہ کنپٹی کی ابھری ہوئی رگوں اور تنے ہوئے نقوش کے ساتھ اس کی جانب پیش قدمی کرتے بولا تھا۔۔۔ جبکی مہروشہ اس شخص کا یہ بدلہ انداز اور آنکھوں میں ابھرتے مختلف رنگوں کو تکتی گھبرا چکی تھی۔۔۔۔

"آپ۔۔۔ آپ میری بات کو سیریس نہیں لے رہے۔۔۔ مم میں سچ کہہ رہی ہوں۔۔ میں ایسا ہی چاہتی ہوں۔۔ اور مجھے یہ بھی پتا ہے

کہ آپ بھی ایسا ہی چاہتے ہیں۔۔۔ آپ۔۔ آپ صرف بابا کے کہنے پر مجھے اہمیت دے رہے ہیں۔۔ مجھے خوش رکھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔۔ مگر آپ کا دل مبشرہ کے ساتھ ہے۔۔"

ارشان کو اپنی جانب بڑھتا دیکھ وہ الٹے قدموں پیچھے کی جانب جاتے بول رہی تھی۔۔۔ چلتے چلتے اس کی کمر دیوار کے ساتھ جا لگی تھی۔۔ اس نے گھبرا کر ارشان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

جواب بھی نہیں رکا تھا اور اس کے بے پناہ قریب آن کھڑا ہوا تھا۔۔

"اس کے علاوہ کچھ۔۔۔۔"

ارشان نے ہاتھ بڑھا کر اس کے ماتھے سے بندیا اتار دی تھی۔۔۔

اس کے اس عمل پر جہاں مہروشہ کچھ یاد آتے کانپ گئی تھی۔۔وہیں ارشان کی آنکھوں میں بھی خمار آن ٹھہرا تھا۔۔۔

"وہ آپ کی بچپن کی محبت ہے۔۔۔مم مجھے پتا ہے آپ اسے پی پسند کرتے ہیں۔۔۔میں آپ دونوں کو کئی بار ایک ساتھ۔۔قریب۔۔۔ مم میرا مطلب آپ اس کے ہیں۔۔۔"

یہ جملے ادا کرنا اس کے لیے کتنا اذیت ناک ہو رہا تھا یہ بات اس کی حزن و ملال سے سجی حسین آنکھوں سے صاف دکھائی دے رہا تھا۔۔۔

ارشان گہری نگاہوں سے اسے تکے گیا تھا۔۔اگلے ہی پل ہاتھ بڑھا کر اس کی نتھ اتارتے وہ اس کی جانب جھکا تھا۔۔۔

اس کے چہرے کو نرمی سے اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے وہ اس کے لبوں پر جھکتا اپنے شدتوں اور دیوانگی کی داستان رقم کر گیا تھا۔۔۔

مہروشہ اس جارحانہ عمل کے لیے بالکل بھی تیار نہیں تھی۔۔۔وہ لرز کر رہ گئی تھی۔۔۔

وہ اس کی سانسوں میں اپنی مہک اتارتا اسے لڑکھڑا کر رکھ گیا تھا۔۔

اسنے گھبرا کر ارشان کی شرٹ سینے سے دونوں مٹھیوں میں جکڑ لی تھی۔۔اس کی ہر لمحہ بڑھتی شدتوں پر مہروشہ کو اپنی جان نکلتی محسوس ہو رہی تھی۔۔

وہ اس سے جتنا دور ہونے کی کوشش کرتی تھی اس شخص کے لمس میں اتنی شدت آن ٹھہرتی تھی۔۔مہروشہ کی مزاحمت دم توڑنے لگی تھی۔۔۔اسے اپنے آگے ہارتا دیکھ ارشان آفندی نے کافی دیر بعد جا کر اس کی سانسوں کو آزادی بخشی تھی۔۔۔

مہروشہ کافی دیر تک اپنا سانس ہی نہیں بحال کر پائی تھی۔۔۔اسی کے مضبوط سینے پر ماتھا ٹکائے وہ گہرے گہرے سانس لیتی اس کی شرٹ

کو سختی سے دبوچے ہوئے تھی۔۔۔دل اتنے زور سے دھڑک رہا تھا جیسے ابھی باہر آن دھمکے گا۔۔۔

اس شخص کے لمس میں آج کچھ مختلف تھا۔۔۔محسوس کی جانے والی چاہت اور تشنگی۔۔۔

اس پل بھی اسے ارشان کی مضبوط ہتھیلی اپنے بالوں میں الجھتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔۔مہروشہ کے وجود سے اٹھتی پھولوں اور مہندی کی مہک اسے مدہوش کر رہی تھی۔۔وہ اس لڑکی سے ایک پل کے لیے بھی فاصلہ برقرار نہیں رکھ پا رہا تھا۔۔۔

مگر اس کے تھر تھر کانپتے نازک سراپے کو دیکھ کر لگ رہا تھا کہ وہ ابھی زمین بوس ہو جائے گی۔۔۔

"کیا ابھی بھی یہ لمس تمہیں بھیک معلوم ہو رہی ہے۔۔۔یہ بھی کسی اور کے حصے کا لگ رہا ہے۔۔۔"

اس کے کان میں سرگوشیانہ لہجے میں بولتا وہ اس کے کانوں سے پھولوں کی حسین بالیاں اتارتا ان پر اپنے لب رکھ گیا تھا۔۔۔اس کی دہکتی گرم سانسیں اور شدت بھرا لمس اپنے کان کی لو پر محسوس کرتے وہ خود میں سمٹ گئی تھی۔۔۔

اس شخص کا جواب دینے کی ہمت بھی نہیں بچی تھی اس کے

اندر۔۔۔

کچھ دیر پہلے جو کچھ بولا تھا وہ سب بھولنے لگا تھا اب۔۔۔

اس شخص نے اسے اپنا ہوش بھلا دیا تھا۔۔۔کان کی لوح سے ہوتے

وہ دہکتے گستاخ لب اس کی گداز گردن پر آن ٹھہرے تھے۔۔۔

وہ ایک ایک کر کے اس کی ساری جیولری اتار رہا تھا۔۔۔مگر آج اس

پہلی رات کی جیسا غصہ اور نفرت نہیں تھی۔۔

اس کے ہر ہر انداز میں دیوانگیٔ اور محبت کا احساس بھرا تھا۔۔۔جو

محسوس کرتے مہروشہ کے وجود کی لرزاہٹ مزید بڑھ رہی تھی۔۔۔

اس کی رنگت بے پناہ سرخ ہو چکی تھی۔۔۔دل بہت بری طرح سے کانپ رہا تھا۔۔

"آپ پلیز۔۔۔۔"

اس نے اس شخص کی بولتی نگاہوں اور والہانہ لمس سے گھبراتے کچھ بولنا چاہا تھا جب ارشان کی انگلی اس کے لبوں پر آن ٹھہری تھی۔۔۔ اس اوپری ہونٹ کا خم ہوش بھلا دینے جتنا حسین تھا۔۔۔

"آج نہیں۔۔۔آج صرف میں بولوں گا اور تم سنو گی۔۔۔۔"

اس کے اوپری خم کو ہونٹوں سے محسوس کرتا وہ اس کی بولتی وہیں بند کر گیا تھا۔۔

"پہلے بھی تو یہی ہوتا نا۔۔۔"

لرزتے لبوں کے ساتھ وہ ہولے سے بڑبڑاتی ارشان کے لبوں پر بہت ہی دلفریب مسکراہٹ چھوڑ گئی تھی۔۔۔وہ جھکا تھا اور اس کا دہکتا گال شدت بھرے انداز میں چومتا اس کے لبوں سے سسکاری نکال گیا تھا۔۔

ارشان کی آنکھوں میں اس لڑکی کی اس نزاکت پر خماری اترنے لگی تھی۔۔۔دل چاہ رہا تھا اس وقت واقعی کچھ نہ بولے اور اس لڑکی کو اپنی مضبوط پناہوں میں سمیٹ کر اپنی شدتوں سے اپنے دل کی ہر بات آشکا کر دے۔۔۔۔

پچھلے ایک ہفتے میں اس سے دور رہ کر دل نے جو تڑپ محسوس کی تھی وہ سب بیان کر دے۔۔اسے بتا دے کے مبشرہ کے پاس ہونے نہ ہونے سے اس دل کو کوئی فرق ہی نہیں پڑا تھا۔۔۔دل تو بس اسی کا حامی تھا۔۔۔

آج اس نے یہ بات دل میں نہیں رکھی تھی۔۔۔اس کو اپنی بانہوں میں سمیٹتے وہ صوفے کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔اسے کسی موم کی گڑیا کی طرح اپنی مضبوط پناہوں میں سمیٹتا وہ اسے اپنی گود میں بھر گیا تھا۔۔۔

مہروشہ کا دل اس لمحے اندر ہی اندر اپنی زندگی کے اس محبوب ترین انسان کی توجہ اور محبت پاتے لرز رہا تھا۔۔۔ جس کے اس محبت بھرے لمس کو اس نے صرف اپنے تصور اور خوابوں میں ہی محسوس کیا تھا۔۔۔

آج جب وہ حقیقت میں محسوس ہونے لگا تو دل اتنا خوفزدہ ہو چکا تھا کہ اس بات پر یقین ہی نہیں کر پا رہا تھا۔۔اسے اب بھی یہی لگ رہا تھا کہ یہ کوئی خواب ہے۔۔۔۔

جو آنکھ کھولنے پر ٹوٹ جائے گا اور وہ پھر سے خالی ہاتھ رہ جائے گی۔۔

اسی خوف سے وہ اپنی آنکھیں موندے ہوئے تھی۔۔۔جب سے اپنے بہت قریب گرم سانسیں محسوس ہوئی تھیں۔۔۔

"یہ سچ ہے کہ میں نے بچپن سے اپنی زندگی میں ہمسفر کے طور پر صرف مبشرہ کو ہی سوچا تھا۔۔۔اپنی لائف کو ہمیشہ اپنے حساب سے چلایا ہے۔۔مگر شادی والے دن جو کچھ ہوا اس نے مجھ جیسے انسان کا دماغ ہلا کر رکھ دیا تھا۔۔۔مجھے بعد میں آہستہ آہستہ تمہاری کنڈیشن بھی سمجھ آنے لگی کہ تم بھی اس وقت بہت زیادہ بری حالت میں تھی۔۔تم پر بھی جو الزامات لگائے گئے وہاں مضبوط سے مضبوط

ترین اعصاب کا مالک انسان بھی اپنا آپا کھو بیٹھا۔۔۔ مگر تم نے جب ساری باتوں کا الزام الٹا مجھ پر تھوپ دیا۔۔۔

جبکہ اس پوری محفل میں اگر کوئی تم پر یقین کر رہا تھا اور تمہارا ساتھ دے رہا تھا تو وہ صرف میں ہی تھا۔۔۔ خدا گواہ ہے کہ اس وقت سے لے کر اب تک کبھی بھی میرے دل میں ایک پل کے لیے تمہارے کردار کے حوالے سے کوئی میل نہیں آیا۔ تمہاری معصومیت کا تب بھی گواہ بنا، آج بھی ہوں اور ہمیشہ کے لیے بنا رہوں گا۔۔۔"

وہ اس کا تھام کر اپنے سینے سے لگائے اس کی آنکھوں میں جھانکتا بہت ہی محبت کے ساتھ ایک ایک بات کہہ رہا تھا۔۔۔

مہروشہ یک ٹک اس کی جانب تکے گئی تھی۔۔یہ پل یہ منظر اس کی زندگی کے سب سے حسین ترین وقت تھا۔۔۔اندر کی اذیت اس بات سے آہستہ آہستہ کم ہونے لگی تھی کہ یہ شخص اسے بدکردار نہیں سمجھتا تھا۔۔۔

اس کے غلط کرنے کے باوجود وہ اس پر اعتبار کرتا تھا۔۔۔

جنہیں جھک کر ارشان نے بہت ہی عقیدت اور والہانہ چاہت بھرے انداز میں اپنے لبوں سے چنتے اس کو پھر سے دہکا کر رکھ دیا تھا۔۔۔

"پلیز اب مزید۔۔۔ نہیں۔۔پہلے ہی ان آنکھوں سے گرا ایک ایک آنسو میرے دل پر قرض ہے۔۔۔تم سے اگر ایک غلطی ہوئی تو کم سفاکیت تو میں نے بھی نہیں دکھائی۔۔مجھے سنبھالنے والے۔۔۔ مجھے مان بخشنے والے تو بہت سارے لوگ تھے۔۔۔مگر تم تو اس وقت بھی تنہا تھی۔۔تنہا سب کچھ فیس کیا۔۔۔میری نفرت، میرے گھر والوں کا برا رویہ۔۔صرف تحفظ پانے کی خاطر تمہیں کیا کچھ سہنا پڑا۔۔۔بہت تکلیف پہنچائی ہے میں نے تمہیں۔۔۔جس کے لیے میں شاید کبھی خود کو معاف نہ کر پاؤں۔۔۔"

وہ جو کچھ بول رہا تھا مہروشہ کو اپنی سماعتوں پر یقین نہیں ہو اتھا۔۔۔

اس نے ایسا تو بالکل بھی نہیں چاہا تھا۔۔۔وہ تو اب بھی اپنے آپ کو اس شخص کا قصوروار سمجھتی تھی۔۔۔اس نے نفی میں سر ہلاتے بولنا چاہا تھا مگر ارشان نے اس کے گداز لبوں پر انگلی جماتے اسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا تھا۔۔۔۔

"آج کے بعد صرف تمہاری سنوں گا۔۔۔آج میری سن لو پلیز۔۔۔۔"

وہ اس کے بالوں کو اس کے چہرے سے ہٹاتا کانوں کے پیچھے اڑستے بولا تھا۔۔۔اس کی انگلیوں کا لمس پانے چہرے پر محسوس کرتے وہ خود میں سمٹ گئی تھی۔۔۔ارشان کے لمس میں اسے اپنے لیے

دیوانگی اور شدت پسندی محسوس ہوتی تھی۔۔جو اس کی دھڑکنوں کو منتشر کر دیتی تھی۔۔

"اس رات یہاں سے جانے کے بعد سے ہی میرے ضمیر کی آواز نے مجھے ملامت کرنا شروع کر دیا تھا۔۔۔مگر میں اس آواز کو اتنا وقت اپنے غصے کے پیچھے دباتا رہا۔۔۔لیکن یہ سچ ہے کہ گزرے سالوں میں کوئی ایسا لمحہ نہیں گزرا جس میں تمہارا تصور میرے دل و دماغ سے نکلا ہو۔۔۔

یہ بات مجھے مزید غصہ دلا دیتی تھی کہ میں اس لڑکی کے بارے میں سوچے بغیر کیوں نہیں رہ پا رہا جس نے میرے ساتھ اتنا غلط کیا۔۔۔

میں اس بات پر اندر ہی اندر جلتا کڑھتا اور پھر اس کے رد عمل میں سب گھر والوں سے بھی رابطہ منقطع کر دیتا۔۔۔

جب مجھے پتا چلا تھا کہ تم میرے بچے کی ماں بننے والی ہو تو سارا غصہ تو اسی وقت ختم ہو گیا تھا۔۔۔ مگر میری انا نے مجھے جھکنے نہیں دیا۔۔۔

میں وہاں کر بھی دل کی لاکھ فریاد پر تم سے ملے بغیر چلا گیا۔۔۔

کیونکہ مجھے ایسا لگتا تھا کہ اگر میں تمہارے سامنے آ گیا تو یہ رہی سہی انا کی دیوار بھی ٹوٹ جائے گی۔۔۔۔

اس غصے اور انتقام کی آگ میں خود بھی جلتا رہا اور تمہیں بھی جلاتا رہا۔۔۔ مگر یہاں واپس آکر تمہیں دیکھ کر وہی ہوا جس کا مجھے ڈر تھا۔۔۔

میری کھوکھلی نفرت، غصہ، انتقام اور جھنجھلاہٹ سب دھرے کا دھرا رہ گیا تھا۔۔۔ بہت کوشش کے بعد بھی تمہاری محبت کا حصہ دار کسی کو نہ بنا سکا۔۔۔ مبشرہ میری فیانسی تھی۔۔۔ مگر وہ منگنی اسی دن ٹوٹ گئی تھی۔۔

جس دن ہماری شادی ہوئی تھی۔۔۔ میرا اس سے دوبارہ ویسا تعلق نہیں رہا۔۔ میں نے اسے کبھی کوئی امید نہیں دلائی۔۔۔ ہاں مگر اس

کی محبت اور تڑپ دیکھ کر میں اس کو خود سے دور جھٹک کر اس کا دل نہیں توڑ پایا۔۔۔ مگر مجھے اب سب سے زیادہ تمہاری خوشی اور سکون اہم ہے۔۔۔ میں کسی کی بھی خاطر تمہاری خوشی پر کمپرومائز نہیں کر سکتا اب۔۔

کیونکہ میں تم سے بے پناہ محبت کرنے لگا ہوں مہروشہ ارشان آفندی۔۔ ایک ہم رہنا دوبھر ہو گیا ہے تمہارے بغیر۔۔۔ کبھی دکھائی نہیں دیتا تمہارے علاوہ۔۔۔ جتنا میرا بیٹا اپنی ماں کے لیے پوزیسو ہے اس سے کہیں زیادہ میں ہو چکا ہوں۔۔۔ مجھے اس سے

بھی زیادہ تمہاری توجہ اب اپنی جانب چاہیئے۔۔۔ تمہاری محبت تمہارا ساتھ اور تمہاری ان دھڑکنوں کا دلکش ساز۔۔۔

سب کچھ مجھے چاہیے۔۔۔۔ ارشان آفندی کی انا آج زندگی میں پہلی بار اس کی محبت کے سامنے ٹوٹ چکی ہے۔۔۔ جس پر کسی قسم کا افسوس اور شرمندگی نہیں بلکہ خوشی محسوس ہو رہی ہے۔۔۔ دل کے اندر سے اب تڑپ اور خوف نکل گیا ہے۔۔۔ کہ تم میری نہیں رہو گی۔۔۔۔ اب تمہیں میں کبھی خود سے دور نہ کروں گا اور نہ کہیں جانے دوں گا۔۔۔

تم نے ارشان آفندی کی زندگی کی ترتیب بدل کر اسے مکمل کر دیا ہے۔۔۔اب مجھے اپنی زندگی اپنے بنائے پلانز کے مطابق نہیں گزارنی۔۔۔مجھے میری لائف تمہارے ساتھ گزارنی ہے۔۔۔آئی لو یو مسز ارشان آفندی۔۔۔

میرے زندگی کے ساتھ ساتھ میرے دل میں بھی بنا میری اجازت کے اپنی اجارہ داری قائم کرنے میں کامیاب ہو چکی ہیں آپ۔۔۔ اب یہ دل آپ کے آگے پوری طرح سے بے بس ہے۔۔۔۔اب میرے گزرے لمحوں کی بے رحمی اور سفاکیت کا بدلہ آپ اپنی مرضی سے اتار سکتی ہیں۔۔۔"

اس کے چہرے سے اپنا چہرا مس کرتا وہ اس کے چہرے پر بکھرتے خوبصورت رنگوں کو وارفتگی بھری نگاہوں سے دیکھتا اپنا دل اس پاکیزگی اور معصومیت کی پیکر کی آگے ہارنے لگا تھا۔۔۔

ایک بار پھر سے احساس زیاں کا ادراک بہت شدت سے ہوا تھا۔۔۔ اس نے کتنے خوبصورت لمحات ضائع کر دیے تھے۔۔۔ مگر ابھی بھی دیر نہیں ہوئی تھی۔۔۔ وہ اس کو دیئے ہر درد کا ازالہ اپنی والہانہ چاہت سے کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔

مہروشہ کے پاس تو کچھ اور بولنے کو بچا ہی نہیں تھا۔۔۔ اسے ابھی تک یقین نہیں آرہا تھا کہ یہ سچ تھا یا وہ کوئی خواب دیکھ رہی تھی۔۔۔ اس

نے تو تصور میں بھی کبھی نہیں سوچا تھا کہ اس کے دل سے نکلی دعائیں ایسے بھی قبول ہو نگی۔۔۔

ارشان آفندی پوری طرح سے اس کا ہو جائے گا۔۔۔کیا وہ واقعی اتنی خوش قسمت تھی۔۔۔

مارے خوشی اور مسرت کے اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔اس کے سینے پر سر رکھتے وہ رو دی تھی۔۔۔یہ پناہ گاہ اب ہمیشہ کے لیے اس کی ہو گئی تھی۔۔اس کے لیے اتنے واضح اقرار کے بعد بھی اچانک ملی اس خوشی پر یقین کرنا بہت مشکل ہو گیا تھا۔۔

"مہروشہ۔۔۔میری جان کیا ہوا۔۔۔؟؟روکیوں رہی ہو۔۔۔؟؟کیا میری کوئی بات بری لگی۔۔۔؟؟"

ارشان اس کو اس طرح سے روتے دیکھ تڑپ ہی تو گیا تھا۔۔۔اس لڑکی کی آنکھوں میں اس کی وجہ سے اب تک بہت آنسو آچکے تھے۔۔۔وہ مزید تکلیف نہیں برداشت کر سکتا تھا اس کی۔۔۔

اسے کا چہرا دونوں ہاتھوں کے پیارے میں بھرتے وہ کسی معصوم بچے کی طرح اس کے چہرے پر اپنے لبوں کا مرہم رکھتا اس سے بہت ہی محبت سے پوچھ رہا تھا۔۔۔

"آپ اب دوبارہ مجھ پر کبھی غصہ تو نہیں کریں گے نا۔۔۔؟"

وہ بہت معصومیت سے بولی تھی۔۔۔اس کی بے یقین آنکھیں ارشان آفندی کو بے چین کر رہی تھیں۔۔۔

" کبھی نہیں۔۔۔میں وعدہ کرتا ہوں کبھی بھی دوبارہ تم سے اونچی آواز میں بات تک نہیں کروں گا۔۔۔میری زندگی میں اپنے پچھلے ہر برے رویے کی معافی چاہتا ہوں۔۔۔۔بہت شرمندہ ہوں اپنے رویے پر۔۔۔کاش یہ دل چیر کر دیکھا پاتا تمہیں کہ کیا بن چکی ہو تم اس دل کے لیے۔۔۔مگر دل کا ڈاکٹر ہونے کے باوجود ابھی ایسی کوئی تکنیک نہیں سیکھ پایا۔۔۔۔"

اس کے ماتھے پر اپنے لبوں کا حدت بھرا لمس چھوڑ تا وہ مخمور لہجے میں بولا تھا۔۔۔۔

مہروشہ کے آنسو اب رک چکے تھے۔۔۔کیونکہ اس شخص کی دیوانگی بڑھنے لگی تھی۔۔۔

"معافی تو مجھے مانگنی چاہیے۔۔۔میں نے بھی تو بہت غلط کیا تھا آپ کے ساتھ۔۔۔سب کے سامنے رسوا کیا آپ کو۔۔۔مجھے معاف کر دیں میں اسکے بعد بہت تکلیف میں رہی ہوں۔۔۔"

مہروشہ نے یہ بات کہتے نا محسوس طریقے سے اس کے حصار سے نکلنا چاہا تھا۔۔۔ کیونکہ اس شخص کی سحر انگیز آنکھوں کے بدلتے رنگ اسے کچھ اور ہی کہہ رہے تھے۔۔

"اس وقت غلط لگا تھا۔۔۔ مگر کہتے ہیں نا آپ کے رب نے آپ کے لیے آپ کی سوچ سے بھی بڑھ کر بہترین لکھا ہوتا ہے آپ کے لیے۔۔۔ جس کا تصور بھی کبھی نہیں کیا ہوتا۔۔۔ آج اس بات پر پوری طرح سے ایمان پختہ ہو گیا ہے۔۔۔ ستر ماؤں سے بھی زیادہ محبت کرنے والے میرے پروردگار نے مجھ سے بہتر لے کر مجھے بہترین سے نوازا ہے۔۔۔"

ارشان آفندی کی خوشی اس کے ہر ہر انداز سے جھلک رہی تھی۔۔۔

مہروشہ کا دل کانپ اٹھا تھا۔۔۔۔

اس کی آنکھوں میں ابھرتے شوخ رنگوں سے گھبراتی وہ اس کی بانہوں کا حصار توڑ کر اٹھ گئی تھی۔۔۔

اب کی بار ارشان نے خود اسے ایسا کرنے دیا تھا۔۔۔ آخر کو سمانا تو اسی کی پناہوں میں تھا۔۔۔اس لڑکی کی اداس آنکھوں میں اپنے اس واضح اور مکمل اقرار کے بعد جو خوشی اور آسودگی دکھائی دی تھی اسے۔۔۔

یہ حسین منظر اس کا دل لوٹ کر لے گیا تھا۔۔۔

یہی دیکھنے کی خاطر ہی تو وہ کب سے بے چین تھا۔۔۔ آج وہ بے چینی بھی ختم ہو چکی تھی۔۔ مگر ایک تڑپ اب بھی باقی تھی۔۔۔ان حسین لبوں سے اپنے لیے محبت کا اقرار سننے کے لیے۔۔۔

جو یہ لڑکی اس سے نجانے کب سے چھپائے ہوئے تھی۔۔۔

"تم کچھ نہیں کہو گی۔۔۔۔"

اسے ڈریسنگ مرر کے سامنے کھڑے ہوتے اپنی باقی کی جیولری اتارتے دیکھ وہ اٹھ کر اس کے پیچھے آن کھڑا ہوا تھا۔۔۔اس کا چہرا جھکانے کی وجہ سے مہروشہ کو اس کی گرم سانسیں اپنی گردن پر محسوس ہونے لگی تھیں۔۔۔۔

"مم میں نے معافی مانگ تو لی۔۔۔"

اس کی مضبوط ہتھیلی مہروشہ کو اپنے پیٹ پر محسوس ہوئی تھی۔۔۔

اس کی دھڑکنوں کی رفتار ناقابلِ یقین حد تک بڑھ گئی تھی۔۔۔

"نہیں۔۔۔اس کے علاوہ بھی کچھ کہنا تھا۔۔۔"

ارشان نے اس کے بالوں کو گردن سے سمیٹتے کندھے پر ڈالا تھا۔۔۔

وہ پوری طرح سے اس کی دودھیا گردن پر جھک آیا تھا۔۔۔

"نن نہیں مجھے کچھ نہیں کہنا۔۔۔"

اس کی بے باک جسارتوں پر مہروشہ کا تنفس بگڑ رہا تھا۔۔۔

اس کی گرم سانسوں سے مہروشہ کو اپنی گردن جھلستی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔۔۔اس کے چہرے پر شرم وحیا کی لالی نے مزید دلکشی بکھیر رکھی تھی۔۔۔وہ خود بھی تو ہمیشہ کے لیے ان پناہوں میں رہنا چاہتی تھی۔۔۔

مگر اس وقت اس کی جان لیوا قربت کے احساس سے ہی وہ قطرہ قطرہ پگھلنے لگی تھی۔۔۔۔

"سچ میں کچھ نہیں کہنا۔۔۔"

ارشان نے اس کا رخ ایک جھٹکے سے اپنی جانب موڑا تھا۔۔۔

مہروشہ اس کی جانب دیکھنے سے بھی گھبرا رہی تھی۔۔۔

اس کو لگ رہا تھا اس کا دل بند ہو جائے گا۔۔۔اس کی ساری دعائیں ایک ساتھ قبول ہو گئی تھیں۔۔۔

اس نے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔

"ایک بار پھر سوچ لو۔۔۔کچھ ایسا جو بہت پہلے سے اس دل میں دبا کر رکھا ہو۔۔۔'

ارشان کی نگاہیں اس کے ہونٹ کے ابھرے خم سے الجھ کر رہ گئی تھیں۔۔۔جو کب سے اس کا ایمان خراب کر رہا تھا۔۔۔

اس کی بات کر مہروشہ کی رنگت لال انگارہ ہوئی تھی۔۔۔کیا وہ پہلے سے کچھ جانتا تھا۔۔۔

نہیں بالکل نہیں ایسا کیسے ہو سکتا تھا۔۔۔اس نے تو یہ بات کبھی اپنی زبان پر بھی کبھی نہیں لائی تھی۔۔۔

اس نے اپنے آپ کو تسلی دی تھی۔۔۔وہ اس شخص سے یہ بات چھپانا بھی نہیں چاہتی تھی۔۔۔وہ جاننے کا پورا حق رکھتا تھا۔۔۔مگر سر وقت اس کے دل کی جو حالت ہو رہی تھی۔۔

اس میں ہمت ہی نہیں بچی تھی کہ وہ یہ اقرار کر پاتی۔۔۔یہ محبت اس کے لیے بہت قیمتی تھی۔۔۔اس کی تنہائی کی ساتھی۔۔۔ہجر کی گھڑیوں میں اسی کے سہارے ہی تو اس نے اپنے دل کو سنبھالا تھا۔۔۔

اس کے بغیر تو وہ کچھ نہیں تھی۔۔۔ساتھ نہ ہوتے ہوئے بھی اس شخص کا ہی سہارا اس کے ساتھ تھا۔۔۔

"نن نہیں ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔میں موسیٰ کو دیکھ لوں وہ ماما کو تنگ کر رہا ہو گا۔۔۔"

اس شخص کا قرب اس کی حالت غیر کر رہا تھا۔۔۔وہ لمحہ بالمحہ اس کے قریب تر ہو رہا تھا۔۔۔

مہروشہ کو اپنی کلائیاں بھیگتی محسوس ہوئی تھیں۔۔۔

اس نے بہانہ بناتے نکلنا چاہا تھا۔۔۔مگر ارشان جھک کر اسے اپنی بانہوں میں اٹھا چکا تھا۔۔۔۔

"موسیٰ سوچکا ہے۔۔۔میرا بیٹا باپ کی طرح جیسے سمجھدار ہے۔۔۔ کسی کو تنگ نہیں کرے گا۔۔۔ اس وقت موسیٰ کے بابا کو اس کی ماما کی شدت سے طلب ہو رہی ہے۔۔ابھی تم اس کی فکر کرو۔۔۔"

اس کے مہکتے حسین وجود کو سر تا پا گہری بے باک نگاہوں سے تکتا وہ اس کی سانسیں روک گیا تھا۔۔۔

مہروشہ کا دل پوری رفتار سے دھڑکنے لگا تھا۔۔۔اس پل اسے اپنا آپ ہواؤں میں اڑتا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔وہ اس شخص کی چاہت بن گئی تھی جو اسے دل و جان سے عزیز تھا۔۔۔

"مہروشہ۔۔۔۔"

اسے بیڈ پر لیٹا تا وہ اس کی سانسوں میں اپنی سانسیں الجھا گیا تھا۔۔۔اس کی بوجھل سرگوشیانہ لہجے میں کی گئی اپنے نام کی پکار پر مہروشہ نے اس کی شرٹ کو مٹھی میں جکڑتے سر اس کے مضبوط سینے پر ٹکا دیا تھا۔۔۔

وہ بنا بولے ہی اسے اپنے دل کا اقرار سونپ گئی تھی۔۔۔

ارشان کے لبوں پر گزرے پل یاد کرتے مسکراہٹ گہری ہوئی تھی۔۔۔وہ اسی محبت سے اس پری پیکر کے نازک وجود کو اپنی بانہوں میں سمیٹ گیا تھا۔۔۔جس نے چاہے لبوں سے اقرار نہیں

کیا تھا مگر اس کے وجود کا ہر احساس ارشان آفندی کو اس پیاری لڑکی کے دل کی رضا بتا گیا تھا۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

ارشان کی آنکھ سائیڈ ٹیبل پر پڑے اپنے فون کی آواز پر کھلی تھی۔۔ مگر اس کا دھیان فون کے بجائے اپنی بانہوں میں سوئی اس موم کی گڑیا کی جانب گیا تھا۔۔۔جو اس کے سینے میں سر رکھے چہرے پر بے پناہ حسین مسکراہٹ سجائے گہری بے فکری بھری نیند سو رہی تھی۔۔۔

ارشان آؤں دی اس مسکراہٹ پر دل و جان سے فدا ہوا تھا۔۔۔

اس کے لمبے گھنے بالوں کی آبشار ارشان کے سینے اور کندھے پر بکھری ہوئی تھی۔۔۔یہ منظر بے پناہ دلکش تھا۔۔۔ارشان کتنے ہی لمحے بنا پلک جھپکے اسے تکے گیا تھا۔۔۔

اچانک دل شرارت کرنے پر آمادہ ہوا تھا۔۔۔اپنے سینے پر رکھے اس کے ہاتھ پر لب رکھتا وہ جھکا تھا اور خود کو دعوت دیتی اس کی ان گلابی پنکھڑیوں کی مٹھاس اپنی سانسوں پر محسوس کرتا ایک بار پھر سے مدہوش ہوا تھا۔۔۔

مہروشہ جو گہری نیند میں تھی اپنی سانسوں پر قابض ہوتے اس دشمن جاں کا لمس محسوس کرتی وہ کسمسا کر آنکھیں کھول گئی تھی۔۔۔

آہستہ آہستہ نیند سے بیدار ہوتے جب اسے اپنی صورتحال کا اندازہ ہوا اس کی دودھیا رنگت گلنار ہوئی تھی۔۔۔اسے جاگتے دیکھ ارشان نے اس کی سانسوں کو کچھ پل کی جو مہلت دی تھی وہ بھی ایک بار پھر سے چھین لی تھی۔۔۔

اب کی بار پہلے جیسا لحاظ نہیں کیا گیا تھا۔۔۔

"صبح بخیر مائی بیوٹی۔۔۔"

اس کی گداز انگلیوں میں اپنی انگلیاں الجھاتا وہ مخمور سرگوشی کرتے بولا تھا۔۔۔ جبکہ مہروشہ کو لگا تھا جیسے یہ اس کا دیکھا گیا حسین خواب ہو۔۔۔ جس کی آج آخر کار اسکے رب نے تعبیر کر دی تھی۔۔۔

آج سے پہلے کوئی صبح اتنی روشن اور دلکش نہیں تھی۔۔

"صبح بخیر۔۔۔"

شرمایا گھبرایا لہجہ ارشان کی سماعتوں میں چاشنی گھول گیا تھا۔۔۔ وہ اپنی یہ خوشی بیان نہیں کر سکتا تھا جو اس وقت وہ محسوس کر رہا تھا۔۔۔ اس نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ اس جیسا پریٹیکل بندہ کبھی اس طرح محبت جیسے مرض میں مبتلا ہو گا۔۔۔ یہ لڑکی اس کے لیے

اتنی ضروری ہو جائے گی کہ اس کے بغیر جینے کا تصور بھی ممکن نہیں رہے گا۔۔۔

مہروشہ کی نگاہیں اس کی جانب اٹھنے سے محال تھیں۔۔۔چہرے پر بکھرے گلال نے اس کی دلکشی کو مزید بڑھا دیا تھا۔۔۔ارشان اپنی نگاہیں ہی نہیں ہٹا پا رہا تھا۔۔۔اس کا دل چاہ رہا تھا یہ لمحے ایسے ہی ٹھہر جائیں۔۔۔

گزرے وقت کے زیاں کا احساس مزید شدت سے ہونے لگ تھا۔۔۔اتنا ذہین ہونے کے باوجود کتنی بڑی غلطی کر گیا تھا۔۔اس انمول شہزادی کو اپنے سے دور رکھ کر۔۔۔

"کیا تم کبھی مجھے معاف کر پاؤ گی ان سب غلطیوں اور کوتاہیوں کے لیے جو میں نے تمہارے ساتھ برتی۔۔۔"

اس کو سمیٹ کر اپنے قریب تر کرتا وہ اس کی سانسوں کی مہک کو محسوس کرتے شرمندگی سے چور لہجے میں بولا تھا۔۔۔اس کی بات سن کر مہروشہ کی آنکھوں میں نمی آن ٹھہری تھی۔۔۔

"آپ مجھے مل گئے ہیں۔۔۔میری پر تکلیف کا ازالہ ہو گیا ہے۔۔۔"

آنسوؤں بہہ کر ارشان کے کندھے میں جذب ہوئے تھے۔ کل رات اس شخص نے اسے بولنے کی بھی مہلت نہیں دی تھی۔۔اس

کی وارفتگیاں اور رات کو دکھایا محبت بھرا دیوانہ پن مہروشہ کی ہر اذیت کا مداوا کر گیا تھا۔۔

کتنا حسین لمحات تھے یہ۔وہ اس شخص کی آنکھوں میں اپنے لیے محبت اور دیوانگی دیکھ رہی تھی۔۔۔جسے اس جب دل و جان سے چاہا تھا۔۔جسے اس نے تہجد کی دعاؤں میں مانگا تھا۔۔۔

جس کو بلاشراکت پانے کی خواہش کی تھی اس نے۔۔۔۔

وہ بہت زیادہ خوش تھی۔۔اس کی خوشی اس کے ہر احساس سے جھلک رہی تھی۔۔۔اس کی جگمگاتی روشن آنکھوں میں ارشان کو اپنا

عکس واضح نظر آرہا تھا۔۔۔اس لڑکی نے ابھی تک اپنے لبوں سے ایسا کوئی اقرار نہیں کیا تھا۔۔

مگر اس کی بے خودی کے عالم میں دی گئی خود سپردگی پہلی رات کی طرح اس بار بھی ارشان آفندی کو دل سے اس کا اسیر کر گئی تھی۔۔

وہ بنا اس کے لبوں سے سنے اس کے دل کی بات جان گیا تھا۔۔

"میں جب تم پر غصہ کرتا تھا تو تمہیں بہت برا لگتا ہونگا نا۔۔۔۔"

اس کی گردن پر جھکتے وہ اس کی شہ رگ پر اپنے لبوں کا لمس چھوڑتا مہروشہ کی سانسوں کی رفتار بڑھا گیا تھا۔۔۔

وہ پوری طرح سے اس کے حصار میں قید تھی۔۔۔اس کا دل اتنی شدت سے دھڑک رہا تھا کہ دھڑکنوں کی آوازیں اس پل ارشان آفندی کے لبوں پر بھی مسکراہٹ بکھیر رہی تھیں۔۔۔

اس سے پہلے کی وہ ان دھڑکنوں کو محسوس کرتا مہروشہ کے لبوں پر اپنا کپکپاتا ہاتھ رکھتے اسے ایسی گستاخی کرنے سے روکا تھا۔۔۔وہ بھی اس کی شدتوں سے پوری طرح سے نہیں سنبھلی تھی کہ یہ شخص صبح صبح پھر سے بہک رہا تھا۔۔۔اس کی سرخ خمار آلود آنکھوں ہو دیکھ کر لگ رہا تھا کہ اس کا نشہ ابھی تک اترا نہیں تھا۔۔۔

"میری بات کا جواب نہیں دیا جانم۔۔"

اس کے لبوں کے اوپری خم کو تکتے وہ دل ربائی سے بولتا اس کا جواب سننے کے منتظر تھا۔۔۔

"نن نہیں۔۔۔ایسا کبھی نہیں ہوا۔۔۔"

مہروشہ کے بال اب اس کی گرفت میں قید ہو چکے تھے۔۔۔

"موسیٰ جاگ گیا ہو گیا۔۔۔ہم بہت زیادہ لیٹ ہیں۔۔۔"

مہروشہ نے اٹھنا چاہا تھا مگر ارشان اسے واپس اپنی جانم کھینچ گیا تھا۔۔

وہ سیدھی اس کے سینے پر آن گری تھی۔۔۔

"یار مجھے تو اب اپنے بیٹے سے بھی جیلسی ہونے لگی ہے۔۔۔تم صرف میری ہو اور تمہاری ساری توجہ بھی میری ہونی چاہیے۔۔۔"

ارشان نے اس کی سانسوں پر قابض ہوتے بچوں جیسے ضدی لہجے میں کہا تھا۔۔۔

رکتی سانسوں کے ساتھ مہروشہ کے لبوں پر مسکراہٹ آن ٹھہری تھی۔۔۔اس وقت اس شخص کا یہ جنونی روپ دیکھ کر کون کہہ سکتا تھا کہ وہ ایک سرجن ہے۔۔۔

"تو پھر موسی کو کون دیکھے گا۔۔؟؟"

اس نے گہری ہوتی سانسوں کے ساتھ بمشکل کہا تھا۔۔۔وہ اب اسے اپنے سینے میں بھینچے پھر سے سونے کی تیاری کر رہا تھا۔۔۔اس کی

بانہوں میں مقید اس کی وارفتگیوں اور دیوانگی پر کھکھلاتی وہ شاید زندگی میں پہلی بار اس طرح کھل کر اور دل سے مسکرا رہی تھی۔۔۔

اسے محسوس ہو رہا تھا زندگی سے خوف اور غم کے تمام بادل چھٹ گئے تھے۔۔۔ان مضبوط پناہوں میں وہ اب دنیا کی ہر بری نگاہ سے محفوظ تھی۔۔۔

"وہ سب میں دیکھ لوں گا مگر تم صرف مجھے دیکھو گی۔۔۔"

ارشان نے اس کی گال پر اپنے لب رکھتے انہیں سرخ کر دیا تھا۔۔۔ اس کے لمس کی شدت ہر گزرتے پل کے ساتھ بڑھ رہی تھی۔۔ مہروشہ کو اپنا وجود اس کی شدتوں سے دہکتا محسوس ہوا تھا۔۔۔

کافی دیر بعد جا کر اس کی پناہوں سے آزادی ملی تھی۔۔۔ارشان بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے اس کی جانب والہانہ نگاہوں سے دیکھتا محبت پاش نظروں سے اس کے کھکھلاتے حسین چہرے کا طواف کر رہا تھا۔۔۔جو اس کی سامنے کمبل سے نکلنے پر بھی گھبرا رہی تھی۔۔۔ ارشان اس دلکشی کے پیکر کو حیا اور خفت سے کپکپاتے دیکھ دل و جان سے اس پر نثار ہوا تھا۔۔۔

وہ رات میں بھی اس سے نجانے کتنی بار معافی مانگ چکا تھا۔۔۔یہ لڑکی تو بہت آسانی سے اس کی ہر غلطی معاف کر گئی تھی۔۔۔مگر وہ

خود کو معاف نہیں کر پا رہا تھا۔۔۔دل چاہ رہا تھا گزرا وقت واپس لے آئے۔۔۔

اور اس لڑکی کی طرح اعلیٰ ظرفی کا مظاہرہ کر کے اس کی کی گئی کوتاہی کو معاف کر دے۔۔۔جو اس سے تحفظ کی خاطر اس بے ضرر لڑکی سے ہوئی تھی۔۔

مگر دیر اب بھی نہیں ہوئی تھی۔۔۔وہ وعدوں اور قسموں پر یقین نہیں رکھتا تھا مگر خود سے ضرور عہد کر چکا تھا کہ وہ مہروشہ کی زندگی کو اپنی محبت اور دنیا جہاں کی خوشیوں سے بھر دے گا۔۔۔

اس کی جانب سے اجازت ملنے کے بعد وہ فریش ہونے واش روم کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

وہ لبوں پر مسکراہٹ سجائے آنکھیں موندے بیڈ پر لیٹا بے چینی سے اس کے باہر آنے کا منتظر تھا۔۔اس کی نگاہوں سے اوجھل ہوتے ہی دل میں تڑپ آن ٹھہری تھی۔۔۔

وہ خود بھی اپنی یہ کیفیت نہیں سمجھ پا رہا تھا۔۔مگر اب دل اس کو دیکھے بغیر ایک پل کے لیے رہنے کو آمادہ نہیں تھا۔۔

وہ اسی کی سوچوں میں گم تھا۔۔جب دروازے پر ہوتی دستک پر وہ اٹھ کر اس جانب بڑھا تھا۔۔۔

"کیاہوا سب خیریت ہے۔۔۔؟؟"

دروازہ کھولتے ہی ایمن کی روہانسی صورت دیکھ اس نے پوچھا تھا۔۔

"وہ۔۔۔وہ مبشرہ نے خودکشی کرنے کی کوشش کی ہے۔۔۔اس نے پوائزن لی ہے۔۔اسے ہسپتال لے گئے ہیں مگر اس کی حالت بہت سیریس ہے۔۔۔"

ایمن یہ بتاتے ہوئے رودی تھی۔۔۔واش روم سے نکلتی مہروشہ کی سماعتوں میں بھی اس کی یہ بات پڑ چکی تھی۔

"واٹ۔۔۔یہ کیا کہہ رہی ہو تم۔۔۔؟؟ مبشرہ ایسی بچکانہ حرکت کیسے کر سکتی ہیں۔۔۔"

ارشان شاک کی کیفیت میں بولا تھا۔۔۔ایمن اسے آنے کا کہتی خود بھی وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔

جبکہ مہروشہ اپنی جگہ گلٹ کا شکار ساکت کھڑی تھی۔۔۔اگر مبشرہ کو کچھ ہو جاتا تو۔۔۔

وہ ارشان کے لیے کو حد تک جنونی تھی۔۔۔اس بات سے سب واقف تھے۔۔۔مگر وہ اتنا سنگین قدم اٹھا جائے گی اس کا اندازہ کسی کو بھی نہیں تھا۔۔۔

ارشان کی نگاہیں بھی مہروشہ کی جانب گئی تھی۔۔۔بھیگے نازک سراپے میں وہ اس وقت پریشان کھڑی اسے اپنے دل میں اترتی

محسوس ہوئی تھی۔۔۔ مبشرہ نے اس کے خلاف آج تک نجانے کیا کیا باتیں کی تھیں۔۔

اس کی کردار پر کیچڑ اچھالنے سے بھی باز نہیں آئی تھی۔۔۔ارشان آفندی اگر اپنے دماغ سے چلنے والا انسان نہ ہوتا تو نجانے کب کا اس کی باتوں میں آچکا ہوتا۔۔۔ مگر اس لڑکی کو دیکھ جس کی آنکھوں میں مبشرہ کا سن کر آنسو آن ٹھہرے تھے۔۔۔

اس سیریس سچویشن میں بھی وہ اپنے قدموں کو اس کی جانب بڑھنے سے نہیں روک پایا تھا۔۔۔

"کچھ نہیں ہو گا۔۔ میں سب ٹھیک کر لوں گا۔۔ تم وہاں نہیں آؤ گی۔ ریسٹ کرو اور کسی بھی قسم کا سٹریس مت لینا۔۔۔ اب اگر دوبارہ میں نے ان آنکھوں میں آنسو دیکھے تو اپنے طریقے سے حساب لوں گا ان کا۔۔۔ جو میری اس نازک بیوی پر بہت بھاری پڑے گا۔۔۔"

اس کی دونوں آنکھوں پر باری باری لب رکھتا وہ اس کو اپنے سینے میں بھینچ گیا تھا۔۔۔

مبشرہ کی اس حرکت پر اس وقت اسے تشویش سے زیادہ اس کھ بے وقوفی پر غصہ آرہا تھا۔۔۔جب وہ بہت پہلے اس سے سارے تعلق توڑ چکا تھا تو وہ اتنی جذباتی کیوں ہو رہی تھی۔۔۔

"اسے کچھ ہو گا تو نہیں نا۔۔۔مم میری وجہ۔۔"

مہروشہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ اس کی وجہ سے کسی کی جان جائے۔۔

ارشان جو واپس پلٹ رہا تھا۔۔۔اس کی بات پر اس نے مڑ کر اب کی بار اسے گھوری سے نوازا تھا۔۔

اس کی نازک کمر میں بازو حمائل کرتا وہ اسے اپنے قریب کر گیا تھا۔۔

"کچھ نہیں ہو گا اسے۔۔۔ مگر اس سے بھی زیادہ تم ضروری ہو میرے لیے۔۔۔ انڈر سٹینڈنگ۔۔۔۔"

ارشان اس کے خوف کی وجہ بہت حد تک سمجھ چکا تھا۔۔۔ اس کے چہرے پر جھکتا وہ اس کی کھوئی شادابی اپنے لبوں کی شدتوں سے واپس لے آیا تھا۔۔ اس کی آنکھوں میں جھانک کر یقین دلاتا وہ وہاں سے ہٹ گیا تھا۔۔۔

مہروشہ اس کے سامنے تو نارمل رہی تھی۔۔۔ مگر اس کے جانے کے بعد اس کے اندر کے وہم اور وسوسے جڑ پکڑنے لگے تھے۔۔۔

مبشر ہں کمق خود کشی کرنا چھوٹی بات نہیں تھی۔۔۔ارشان کے چہرے پر جو تاثرات ابھرے تھے۔۔وہ دیکھ کر صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ کتنا پریشان تھا۔۔۔وہ لڑکی اتنا وقت اس کے اتنے قریب رہی تھی۔۔۔۔

سافٹ کارنر تو ضرور ہو گا اس کے لیے۔۔

وہ کتنی ضدی لڑکی تھی اور اس گھر کی لوگوں کو کتنی پیاری تھی مہروشہ یہ بات بھی اچھے سے جانتی تھی۔۔۔رات اس نے ارشان کی جو والہانہ چاہت اور دیوانگی دیکھی تھی اپنے لیے۔۔۔اس کے بعد اسے ارشان کے حوالے سے کوئی ڈر نہیں تھا۔۔۔

لیکن مبشرہ کی وہ اپنے لیے نفرت سے بھی واقف تھی۔۔۔۔اگر ارشان نے سب کے دباؤ میں آکر اسے چھوڑنے کا فیصلہ کیا تو وہ کیا کرے گی۔۔۔۔ایسی بہت ساری سوچیں تھیں جو اسے اندر ہی اندر بے چین کر رہی تھیں۔۔۔

ارشان کو اب کسی سے بانٹنا اور اسکے بغیر رہنے کا تصور بھی جان لیوا بن چکا تھا اسکے لیے۔۔۔اس کے دل کی تڑپ ہر گزرتے لمحے کے ساتھ بڑھ رہی تھی۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

ارشان ہاسپٹل پہنچا تھا جہاں پہلے سے ہی سب موجود تھے۔۔ مبشرہ کا ٹریٹمنٹ چل رہا تھا۔۔۔ ارشان بھی آپریشن تھیٹر کی جانب گیا تھا۔۔۔ جہاں ڈاکٹرز سے بات کرنے پر اسے جو پتا چلا تھا اسکے تاثرات سرد ہوئے تھے۔۔۔۔

اس کے حالت کافی سیریس تھی۔۔۔۔ احمر کے ہاتھ پیر پھولے ہوئے تھے۔۔۔

کافی دیر کی تگ ودو کے بعد وہ نارمل ہوئی تھی۔۔۔ مگر اس پورے وقت میں ارشان کے تاثرات بہت سرد رہے تھے۔۔۔

مبشرہ کے حوالے سے تسلی کرتے وہ باہر آیا تھا۔۔۔

جہاں اس کی پھوپھو ہے ساتھ ساتھ ماں اور چچی نے بھی رو رو کر برا حال کر دیا تھا۔۔۔ٹریٹمنٹ مکمل ہوتے ہی ارشان ہی سب سے پہلے باہر آیا تھا۔۔۔

"پھوپھو وہ ٹھیک ہے۔۔۔خطرے سے باہر ہے وہ۔۔۔آپ پلیز حوصلہ رکھیں۔۔۔"

ارشان نے انہیں کندھوں سے تھامتے کہا تھا۔۔۔وہ بہت زیادہ رو رہی تھیں۔۔۔ان کی اکلوتی لاڈلی بیٹی تھی وہ۔۔۔

"ہاں تم نے تو مارنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی۔۔۔اللہ نے بچا لیا۔۔۔"

احمر بھی اس کے پیچھے آتا انتہائی سرد خفگی بھرے لہجے میں بولا تھا۔۔۔ جس کا ارشان نے کوئی خاص جواب نہیں دیا تھا۔۔۔ وہ اس وقت اس شخص کا منہ نہیں توڑنا چاہتا تھا۔۔۔ سب پہلے ہی پریشان تھے۔۔

"بھائی صاحب۔۔۔ آپ سب جانتے ہیں میری بچی نے یہ انتہائی قدم کیوں اٹھایا۔۔۔ وہ ارشان سے بہت محبت کرتی ہے۔۔۔ ارشان اگر اس لڑکی کو طلاق نہیں دینا چاھتا تو نہ دے۔۔۔ مگر اسے کہیں مبشرہ سے نکاح کر لے۔۔۔ ورنہ میری بیٹی مر جائے گی۔۔۔"

وہ روتے ہوئے بول رہی تھیں۔۔۔انہوں نے عبداللہ صاحب کے آگے اپنے ہاتھ جوڑ دیئے تھے۔۔۔باقی سب بھی ساکت سے اپنی جگہ پر کھڑے تھے۔۔۔سب ہی اچھی طرح سے مبشرہ کی اس حرکت کی وجہ سے واقف تھے۔۔۔

"صائمہ میری بہن میں پہلے ایک بار اپنے بیٹے کے ساتھ زبردستی کر چکا ہوں۔۔۔بہت مشکل سے اسے واپس پایا ہے۔۔۔اب کی بار میں اس سے کوئی زیادتی نہیں کروں گا۔۔۔فیصلہ اس کا ہو گا۔۔۔اگر وہ مبشرہ سے شادی کرنا چاہتا ہے تو مجھے اس بات سے بھی کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔۔۔"

عبداللہ صاحب نے بہت ہی آرام سے اس مشکل سچویشن میں ایک بار پھر سے سارا بوجھ اپنے بیٹے کے مضبوط کندھوں پر ڈال دیا تھا۔۔۔

ارشان نے انتہائی شکوہ کناں نگاہوں سے باپ کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

اس کا جواب جانتے ہوئے بھی وہ ایسا کیسے کر سکتے تھے۔۔۔

سب کی نگاہیں اب اس پر تھیں۔۔۔اماں بی بھی بیٹی کی تکلیف دیکھ رو رہی تھیں۔۔۔انہیں اس وقت کچھ سمجھ نہیں آیا تھا کہ کیا بولنا چاہیئے۔۔۔مگر وہ کسی بھی صورت مہروشہ سے زیادتی نہیں ہونے دینا چاہتی تھیں۔۔

منیبہ بیگم کی نگاہیں بھی ارشان پر ہی تھیں۔۔۔اس وقت سب ہی عجیب کشمکش کا شکار تھے۔۔۔ مبشرہ کی تکلیف بھی برداشت نہیں ہو پا رہی تھی۔۔اور مہروشہ کے ساتھ بھی زیادتی ہوتے نہیں دیکھ سکتے تھے۔۔۔

سارا بوجھ اور فیصلہ کرنے کی سولی پر ارشان کو چڑھا دیا گیا تھا۔۔۔

"مہروشہ میری بیوی اور میرے بچے کی ماں ہے۔۔۔میں پہلے ہی اس کے ساتھ بہت زیادتی کر چکا ہوں۔۔۔جس کے لیے میں ابھی تک خود کو معاف نہیں کر پایا۔۔۔دوبارہ ایسا کچھ بھی کرنے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا میں۔۔۔اس سے میری شادی جیسے بھی اور

جن بھی حالات میں ہوئی ہو۔۔۔ مگر اب میں اسے دل و جان سے قبول کر چکا ہوں۔۔۔ وہ بہت عزیز ہے مجھے۔۔۔ معاف کیجیے گا پھوپھو مگر میں آپ کی بیٹی کو بہت پہلے ہی انکار کر چکا تھا۔۔۔

اسے اب یہ سب کرنا زیب نہیں دیتا۔۔۔۔"

ارشان نے بہت ہی آرام سے ساری بات کہہ دی تھی۔۔۔۔ مہروشہ کے ذکر پر اس کی آنکھیں جگمگانے لگی تھیں۔۔۔ جو بات باقی سب کے ساتھ ساتھ صائمہ بیگم اور احمر نے بھی نوٹ کی تھی۔۔۔

عبداللہ صاحب کے دل سے جیسے ایک بھاری بوجھ سرک گیا تھا۔۔۔ جبکہ منیبہ بیگم اور اماں بی نے بے اختیار اس کی نظر اتار لی تھی۔۔۔

وہ کب سے اس کو ایسے ہی خوش اور مطمئن دیکھنے کے لیے ہی تو تڑپ رہی تھیں۔۔۔

اس کی بات سن کر صائمہ بیگم نے اپنی مٹھیاں بھینچتے بہت مشکل سے مہروشہ کے بارے میں کچھ غلط بولنے سے روکا تھا خود کو۔۔۔ان کی بیٹی ارشان کے دل میں اس لڑکی کے خلاف جتنا زہر گھول چکی تھی وہ واقف تھیں اس سے۔۔۔

اگر وہ تب اس سے بد ظن نہیں ہو پایا تھا تو اب تو بہت دور کی بات تھی۔۔۔۔

"ماما مہروشہ گھر میں اکیلی ہے۔۔۔میں اس کے پاس جارہا ہوں۔۔۔ مبشرہ اب کافی بہتر ہے۔۔۔کچھ دیر تک اسے ہوش آجائے گا۔۔۔ میں شام تک آکر چکر لگالوں گا۔۔"

وہ منیبہ بیگم کی جانب دیکھتا وہاں سے جانے لگا تھا جب صائمہ بیگم آگے بڑھی تھیں اور اس کے پیر پکڑ گئی تھیں۔۔۔ان کی اس حرکت پر ارشان ایک پل کے لیے ساکت ہوا تھا۔۔۔اس کے وہم وگمان میں بھی نہیں تھا کہ وہ ایسا کچھ کریں گی۔۔۔

"ارشان بیٹا میری مبشرہ بہت محبت کرتی ہے تم سے وہ نہیں رہ سکتی تمہارے بغیر۔۔۔خدا کے لیے اس سے شادی کرلو۔۔۔میری بچی

کو ایسے مت ٹھکراؤ۔۔۔ اسے کچھ ہوا تو میں بھی نہیں جی پاؤں گی۔۔۔ایسے مت کرو بیٹا۔۔۔ایک بار اس سے نکاح کر لو۔۔۔"

صائمہ بیگم اس کے آگے تقریباً گڑگڑاتے ہوئے بولی تھیں۔۔۔

ارشان نے بہت مشکل سے انہیں اوپر اٹھایا تھا۔۔۔

منیبہ بیگم اور امبرین بیگم نے آگے بڑھ کر انہیں تھام کر کرسی پر بیٹھایا تھا۔۔۔ مگر وہ اب بھی بہت زیادہ رو رہی تھیں۔۔۔ارشان چہرے پر سنگین تاثرات سجائے اس پل وہاں سے ہٹ گیا تھا۔۔۔

مہروشہ جس نے مبشرہ کے بارے میں پوچھنے کے لیے ایمن کو کال کی تھی وہ بھی یہ سب سن چکی تھی۔۔

باقی ساری صورتحال ایمن نے اسے بتادی تھی۔۔۔

وہ پہلے سے اسی خوف میں مبتلا تھی۔یہی ہوا تھا۔۔۔وہ گم صم سی اپنے کمرے میں بیٹھی تھی۔۔۔موسیٰ طلحہ کے پاس تھا۔۔۔

اس کی آنکھوں میں نمی آن ٹھہری تھی۔۔۔اس کی خوشیوں کی مدت ہمیشہ اتنی کم کیوں ہوتی تھی۔۔۔

جب اسے گیٹ پر ارشان کی گاڑی کا ہارن سنائی دیا تھا۔۔مہروشہ کا دل ایک پل کے لیے خوف سے کانپ اٹھا تھا۔۔۔

کافی دیر گزر جانے کے بعد بھی جب وہ روم میں نہیں آیا تو مہروشہ کی حالت مزید غیر ہوئی تھی۔۔۔باہر جاتے اس نے ملازمہ سے ارشان

کے بارے میں پوچھا تھا۔۔۔جس نے بتایا تھا کہ وہ سٹڈی میں ہے۔۔۔

مہروشہ کی رنگت زرد ہوئی تھی۔۔۔اس کے کانوں میں ایمن کی بتائی گئی ساری باتیں اور صائمہ بیگم کی فریادیں گونج رہی تھیں۔۔۔مبشرہ کے لیے ارشان کے دل میں سافٹ کارنر تھا۔۔۔

اس نے اس وقت کیا فیصلہ کیا ہو گا۔۔۔مہروشہ کہیں نہ کہیں سمجھ گئی تھی۔۔

اس کے دل کا بوجھ بڑھنے لگا تھا۔۔۔ مگر وہ شخص اس کے لیے اتنی اہمیت رکھتا تھا کہ وہ اس کی خوشی اور سکون کی خاطر ہر طرح کی قربانی دینے کا حوصلہ رکھتی تھی۔

وہ اسے کسی بھی طرح سے پریشان یا گلٹی نہیں دیکھ سکتی تھی۔۔۔

اپنے کرلاتے دل کو سنبھالتی وہ سٹڈی کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔

ارشان اس کا سامنا نہیں کر رہا تھا جس کا یہی مطلب تھا کہ وہ فیصلہ کر چکا تھا۔۔۔ مہروشہ نے ہلکی سی دستک کے ساتھ سٹڈی کا دروازہ کھولا تھا۔۔۔ جہاں سامنے ہی وہ نیم تاریکی میں بیٹھا ریوالونگ چیئر پر جھول رہا تھا۔۔۔

کمرے میں ایک چھوٹا سا زرد بلب روشن تھا۔۔۔ جس کی روشنی میں مہروشہ اس کے چہرے کو دیکھ کر اپنی جگہ ساکت ہوئی تھی۔۔۔اس کے چہرے کے تاثرات نارمل نہیں تھے۔۔۔وہ بار بار اپنی پیشانی کو مسلتا اضطراب کا شکار تھا۔۔۔

کیا وہ مبشرہ کی تکلیف کو لے کر اس قدر تڑپ رہا تھا۔۔۔؟؟

مہروشہ بے یقینی کے عالم میں اس کی جانب تکے جا رہی تھی۔۔

اس نے خود ہی تو کہا تھا کہ مبشرہ سے اس کا دلی رشتہ کبھی نہیں بن پایا تھا۔۔۔تو کیا وہ جھوٹ بول رہا تھا۔۔۔

یہ بات چاہے جھوٹ ہو مگر وہ محبت۔۔۔جو اس شخص کے ہر ہر انداز سے اس نے اپنے لیے محسوس کی تھی۔۔۔اس کی مدہوشی میں بھی اس کی احتیاط اور چاہت واضح تھی۔۔۔جس سے انکار کیا ہی نہیں جا سکتا تھا۔۔۔

تو پھر یہ سب کیا تھا۔۔۔مہروشہ کا دماغ ماؤف ہونے لگا تھا۔۔۔

وہ یہیں سے واپس پلٹ جانا چاہتی تھی۔۔مگر خود میں بہت زیادہ ہمت پیدا کرتے وہ اپنی جگہ سے آگے بڑھی تھی۔۔۔

اس شخص کے لیے اس کی محبت اسے ہمیشہ بے بس کر دیتی تھی۔۔وہ اسے تکلیف میں نہیں دیکھ سکتی تھی۔۔

آہٹ پر ارشان نے آنکھیں کھول کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

وہ اپنی سوچوں میں کھویا ہوا تھا کہ اس کی آمد کی خبر بھی نہیں ہوئی تھی۔۔۔

"مہروشہ وہاں کیوں کھڑی ہو۔۔۔یہاں آؤ میرے پاس۔۔۔۔"

سیدھا ہو کر بیٹھتے ارشان نے اس کی جانب ہاتھ بڑھاتے اسے اپنے قریب بلایا تھا۔۔

مگر مہروشہ اپنی جگہ سے آگے نہیں بڑھی تھی۔۔۔

"مبشرہ کی طبیعت اب کیسی ہے۔۔۔؟؟"

اس کے لہجے کی اداسی محسوس کرتے ارشان نے اپنے لب بھینچ لیے تھے۔۔۔اس کی آنکھوں میں غصے کی شدید لہر دوڑ گئی تھی۔۔۔ مگر وہ بہت مشکل سے خود پر ضبط کیے بیٹھا تھا۔۔

"اب بہتر ہے۔۔۔تم پریشان کیوں ہو میری جان۔۔۔یہاں آؤ۔۔۔"

ارشان نے بہت محبت سے اسے پکارا تھا۔۔

"نہیں۔۔۔مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔۔۔آپ کے پاس آکر نہیں کر پاؤں گی۔۔۔"

اپنی انگلیوں کو مسلتے وہ بے چینی سے کہتی اس کی جانب دیکھنے سے گریزاں تھی۔۔۔

"کیابات کرنی ہے۔۔۔؟؟"

ارشان کو اس کا یہ گریز برتنا انتہائی برا لگا تھا مگر اس کے باوجود وہ بہت تحمل سے بولا تھا۔۔۔

وہ اس لڑکی کی زہنی کیفیت سمجھ رہا تھا۔۔

"آپ مبشرہ سے شادی کر لیں۔۔۔مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔ میں اس کے ساتھ رہ لوں گی۔۔۔مجھے آپ کے کسی بھی فیصلے سے

کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔۔نہ میں کوئی شکایت کروں گی۔۔میں آپ کے ہر فیصلے میں آپ کے ساتھ ہوں۔۔۔"

مہروشہ نے بہت کوشش کی تھی مگر وہ اپنے آنسو گرنے سے نہیں روک پائی تھی۔۔۔

اسی خاطر یہ بات کہتے وہ پلٹ گئی تھی۔۔

ارشان جو خاموشی سے اس کی بات سن رہا تھا۔۔اسے پلٹتے دیکھ اس نے گہری سانس ہوا میں خارج کی تھی۔۔۔وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔

"تم سچ کہہ رہی ہو۔۔۔ تمہیں اس سے کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔۔

میں شادی کر سکتا ہوں مبشرہ سے۔۔۔؟؟"

وہ فوراً سے ایسے بولا تھا جیسے اس کی جانب سے اسی رضامندی کا منتظر

ہو۔۔

اس کے یہ الفاظ مہروشہ کے قدم وہیں جکڑ گئے تھے۔۔اسے یقین

نہیں آیا تھا وہ ایسا ری ایکٹ کرے گا۔۔۔

اس کے دل کو کچھ ہونے لگا تھا۔۔۔دل چاہا تھا اسے فوراً سے انکار

کر دے۔۔۔

اپنے آنسوؤں کو جلدی سے رگڑتی وہ اسکی جانب مڑی تھی۔۔۔

ارشان کی سرد نگاہیں اس کی آنکھوں پر اٹھی تھیں۔۔۔سوجی گلابی آنکھیں اس کے رونے کی چغلی کھا رہی تھیں۔۔۔ارشان کا دل جیسے کسی نے مٹھی میں جکڑ لیا تھا۔۔

"جج جی۔۔آپ شادی کر لیں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔۔"

چہرا جھکائے جواب دیا گیا تھا۔۔ارشان اس کے بالکل مقابل آن کھڑا ہوا تھا۔۔۔

"اوکے۔۔۔تمہاری کہی کوئی بات نہیں ٹال سکتا میں۔۔۔اب ایسا ہی ہو گا۔۔۔"

ارشان نے اس کے سامنے کھڑے موبائل پر صائمہ بیگم کا نمبر ڈائل کیا تھا۔۔۔

مہروشہ ساکت کھڑی اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔دھڑکنیں مدھم ہونے لگی تھیں۔۔۔۔

"پھوپھو جان میں مبشرہ سے نکاح کرنے کو تیار ہوں۔۔۔ اور یہ نکاح کل ہی ہو گا۔۔۔کل شام آٹھ بجے۔۔۔۔"

ارشان مہروشہ کی سیاہ جھیل سی گہری آنکھوں میں اپنی ڈارک براؤن آنکھیں گاڑھے یہ بات کہہ گیا تھا۔۔۔مہروشہ نے اپنے انسو ضبط کرنے کی کوشش میں اپنے لبوں کو کچلا تھا۔۔۔

ارشان کی مقناطیسی آنکھوں میں اس وقت اسے بہت زیادہ غصہ دکھائی دیا تھا۔۔۔

سپیکر اس نے آن کر رکھا تھا جہاں سے صائمہ بیگم کی جانب سے دی جانے والی دعائیں وہ بھی سن پا رہی تھی۔۔۔

مہروشہ کا ضبط ٹوٹ رہا تھا۔۔۔اس نے واپس پلٹنا چاہا تھا۔۔۔

جب اسی لمحے ارشان کال کاٹ کر موبائل دور اچھالتا اس کی کمر میں بازو حمائل کرتا اسے اپنے قریب تر کھینچ گیا تھا۔۔۔

مہروشہ سیدھی اس کے سینے سے ان ٹکرائی تھی۔۔۔اسے زرا سا بھی سنبھلنے کا موقع دیئے بغیر وہ اس کے لبوں پر جھک گیا تھا۔۔۔

جنہیں وہ کافی دیر سے تکلیف میں مبتلا کیے ہوئے تھی۔۔۔مہروشہ اس کے اس جارحانہ عمل پر کانپ اٹھی تھی۔۔۔

اس کی سانسوں میں وہ اپنی سانسیں انڈیلتا اس پل ارد گرد کی ہر شے فراموش کر گیا تھا۔۔۔اس کے اندر اسوقت جلتے انگارے بھڑک رہے تھے۔۔۔وہ اپنے اندر کا ہر احساس اپنی سانسوں کے راستے اس کے اندر انڈیل گیا تھا۔۔۔

مہروشہ نے اس کے سینے سے شرٹ کو مٹھیوں میں جکڑ رکھا تھا۔۔۔اس کا لمس بھی ڈھیلا پڑ چکا تھا۔۔۔اسے لگا تھا اس کی سانسیں رک جائیں گی۔۔۔دل تیز رفتاری سے دھڑک رہا تھا۔۔۔ارشان کی

مضبوط ہتھیلی اس کی گردن کے گرد حمائل تھی۔۔۔جس لمس بھی اس وقت انگاروں جیسا تھا۔۔

مہروشہ کو اگر اس کا سہارا نہ ہوتا تو وہ لرزتی کپکپاتی ٹانگوں کے ساتھ زمین بوس ہو چکی ہوتی۔۔۔

"میں نے بولا تھا نا ان آنکھوں میں آنسو نہیں آنے چاہیے۔۔۔پھر کیوں روئی تم۔۔۔؟؟"

اس نازک جان کی غیر ہوتی حالت دیکھ اس پر رحم کھاتے ارشان نے اس کی آنکھوں پر باری باری اپنے دہکتے لب رکھتے وہ گھمبیر بھاری لہجے میں بولتا اس کی دھڑکنوں کس شور بڑھا گیا تھا۔۔۔

مہروشہ نے اپنی سانسوں کو بحال کرنے کی کوشش کرتے اسے خود سے دور کرنا چاہا تھا۔۔۔ مگر ارشان اس کی دونوں کلائیوں کو کمر کے پیچھے موڑتا اسے ایک جھٹکے سے اپنے قریب تر کر گیا تھا۔۔۔

مہروشہ کو اس کی آنکھوں میں اس وقت بھی بہت زیادہ غصہ دکھائی دیا تھا۔۔۔ جسے وہ اس کے سامنے بہت مشکل سے ضبط کیے کھڑا تھا۔۔۔

"میری مرضی۔۔۔؟ آپ کو کیا مسئلہ ہے۔۔۔؟ آپ پلیز جا کر اپنی دوسری شادی کی تیاریاں کریں۔۔۔ وقت بہت کم ہے آپ کے پاس۔۔"

مہروشہ نے اس کی گرفت سے اپنے آپ کو چھڑوانے کی کوشش کرتے نروٹھے لہجے میں بولی تھی۔۔۔اس کی آنکھیں چھلکنے کو تیار تھیں۔۔۔وہ اس کے ڈر سے ضبط کیے کھڑی تھی۔۔۔

"اگر اب ایک بھی آنسو نکلا تو یقین مانو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔۔"

ارشان نے اس کو کڑے تیوروں سے وارن کیا تھا۔۔

"آپ سے برا کوئی ہے بھی نہیں۔۔۔چھوڑیں مجھے۔۔۔"

مہروشہ کو اس سے زیادہ اب خود پر غصہ آرہا تھا۔۔۔وہ ایسا کیسے کہہ سکتی تھی اسے۔وہ سب کچھ بانٹنے کا حوصلہ رکھتی تھی مگر اس شخص کے معاملے میں وہ بہت خود غرض ہو چکی تھی۔۔

اس کا اس طرح سے روٹھنا ارشان کا دل لوٹ کر لے گیا تھا۔۔

"اور آپ سے اچھا اور پیارا کوئی نہیں ہے اس پوری دنیا میں۔۔۔"

اس کے ماتھے پر اپنے لب رکھتے وہ اب کافی حد تک اپنے غصے پر قابو پا چکا تھا۔۔۔اس لڑکی کی معصومیت اور دلکشی ہر شے بھلانے لگتی تھی۔۔

اضطراب خود بخود سکون میں تبدیل ہو جاتا تھا۔۔۔ جیسے اس وقت اس کا لمس پا کر اس کے ساتھ ہوا تھا۔۔

وہ اس کے نازک وجود کو اپنی مضبوط بانہوں میں بھینچ گیا تھا۔۔۔

اوپر وہ روٹھی پھولے گالوں کے ساتھ بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔۔

"آپ کیا مبشرہ کے ساتھ ہمارے بیڈ روم میں رہیں گے۔۔۔"

اس نے جھجھکتے ہوئے پوچھا تھا۔۔۔ اس کے اندر اس وقت سونامی برپا تھی۔۔۔ اس کا سارا دھیان اسی جانب تھا۔۔

"ہاں اب اتنا حق تو اس کا بھی بنتا ہے نا۔۔"

ارشان اس کو اپنی بانہوں کے گھیرے میں لیے باہر کی جانب بڑھا تھا۔۔۔وہ صبح سے اپنے بیٹے سے نہیں ملا تھا۔۔۔

ارشان کی بات پر مہروشہ کی رنگت مزید سرخ ہوئی تھی۔۔۔اس نے ارشان کا بازو اپنے کندھے سے جھٹکنا چاہا تھا۔۔جب ارشان اس کو مزید قریب کرتا اس کے پھولے گال کو چومتا اپنی بیئرڈ رگڑتا اسے مزید سرخ کر گیا تھا۔۔۔

"ٹھیک ہے میں اپنا سامان شفٹ کر لوں گی کل تک۔۔۔"

روہانسے لہجے میں کہا گیا تھا۔۔۔ارشان نے اب کی بار اس کے دوسرے گال پر لگ رکھے تھے۔۔۔

"رونا مت میری جان۔۔۔ تمہاری ہی خواہش پوری کر رہا ہوں۔۔۔ بہت سفارشیں کی ہیں تم نے بابا کے سامنے بھی اور اب میرے سامنے بھی۔۔۔ تمہارے شوہر نے تمہاری ہر خواہش پوری کرنے کا وعدہ کیا ہے۔۔ کوئی بھی نامکمل رہے گی۔۔ میں چاہتا ہوں تم بھی اسی خوشی کے ساتھ اس شادی میں شرکت کرو۔۔۔"

اس کو اپنے مقابل کرتے ارشان نے اس کی پیشانی چومی تھی۔۔۔ اس کی سیاہ دلکش آنکھوں میں موجود شکوہ دیکھ کر بھی ان دیکھا کرتا وہ سامنے سے موسیٰ کو اٹھا کر لاتی ملازمہ کی جانب بڑھ گیا تھا۔

مہروشہ نے خفگی بھری نگاہوں سے اس کی چوڑی پشت کو گھورا تھا۔۔۔

"محبت کرنے والے تو دل کے زبان سمجھ جاتے ہیں۔۔۔ آپ کیوں نہیں سمجھ پا رہے میرا دل کیا چاہتا ہے۔۔۔"

موسیٰ کو پیار کرتے ارشان نے اسے بھی اپنے قریب آنے کا کہا تھا۔۔ جس پر وہ اپنے آنسوؤں کو روکتی اس کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"عدیم تم نے روم ڈیکوریٹ کروادیا تھا۔۔؟؟"

وہ ایک بہت اہم سرجری کر کے ہاسپٹل سے لوٹا تھا۔۔۔سامنے سے آتے عدیم کو دیکھ اس نے پوچھا تھا۔۔۔ڈرائینگ روم میں اس وقت سب لوگ ہی جمع تھے۔۔۔سب کے چہرے انتہائی سنجیدہ تھے۔۔۔

وہ بھی اسی جانب آگیا تھا۔۔۔فارینہ امبرین بیگم کے پاس بیٹھی مسلسل روئے جارہی تھی۔۔۔

جواد عبداللہ صاحب کے ساتھ بیٹھا تھا۔۔۔جبکہ سہیل صاحب بھی کافی غصے میں بیٹھے تھے۔۔۔

شام میں اس کی نکاح اور رخصتی کی تقریب تھی۔۔۔اس وقت سب کے ایسے خفگی بھرے تاثرات دیکھتا وہ حیران ہوا تھا۔۔۔

مہروشہ منیبہ بیگم کے ساتھ بیٹھی تھی۔۔۔نگاہیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھنے کی کوشش بھی نہیں کی گئی تھی۔۔

کل رات وہ اس کے روم میں آنے سے پہلے ہی موسیٰ کو اپنے ساتھ لیے سو گئی تھی۔۔۔اور صبح اس کے اٹھنے سے پہلے روم سے باہر تھی۔۔۔اس نے ہاسپٹل سے کال کر کے اسے آنے کو بھی کہا تھا۔۔ مگر مہروشہ نے طبیعت ٹھیک نہیں ہے کہہ کر کال کاٹ دی تھی۔۔۔ اور دوبارہ اس کی کال پک بھی نہیں کی تھی۔۔

ارشان آفندی خاموشی سے یہ سب دیکھ رہا تھا۔۔مگر اسے منانے کی کوشش نہیں کی گئی تھی ابھی تک۔۔۔

"کیا ہو رہا ہے سب خیریت ہے۔۔۔؟؟"

فارینہ کو روتے دیکھ اس نے سب کو ہی مخاطب کرتے جواد کی جانب دیکھتے پوچھا تھا۔۔

"ہم تو اس گھر میں صرف نام کے بڑے رہ گئے ہیں۔۔ایک صاجزادے نے اپنی مرضی سے دوسری شادی کو فیصلہ سنا دیا ہمیں۔۔۔اور دوسرے نے تو شامل کرنا تو دور بتانا بھی گوارہ نہیں کیا اور دوسری شادی کر کے آ گیا۔۔"

اماں بی بہت زیادہ غصے میں تھیں۔۔۔فارینہ کا رونا سب کو ہی تکلیف دے رہا تھا۔۔

مگر اب کوئی کچھ نہیں کر سکتا تھا۔۔۔جواد کو اپنے فیصلے پر کوئی پچھتاوا نہیں تھا۔۔۔اس کا کہنا تھا کہ وہ اپنی دوسری بیوی کو بھی اسی گھر میں لانے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔اگر فارینہ اور سب گھر والے اس پر راضی تھے تو ٹھیک ورنہ وہ دوسری بیوی کے ساتھ الگ گھر میں رہنے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔

"تمہیں اتنا بڑا قدم اٹھانے سے پہلے بھابھی کی اجازت لینی چاہیے تھی۔۔۔"

ارشان نے جواد کی جانب دیکھتے کہا تھا۔جواد سے اس کی بہت اچھی دوستی تھی۔وہ پچھلے کافی ٹائم سے بہت ڈسٹرب تھا۔۔فارینہ کا بی ہیوئیر بہت زیادہ تبدیل ہو گیا تھا۔۔۔

بیوی سے اولاد کی خوشی اور اپنے لیے سکون اور توجہ نہ ملنے کے باعث وہ اس سے دور ہوتا چلا گیا تھا۔۔جس کا یہی نتیجہ نکلا تھا کہ وہ دوسری عورت کی جانب اٹریکٹ ہو گیا تھا۔

"میں نے فارینہ کو بتایا تھا اس بارے میں۔۔۔مگر اس کو میری خوشی یا پریشانی سے زیادہ گھریلو سیاست میں انٹرسٹ زیادہ تھا۔۔مبشرہ کے ساتھ مل کر اس نے مہروشہ بھابھی کے ساتھ جو جو کیا۔۔اس

سب سے واقف ہوں۔۔جب اس کو مبشرہ کے مہروشہ کی سوکن بننے پر کوئی اعتراض نہیں تھا۔۔تو نیہا کو بھی قبول کر لے۔۔۔"

جواد سب سے اتنی باتیں سن چکا تھا کہ خفگی سے بولتا وہاں سے اٹھ گیا تھا۔۔۔اس کی بیوی کی جو بھی سرگرمیاں تھیں وہ ان سے کافی حد تک باخبر تھا۔۔جس کے بعد سے وہ فارینہ سے مزید بدظن ہو چکا تھا۔۔۔

کچھ دیر بعد فارینہ کے گھر والے آکر اسے لے گئے تھے۔بڑوں نے روکنے کی کوشش کی تھی۔۔مگر فارینہ سب سے بدتمیزی کرتی وہاں

سے چلی گئی تھی۔۔۔شاید اسے اب بھی لگ رہا تھا کہ جواد پہلے کی طرح اس کو منانے آجائے گا۔۔

وہ یہ بات قبول ہی نہیں کر پا رہی تھی کہ وہ جو گڑھا کسی اور کے لیے کھود رہی تھی خود اس میں ان گرے گی۔۔۔مہروشہ کو اس نے کس کس طرح ٹارچر کیا تھا ان گزرے سالوں میں۔۔اس بات سے سب واقف تھے۔۔اور کہیں نہ کہیں وہ خود بھی سمجھ رہی تھی کہ اس کا مکافاتِ عمل شروع ہو چکا تھا۔۔

وہ اس وقت شدید صدمے کا شکار تھی۔اسی خاطر ان سب سے اور خاص کر مہروشہ سے فرار چاہتی تھی۔۔۔جو لڑکی اس کی بربادی دیکھ خوش ہونے کے بجائے آنسو بہا رہی تھی۔۔

اس کی یہ نیک نیتی اور نرم دلی دیکھ فارینہ کا گلٹ مزید بڑھ گیا تھا۔۔ اس کا بہت دل چاہا تھا وہ ارشان کو سب سچ بتا دے۔۔مگر مبشرہ نے اسے واضح دھمکی دی تھی کہ اگر اس نے کچھ بھی بتانے کی کوشش کی تو وہ سارا الزام اس پر ڈال دے گی۔۔جس کے بعد جواد اسے طلاق دینے پر مجبور ہو جائے گا۔۔۔

اپنا گھر بچانے کی خاطر وہ یہاں بھی خود غرضی کر گئی تھی۔۔

گھر کے سب لوگ جو پہلے ارشان کا بائیکاٹ کیے ہوئے تھے ان سب نے اب جواد کا بھی بائیکاٹ کر دیا تھا۔۔گھر میں کوئی بھی اس کے مبشرہ سے کیے جانے والے نکاح پر رضامند نہیں تھا۔۔

سوائے عبداللہ صاحب کے۔۔۔انہوں نے پہلے ایک بار زیادتی کی تھی اس پر اپنا فیصلہ تھوپ کر۔۔اب وہ اپنے بیٹے کے پر فیصلے میں اس کا ساتھ دینا چاہتے تھے۔۔

ان کے کہنے پر ہی سب تیار ہو کر مبشرہ کے گھر جانے کے لیے نکل گئے تھے۔۔۔مہروشہ تو ارشان کے کمرے کی ڈیکوریشن دیکھ کر ہی

چکرا گئی تھی۔۔اسے صبح سے بہت بخار تھا۔۔۔وہ ارشان کو مکمل اگنور کر رہی تھی۔۔۔

اس کو نکاح میں جانے کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔۔۔مگر عبداللہ صاحب کے بلا کر کہنے پر وہ انکار نہیں کر پائی تھی۔۔

وہ الگ روم میں تیار ہو رہی تھی۔۔۔اس کا ارادہ سب سے آخر میں جانے کا تھا۔۔۔موسیٰ منیبہ بیگم کے ساتھ جا چکا تھا۔۔۔

"بی بی جی ارشان سر نے یہ ڈریس بھیجا ہے آپ کے لیے۔۔۔وہ کہہ رہے ہیں جلدی سے اسے پہن کر نیچے آ جائیں وہ انتظار کر رہے ہیں آپ کا۔۔۔"

ملازمہ ایک باکس اس کے قریب رکھتے بولی تھی۔۔۔مہروشہ نے آگے بڑھ کر وہ باکس کھولا تھا۔۔۔جس میں سے بہت ہی خوبصورت ریڈ کلر کی جگمگاتی ہوئی ساڑھی نکلی تھی۔۔۔موتیوں سے کٹ ورک کا بہت خوبصورت کام کیا گیا تھا اس پر۔۔۔

بے پناہ خوبصورت تھی وہ۔۔۔اور ہیوی بھی۔۔۔ملازمہ جا چکی تھی۔۔۔ں

مہروشہ کچھ دیر اس ساڑھی کو دیکھتی رہی تھی۔۔۔پھر ایک جانب رکھتی اپنا دوپٹہ سیٹ کرتی باہر نکل گئی تھی۔۔۔

وہ باہر آرہی تھی جب سامنے سے اسے ارشان آتا دکھائی دیا تھا۔۔

"ابھی تک تیار نہیں ہوئی تم۔۔۔۔"

اس کی جانب محبت پاس نگاہوں سے دیکھتا وہ قریب آیا تھا۔۔۔

"میں تیار ہوں۔۔۔"

وہ منہ بناتی قریب سے جانے لگی تھی۔۔جب ارشان نے اس کی کلائی تھام کر اسے اپنے قریب کیا تھا۔۔اور اگلے ہی لمحے اپنی مضبوط بانہوں میں اٹھاتا واپس اسی کے کمرے کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

"یہ کیا کر رہے ہیں آپ۔۔۔؟"

مہروشہ کو اس سے اس حرکت کی بالکل بھی توقع نہیں تھی۔۔۔وہ گھبرا گئی تھی۔۔۔

"جو ڈریس میں نے بھیجا تھا وہ کیوں نہیں پہنا۔۔"

اس کے سرخ ہوئے گال جو لبوں سے چھوتا وہ اسے اندر لاتے نیچے اتار گیا تھا۔۔

"وہ بہت ہیوی ہے اور میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔۔۔میں اسے کیری نہیں کر سکتی۔۔۔"

مہروشہ اس کی جانب دیکھنے سے بھی انکاری تھی۔۔۔جو اس وقت بلیک کلر کی پینٹ شرٹ میں ملبوس اپنی سحر انگیزی ہے ساتھ اس کی دھڑکنوں کا ساز بدل گیا تھا۔۔۔

وہ کیسے بتاتی اسے کہ وہ کتنی محبت کرتی تھی اس سے۔۔۔

"میری بات نہیں مانو گی۔۔۔تم تھک گئی تو میری باہیں ہیں نا تمہیں سنبھالنے کے لیے۔۔"

اس کو قریب کرتے اس کے بالوں میں چہرا چھپاتے وہ بوجھل سرگوشی میں بولا تھا۔۔۔کل سے اس لڑکی سے دور تھا۔۔۔دل کی بے چینی سوا نیزے پر پہنچی ہوئی تھی۔۔۔اس کی ناراضگی دل کو الگ ہی احساس سے دوچار کر رہی تھی۔۔۔

مہروشہ نے اس کی جانب دیکھا تھا اور اس کے سینے پر دونو ہتھیلیاں جماتی فاصلہ برقرار کر گئی تھی۔۔۔

اس کا یہ عمل ارشان کو بالکل بھی پسند نہیں آیا تھا۔۔۔اس کے وارننگ دیتی نگاہوں سے مہروشہ کی جانب دیکھا تھا۔۔۔وہ خود بھی خود کو اس سے دور کرنے کا حق نہیں رکھتی تھی۔۔

"چینج کرنا ہے۔۔۔دیر ہو جائے گی آپ کے نکاح کے لیے۔۔۔"

وہ مزید دور جاتی اس کی نگاہوں کو پوری طرح سے اگنور کرتی ساڑھی اٹھاتے ڈریسنگ روم کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

جبکہ ارشان کی آنکھوں میں اس کا یہ خفگی بھرا دلفریب روپ دیکھ مسکراہٹ آن ٹھہری تھی۔۔۔

اسے مبشرہ کی بار بار کالز آ رہی تھیں۔۔۔وہ اسے بلا رہی تھی۔۔۔

سب لوگ وہاں پہنچ چکے تھے۔۔۔مگر ارشان کی نگاہیں اس وقت

ڈریسنگ روم کے بند دروازے پر مرکوز تھیں۔۔

جہاں سے وہ ابھی تک نہیں نکلی تھی۔۔۔

"مہروشہ۔۔۔"

دروازے کے قریب جاتے ارشان نے اسے پکارا تھا۔۔۔

"مجھ سے نہیں پہنی جا رہی۔۔۔آج سے پہلے کبھی نہیں پہنی سے میں

نے۔۔۔"

مہروشہ کی روہانسی آواز اس کی سماعتوں سے ٹکرائی تھی۔

"جانم اس میں رونے کی کیا بات ہے۔۔۔دروازہ کھولو۔۔۔"

اسے روتے دیکھ وہ تڑپ ہی تو گیا تھا۔۔

"آپ ہیں میرے رونے کی وجہ۔۔۔ہمیشہ آپ رلاتے ہیں مجھے۔۔۔ نہیں کھولوں گی میں دروازہ۔۔۔"

ناراضگی مزید بڑھ چکی تھی۔۔۔ارشان کی ہینڈل گھمایا تھا۔۔اس کے ایک ہی زوردار جھٹکے سے وہ ہلکی سی چڑھائی گئی چٹخنی اتر گئی تھی۔۔۔ مہروشہ اسے اندر آتے دیکھ گھبرا گئی تھی۔۔

اس نے فوراً سے پلو درست کرتے اپنا رخ موڑ لیا تھا۔۔۔

"ہمیشہ میں دلاتا ہوں۔۔۔کیا واقعی یہ سچ ہیں۔۔۔؟؟"

سرخ رنگ کی بے ترتیب سی ساڑھی میں مقید اس کا نازک سراپا ارشان کی نگاہوں میں اس پل نشہ سا بھر گیا تھا۔۔۔

"آپ اندر کیوں آئے۔۔۔؟؟"

وہ تیزی سے آگے کی جانب بڑھی تھی۔۔۔جب ارشان ایک ہی جست میں اس کے قریب آتا اس کو تھام کر دیوار سے لگاتا اس کا رخ اپنی جانب موڑ گیا تھا۔۔

"کیونکہ میں حق رکھتا ہوں۔۔۔"

اس کی جانب دیکھتے ارشان کی آنکھوں میں خماری اتر آئی تھی۔۔۔ بے باک نگاہوں سے اسے گھورتا وہ اسے کپکپانے پر مجبور کر گیا

تھا۔۔۔مہروشہ نے گھبرا کر اپنا پلو کندھے پر درست کرنا چاہا تھا۔۔جو پھر سے گر گیا تھا۔۔۔

"تم تو محبت نہیں کرتی نا مجھ سے۔۔۔؟؟ پھر میں تمہارے آنسوؤں کا باعث کیسے بنا۔۔۔۔"

ارشان نے اس کا پلو اپنی گرفت میں لیتے اسے کندھے پر درست کرتے پن اپ کیا تھا۔۔

اس کے اس استحقاق بھرے لمس پر مہروشہ کی رنگت مزید سرخ ہوئی تھی۔۔۔شرم سے لال ہوتے اس کی نگاہیں مزید جھک گئی

تھیں۔۔۔ارشان کی انگلیاں اس کے کندھے اور گردن کو چھو تیں اس کے پورے وجود میں سنسنی دوڑا گئی تھیں۔۔۔

"مجھے آپ سے بات نہیں کرنی۔۔۔"

جیسے جیسے اس کے نکاح کا وقت قریب آرہا تھا۔۔مہروشہ کو اپنی دھڑکنیں تھمتی محسوس ہو رہی تھیں۔۔۔

"مگر میں تو آپ سے ہی بات کرنا چاہتا ہوں۔۔۔"

ارشان نے اس کی ساڑھی کو سیٹ کر دیا تھا۔۔۔جبکہ اس دوران مہروشہ شرم وحیا سے لال ہو چکی تھی۔۔۔

ارشان اس کی نازک کمر میں بازو حمائل کرتا اسے اپنے قریب تر کرتے اس کے چہرے کے ایک ایک نقش کو اپنے لبوں سے چھو رہا تھا۔۔

اس کے وجود کی حرارت ارشان با آسانی محسوس کر پا رہا تھا۔۔اس لڑکی نے خود کو کس قدر ہلکان کر رکھا تھا۔۔۔

"آپ مجھ سے محبت نہیں کرتے۔۔اگر محبت کرتے تو میرے دل کی بات سمجھ جاتے۔۔۔"

مہروشہ خود کو اس کے حصار سے نکالنے کی کوشش کرتے افسردگی بھرے انداز میں بولی تھی۔۔۔

"دل کا ڈاکٹر ہو کر بھی ان معاملوں میں اناڑی ہوں۔۔۔مجھے لبوں سے سننا ہے۔۔۔دل کی باتیں سمجھ نہیں آتیں مجھے۔۔۔"

وہ سمجھ کر بھی نا سمجھ بنتا اسے بولنے پر اکسا رہا تھا۔۔۔

"آپ کو دیر ہو رہی ہے۔۔۔"

مہروشہ کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔

"میں منتظر ہوں ڈاکٹر صاحبہ۔۔۔۔"

اس کے حسن روپ کو آنکھوں کے راستے دل میں اتارتے وہ اس کے دل کی کہی سننا چاہتا تھا۔۔

"کیا آپ کو واقعی نہیں پتا۔۔۔؟؟"

مہروشہ کی آنسوؤں سے تر گھنیری پلکیں اس کی جانب اٹھی تھیں۔۔۔دل لوٹ لینے والا حسین منظر تھا یہ۔۔۔

ارشان نے نہایت ہی معصومیت سے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔

"آپ ناراض تو نہیں ہونگے نا۔۔۔۔"

مہروشہ گھبرا رہی تھی۔۔۔کیسے بتاتی اسے کے وہ کب سے محبت کرتی تھی اس سے۔۔۔

"مہروشہ۔۔۔۔"

ارشان جاننے کے لیے بے قرار ہوا تھا۔۔۔

جب مہروشہ اس کی آنکھوں پر ہاتھ رکھتے جو اسے کب سے پزل کر رہی تھیں۔۔۔اور سب سے زیادہ خوف اسے انہیں کے غصے سے محسوس ہوتا تھا۔۔

اس کی اس معصومیت سے بھرپور حرکت پر ارشان کے لبوں پر بہت دلفریب مسکراہٹ آن ٹھہری تھی۔۔۔

مہروشہ لرزتی آواز میں اسے اپنے دل کی ساری کہانی بتا گئی تھی۔۔۔ وہ کب سے اسے چاہتی آرہی تھی۔۔۔اور کیسے اس نے بے اختیاری اور گھبراہٹ میں اسے اپنا محافظ مان کر اس وقت الزام لگا دیا تھا۔۔۔ کیونکہ اسے یقین تھا کہ وہی تھا جو اسے بچا سکتا تھا۔۔

اس کی محبت اور دیوانگی کی داستان سنتا ارشان آفندی کتنے ہی لمحے شاک میں گھرا رہا تھا۔۔۔

وہ اتنا ذہین انسان اس معاملے میں واقعی بہت بڑی نادانی کر چکا تھا۔۔۔

"میں آپ سے بہت محبت کرتی ہوں۔۔۔"

وہ آج اپنے دل کا سب سے بڑا راز آنسوؤں میں بھیگتے اپنے محبوب ترین انسان کے آگے آشکار کر گئی تھی۔۔اس کے سینے پر سر رکھے وہ آنسو بہا رہی تھی۔

"مگر خدا گواہ ہے میں نے کبھی آپ کو مبشرہ سے چھیننے کے بارے میں سوچا بھی نہیں تھا۔۔۔"

وہ روتے ہوئے اسے یقین دلا رہی تھی کہ کہیں وہ اس سے بد ظن نہ ہو جائے۔۔۔ جبکہ ارشان آفندی کو اس لمحے محسوس ہو رہا تھا کہ وہ دنیا کا سب سے خوش قسمت انسان تھا۔۔ اتنے وقت سے وہ اپنی اس خوش قسمتی سے منہ موڑے ہوئے تھا۔۔

"میں جانتا ہوں میری جان۔۔ تمہیں اندازہ بھی نہیں ہے کہ تمہارا یہ اقرار سن کر میں اس وقت خود کو کتنا خوش نصیب انسان تصور کر رہا ہوں۔۔۔ تم میری زندگی میں شامل کی گئی وہ انمول نعمت

ہو۔۔۔ جس کے لیے میں اپنی رب کا پورہ زندگی شکر ادا کروں پھر بھی کم ہو گا۔۔۔ تم ارشان آفندی کی محبت اس کی زندگی ہو۔۔۔ جس سے اب دوبارہ کبھی روٹھنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔۔۔

تم سے روٹھا تو ارشان آفندی اپنی زندگی سے روٹھ جائے گا۔۔۔ تم نے اپنی پاکیزگی، معصومیت اور وفاداری سے ارشان آفندی کو ہمیشہ کے لیے اپنا بنا لیا ہے۔۔۔ اب کہیں اور جانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔۔۔"

اس کی پیشانی پر لب رکھتے ارشان جذب کے عالم میں بولتا اسے حیران کر گیا تھا۔۔۔

"مگر وہ نکاح۔۔۔۔"

مہروشہ کی سوئی ابھی بھی وہیں اٹکی ہوئی تھی۔۔۔

"وہ بھی بہت ضروری ہے۔۔۔ مگر اس سے بھی زیادہ ضروری ہے

واپس آکر اپنی بیوی کو بخار اتارنا۔۔۔"

ارشان کی نگاہیں اس کے دلفریب سراپے سے بار بار الجھ رہی

تھیں۔۔ وہ اسے لیے باہر آگیا تھا۔۔۔

جبکہ مہروشہ ابھی تک اس شخص کی پہلیاں نہیں سمجھ پائی تھی۔۔۔

کچھ دیر بعد وہ دونوں ایک ساتھ مبشرہ کی جانب سے سجائی گئی

تقریب میں داخل ہو رہے تھے۔۔۔

ارشان کی مضبوط گرفت میں مہروشہ کا ہاتھ قید تھا۔۔۔جو بالکل ٹھنڈا پڑ چکا تھا۔۔

مبشرہ نے زہر خند نگاہوں سے یہ منظر دیکھا تھا۔۔۔

اسے مہروشہ کے ساتھ آتے دیکھ اس نے صبر کو گھونٹ بھرا تھا۔۔۔

آج ارشان نے پوری طرح سے اس کا ہو جانا تھا۔۔۔جس کے بعد وہ بہت جلد اس لڑکی کو دھکے مار کر اس گھر سے نکلوانے کا ارادہ رکھتی تھی۔۔۔

باقی سب کی نگاہیں بھی انہیں پر تھیں۔۔

مبشرہ کے فادر اس نکاح کے حق میں نہیں تھے۔۔۔ مگر بیوی اور بچوں کے ہاتھوں مجبور وہاں کھڑے تھے۔۔۔

انہوں نے اپنی بیوی کو ہمیشہ بہت اہمیت دی تھی۔۔۔ گھر کا ہر فیصلہ اسی پر چھوڑ دیا تھا۔۔۔ اولاد کی پرورش پر کبھی غور ہی نہیں کیا تھا۔۔ ہمیشہ بزنس میں ہی لگے رہتے تھے۔۔

جس کے اب بہت بھیانک نتائج سامنے آئے تھے ان کے۔۔۔ اور وہ اب ہاتھ ملنے اور پچھتانے کے سوا کچھ نہیں کر پا رہے تھے۔۔

"ارشان بیٹا مولوی صاحب آ چکے ہیں۔۔۔ کافی دیر سے انتظار کر رہے ہیں۔۔۔"

صائمہ بیگم اس کے قریب آتے بولی تھیں۔۔۔جو ابھی بھی مہروشہ کا ہاتھ تھامے کھڑا تھا۔۔۔

ان کی بات پر ست اثبات میں ہلاتے اس نے مہروشہ کا ہاتھ اپنی مضبوط گرفت میں دباتے چھوڑ دیا تھا۔۔۔اس کے قدم سٹیج کی جانب بڑھ گئے تھے۔۔۔جہاں مبشرہ سجی سں وری اس کی منتظر تھی۔۔۔

اسے دیکھ کر کہیں سے نہیں لگ رہا تھا کہ کل اس کی کتنی خراب حالت تھی۔۔۔اس کے قریب جاتے ہی مبشرہ نے اس کا ہاتھ تھام لیا تھا۔۔۔ارشان کی نظریں مہروشہ کی جانب اٹھی تھیں۔۔۔

جو نگاہیں جھکائے کھڑی اس کی جانب دیکھ بھی نہیں رہی تھی۔۔۔

احمر کی بھی نگاہیں مہروشہ پر گئی تھیں۔۔۔۔

یہ لڑکی آج ہمیشہ سے کہیں زیادہ حسین اور نکھری نکھری لگ رہی تھیں۔۔۔

اسے اپنے بعد ارشان بھی دنیا کے بے وقوف انسان لگ رہا تھا جو اس لڑکی پر کسی اور کو ترجیح دے رہا تھا۔۔۔

احمر کے پچھتاوے ابھی تک کم نہیں ہوئے تھے جو اس نے کاغذ کے ان جھوٹ پر مبنی ٹکڑوں پر یقین کرتے مہروشہ ہو ٹھکرا دیا تھا۔۔۔

وہ اب بھی اپنی وہی غلطی سدھارنے کی خاطر مبشرہ پر یقین کر رہا تھا۔۔ کہ وہ ارشان کی زندگی سے مہروشہ کو نکلوا دے گی اور وہ اس سے شادی کر لے گا۔۔ اس کی بہن نے مہروشہ کو اب بھی ایک کھلونا ہی سمجھ رکھا تھا۔۔

جیسے اس کے اپنے کوئی جذبات اور احساسات نہ ہوں۔۔

مولوی صاحب نکاح شروع کروا چکے تھے۔۔۔ عبداللہ صاحب اور منیبہ بیگم مہروشہ کے پاس آن کھڑے ہوئے تھے۔۔۔

"ارشان آفندی ولد عبداللہ آفندی آپ کو باعوض دس لاکھ حق مہر مبشرہ قریشی ولد نعمان قریشی سے نکاح قبول ہے۔۔۔۔"

مولوی صاحب ارشان سے پوچھ رہے تھے۔۔۔۔

مہروشہ کو اپنا دل بند ہوتا محسوس ہوا تھا۔۔۔

جب اگلے ہی پل باقی سب کے ساتھ ساتھ اس نے بھی جھٹکے سے سر اٹھا کر ارشان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔

"نہیں۔۔مجھے یہ نکاح قبول نہیں ہے۔۔۔۔"

ارشان آؤں مدی بہت ہی سکون کے ساتھ انکار کرتا اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔

مہروشہ کو وہ وقت یاد آیا تھا جب احمر نے بھی اتنے سارے لوگوں کے سامنے اس سے نکاح سے انکار کیا تھا۔۔۔

"ارشان یہ کیا کہہ رہے ہو تم۔۔۔؟؟ یہ مذاق نہیں چل رہا۔۔۔

نکاح ہو رہا ہے تمہارا اور مبشرہ کا۔۔۔"

صائمہ بیگم بھی اپنی جگہ سے اٹھتیں شاکی نگاہوں سے ارشان کی

جانب دیکھتے بولی تھیں۔۔

"جی بالکل میں بھی یہی کہنا چاہوں گا کہ یہ مذاق نہیں چل رہا میری

بیوی کی زندگی ہے۔۔۔ جسے آپ اور آپ کی بیٹی نے مذاق بنا رکھا

ہے۔۔۔"

ارشان سٹیج سے اتر چکا تھا۔۔۔

"ارشان بیٹا۔۔۔۔"

نعمان صاحب بھی آگے بڑھے تھے۔۔۔

"آئم سوری پھوپھا جان مگر یہ کرنا ضروری تھا۔۔۔کیونکہ آپ کی بیوی اور بیٹی نے ظلم کی انتہا کر دی ہے۔۔انہیں ان کی زبان میں یہ بات سمجھانی ناگزیر ہو گئی تھی کہ ان کے علاوہ دوسرے لوگ بھی جذبات رکھتے ہیں۔۔۔انہیں بھی تکلیف ہوتی ہے۔۔۔جب ان کی زندگیوں کے ساتھ صرف اپنی تسکین کی خاطر کھیلنے کی کوشش کی جاتی ہے۔"

ارشان بول رہا تھا۔۔جبکہ باقی سب حیرت بھری نگاہوں سے اسکی جانب دیکھ رہے تھے۔۔۔

"تم کیا کہہ رہے ہو ارشان۔۔تم نے خود ہی تو اس نکاح کے لیے رضا مندی دی تھی۔۔۔"

مبشرہ بھی اب مزید خاموش نہیں رہ پائی تھی۔۔

"ہاں صرف اس لیے کہ تمہاری ڈرامے بازیاں ان تمام لوگوں کے سامنے بے نقاب کر سکوں جن کے سامنے بے گناہ ہوتے ہوئے بھی تم نے میری مہروشہ کے کردار پر کیچڑ اچھالا تھا۔۔۔آج دیکھو یہاں۔۔۔وہیں سب لوگ موجود ہیں۔۔۔ان سب کے سامنے اس دن لگائے تمہارے الزامات کا خلاصہ ہو گا۔۔۔"

ارشان کی بات پر مبشرہ کے ساتھ ساتھ احمر اور صائمہ بیگم کی رنگت بھی بدلی تھی۔۔۔جبکہ باقی سب ابھی تک اس معاملے میں انجان تھے۔۔

"مم میں نے۔۔۔میں نے تو کوئی الزام نہیں لگایا تھا اس پر۔۔۔"

مبشرہ بھی سٹیج سے تر آئی تھی۔۔۔ارشان کی نگاہوں میں بہت کچھ دیکھ لینے کے بعد بھی وہ اپنی طرف سے انکاری تھی۔۔

"تم نہیں بتانا چاہتی تو اسی کو بلوا لیتے ہیں جس کے ساتھ مل کر تم نے یہ سب کیا۔۔۔۔"

ارشان کے اشارے پر اسی لمحے پولیس والوں کے درمیان ہتھکڑی میں جکڑا جو شخص وہاں لایا گیا تھا۔۔۔اسے دیکھ کر مبشرہ کے ساتھ ساتھ مہروشہ بھی خوف زدہ ہوئی تھی۔۔

مگر ارشان جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔آگے بڑھا تھا اور اس کا ہاتھ اپنی گرفت میں جکڑتا اسے اپنے قریب تر کر گیا تھا۔۔۔

"تمہیں ڈرنے کی ہرگز کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔میں تمہارے ساتھ ہوں میری جان۔۔۔"

اس کی پیشانی پر لب رکھتے ارشان نے اس کو اپنا مان اور تحفظ بخشا تھا۔۔۔جو دیکھ مہروشہ کا دل اپنے رب کے حضور سجدہ شکر میں جھک

گیا تھا۔۔۔ جس نے اس شخص کو اسکء نصیب میں لکھ کر اسکی ساری محرومیاں دور کر دی تھیں۔۔

سیٹھ ماجد کو دیکھ کر مبشرہ کے ہاتھ پیر بے جان ہوئے تھے۔۔۔ یہ تو ملک سے باہر بھاگ گیا تھا۔۔۔

پھر یہاں کیسے آ گیا تھا۔۔۔

"اس کو کیوں بلایا۔۔۔ میں نہیں جانتی اسے۔۔۔ اس کا مجھ سے کیا تعلق ہے۔۔۔ یہ یہ تو تمہاری بیوی کا۔۔۔۔"

مبشرہ ایک بار پھر سے مہروشہ پر الزامات کی برسات کرنے والی تھی۔۔۔جب ارشان نے اسے کی جانب انگلی اٹھاتے اسے انتہائی غضبناک نگاہوں سے وارن کیا تھا۔۔

"دوبارہ یہ غلطی مت کرنا مبشرہ ورنہ پھوپھا جان کی وہ سے میں تمہارا جو لحاظ کر رہا ہوں وہ بھی ختم ہو جائے گا۔۔۔"

ارشان اتنے زور سے دھاڑا تھا کہ مبشرہ کے بھی پسینے چھوٹ چکے تھے۔۔۔

احمر بھی اپنی جگہ سن کھڑا تھا۔۔اسے اندازہ نہیں تھا کہ ارشان اپنی بیوی کی خاطر اس حد تک چلا جائے گا۔۔۔وہ کو اب تک مہروشہ کو

لاوارث ہی سمجھ رہا تھا۔۔۔ارشان کو اس کا مضبوط سائبان بنا دیکھ اس پل اس کی ساری امیدیں بھی ٹوٹ چکی تھیں۔۔۔

وہ سمجھ چکا تھا کہ اب کچھ نہیں ہو سکتا تھا۔۔۔اس کی بہن اب تک جو کرتی آئی تھی اس کی پکڑ ہو چکی تھی۔۔۔

"مہروشہ اور اس کی والدہ دونوں بہت ہی شریف اور پردہ دار ہیں۔۔۔میں ہی ان کے پیچھے تھا۔۔۔ان کو بہت تنگ کیا۔۔مسرت بی بی کی موت بھی میری وجہ سے ہوئی۔۔میں نے انہی۔زہنی طور پر اتنا ٹارچر کیا کہ وہ شریف عورت برداشت نہیں کر پائی۔۔جیسے ماں باکردار اور شریف تھی بیٹی بھی ویسی ہی نکلی۔۔

اسکے یہاں آنے کے بعد بھی میں نے اس کا پیچھا نہیں چھوڑا۔۔۔ اسے بہت تنگ کیا۔۔ اسے ڈرایا دھمکایا۔۔ میرا کبھی بھی اس لڑکی سے کوئی تعلق نہیں رہا۔۔۔ میں نے اس دن جو بھی بولا وہ سب جھوٹ تھا۔۔۔ وہ تصویریں جعلی تھیں۔۔۔

میں تو یہاں تک پہنچ بھی نہ پاتا۔۔۔ آپ کے گھر کی عورتوں نے اس میں میری مدد کی۔۔۔ مبشرہ اور فاریہ کے ساتھ مل کر آپ کے گھر میں کسی اور لڑکی کے ساتھ وہ تصویریں بنوائی گئیں۔۔۔ یہ دونوں تمام الزامات لگانے میں میرے ساتھ ملی ہوئی تھیں۔۔۔

انہوں نے ہی مجھے اس حد تک پہنچنے میں میری مدد کی۔۔۔یہ بھی شادی رکوانا چاہتی تھیں اور انہیں یہاں سے نکلوانا چاہتی تھیں۔۔"

سیٹھ ماجد نے ساری بات اگل دی تھی۔۔۔جو سن کر وہاں مہروشہ سمیت سب لوگ ہی ششدر کھڑے تھے۔۔۔کسی کو بھی یقین نہیں آرہا تھا کہ فارینہ اور مبشرہ اس حد تک گر سکتی تھیں۔۔۔

سیٹھ ماجد گڑگڑاتا معافیاں مانگتا رحم کی بھیک مانگ رہا تھا۔۔وہ خود کو بہت بڑی شے سمجھتا تھا۔۔ہمیشہ جرم کر کے سزا سے بچتا آیا تھا۔۔

مگر اس بار وہ بہت بری طرح سے پھنس گیا تھا۔۔ارشان آفندی کے کوئی ارادے نہیں تھے اسے بخشنے کے۔۔۔وہ ساری زندگی اب جیل میں سڑنے والا تھا۔فارینہ کو بھی وہاں بلوالیا گیا تھا۔۔

جواد بھی بہت حد تک ان باتوں سے واقف تھا۔۔اسی وجہ سے وہ اپنی بیوی سے بد ظن ہوا تھا۔۔۔اور آہستہ آہستہ اس سے دور ہو گیا تھا۔۔۔

"یہ جھوٹ بول رہا ہے ارشان۔۔۔ایسا کچھ نہیں ہے۔۔"

مبشرہ بوکھلا چکی تھی۔۔۔اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا اچانک یہ سب کیسے ہو گیا تھا۔۔۔

"وہ بالکل سچ کہہ رہا ہے۔۔۔اس موبائل فون میں سارے فون کالز اور ثبوت موجود ہیں۔۔۔ مبشرہ، میں اور صائمہ آنٹی ہم تینوں نہیں چاہتے تھے کہ مہروشہ ہمارے خاندان کا حصہ بنے۔۔۔ مگر سب سے زیادہ نفرت مبشرہ کو ہی تھی مہروشہ سے۔۔۔ جس نفرت میں وہ اس حد تک چلی گئی اور میں نے بھی پورا ساد یا اس کا۔۔۔ مہروشہ کی زندگی برباد کرنی چاہی تھی۔۔اور میں خود اس کا شکار ہو گئی۔۔۔ مبشرہ کو تو اسی دن اس کے حساب مل گیا تھا۔۔۔ مگر یہ پھر بھی باز نہیں آئی۔۔۔"

فارینہ نے مبشرہ کو بولنے کے قابل بھی نہیں چھوڑا تھا۔۔۔جو اس وقت ارشان کی آنکھوں میں اپنے لیے نفرت دیکھ پوری طرح سے ڈھے گئی تھی۔۔۔جو اپنی بیوی کو اپنے مضبوط حصار میں لیے کھڑا اسکی پناہ گاہ بنا ہوا تھا۔۔۔

مہروشہ کو یقین نہیں آرہا تھا کہ مبشرہ اس کی نفرت میں اس حد تک جا سکتی تھی۔

باقی گھر والے بھی اپنی جگہ شرمندگی سے چور مہروشہ سے نگاہیں نہیں ملا پا رہے تھے۔۔۔

وہ جس بات پر اس سے اتنا وقت بد گمان اور ناراض رہے تھے اس کی اصل قصوروار تو مبشرہ نکلی تھی۔۔ جسے آفندی ولا کے لوگوں نے ہمیشہ سر آنکھوں پر بٹھایا تھا۔۔ اور وہ انہیں کی جڑیں کاٹتی رہی تھی۔۔۔

سب کی نفرت بھری نگاہیں مبشرہ پر تھیں۔۔۔ جو محسوس کرتے وہ اندر ہی اندر بوکھلا چکی تھی۔۔۔

وہ تو نکاح کی خوشی میں بیٹھی تھی۔۔ اس سب کی تو توقع بھی نہیں تھی اسے۔۔۔

"ارشان میں نے یہ سب تمہاری محبت میں کیا تھا۔۔۔میں بہت محبت کرتی تھی تم سے۔۔اس لڑکی کا حسن۔۔مجھے ڈر تھا کہ کہیں احمر کی طرح تم بھی اس کے حسن پر فدا نہ ہو جاؤ۔۔۔دیکھو وہی ہوا نا۔۔ اس نے تمہیں مجھ سے چھین لیا۔۔۔"

مبشرہ ہزیانی انداز میں چیختی ارشان کی جانب بڑھ رہی تھی جب نعمان صاحب کا ضبط ٹوٹ گیا تھا۔۔پورے خاندان کے سامنے ان کی بیٹی نے انہیں منہ دکھانے لائق نہیں چھوڑا تھا۔۔وہ بے شرموں کی طرح اپنے جرم کا اقرار کر رہی تھی۔۔۔اس کے اندر کسی قسم کا پچھتاوا نہیں تھا۔۔۔

اتناسب کرنے کے بعد وہ اب بھی مہروشہ کو نقصان پہنچانے کا ارادہ رکھتی تھی۔۔

ایسے لوگ کبھی نہیں سدھر سکتے تھے۔۔ جن کے اندر حسد اور کینہ کوٹ کوٹ کر بھرا تھا۔۔

نعمان صاحب آگے بڑھے تھے اور اس کا باز پکڑ کر اسے اپنے مقابل کرتے ایک زوردار تھپڑ اس کے منہ پر رسید کر گئے تھے۔۔۔

صائمہ بیگم جو خود حق دق سی کھڑی تھیں۔۔۔ تیزی سے آگے بڑھی تھی۔۔۔

"یہ کیا کر رہے ہیں آپ۔۔؟؟ بیٹی ہے آپ کی۔۔۔"

صائمہ بیگم نے نعمان صاحب کا ہاتھ پکڑنا چاہا تھا جب الٹے ہاتھ کا تھپڑ انہیں بھی پڑا تھا۔۔۔

"دور ہٹ جاؤ گھٹیا عورت۔۔۔ تمہاری وجہ سے ہوا ہے یہ سب۔۔۔ تم نے ہی یہ سب بھرا ہے میری اولاد کے اندر۔۔ اپنی ماضی کی ناکام محبت کا بدلہ لینے کی خاطر تم نے اس معصوم بچی کے ساتھ اپنی جو نفرت دکھائی سب سمجھ آ رہی ہے مجھے۔۔۔ کیا کمی رہ گئی تھی میری محبت میں کہ تمہارے دل سے وہ سب نہ نکل سکا۔۔۔ کہیں منہ دکھانے لائق نہیں چھوڑا تم لوگوں نے مجھے۔۔۔ میرا دل چاہ رہا ہے میں اس وقت اپنے آپ کو ختم کر دوں۔۔۔

کیونکہ اصل قصوروار تو میں ہی ہوں۔۔ جس نے تم جیسی عورت پر اندھا اعتماد کیا۔۔۔ بہت ناز تھا مجھے اپنی اولاد پر۔۔۔

آج سب مٹی میں مل گیا۔۔۔"

نعمان صاحب رو رہے تھے۔۔۔ جو دیکھ اس پل مبشرہ کے ساتھ ساتھ صائمہ بیگم بھی ساکت رہ گئی تھیں۔۔۔ ان کا سارا غرور و طنطنہ مٹی میں مل گیا تھا۔۔

"اللہ کا بہت شکر ہے کہ اس نے میری بیٹی کو ان سب کے سامنے سرخرو کر دیا۔۔ جن کے سامنے اس پر کیچڑ اچھالا گیا تھا۔۔۔ یہ سوچ کر ہی دل ہول جاتا ہے کہ اگر اس دن میرا رب مجھے اتنا ظرف نہ

بخشتا، ارشان مہروشہ کے لیے آواز نہ اٹھاتا اور مہروشہ پر لگے الزامات سچ مان کر ہم اسے اس شخص کے حوالے کر دیتے تو نجانے کتنا بڑا گناہ سرزد ہو جانا تھا ہمارے ہاتھوں۔۔۔۔مجھے معاف کر دو بیٹی۔۔اس وقت شاید میں بھی ایک پل کے لیے ان باتوں میں آ گیا تھا۔۔ مگر میں بہت خوش اور پُرسکون ہوں کہ میں نے تمہارے لیے بہترین شخص کا انتخاب کیا۔۔۔

جو نہ صرف تم سے محبت کرتا ہے بلکہ تمہاری عزت اور تحفظ اس کے لیے ہر شے سے بڑھ کر ہے۔۔۔ ارشان میرے بیٹے۔۔۔تم ہمیشہ

میرے لیے فخر کا باعث رہے ہو۔۔۔میں اپنے رب کا جتنا بھی شکر

ادا کروں وہ کم ہے کہ اس نے مجھے تم جیسے بیٹے سے نوازا۔۔۔"

عبداللہ صاحب کے چہرے سے خوشی اور اطمینان چھلک رہا تھا۔۔۔

باقی سب کے ساتھ ساتھ مہروشہ نے بھی محبت پاش نگاہوں سے اس

سحر انگیز شخص کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جس نے اگر کوتاہی کی تھی تو

اس سے بڑھ کر ازالہ بھی کر دیا تھا۔۔۔

اس کی خوشی کی اس لمحے کوئی انتہا نہیں تھی۔۔۔

سب گھر والوں نے اس سے معافی مانگی تھی۔۔۔جانے انجانے میں

ان سب نے ہی اس کا دل دکھایا تھا۔۔۔

مبشرہ اس وقت کسی سے نگاہیں ملانے کے قابل نہیں بچی تھی۔۔۔

اسے ایک ایک کر کے اپنے تمام گناہوں کا احساس ہو رہا تھا۔۔۔

مہروشہ تو میں قصوروار تھی ہی نہیں۔۔۔اس نے خود ارشان کو اپنی وجہ سے کھویا تھا۔۔۔

ہر طرح سے قصوروار وہ تھی۔۔۔

اس نے آگے بڑھ کے مہروشہ سے معافی مانگنا چاہی تھی مگر ارشان نے اسے دور ہی روک دیا تھا۔۔۔

"تم جیسی لڑکی اس قابل بھی ہر گز نہیں ہے کہ میری بیوی سے معافی مانگ سکے۔۔۔تم نے جو مہروشہ کے ساتھ کیا آج یہ نکاح کا

ڈھونگ رچا کر تمہیں اسی اذیت اور تکلیف کا احساس دلانا تھا جو تمہاری وجہ سے مہروشہ نے برداشت کی۔۔۔تم نے کل جو خودکشی کا ڈھونگ کیا تھا سب گھر والوں کو ایموشنل بلیک میل کرنے کی خاطر اس کی سچائی اسی وقت میرے سامنے آگئی تھی۔۔۔مجھے افسوس ہے کہ تم جیسی لڑکی کبھی میری زندگی میں شامل رہی۔۔۔تم سے توقع تو نہیں کی جاسکتی لیکن اگر زرا سی بھی شرم ولحاظ باقی ہو تو دوبارہ کبھی بھی میرے اور میری بیوی کے راستے میں آنے کی کوشش بھی مت کرنا۔۔۔چھوڑو گا نہیں۔۔۔"

ارشان قہر آلود نگاہوں سے اسے گھورتا وارن کر گیا تھا۔۔۔اس کے لہجے میں نفرت ہی نفرت تھی۔۔۔جو محسوس کرتی مبشرہ پوری طرح سے ڈھے گئی تھی۔۔۔

"اور تم۔۔۔اس لیے بچ گئے ہو کہ تم اس میں شامل نہیں تھے۔۔۔ لیکن ایک بات بہت غور سے سن لو۔۔۔آخری بار کہوں گا۔۔۔ میری بیوی کے بارے میں سوچنے کی بھی غلطی مت کرنا۔۔۔"

ارشان آفندی نے ایک جانب سر جھکائے کھڑے احمر کو بھی وارن کیا تھا۔۔۔جو باپ کی حالت دیکھ خود سر اٹھانے کے قابل نہیں رہا تھا۔۔۔صائمہ بیگم کی حالت بھی کچھ مختلف نہیں تھی۔۔۔

ارشان مبشرہ کو اس طرح چھوڑنے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا۔۔ مگر عبداللہ صاحب نے ان سب کی اجڑی حالت دیکھ اسے مزید کچھ بھی کرنے سے روک دیا تھا۔۔جو بھی تھا وہ تھی تو ان کے خاندان کی عزت ہی۔۔۔

جس کے لیے اتنی سزا کافی تھی۔۔۔

وہ سب وہاں سے نکل آئے تھے۔۔۔مہمان وہ تماشا دیکھتے آہستہ آہستہ رخصت ہو چکے تھے۔۔۔

فارینہ بھی اس سب میں برابر کی شریک تھی یہ جان کر سب جواد کے معاملے میں خاموش ہو گئے تھے۔۔۔اب فیصلے کا مکمل اختیار جواد کے ہاتھ میں ہی تھا۔۔

جس نے یہی فیصلہ کیا تھا کہ اگر فارینہ کو اس کے ساتھ رہنا تھا تو اس کی دوسری بیوی کو قبول کر کے۔۔۔ورنہ اگر وہ چاہتی تھی تو وہ اسے طلاق دینے کے لیے بھی تیار تھا۔۔۔

فارینہ دوسروں کے معاملات میں پڑ کر اپنا گھر خراب کر چکی تھی۔۔۔جس پر اب اس کے ہاتھ میں کچھ نہیں بچا تھا۔۔۔

وہ سب گھر آ چکے تھے۔۔ سب ہی اپنی اپنی جگہ شاک تھے۔۔ کسی کو یقین نہیں آ رہا تھا کہ مبشرہ اس حد تک گر سکتی تھی۔۔۔ اماں بھی تو اپنی بیٹی پر افسوس کر رہی تھیں۔۔ جس کے سب کچھ جانتے ہوئے بھی مبشرہ کو روکنے یا اس کی غلطی بتانے کی کوشش نہیں کی تھی۔۔

سب کو ہی بہت دکھ ہوا تھا کہ گھر کی بیٹی ہو کر بھی اس نے لحاظ نہیں کیا تھا۔۔۔

مہروشہ کچن کی جانب بڑھ رہی تھی جب ارشان نے پیچھے سے آتے اسے اپنی حصار میں لیا تھا۔۔۔

"ارشان۔۔۔ سب کے لیے چائے بنانے لگی آپ۔۔۔"

اس سے پہلے کہ اس کی بات مکمل ہوتی ارشان اسے اپنے بانہوں میں اٹھائے اوپر کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

"سب چائے پیتے رہیں گے۔۔ مگر تم پہلے مجھے ان گزرے پینتیس گھنٹوں کا حساب دو۔۔۔ جس میں تم نے مجھے اگنور کیا۔۔۔"

اس کے حسین سراپے کو گہری تپش زدہ نگاہوں سے دیکھتا وہ اسے اپنی بانہوں میں بھرے کمرے میں داخل ہوا تھا۔۔۔

جو اس وقت بہت ہی خوبصورتی سے سجا گلاب کے پھولوں سے مہک رہا تھا۔۔۔

مہروشہ کے لبوں پر شرمگیں مسکان آن ٹھہری تھی۔۔۔اسے اب سمجھ آئی تھی کہ یہ کمرہ اس کے لیے سجایا گیا تھا۔۔

"آپ نے یہ سب۔۔۔؟"

اس کی گردن میں بانہیں ڈالتے وہ ساری بات جاننا چاہتی تھی۔۔۔

اسے محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کی محبت کی شدت اور دیوانگی اس شخص کے لیے مزید بڑھ گئی ہو۔۔۔دل پوری طرح سے اسکی اسیری میں جکڑا جا چکا تھا۔۔

ارشان نے یہ سارا پلان کل ہاسپٹل سے آنے کے بعد ترتیب دیا تھا۔۔جہاں مبشرہ اور احمر کی ملی بھگت اس کے سامنے آئی تھی۔۔۔

مبشرہ نے زیادہ مقدار میں پوائزن نہیں لیا تھا۔۔۔اس کی مقدار اتنی تھی کہ وہ بچ سکتی تھی۔۔۔

اس کا امیون سسٹم سٹرانگ تھا۔۔۔وہ ایک ڈاکٹر تھی اور اچھے سے ان باتوں کو سمجھتی تھی۔۔۔اس نے اپنی جان کا یہ رسک بہت سوچ سمجھ کر لیا تھا۔۔

احمر پورا وقت اندر ہی رہا تھا۔۔یہ کیس زیادہ اسی نے ہینڈل کیا تھا۔۔۔ارشان کافی حد تک ان دونوں بہن بھائی کی ملی بھگت سمجھ چکا تھا۔۔۔مگر مبشرہ نے جو میڈیسن لی تھیں وہ کچھ زیادہ ہی ری ایکشن

کر گئی تھیں۔۔ جس کی وجہ سے احمر کے لیے بھی پریشانی بنی تھی مگر ارشان نے وہاں پہنچ کر کیس سنبھال لیا تھا۔۔۔

لیکن وہ ساری صورتحال اسی وقت سمجھ گیا تھا۔۔۔ مبشرہ کی ایسی حرکت پر وہ بہت غصے میں تھا۔۔۔ہاسپٹل میں صائمہ بیگم نے جب اس کے پیر پکڑے تھے وہ تب بھی نکاح سے انکاری تھا۔۔ مگر جیسے ہی وہ ہسپتال سے گھر کے لیے نکلا اسے ایس پی صاحب کی کال آئی تھی۔۔ جنہیں اس نے کب سے سیٹھ ماجد کے پیچھے لگا رکھا تھا۔۔۔

وہاں سے اسے سیٹھ ماجد کے پکڑے جانے اور جرم قبول کر کے مبشرہ اور فارینہ کا نام لینے کی اطلاع ملی تھی۔۔وہ سن کر ارشان اس

قدر غصے میں تھا کہ اس نے اس لڑکی کو اچھی طرح سے سبق سیکھانے کا فیصلہ کیا تھا۔۔۔

مہروشہ پوری طرح سے بے گناہ تھی اور اتنے وقت سے تکلیف برداشت کرتی آرہی تھی۔۔۔اس بات نے اس کے گلٹ کو مزید بڑھا دیا تھا کہ یہ سب اس معصوم لڑکی نے اس کی وجہ سے ہی جھیلا تھا۔۔

کیونکہ مبشرہ اس کی وجہ سے اس سے جلن اور حسد محسوس کرتی تھی۔۔

وہ اس وقت اتنا گلٹی تھا کہ گھر آکر مہروشہ کے پاس جانے کے بجائے سٹڈی میں چلا گیا تھا۔۔مہروشہ سے نگاہیں نہیں ملا پا رہا تھا وہ۔۔

مگر اس لڑکی نے وہاں آکر اپنے جن سنہری خیالات اور اعلیٰ ظرفی کا مظاہرہ کرتے اپنے شوہر کو اس لڑکی کے آگے پیش کرنے کی بات کی تھی۔۔اس نے ارشان کا دماغ مزید گھما دیا تھا۔۔۔

وہ چاہتا تھا مہروشہ اس مبشرہ نامے سے نکل کر مکمل طور پر اسے اپنا مانے۔۔۔اس پر اپنا مکمل حق جتائے۔۔۔ہر طرح کے گلٹ سے نکل آئے۔۔۔جس خاطر اس نے نکاح کا فیصلہ کیا تھا۔۔۔

اور پھر اس کا فایدہ بھی ہوا تھا۔۔۔اس کی بیوی نے جو خوبصورت اقرار اسے سونپا تھا۔۔۔وہ ابھی تک اسی سحر میں جکڑا ہوا تھا۔۔۔

ارشان نے اسے ساری بات بتادی تھی۔۔۔

جبکہ مہروشہ ہونقوں کی طرح اسے دیکھ رہی تھی۔۔اس کی اپنی بے وقوفی کی وجہ سے چھوٹی سی سزا تو اسے بھی ملی تھی۔۔۔

"جائیں مجھے بات نہیں کرنی آپ سے۔۔۔میں نے تو نکاح کی بات صرف آپ کی خوشی کی خاطر کی تھی۔۔۔"

وہ اسکے کڑے تیوروں کو دیکھتی روہانسے لہجے میں بولی تھی۔۔

جب ارشان نے اس کی نازک کمر میں بازو حمائل کرتے اسے اپنے سے قریب تر کیا تھا۔۔۔س شخص کے لمس کی بے باکیاں اور شدتیں آج عروج پر تھیں۔۔جو وہ ابھی سے برداشت نہیں کر پا رہی تھی۔۔اس کا دل اتنے زور سے دھڑک رہا تھا جیسے ابھی پسلیاں توڑ کر باہر آن نکلے گا۔۔

"میری خوشی کس کے ساتھ ہے تم نہیں جانتی۔۔۔۔"

اس کے چہرے کی نرماہٹوں کو اپنے چہرے سے چھوتا وہ مخمور لہجے میں بولا تھا۔۔۔اس کی بات سنتے مہروشہ کا دل زور سے دھڑک اٹھا تھا۔۔۔

"مم مجھے لگا مبشرہ۔۔۔۔"

مہروشہ کو اندازہ تھا اس نے بہت جذباتی حرکت کی تھی۔۔۔اس کی بات ابھی مکمل بھی نہیں ہوئی تھی جب ارشان اس کے باقی الفاظ کو اپنے لبوں میں ہی قید کر گیا تھا۔۔۔اس کے لبوں کا اوپری خم آج پورا وقت اسے بہت بے قرار کرتا رہا تھا۔۔۔

وہ پوری طرح سے دیوانہ ہو چکا تھا اس کا۔۔۔

"میں نے منع کیا تھا نا کہ تم روؤں گی۔۔۔تمہارے آنسو میرے گلٹ کو مزید بڑھا دیتے ہیں۔۔۔"

اس کے چہرے کے ایک ایک نقش کو چھوتا وہ محبت پاش لہجے میں بولا تھا۔۔۔

اب کی بار مہروشہ نے لرزتی پلکیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"میں اپنے آپ کو خوش قسمت ترین لڑکی تصور کرتی ہوں کیونکہ آپ مجھے ملے۔۔۔میں چاہتی ہوں ہم پچھلی سب باتوں کو بھول کر اپنی ایک نئی شروعات کریں۔۔۔"

مہروشہ اس کے پیروں پر پیر رکھتے اس کے سہارے اوپر ہوتی اس کے ماتھے پر جگمگاتے اس سیاہ تل کو پورے استحقاق کے ساتھ اپنے لبوں سے چھو گئی تھی۔۔۔جس سے عشق تھا اسے۔۔۔۔

اس کی اس جان لیوا ادا پر وہ دل و جان سے فدا ہوتا اس کو اپنے سینے سے لگا گیا تھا۔۔ جو اس وقت اس حسین لباس میں اپنے حسن اور معصومیت کے ساتھ اس کے دل کو بے قرار کیے ہوئے تھی۔۔

"میں کب سے منتظر ہوں اس نئی شروعات کے لیے۔۔۔"

ارشان اس کی شہہ رگ پر کب رکھتا بھکنے کو تھا جب اسی لمحے انہیں دروازے پر موسیٰ کی آواز سنائی دی تھی۔۔۔ ارشان ایک دم سے پیچھے ہوا تھا۔۔ جبکہ مہروشہ کی کھکھلاہٹیں پورے کمرے میں گونج اٹھی تھیں۔۔

جس پر ارشان بھی مسکراتا اس کے کان میں شوخی بھرے انداز میں سرگوشی کرتا اسے شرم سے گلنار کرتا اسے اپنے حصار میں لیے موسیٰ کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

اس کی فیملی اس کا سب کچھ تھی۔۔۔جن سے دور رہ کر اس نے جو کوتاہی کی تھی وہ اب پوری طرح سے اس سب کا ازالہ کرتا اپنے اس گھر کو اپنی چھوٹی سی جنت بنا چکا تھا۔۔۔

جہاں سب کے دلوں میں ایک دوسرے کے لیے محبت اور خلوص پہلے سے بھی زیادہ بڑھ چکا تھا۔۔۔

مہروشہ کے ساتھ جو کچھ بھی ہوا تھا۔۔اس نے صبر کا دامن نہیں چھوڑا تھا۔۔۔جس کا پھل اس کے رب نے اسے اس کی سوچ سے بھی بڑھ کر دیا تھا۔۔۔ مبشرہ اب پوری طرح سے ان کی زندگی سے نکل چکی تھی۔۔۔

ارشان آفندی اس کا نصیب تھا اور اب پوری طرح سے اس کا ہو چکا تھا۔۔۔

ختم شد۔۔۔۔۔